عہدنامجات

و اقرارنامجات و عطایاے سند سرکار کمپنی انگریز بہادر و ملکۂ معظمہ شاہنشاہ انگلستان و ہندوستان

با والیان ملک و راجگان و نوابان و سرداران اندرونی و بیرونی وحدود ملک ہند وغیرہ

(حسب الایماے گورنمنٹ)

جناب سی یو ایچیسن صاحب بہادر سابق سکرٹری آف انڈیا حال ڈپٹی کمشنر لاہور نے

بہنگام سکرٹری ساتسہ جلدون مین ترتیب و تالیف واسطے گورنمنٹ کی کیا منجملہ اوسکے

جلد ہفتم

جسمین عہدنامجات و اقرارنامجات و سندہاے متعلقہ سندہ و بلوچستان و فارس و ہرات

و عرب و ترکستان و خلیج فارس و سواحل عرب و افریقہ

ہے

حسب الایماے منشی نولکشور صاحب مالک و مہتمم مطبع ہذا کے پنڈت کنہیا لال صاحب منصرم ملازم راجہ

لال مادہو سنگہ بہادر [illegible] ترجمہ اسکا زبان اردو مین فرمایا اور بحفظ حقوق ترجمہ بموجب ایکٹ [illegible]

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی

عہدنامجات

واقرارنامجات وعطایاے سند سرکار کمپنی انگریز بہادر وملکۂ معظمہ شاہنشاہ انگلستان وہندوستان

بادالیان ملک وراجگان ونوابان وروساے اندرونی وبیرونی وحدود ملک ہند وغیرہ

جوحسب الایماے گورنمنٹ

جناب سی یو ایچیسن صاحب بہادر سابق سکرٹری آف انڈیا حال ڈپٹی کمشنر لاہور نے

ہنگام سکرٹری سات جلدون مین ترتیب وتالیف واسطے گورنمنٹ کی کیا منجملہ اوسکے

جلد ہفتم

جسمین عہدنامجات واقرارنامجات وسندہاے متعلقہ سندہ وبلوچستان وفارس وہرات

وعرب وترکستان وخلیج فارس وسواحلان عرب وافریقہ

ہین

حسب الایماے منشی نول کشور صاحب مالک ومہتمم مطبع ہذا کے پنڈت کنہیا لال صاحب منصرم علاقہ راجہ

لال مادہو سنگہ بہادر رئیس امیٹھی نے ترجمہ اسکا زبان اردو مین فرمایا اور بحفظ حقوق ترجمہ بموجب ایکٹ بستم ۱۸۴۷ع

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی

سنہ ۱۸۶۹ع

فہرست

جلد ہفتم

عہدنامجات و اقرارنامجات و سندہای متعلقہ سندہ و بلوچستان و فارس و ہرات و عرب و ترکستان و خلیج فارس و ساحلان عرب و افریقہ

حصہ اول در باب عہدنامجات وسند وغیرہ بہ نسبت سندہ بلوچستان فارس وہرات کے

سندہ

واضح رہے کہ قوم راجپوت کو کہ جنکی حکومت ملک سندہ مین تھی عنقریب سنہ ۷۱۱ عیسوی کے عرب کے مسلمانون نے فتح کیا اور تین سو گیارہ برس بعد یعنی قریب ایک ہزار پچیس عیسوی کے ملک مذکور کو محمود نے شامل بہ سلطنت غزنوی کے کیا اور بعد چند تغیرات حکامون کے سنہ ۱۵۹۱ع مین اکبر نے شمول بہ سلطنت دہلی کے کر لیا بعدہ ازان سنہ ۱۷۴۰ عیسوی مین بقبضۂ نادرشاہ کے آیا اور اونھون نے زائد از بیس لاکھ کے خراج ادیکا تعین کیا بعد قتل نادرشاہ مذکور کے سندہ بہ تحت حکومت شاہان درانی قندہار کے آیا قبل از چڑہائی نادرشاہ کے کلورس جو ایک دینی قوم تھی ملک سندہ مین ذی اختیار ہوئی اور نور محمد سردار قوم مذکور اوس صوبہ کا حاکم مقرر ہوا اور مخفی نہ ہے کہ بعد اوسکے بھائی غلام شاہ کے سرکار انگریزی کا واسطہ تا ملک سندہ کے بذریعۂ قائم کرنے چند کارخانجات بمقام ٹاٹا و شاہ بندر کے سنہ ۱۷۵۸ع مین شروع ہوا اور سنہ مذکور مین غلام شاہ کا حکم نمبری ایک در باب قائم کرنے کارخانجات تجارت کے صادر ہوا اور سنہ ۱۷۶۱ع مین حکم ثانی یعنی نمبری ۲ بمضمون حکم اولا کے نافذ ہوا چنانچہ

بعد حکومت سرفراز خان یعنی بڑے بیٹے غلام شاہ کے اسقدر دست اندازیان کارتجارت
مین ہوئین کہ سرکار انگریزی نے اپنے کارخانجات موقوف کرنا مناسب سمجھا اور یہ وقوع
۱۷۷۵ عیسوی مین ہوا ظلم و تعدی سرفراز خان اور اوسکے جانشینون کا کہ جنہون نے
عداوتاً قوم تال پور کے تین سردارون کو مار ڈالا باعث بربادی نسل کلورا کا ہوا تال پور
قوم بلوچ ہین اور اونکے سردار حکام سندہ کے معزز عہدون پر مامور تھے چنانچہ تال پور نظر
بنظر لینے عوض قتل اپنے سردارون کے مستعد ہوئے اور میر فتح علیخان اونکا سرغنہ
تھا چنانچہ تال پور نے حاکم کلورا یعنی عبد النبی کو نکال دیا یہ ماجرا ۱۷۸۶ عیسوی مین ہوا
اور اون کارروائیون سے جو کہ فتح علیخان نے بنظر قایم کرنے اپنی حکومت کی عمل
مین لایا اوسکے یگانے سہراب اور میر تھارا خوف کھا کر بھاگ گئے اور خیرپور اور شاہ بندر
کو قبضہ اپنے لا کر منحرف حکومت اپنے رشتہ دار کے ہوئے واضح رہے کہ میر فتحعلیخان اپنی
حکومت کو اوپر کل صوبہ کے کبھی دراز نکر سکا اور اوسی وقت سے تین حصون متفرق مین
منقسم ہوگیا یعنی حیدرآباد کہ جسکو سندہ ترائی بھی کہتے ہین زیر حکومت فتحعلیخان اور خیرپور
زیر حکومت میر سہراب اور میرپور زیر حکومت میر تھارا کے رہا اور حکومت حیدرآباد کو فتحعلیخان
نے اپنے تین بھائیون یعنی غلام علی اور کرم علی اور مراد علی کو تقسیم کردیا چنانچہ اسی اتفاق
ظاہری یا باطنی کے باعث سے وہ ملقب بچاریار ہوئے —

۱۷۹۹ء مین سوداگری سرکاری واسطہ مابین سرکار انگریزی و سندہ کے پھر جاری ہوا اور فتحعلیخان
نے حکمنامہ نمبری ۳ مشعر مفید مطلب تجارت انگریزی کے جاری کیا چنانچہ نتیجہ تجارت ہذا
کا منافع کثیر ہوا جو کہ عہد امیرون کا ناصادق تھا اس لیے سرکار انگریزی نے مجبور ہو کر پھر
اپنا واسطہ اون لوگون سے بند کیا لہذا اختتام زور سرکار انگریزی کا ملک سندہ مین ہوا مخفی نہ رہے
کہ یہ کردار گستاخانہ فاسق امرا کا بباعث شکایت زمان شاہ کے اور افواہ ترقی پانے اختیار
سرکار انگریزی کا بوجہ شکست ٹیپو سلطان کے ہوا —

۱۸۰۱ عیسوی مین فتحعلیخان نے وفات پائی اور نصف ملک بہ تحت اوسکے بھائی غلام علی کی
رہا اور باقی ملک بہ تحت اوسکے دوسرے دو بھائیون کے بحصہ مساوی بشرط ادائے اخراجات

سلطنت مع خراج تیرہ لاکھ نشست کامل کے رہا اسی بندوبست مین فتحعلی خان کے بیٹے
صوبہ دار کو کچھ حصہ اختیار کا نہ ملا سنہ ۱۸۱۱ع مین غلام علی مرگیا اور اوسکا بیٹا میر محمد بھی
سلطنت سے محروم رہا اور سلطنت مذکور باہم اوسکے اور دو بھائیون یعنی کرم علی اور مراد علی
مین منقسم ہوگئی سنہ ۱۸۲۸ عیسوی مین کرم علی لاولد مرگیا اور کل ملک سندہ ترائی زیر حکومت
مراد علی کے رہا سنہ ۱۸۳۵ عیسوی مین مراد علی بھی دو بیٹے نور محمد اور نصیر خان کو چھوڑکر مرگیا
واضح رہے کہ اوسوقت سے سنہ ۱۸۴۰ عیسوی تک سلطنت حیدرآباد کی چاریار کے چارون
بیٹون یعنی نور محمد سردار میر اوسکا بھائی نصیر خان اور اونکے دو چچازاد بھائی یعنی صوبہ دار
بیٹا فتح علی اور میر محمد بیٹا غلام علی کے تحت حکومت رہی سنہ ۱۸۴۰ع مین نور محمد اپنے دو بیٹے
شداد اور حسین علی کو بمحافظت اونکے چچا نصیر خان کے چھوڑکر مرا نام سرداران خاندان
حیدرآباد جو بوقت شمول سندہ کے سنہ ۱۸۴۳ عیسوی مین تھے حسب تفصیل ذیل ہے یعنی نصیر خان
صوبہ دار میر محمد شداد اور حسین علی واضح رہے کہ کسان مذکورۂ بالا کو نور محمد نے اپنے ملک کو
برضامندی تقسیم کیا ——— واضح رہے کہ دوسرا حصہ سندہ کا یعنی اپر سندہ اور میرپور بلاتقسیم ایک
سردار کی حکومت مین رہا کیا سنہ ۱۸۳۰ عیسوی مین میر سہراب اپنا ملک اپنے بیٹے میر رستم کو دیکر
مرا اور شیر محمد بیٹا میر تھارا کا سلطنت میرپور مین بجاے اپنے باپ میر تھارا کے ایک
برس قبل اوسکے وارث ہوا اور ملک مذکور یعنی میرپور اور اپر سندہ انھین دونون سرداران
مذکورۂ بالا کے تحت مین شمول رہا ——— مخفی نرہے کہ واسطہ سرکار انگریزی کا خاندان
حیدرآباد کے اون سردارون سے کہ جنکی حکومت دریاے سندہ کی ترائی کی تھی نسبت
حاکمان خیرپور و میرپور کے کہ جو قرابت داران دور سے تھے زیادہ تر تھا اور غلام علی
نے بعد جلوس فرمانے کے سنہ ۱۸۰۳ عیسوی مین ایک کارندہ کو بسمت بمبئی بنظر کرنے
معذرت بنسبت اس حرکت بیجا کے یعنی اوٹھا دینے اجنٹ انگریزی کو جو اوسکے بھائی
متوفے نے کیا تھا بھیجا لیکن بوجہ بیت و لعل در بارۂ دینے زر ہرچہ جو سرکار انگریزی
نے دعوے کیا دفعۃً دوستی بھی قائم ہوئی سنہ ۱۸۰۹ عیسوی مین جسوقت کہ سرکار انگریزی
سامان کرنے چڑہائی اوپر فرنیس اور فارس کے براہ افغانستان کے کر رہے تھے زرِ مطالبہ

چھوڑ دینا مناسب سمجھا چنانچہ کپتان سٹن صاحب کو سرکار بمبئی نے اپنی طرف سے ملک سندہ کو بطور ایلچی کے بھیجا اور صاحب موصوف نے غلام شاہ کے ساتھ ایک عہدنامہ ناقص ستات دفعہ کا کہ جسکا ذکر ذیل مین ہے قائم کیا۔

ترجمۂ عہدنامہ جو میر غلام علی حاکم سندہ نے بدستخط اپنے ۱۸ جولائی ۱۸۰۹ عیسوی کو کپتان ڈیوٹ سٹن صاحب سے مقام حیدرآباد مین کیا

واضح رہے کہ عہدنامۂ مذکورۂ بالا بوجہ جانے کپتان ڈیوٹ سٹن صاحب بمقام حیدرآباد از جانب آنریبل جانتھن ڈنکن صاحب بہادر گورنر بمبئی کے بنظر قائم کرنے ایک عہد مستحکم باہم سرکار سندہ و سرکار انگریزی اور گورنر مذکورۂ بالا کے قرار پایا۔

دفعہ ۱۔ باہم دونون سرکارون کے یہ عہدوپیمان ہوتا ہے کہ ہم آپس مین دوست ہین اور ایک سرکار کا دوست دوسرے کا بھی دوست ہے اور ایک سرکار کا مخالف دوسری سرکار کا بھی مخالف متصور ہوگا اور یہ عہدوپیمان ہنا امدام کے لیے ہے۔

دفعہ ۲۔ جب منجملہ دونون سرکارون کے کسی سرکار کو ضرورت مدد فوج کی ہوگی تو عندالطلب ایک دوسرے کو دینگے۔

دفعہ ۳۔ بدخواہ ایک سرکار کا دوسری سرکار مین پناہ نہین پاویگا۔

دفعہ ۴۔ جب کوئی ملازم سرکار سندہ کا کسی لشکر کا د موقوعۂ ملک سرکار کمپنی مین کوئی جنس سامان لڑائی کا خرید کرنا چاہے تو اوسکو سرکار کمپنی خرید کرنے دیگی بلکہ اوسکے خرید کرنے مین مدد اپنی طرف سے بھی دیگی اور بشرط ادائے قیمت بلامزاحمت چلے جانے پاوینگے۔

دفعہ ۵۔ سرکار کمپنی کی طرف سے ایک کارندہ بنظر ترقی دوستی اور خیرخواہی کے دربار میر سندہ مین رہیگا۔

دفعہ ۶۔ دعوی نقصان جو بعہد کرد صاحب کے سابق مین ہوا منسوخ ہے۔

دفعہ ۷۔ فقط مقام تاتا مین ایک کارخانہ انگریزی اوسیطور پہ جیسا کہ بعہد کاری کے تھا حسب رضامندی و باجازت سرکار ہذا کے قائم ہوگا فقط —— بفضل الٰہی اس عہد وپیمان مستحکم مین کسیطرح کا فرق نہوگا۔ محررۂ ۲۴ جولائی ۱۸۰۹ع بموجب پہلی جمادی الثانی ۱۲۲۴ھ

چنانچہ سپریم گورنمنٹ نے عہدوپیمان مذکورہ بالا کو بوجہ اسکے کہ اسمین سندہ سے نہایت ہی ربط اتحاد ہے انکار کیا اور مسٹر این ایچ اسمتھ صاحب کو اپنی طرف سے بطور ایلچی کے واسطے قایم کرنے عہدوپیمان جدید کے بھیجا چنانچہ ۱۲- اگست سنہ ۱۸۰۹ء مین کونسل حیدرآباد کے مابقی بھائیون کے ساتھہ ایک عہدوپیمان نمبری ۴ - چار فصون مین قرار پایا اور یہ عہدوپیمان بمضمون نکال دینے قوم فرانسیس کو از ملک سندہ و آمدورفت وکلاے ہردوسرکار یعنی سرکار انگریزی و سندہ کے ہوا سنہ ۱۸۲۰ء مین دوسرا عہدنامہ نمبری ۵ ساتہ کرم علی و مراد علی باقی دو بھائیون کے ہوا کہ جس سے وہ قوم یورپ و امریکہ کو اپنے ملک سے نکالنے اور روکنے جملہ عملداری سرکار مین متفق ہوئے —

واضح رہے کہ ہردوسرکار کی رعایا کو ایک دوسری کی عملداری مین رہنے کی اجازت بھی بشرطیکہ نیک چلنی اور صلح سے رہین —

۴- اپریل سنہ ۱۸۳۲ء کو پہلا عہدنامہ نمبری ۶ خاندان خیرپور سے قرار پایا اور بیشتر وہ متضمن کاروبار تجارت کے تہا میر رستم* دریاے سندہ کے لنگرگاہ کو اوسی شرط پر کہ جو حیدرآباد کی امیرون سے قرار پاوے جاری کرنے مین راضی ہوئے ۲۰ و ۲۲ - اپریل سنہ ۱۸۳۲ء کو عہدوپیمان نمبری ۷ ساتہ امراے حیدرآباد کے قرار پایا اور ازروے اوسکے تجار کو اجازت آمدورفت ازراہ خشکی وتری ملک سندہ مین بشرط اداے محصول معینہ اور نیز باین شرط کہ ہتیار یا سامان لڑائی نہ لیجاوین اور نہ تجار انگریزی ملک سندہ مین زیادہ قیام کرین بلکہ بعد ختم کرنے اپنی لین دین کے ملک مذکور سے فوراً چلے جایا کرین ہوئی —

سنہ ۱۸۳۴ء مین عہدوپیمان مذکور تبدیل ہوکر بجاے اوسکے عہدنامہ نمبری ۸ قرار پایا کہ جسکے روسے بعوض محصول کہ ہر مال پر تعین ہوا تہا یہ قرار پایا کہ درمیان سمندر اور روپور کے عاصہ بطور چونگی کے معین ہوا اور منجملہ اوسکے ما للعہ امراے سندہ کو دیا جاے اور باقی بہاولپور و رنجیت سنگہ کو مگر اثناے راہ مین کوئی اسباب فروخت ہو تو اوسصورت مین

---

*نوٹ: بہ نسبت تجارت دریاے سندہ کے عہدنامجات مندرجہ جلد دوم صفحات ۲۳۱ و ۲۵۵ کو کہ ساتہ رنجیت سنگہ و نواب بہاولپور کے قرار پایا۔ دیکھو —

جس سرکار کے عملداری مین فرونحتگی عمل مین آوے وہ مستوجب پانے محصول معینہ کا ہوگا
عہدنامجات اخیر جو باہم امرا و سندہ کے ہوئے انتظام ملک سے نسبت رکھتے تھے اور
اون طریقون پر جو سرکار انگریزی نے بنظر قائم کرنے از سر نو شاہ شجاع کو ملک کابل
سے کہ جسکا بیان کرنا مخصوص ہے مبنی تھے —

۱۸۳۶ء مین رنجیت سنگہ نے دعوی ۲۰ لاکہہ روپیہ خراج کا ملک سندہ سے کیا اور
شکارپور پر چڑہائی کرنے کی دہمکی دی مگر سرکار انگریزی نے رنجیت سنگہ مذکور کو مخالفت
سے باز آنے کی ترغیب دی اور امیران سندہ سے تصفیہ کروا دینے دعوے رنجیت سنگہ کا
باین شرط کہ دریاے سندہ کی تجارت کے بہ نسبت چند امور مفید مطلب اونکے قائم کرین
اور نیز ایک کارندہ انگریزی ملک حیدرآباد مین رہے اور جملہ معاملات ساتہ لاہور کے
معرفت سرکار انگریزی کے ہون وعدہ کیا چنانچہ براے جاری کرنے تجارت دریاے
سندہ پر و نیز مقام رہنے ایک کارندہ انگریزی بمقام شکارپور کے ایک عہدنامہ جدید نمبری
۹ ساتہ امراے حیدرآباد کے قرار پایا مگر بہ نسبت مقیم کرنے ایک کارندہ انگریزی ملک حیدرآباد
مین بڑا اعتراض پایا گیا اور نور محمد خان نے دربارہ اسکے یہ بیان کیا کہ ہم ایسے امر کو
کہ جو خلاف رضامندی ہمارے خاندان و نیز کل قوم تالپور کے ہے منظور نہین کر سکتے
مگر چونکہ یہ شرط مقدم واسطے درمیانی ہونے سرکار انگریزی براے تصفیہ ساتہ رنجیت سنگہ کے
تہی اسلیے اخیر کو رضی ہوا اور ۲۰ اپریل ۱۸۳۸ء کو نور محمد کے ساتہ ایک عہدنامہ نمبری ۱۰
قرار پایا اور اسی مضمون کا علیحدہ اقرارنامجات حسب درخواست نور محمد امداد نگر یعنی صوبہ دار خان
و نصیر خان کی بنظر محفوظ رکھنے نور محمد کو اوپر عہدہ سرداری گری خاندان حیدرآباد کے دیا
واضح رہے کہ از روے ضمن چوتہا عہدنامہ مندرجہ حصہ دوم صفحہ ۱۵۲ جو باہم سرکار انگریزی
و رنجیت سنگہ و شاہ شجاع کے قرار پایا تہا شاہ شجاع کو جسطرحپر سرکار انگریزی بہ نسبت
شکارپور اور ملک سندہ کے اون ملکون کے جو دریاے سندہ کے داہنے جانب کو ہین
بندوبست کرے اوسیطور پر قائم رہنا فرض تہا اور ضمن ۱۶ کا مضمون یہ تہا کہ شاہ شجاع
اپنے دعوے سے بہ نسبت بقیہ خراج اور سرداری سے اوپر ملک سندہ کے بشرطیکہ امراے سندہ

اوسیقدر زر نقد کو کہ جو سرکار انگریزی تجویز کرے کہ منجملہ جسکے پندرہ لاکھ روپیہ بحیثیت سنگہ
کو دیا جاوے شاہ شجاع کو دینا قبول کرین باز آوین گے اور بلحاظ فوائد کہ جو امرا سندہ
کو بوجہ اونکی مخلصی از تابعداری کابل و نیز دعوے خراج کے ہوئی سرکار انگریزی نے
یہ اونپر فرض کیا کہ فوج انگریزی جو افغانستان کو جاتی ہے مدد یا دوے اور شکارپور
اور دیگر ملک مین بقدر حاجت تھوڑے روز تک فوج رہنے پاوے واسطے لڑائی
مذکورہ بالا کی جس سے لڑائی کی نسبت روک ٹوک نہو اور عہدنامہ ۱۸۳۲ ع کی وہ دفعہ کہ جو
بنسبت امتناع لیجانے اسباب لڑائی از طرف سندہ کے ہے منسوخ ہو جاوے اور
اوس سے یہ بھی کہا گیا کہ کاش کوئی عہد و پیمان باہم اونکے اور شاہ فارس کے ہو تو اوسکو
سرکار انگریزی نسبت اپنے عداوت متصور کرے گی اور رزیڈنٹ سندہ مجاز اس امر کے
ہین کہ درحالیتکہ امرا انتظام انگریزی مین مخل ہون کسی ایسے شخص کو اوسی خاندان
سے کہ جس سے لوگ راضی ہون اور ساعی ہون واسطے انتظام کے سردار مقرر کرین
باستثنار صوبہ دار خان کی جملہ امرا حیدرآباد نے شرائط مندرجہ بالا سے نہایت اپنی نارضامندی
ظاہر کی —

واضح رہے کہ اس سے خیرپور کے خاندان کو کچہ چندان قباحت نہین ہے اور مبارک خان
اور اوسکے مصاحبین اپنے قرابت مندان حیدرآباد کے مشورہ کے پاسدار تھے مگر
میر رستم علی خان کہ جسنے مدت پیشتر سے التجا عہد و پیمان کی ساتہ سرکار انگریزی کے
منتظر ہونے آزاد امرا حیدرآباد سے کی تھی بخوشی درضامندی انتظام انگریزی کو قبول کیا
چنانچہ ایک عہد و پیمان نمبری ۱۱ مثل اوس عہد کے کہ جو ساتہ نواب بہاولپور کے حسب
مندرجہ جلد دوم صفحہ ۳۴۷ کے اوسی سال مین ہوا تھا ۲۴ دسمبر ۱۸۳۸ ع مین قرار پایا
کہ جسکے رو سے اوسکا ملک بمحافظت سرکار انگریزی کے آیا اور اونسے سرکار انگریزی کی
اطاعت قبول کی اور اقرار کیا کہ اور کسی صوبہ سے تعلق بہ نسبت انتظام ملک کے
نہین ہوگا اور ملک کا منتظم از خود قرار پایا اور نیز یہ کہ سرکار انگریزی کی فوج جو ہمارے
ملک سے جاویگی ہمسے مدد پاویگی اور قلعہ بکر کا تھوڑے روز کے لیے واسطے حمیا رکہنے

خزانہ مین لڑائی کے دیدیوین سگے بعد اور امرا دیگر خاندان خیرپور یعنی مبارک خان و محمد خان و علیمراد خان کو بھی اقرارنامجات دیے گئے اولاً تو ان انتظام نے مبارک خان کو بوجہ اوسکے انحراف کرنے سرکار انگریزی سے خارج کردینے کا ارادہ کیا مگر حسب الدرخواست رستم خان کے مبارک خان کو بھی شمل دیگر امرا کے ایک اقرارنامہ دیا اس عرصہ مین رزیڈنٹ حیدرآباد نے انواع قسم کا مقابلہ و مخالفت از جانب امرا کے حیدرآباد مین دیکھا یعنی امرا نے زر متدعویہ شاہ شجاع کو دینے سے اپنی نارضامندی ظاہر کی اور بیان کیا کہ شاہ مذکور نے کل خراج حسب اقرارنامہ مندرجہ ذیل کے معاف کردیا اور اوسکی مہر قرآن پر کردی —

ترجمہ اقرارنامہ متذکرہ بالا جو باہم شجاع الملک مراد علی خان کے ہوا

چونکہ خادمان اینجانب واسطے لڑائی ایران و خراسان کے جانے والے ہین اسلیے ہم از روے صدق خدا اور قرآن کو ضامن دیگر چند کلمہ مندرجہ ذیل بطریق اقرارنامہ کے لکھدیتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ اسکے بموجب کاربند ہونگے یعنی مقام شکارپور مین پچاس دن سے زائد مقیم نہونگے اور باغ شاہی مین فروکش ہونگے بعد انقضاے میعاد متذکرہ بالا خادمان اینجانب قندہار کو جاوینگے اور ہم ملک سندھ و شکارپور اور ممالک ماتحت اونکے کو تمکو اور تمہارے وارثان اور جانشینان کو اسیطرح پر عطا کرتا ہون جیسے وہ اب تمہارے قبضہ مین ہین اور وہ بہر نوع تمہارا ملک اور تمہاری جاگیر متصور ہوگی اور اوسمین کسیطرح کی مزاحمت نہین ہوگی اور ماوراے اسکے بہی رعایت تمہارے ساتھ کیجاوے گی کہ تمام خلقت پر روشن ہو اور بنابر تمہاری دلجمعی کے اسکی مہر قرآن شریف پر کردیگئی

محررہ ۱۰ محرم ۱۲۴۹ ہجری دستخط

مہر بادشاہی

کیفیت ذیل بادشاہ نے بقلم خود لکھی —

واضح رہے کہ عہدنامہ کی مہر قرآن پر ہوئی اور خادمان بادشاہی نے میر مراد علیخان کو ملک سندھ اور شکارپور کا بخوشی و رضامندی اپنی بطور جاگیر کے عطا کیا —

واضح رہے کہ صوبہ دار خان برابر متفق دوستانہ رہا مگر امراء دیگر علی الخصوص نور محمد اور مراد خان نے ریاکاری کو راہ دی یعنی ظاہر تو اشتیاق دوستی ساتھ سرکار انگریزی و باطن مین اتحاد ساتھ فارس کے کیا اور شاہ شجاع کی آمد رفت کو روکنے کی گستاخانہ دہکی دی رزیڈنٹ کو بذلت تمام سنگسار کروا دیا اور خفیاً احکام بنا بر ندیے کسیطرح مدد فوج سرکار انگریزی کو جو بمبی سے آوے جاری کیا اور نواب بہاولپور کو بہی عہدنامہ قرار دادہ باہم نواب مذکور و سرکار انگریزی سے منحرف ہونے کے لیے ورغلانا بوجہ اسکے کہ لڑائی افغانستان کے واسطے سامان لڑائی کا بعجلت تمام کرنا ایک نہایت کار عظیم تھا بغیر کار انگریزی اپنے دعوے کو باین شرط کم کردنیا مناسب سمجھا کہ آمد رفت فوج مین مزاحمت نکیجاوے غرض کہ رزیڈنٹ نے امراے مذکورہ بالا کو ایک اقرارنامہ باین مضمون دیا کہ ہر ایک اون مین سے مطلق آزاد رہین مگر ایک فوج سرکاری اونکے ملک مین واسطے مدد کے رہیگی اور نیز صوبہ دار خان خرچہ فوج سی بری رہینگے مگر امراء نے عہدنامہ ہذا سے بالکل انکار کیا اور ہر طرح کی مخالفت علانیہ ظاہر کی چنانچہ سامان واسطے حملہ کرنے اوپر اونکی

نوشتہ شاہ شجاع الملک بنام امیر نور محمد و نظر محمد کے بمضمون ذیل ہے

مین از روے قران شریف اور خدا کے اقرارنامہ ہذا کو کہ جسکے رو سے مین نے ملک سندہ او شکارپور[illegible] و علاقجات ماتحت اونکی کے بطور جاگیر کے تمکو نسلاً بعد نسلاً عطا کیا قائم کرتا ہون اور ملک مذکور آیندہ کو بقبضہ تمہارے رہیگا اور کسیطرح کی دست اندازی عمداً یا حرکتاً نہین کیجاوے گی دوست اور دشمن بادشاہ کے تمہارے دوست و دشمن متصور ہونگے اور درحالیکہ بہ نسبت سندہ او شکارپور کے تمکو حاجت کمک فوج کی ہو تو اوسصورت مین فوج شاہی کی تمکو حسب درخواست تمہارے مدد دیجاویگی خادمان شاہی بہ نسبت سندہ اور شکارپور مذکور اور علاقجات ماتحت اونکی کے کسیطرح کا مطالبہ نہین رکھتے اور نہ آیندہ کو کرینگے عہدنامہ کہ جسکو خادمان خوش نصیب نے بقلم شاہی مہر قران مجید مین بنام مراد علیخان کے کیا تھا از سر نو قائم ہوا اور اوسمین ایک سرمو بہی فرق نہین ہوگا —
اور مخفی نرہے کہ بہ نسبت دیگر خواہان شاہی کے تمپر زیادہ عنایت و شفقت ظاہر کیجاوے گی —

دستخط بادشاہی بخط سرخی

دار الخلافت سے ہوا تب امراے مذکور نے مطالبہ پر راضی ہوکر عہدنامہ پر دستخط کیا مگر بطور تنبیہ
اونکی مخالفت کے واسطے قائم کرنے ایک شرط جدید بمضمون ذیل کے سرکار انگریزی
نے ضد کیا یعنی یہ کہ سواے صوبہ دار خان کے اور دیگر امراے حیدرآباد بقدر سات سات
لاکھہ روپیہ کے اپنے اپنے پاس سے یعنی ہمگین اکیس لاکھہ روپیہ شاہ شجاع کو دین تو البتہ
آئندہ کو اونسے اور کچھہ دعوی نہین کیا جائیگا —

ہنوز یہ مباحثہ ہو تمام حیدرآباد کے درپیش تہا کہ فوج بمبئی پر جو کہ راہ مین تہی بروقت پہونچنے
کراچی کے فیر کیا اور اونکے جہاز سے اوترنے کے مزاحم ہوئے انجام کار قلعہ پر کہ جو از جانب
سمندر مین دور تہا گولہ چلنے لگا آخر الامر قلعہ فتح ہوا اور حاکم مقام اوس قصبہ کو بذریعہ نامہ
نمبری ۱۲ اسکے لکھا گیا کہ وہ اوسے یعنی قصبہ کو سرکار انگریزی کے حوالہ کر دے —

واضح رہے کہ اوس عہدنامہ پر جو باہم رزیڈنٹ اور امراے کے قرار پایا تہا ہنوز منظوری سرکار
انگریزی کی بخوبی نہین ہوئی تہی کہ اوس مین چند تغیر و تبدل مضمون ہوکر ۲۳ دفعہ سے ۱۴
دفعہ قائم کی گئی اور عہدنامہ مبدل نمبری ۱۳ پر نواب عالی القاب گورنر جنرل صاحب بہادر
کے دستخط کرکے واسطے منظوری چارون امراے کے علحدہ علحدہ روانہ کیا اور امراے مذکور نے بعد
چندے پس وپیش کے دستخط کیا —

پوشیدہ نرہے کہ فوائد صوبہ دار خان کا جو کہ اونکو بسبب ریاضت سابقہ کے سرکار انگریزی
سے ہوا تہا باعث دستخط امرایان مذکور کا ہوا —

اس اثنا مین میر شیر محمد خان والی میرپور نے بہی التجا درباب کرنے عہد وپیمان ساتہ سرکار
انگریزی کے بایں غرض کیا کہ جو شرائط درمیان صوبہ دار خان اور سرکار انگریزی کے
قرار پائے ہین یعنی اخراجات فوج سے بری رہین لاکن سرکار انگریزی نے اس شرط کو
منظور نہین کیا اور تعدادی مبلغ پچاس ہزار روپیہ سالیانہ امیر مذکور سے طلب کیا چنانچہ
امیر مذکور نے دینا مبلغ پچاس ہزار روپیہ کا تسلیم کیا اور عہدنامہ نمبری ۱۴ ساتہ اوسکے ماہ
جون ۱۸۴۱ء مین تحریر ہوا —

جبکہ امرا لوگون سے وصول کرنے زر خراج مین قباحت اور توقف ظہور مین آیا تب

لارڈ الن بیرو صاحب بہادر نے ریاست ہندوستانی سے مطالبہ خراج کو باعث فساد دائمی تصور کرکے حتی الامکان لینا اراضی بالعوض زر نقد کے بنظر اس انتظام کے بہ نسبت چہوڑ دینے ملک شکارپور کے بالعوض خراج مذکور الصدر کے اقرارنامہ تحریر کروایا۔

چنانچہ میر نصیر خان والی حیدرآباد اپنا خاص حصہ شکارپور اور نیز حصہ اپنے متوفی بھائی نور محمد کا فوراً باین شرط دیدینے سے راضی ہوا کہ نام بادشاہی اوسکے خاندان سے بحال رہے قریب تھا کہ یہ معاملہ طے ہوجاوے کہ اس اثنا مین افواہ فساد ملک کابل کا پہونچا کہ جسکے باعث سے جملہ امرا کی طبیعت مبدل ہوگئی اور اس افواہ کے باعث سر دے آمادہ واسطے توڑنے قول و قرار کے ہوئے میر رستم علی والی خیرپور اور نصیر خان والی حیدرآباد بہی دربارۂ نکال دینے فوج انگریزی کے ملک سندہ سے سازش کرنے لگے پس اونکو صاف بہ نسبت اس امر کے از جانب سرکار انگریزی نمایش کی گئی کہ اونکو واضح رہے کہ جسوقت اونکے جانب سے کسیطرح کی نمک حرامی ثبوت ہوگی فوراً اونکا ملک اونسے واگذاشت کرلیا جائیگا۔

اگست ۱۸۴۲ع مین سر چارلس نیپر صاحب ملک بلوچستان اور سندہ کے فوج پر سپہ‌سالار مقرر ہوئے اور صاحب موصوف کو جملہ حکام ملکی و غیرہ متعینہ اوس ملک کے اوپر اختیار دیا گیا علاوہ اشتباہ نمکحرامی امرا کے اختلاف راے بہی اوس عہدنامہ کے اون دفعات پر جو درباب پیشۂ تجارت کے تھے قابل تبدیلی کے تھے وجہ نفاق کا ہوا چنانچہ مباحثہ عظیم بہ نسبت دفعہ ۱۱ کے تہا اور امرا لوگ اس بات پر بضد تھے کہ دریاے سندہ مین از روے دفعہ مذکورۂ بالا صرف اون کشتیون پر محصول معاف ہے جو غیر ملک سے آوین مگر سرکار انگریزی کا قول یہ تہا کہ سندہ و غیرہ کی بہی کشتیون کا محصول معاف ہے۔

مخفی نرہے کہ امرا سے عہد و پیمان جدید تحریر کروانے مین سرکار کی صرف یہی غرض تہی کہ دریاے سندہ پر آمد و رفت کشتی کی بلا محصول ہو اور بعوض خراج زر نقد کے ملک لین اور ملک سندہ مین یکسان بندوبست رہے اور نیز بعوض نمک حلالی جو از جانب نواب بہاولپور بوقت ہنگامہ افغانستان کے ظہور مین آئی اوسکو ملک چہوڑ دین چنانچہ مضمون مذکورۂ بالا ایک مسودہ عہدنامہ کا

قریب الاختتام ۱۸۴۲ء کے پاس امرا کے بھیجا گیا لیکن بہت سی رد و قدح اون شرطون کے قبول کرنے پر جسکے سبب سرکار انگریزی نے اونکو دبانے چاہا تھا ہوئی غرض کہ کوئی اچھا بندوبست ہونے کی صورت نظر نہین آتی تھی چنانچہ فوج انگریزی واسطے جبراً قبول کروانے اپنے مطالبہ کے جاتی تھی کہ اس عرصہ مین بتاریخ نوین فروری ۱۸۴۳ء کے امرا نے اپنی رضامندی دربارہ دستخط کرنے عہدنامہ مذکور بہ این شرط کہ رستم علیخان کہ تھا والی خیرپور اپنے حقوق پر کہ جس سے اوسکے چھوٹے بھائی علیمراد نے اوسکو محروم کیا بحال کیا جاوے ظاہر کیا —

واضح رہے کہ ۱۸۱۱ء مین میر سہراب والی خیرپور نے جان بحق تسلیم کیا اور میر رستم علی اپنے بیٹے کو وارث چھوڑ گیا مگر ازروے وراثت نامہ جو ۱۸۲۹ء مین ہوا تھا میر سہراب نے اپنے ملک کو اپنے چار بیٹون مین تقسیم کر دیا تھا منجملہ جسکے دو حصہ میر رستم کو کہ جو جا سے نشین گرگئی یعنی حکومت تھا ملا اور مبارک علی اور علیمراد کو ایک ایک حصہ ملا علیمراد کو کہ بروقت وفات اپنی باپ کی نابالغ اور بسپردگی مبارک علی کے تھا ہمیشہ یہی یقین تھا کہ اوسکا محافظ یعنی مبارک علی اوسکو فریب دیتا ہے خیر ۱۸۳۲ء مین ایک علیحدہ اقرارنامہ جسکا ذکر صفحہ ۷ مین ہے بہ نسبت حصہ مقبوضہ جو خیرپور مین واقع تھا ازجانب سرکار انگریزی کے عطا ہوا ۱۸۳۹ء مین مبارک علی مرگیا اور یہ قضیہ اوسکے بیٹے نصیرخان سے ساتھ جاری رہا اور رستم علی اوسکا طرفدار ہوا آخرکار انجام اوسکا یہ ہوا کہ ستمبر ۱۸۴۲ء مین دونون بھائیون مین جنگ ہوئی رستم علی اور نصیرخان نے شکست کھاکر عہد و پیمان نوشتہ کہ جسکا ترجمہ مندرج حاشیہ ہے اور جسکے روسے اونھون نے ۹ موضع علیمراد کو دیے کہ منجملہ جسکے معہ میر رستم کا اور دو نصیرخان کا تھا دستخط کیا —

ترجمہ عہدنامہ جو باہم میر رستم خان تالپور اور میر علیمراد خان تالپور کے قرار پایا معرفت علیمراد ۱۸۴۲ء مین پیش ہوا کہ جسکی صداقت کی واسطے مہر قرآن شریف پر ہوئی حسب ذیل ہے —

میر صاحب میر رستم خان تالپور مصالحہ کرکے میر علیمراد خان تالپور سے یہ اقرار کرتے ہین کہ جو کہ باہم میر علیمراد خان اور میر نصیرخان کے دربارہ سرحد سندربیلی کے نزاع ہوئی تھی کہ جسمین سراسر دست درازی

جب سر چارلس نپیر صاحب بہادر سندہ مین پہونچے تب علیمراد نے فریاد بہ نسبت اس امر کے کیا کہ اوسکا بہائی رستم بہ نسبت اسبابت کے پیروی کر رہا ہے کہ پگری حکومت کی اپنے ایک بیٹے کو بغرض ضرر پہونچانے اوپر حق علی مراد کے دیں اسپر سر چارلس نپیر صاحب نے جواب دیا کہ ازروے عہدنامہ کے سرداری مین حیات میر رستم کی ہے اور بعد اوسکی وفات کے علی مراد کو اس جواب سے علیمراد کو تسکین ہوئی اور اوس روز سے وہ خواستگاری فوائد سرکار انگریزی مین مستقل رہا —

واضح رہے کہ جب فوج انگریزی اپنے مطالبہ مندرجہ مسودۂ عہدنامہ کو قبول کروانے کے واسطے جاتی تہی اوسوقت مین میر رستم نے سر چارلس نپیر صاحب کے خیمہ گاہ مین آکر پناہ لینے کی التجا کی چنانچہ صاحب موصوف نے اوسکو ہدایت دربارہ لینے پناہ

نصیرخان کی ثابت ہوئی اور میر علیمراد نے لکہوکہا روپیہ خرچ کر کے میر نصیرخان کے ساتہ جنگ کیا اسلئے ہمنے بنظر رفع فساد و نیز بنظر صرف نقد و جاگیر جو علیمراد خان کو اس لڑائی کے باعث سے ہوا بخوشی و رضامندی اپنے و نصیرخان کے مواضعات کھنوآہن ابیانی بچہ ڈیری گہرگنا زیا بلیجا علیمراد خان کو بخش دیا کہ علیمراد خان مذکور ۱۲۵۳ فصل خریف سے مواضعات مذکور کو اپنے تصرف مین لاوے اور مین میر رستم عہد و پیمان ہذا کو بذریعہ اپنے وکیل کے حکام سرکار انگریزی کے پاس واسطے منظوری کے بہیجونگا اور مین خواہ میرے وارث اور نصیرخان خواہ اوسکے وارث کسیطرح کا فساد یا دست اندازی بہ نسبت مواضعات مذکور کے نہین کرینگے اور اگر کرین تو باطل متصور ہو اور بہ نسبت مواضعات پیر بولی اوبری ساہ بیلا تہ او باگ مہلانی کہ جو باوجود ہونے حقوق میر علیمراد کے بقبضۂ میر مبارک خان کے تہے کہ جسکو میر علیمراد نے پہر بذریعہ سرکار انگریزی کے واپس پایا نصیرخان کو خواہ اوسکے وارثان کو پہر واپس پانیکا خواہ دینے درخواست بنظر واپسی سرکار انگریزی کو اختیار نہین کاش وہ ایسا کرین تو باطل متصور ہو اور معاملہ حق پر ہم مع اپنے بیٹون کے علیمراد کیطرف ہونگے اور بہ نسبت سرحد سندر بیلی کے جسطرح میر امراء لوگ تصفیہ کر دیوین ہم میر علیمراد کو دخل دینگے اور ہم خدا کو درمیان دیکر اقرار کرتے ہین کہ اقرارنامہ ہذا مین کسیطرحکا فرق نہوگا اور نہ ہے —

مہر: میر نصیرخان تالپور　مہر: میر علی اکبر خان تالپور　مہر: رستم فقیر تالپور

محررۂ ۹ شعبان ۱۲۵۳ہجری

علیمراد سے کیا اور اوسنے بھی ایساہی کیا اور چندے بعد یہ خبر ہوئی کہ اوسنے خود پگڑی سرداری سے مستعفی ہوکر اپنے چھوٹی بھائی پر رکھا اور استعفا لکھکر قرآن پر مہر کردیا چنانچہ ترجمہ اوسکا درج حاشیہ ہے —

انتخاب ترجمہ عہدنامہ نونہار کہ جو قرآن شریف سے منتخب ہوا ہے

میر صاحب میر رستم خان تالپور نے مصالحہ کرکے میر علیمراد خان تالپور سے یہ اقرار کیا کہ جو کہ دربارہ سرحد سندھ بیلی کے باہم علیمراد خان و نصیر خان کے نزاع ہوئی اور اوسمین دست درازی میر نصیر خان کی سرکار ثابت ہوئی اور میر علیمراد نے لکھوکھا روپیہ صرف کرکے میر نصیر خان سے جنگ کیا اس اثناء مین بنظر رفع شر و فساد کے و بنجیال صرف نقد و جنس جو کہ مراد علیخان کا اس لڑائی مین ہوا ہے اپنے مواضعات کھنواہی ابیالی بیچہ ڈیری گھر گنا زیبا پلیجا برضامندی اپنے اور موضع دوالو اور پرگنہ مہلا برضامندی اپنے اور میر نصیر خان کے علیمراد خان کو بخش دیا —

ترجمہ استعفا جو میر رستم نے دیکر میر علیمراد پر پگڑی سرداری کی رکھی حسب ذیل ہے

ہم میر رستم خان اس ایام حکومت سرکار انگریزی مین شروع فصل خریف ۱۲۵۲ فصلی سے بخوشی و رضامندی اپنے بموجب قاعدہ اور دستور سرداران حیدرآباد کے میر علیمراد خان کو جو قابل سرداری کے ہے پگڑی سرداری و یگانگت کی مع حکومت اپنی کل ریاست کے یعنی حاصلات محصول وغیرہ سرشمیاری اور میر بحری اپنی محصول دریا اور جیا یعنی دیگر قسم کے جملہ محصول اور جو سوائے قوم اسلام کے اور لوگون سے لیا جاتا ہے ہر قسم کی آمدنی پر سپرد کیا اور لکھدیا کہ حین حیات ہمارے گدی سرداری پر بیٹھکر ریاست مندرجہ ذیل کو بالکل اپنے قبضہ مین لاوے اور میرا بیٹا خواہ میرا بھتیجا کسیطرح پر اوس ملک اور پگڑی مین کہ جسکو مین نے بخوشی و رضامندی اپنے عطا کیا دست اندازی نہین کرسکتے ہین اور اگر کوئی کسیطرح کا دعویٰ کرے تو بالکل باطل متصور ہووے —

واضح رہے کہ جملہ انتظام حکومت فوج و معاملات باہم سرکار انگریزی کا بالکل دار و مدار اوپر مرضی میر علیمراد خان کے ہوکر لو رخدا اور قرآن شریف کو درمیان دیکر قسم کھاتا ہون کہ اسمین سرمو کا بھی فرق نہ پڑیگا —

تحریرہ ۱۷ ذیقعد ۱۲۵۸ھ مطابق ۳۰ دسمبر ۱۸۴۲ء

واضح رہے کہ قبل از دینے استعفا کے میر رستم نے بنظر پرورش اپنی ذات خود اپنے لڑکوں اور بھتیجوں کے علی مراد سے ایک اقرارنامہ کہ جسکا ترجمہ حاشیہ مین ہے تحریر کروا لیا

تفصیل ریاستہاے مذکورہ بالا

لکھو لیرا اچھوڑا الیریا دھترا پرگنہ نوشیر یا پراز پرگنہ گندبار اح جیرپور و لہاری پرگنہ سدکوکن

پرگنہ میرپور مہلاس وکنتورکی ریگستان رین اورنارہ قلعہ شاہ گڈہ سرداس گڈہ دیگر قلعہ پرگنہ اوبرا کمیرپور

پرگنہ اماموا پرگنہ بھونگ اوربرا سیرل اور پرگنہ مرکاکا پرگنہ شکارپور مورالی پرگنہ رویا

پرگنہ بل بدکا پرگنہ چک مرزگا چک کسمور ایک ثلث —

مین میر مراد علی تال پور نے میر رستم علی سے بباعث اسکے کہ وہ ضعیف اور کمزور ہے اس امر کا استدعا کیا کہ پگڑی سرداری اور تمام ملک ہمکو لکھدے اور ہم سرکار انگریزی کے ہر طرح پر جواب دہ اور ذمہ دار رہین گے چنانچہ میر صاحب موصوف امر مذکورہ بالا پر یعنی بہ نسبت دیدینے پگڑی سرداری و نیز تمام ریاست و قلعہ ہاے وغیرہ کے راضی ہوئے اور مجھسے قبل از سپرد کر دینے پگڑی سرداری اور تمام ملک کے چاہا کہ ایک اقرارنامہ متضمن چار دفعات پر کہ جسکا ذکر ذیل مین ہے دستخط کرون چنانچہ مین نے ویسا ہی کیا —

دفعہ ۱ کہ بموجب اشتہار کے ملک سمت اوتر ا ورلی کے سرکار انگریزی کا ہے —

دفعہ ۲ فلان فلان ملک بقبضہ میر مبارک خان —

دفعہ ۳ ایضا بقبضہ میر رستم خان —

دفعہ ۴ میرا یعنی خرچ ذاتی میر رستم خان —

چنانچہ مین دفعات متذکرہ بالا پر راضی ہوا اور کل ذمہ داری اپنے سر پر لیا اور اسباب کا اقرار کرتا ہون لہذا لکھدیتا ہون کہ اگر سرکار انگریزی نسبت اس امر کے شکایت خواہ مطالبہ کرین کہ ملک سمت اوترا ورلی کا تمنے علیمراد کو کیون دیا تو اسکا جواب دہ مین ہونگا اور سرکار انگریزی کو راضی کرونگا کاش وہ دعوی ملک کا کرین تو ہم فوراً چھوڑ دینگے اور میر رستم خان پر کسیطرح پر نوبت خفگی نہ پہونچیگی پسران میر رستم خان کو کہ جنکو مین اپنا بھائی خاص سمجھتا ہون اونکی جاگیر بحال کرونگا اور اونمین کسیطرح کا فرق نہین ہوگا اور اونکی جاگیر سے ایک بالشت زمین کا لینا بھی روا نہین ہے اونکی جاگیر پر ہمارا کچھ دعوے نہین یہ اونکا حق ہے اور اونکو ملنا چاہیے جاگیر پسران میر مبارک خان کو بھی ہم نہین لین گے کاش سرکار انگریزی سے لے اس نظر سے

جب سر چارلس نپیر نے خبر اس استعفا کی سنی اوسنے میر رستم کی ملاقات چاہا مگر امیر موصوف
اوسکی انتظاری نکر کے سمت جنگل کے بھاگ گیا اور سر چارلس نپیر صاحب نے علی مراد
کو سرداری خیرپور کی عطا کی —

واضح رہے کہ بحالی میر رستم کی اوپر اون حقوق کے کہ جنسے وہ لاچاری سے محروم ہوا تھا
دوبارہ دستخط کرنے اقرارنامہ تجویز شدہ کے ایک شرط خاص تھی جسکو امیرون نے ٹھہرایا
تھا میجر اوٹرم صاحب کمشنر انگریزی مجاز بھی بحث کرنے اوپر اس معاملہ کے نہ تھے آخرکار
۱۴- فروری کو جملہ امرا نے سوا سے نصیرخان والی خیرپور کے عہدنامہ نمبری ۱۵ اپر دستخط کیا
اور حقوق میر رستم کو تحقیقات آیندہ پر چھوڑ دیا دوسرے روز امرا کی فوج کے آٹھہ ہزار
آدمیون نے میجر اوٹرم صاحب کے مسکن پر حملہ کیا خیر بعد مقابلہ کے اپنی فوج مین آملے
واضح رہے کہ میانی اور دوبا کی لڑائیون کے باعث سے تمام ملک سندہ سوا سے ملک مقبوضہ
علیمراد کے کہ سردار خیرپور بجاسے میر رستم کے بلحاظ حق وراثت دیگری حکومت کے تھا
اور جو اراضی کہ اوسکا حق تھا اور اوسپر بوقت لڑائی کے قابض تھا بہ تحت حکومت سرکار
انگریزی کے آگیا —

جو کہ تمام ملک سندہ کو سوا سے حصہ علیمراد کے سرکار انگریزی نے ضبط کرلیا اسلیے خواہ جو

سرپرست ہم اپنے قبضہ مین لاتے ہین بعد ازان پھر اونکو واپس کردینگے ہمکو اونکے ملک پر کچھ دعوی
نہین اور دونکے ملک کی ایک بالشت زمین بھی ہمارے لیے ناجائز ہے اور اونکا حق ہے اسلیے اونکو
پانا چاہیے میر رستم خان کی اور اوسکے خاندان نوکر غلام وغیرہ سب کی پرورش کرونگا خواہ زر نقد دونگا خواہ
اراضی غرضکہ کسی بات کی کمی نہین ہوگی اور ہم اوسکی خدمت حسب مرضی اوسکے کرینگے اسلیے یہ چند کلمہ بطریق
اقرارنامہ کے لکھدیا کہ وقت پر کام آوے اور خدا کو درمیان دیکر اقرار کرتے ہین کہ اسمین کسیطرح کا فرق
نہوگا محررہ ۱۰- ذیقعدہ ۱۲۵۸ھ مطابق ۱۹- دسمبر ۱۸۴۲ء

تمت

میر رستم خان تعلقہ خیرپور پر حین حیات اپنے قابض رہین — مرقومہ تاریخ مذکور الصدر منظور کیا —

مہر میر علیمراد

علیمراد کو

علیمراد کو فائدہ بہ نسبت اِس امر کے ہوا کہ ملک خیرپور مین جسقدر چاہین اپنا حق بڑہالین چنانچہ اِس منظر سے اوسنے ارادہ تبدیل کردینے اوس عبارت عہدنامہ نونہار کا کہ جسکے روسے دو گانون نصیرخان کے اوسکو ملے تھے کیا اور بجاے اون چھوٹے چھوٹے گانون کے بھاری بھاری نام کرنے چاہا لیکن وہ صفحہ قران شریف کا کہ جسپر وہ عہدنامہ لکہا تھا خراب ہوگیا بعدازان عہدنامہ دوسرے ورق پر حسب مطلب مفید مرادعلیخان کے لکہا گیا اور وہ ورق نکال لیا گیا الایہ جعلسازی ظاہر ہوگئی اور سنہ ۱۸۵۰ع مین اُسکی تحقیقات ہوئی اور علی مراد کو سزا دی گئی یعنی عہدۂ ریاست خیرپور سے معزول ہوا اور کل علاقہ سواے اون علاقون کے کہ جو اوسکے باپ نے اوسے بذریعہ وراثت نامہ کے دیے تھے چھین لیے گئے —

واضح رہے کہ اب علیمراد کے پاس ساڑھے تین لاکھ روپیہ کا علاقہ ہے اوسکی بسر اچھی طرح ہوتی ہے یعنی اختیار اوسکا بھاری بھاری مقدمات فیصل کرنے اور سزا دینے سواے قوم انگریزون کے اور دیگر مجرمان کے ہے —

بعد فتحیابی کے امراے معزول شدہ سندہ سے نکالدیے گئے اور سرکار انگریزی کے جانب سے وثیقے مقرر ہوگئے —

واضح رہے کہ سواے شیر محمد والی میرپور کے کل اور اُمرا مرگئے مگر اونکے خاندان کو خوب وثیقہ ملتا ہے —

مخفی نرہے کہ خاندان تالپور مین اکثرون کو اجازت واپس آنیکی سندہ کی ملی تعداد وثیقہ جوّاب اونکو ملتا ہے حسب ذیل ہے یعنی خاندان حیدرآباد [illegible]

خیرپور	میرپور	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر ۱

پروانجات وغیرہ شاہ سندہ جو سنہ ۱۷۵۸ع مین جاری ہوئی

نمبر ۱ — نقل پروانہ غلام شاہ عباسی مرقومہ ۲۲ ستمبر سنہ ۱۷۵۸ع دستخطی قاضی محمد [illegible]

جملہ افسران فوج وملکی و فقرا و کاشتکاران و باشندگان دورات لاری بندر اور ٹگا بندر
گرانجہ درا جا جوانرہ ماسوتک نکاس برہندی گالاجار اگر گوزیہ راجہ گنشمہ
جوہی بار سرکار حیاگوم پچرکارہلو ناسی پور ہول کانڈہی سرکار سو ولسیٹن کو دابچ
سرکار نوہری ابی وغیرہ مواضع ہاے عملداری سرکار پر واضح رہے کہ سمپٹن صاحب
گماشتہ سرکار کمپنی انگریزی نے آج ہمکو بہ نسبت اس امر کے اطلاع دیا کہ جملہ اسباب کہ
جو صاحب موصوف واسطے سرکار کمپنی موصوف کے خرید کر کے بمبئی کو روانہ کرتے ہین بنرخ بازار
ڈیڑہ روپیہ سیکڑہ سے زیادہ دستوری نہین دیتے چنانچہ ہم اوسکو منظور کر کے حکم دیتے
ہین کہ صاحب موصوف سے سواے رقم معمولی کے زیادہ ایک حبہ نہ لیا جاوے
مگر اون اسباب ولایتی پر کہ جو بمبئی سے کودابچ ولاری وٹھٹہ وغیرہ کو روانہ ہوتی
ہین اوس سے کہ جو تجار ملتان دیتے ہین نصف محصول دوان ٹوٹ کنا وغیرہ لیا جاوے
کاش کوئی جنس ایسی ہو کہ جسکو تجار ملتانی کبھی نہین لیجاتے اوسکی دستوری وغیرہ معلوم
نہین ہوسکتی تو ایسی صورت مین انگریزون سے صرف نصف اوسقدر کا لینا چاہیے کہ جو
ہماری تجار اوس قسم کی جنس پر دیتے ہون مگر احتیاط اس امر کی رہے کہ اونسے اوس سے
زیادہ نہ طلب کیا جاوے اور نیل وغیرہ پر بھی کہ جسکو وہ کبھی پیشتر نہین لائے بشرح
متذکرۂ بالا دینا ہوگا اور اگر وے خود خواہ کوئی اور واسطے اونکے شورہ عملداری سرکار
مین یا اور کسی مقام مین خرید کرین اوسی صورت مین بھی بشرح ڈیڑہ روپیہ سیکڑہ کے دینا ہوگا مگر
خوب خیال بہ نسبت اس امر کے رہے کہ کوئی عہدہ دار خواہ کاشتکار وغیرہ کسی حالت
مین شرح متذکرۂ بالا سے زیادہ طلب نہ کرین اور کسیطرح کی مزاحمت اونکے کار تجارت
مین نہ کرین اور یہ بھی حکم دیا جاتا ہے کہ کاش بوجہ عدم فروختگی کے کوئی جنس واپس لیجانی
چاہین تو اوسمین کسیطرح کا محصول نہین پڑیگا اور نہ کوئی جنس از قسم کھانے پر جو ہمیشہ حسب
اپنے جہاز پر کسی مقام سے روانہ کرین محصول پڑیگا اور اونکی باغ کے لیے بھی کچھ مطالبہ
نہ کرین اور نہ کوئی باغبان کشتی یا جہاز وغیرہ پر کسیطرح کی مزاحمت کرین خواہ اونکو کسی
کار سرکار پر بھیجین اور یہ بھی حکم ہوتا ہے کہ اونکے کپڑے کی صندوق بھی کسیطرح پر نہ کھلیہ

اور نہ اونکی آمد و رفت مین کسیطرح کی دست اندازی ہو کیونکہ خلاف قاعدہ ہے اور بعد چندے کوئی نیا محصول اونپر نہ لگایا جاوے اور نہ کسیطرح کی دقت اونکو خواہ اونکے لوگون کو ہووے اونکو اختیار ہے کہ وہ کوئی جنس از قسم غلہ اور کوئی جنس انگریزی جس نرخ سے چاہین بیچین اور گھی اور تیل وغیرہ کے کپون پر اور نیز اجناس کے صندوقون اور برتنون پر محصول بموجب وزن برتنون وغیرہ کے لگایا جایگا اور دوبارہ پھر وزن نہین ہوگا اور محصول ہاتھی دانت پر بموجب قیمت فروختگی کے ہوگا اور کاش ہی سمپٹن صاحب کوئی مکان اورنگا بندر خواہ ٹھٹا مین خرید کرین یا بناوین تو ایسی صورت مین ہمارے نائبین کو چاہیے کہ جہانتک ممکن ہو صاحب موصوف کو مدد دیوین تاکہ عمارت مطلوبہ مین زیادہ صرف نہو غرض کہ ہر طرح کی دلجوئی اور دلاسا صاحب موصوف کا اونکے کار تجارت مین کہ جس سے نہایت بہبودی سرکار کی متصور ہے کرنا چاہیے مگر کوئی دیگر انگریز کو مکان وغیرہ نہین دینا چاہیے اور چونکہ انگریزون کو خوش رکھنا اور اونکی دلجوئی کرنا ہر طرح سے مناسب ہے اسلیے حکم یہ ہے کہ کارروائی حکمنامہ کی بلا انتظاری ایک حکم جدید ہر سال کے بخوبی ہوا کرے —

نمبر ۲ ترجمہ پروانہ غلام شاہ والی سندھ متضمن محصول وغیرہ سرکار کمپنی بمقام سندھ مرقومہ ۲۲ ستمبر ۱۷۵۸ء —

جملہ فقرا یعنی جملہ کسان از قوم شاہی باشندگان ایر سندھ زمینداران متصدیان جوکہ اب محکمہ جوگیون مین موجود ہین خواہ آئیندہ آوین خواہ بہ تحت سرکار خواہ ہیٹکہ ورتھہ لاری بندر اورنگا بندر کراچی وراجا چوانڑہ مسوٹی نکاس باربندی گلاپجہ خواہ مکان محصول غلہ یعنی اگر گزر راجہ گنتھہ جوہی بار سرکار کہلن چارکارہو سرکار ناسی پور ہولکانڈی سرکار سود یسٹن کو داپج روری اور جملہ مقامات تحت سلطنت ہمارے کو واضح رہے کہ صاحب دولت صاحب صداقت صاحب ایمان مشفق مہربان سمپٹن صاحب کارندہ سرکار کمپنی نے یہ درخواست کی ہے کہ سرکار موصوف بمبئی اور ہندوستان کی

جملہ اشیاے سوداگری آمدنی خواہ رفتنی خرید خواہ فروخت پر بموجب اصل قیمت اوس
مقام سکے ڈیڑھ روپیہ سیکڑہ محصول لیا جاوے چنانچہ ہمنے اوسکو منظور کیا اور اوسکے
اسکے ہدایت بہ نسبت اس امر کے ہوتی ہے کہ گماشتہ موصوف کو جملہ اشیاے پر
جو وہ ادہر اودہر سے لاکر کوٹدا بادروری وملتن وغیرہ کو روانہ کرتے ہین ایک پٹہ
یعنی اجازت نامہ ملنا چاہیے اور جو اسباب کہ وہان پر وہ خرید کرین اوسپر بھی شرح
متذکرۂ بالاسے زیادہ نہ لیا جاوے اور اجناس مندرجہ ذیل پر لوشٹہ یعنی محصول تلہ پر
اجناس از قسم راوداری ڈیرہ داری منکٹ نٹ فرہت نگنا دستیوہاے ذوانہ
موتا جو بمقام کوٹدا باد کرکاواری دولی مین ہوتی ہین و دیگر شل نوسم کالسی دوانہ
پسیاری جواب خانہ وغیرہ پر نصف اوسقدر کا لیا جاوے جو سوداگران ملتن سکے دیتے
ہین اور واضح رہے کہ اسپر خوب احتیاط چاہیے اور جس مقام پر کہ کوئی شرح معینہ
واسطے سوداگران ملتن سکے نہو تو ایسی صورت مین اوسکا نصف لینا چاہیے جو اور بڑے
بڑے سوداگرون سے لیا جاتا ہے اور کسیطرح پر اون سے زیادہ نہ طلب کیا جاوے
اور کماشس کارندہ موصوف کوئی جنس مثلاً از قسم ہینگ یا نیل وغیرہ تلنا سے
لے آوے یا لے جاوے کہ جسکو وہ پیشتر کبھی نہ لایا ہو اور نہ لے گیا ہو اور نہ جسکے
لیے کوئی شرح معین ہو تو ایسی صورت مین مہتمم محصول دوانہ وغیرہ کو بموجب شرح
متذکرۂ بالا کے لینا چاہیے ۔ اور اسے اسکے اگر گماشتہ موصوف کسی مقام موقوعہ عملداری
ہماری مین شورہ بناوین یا کسی دوسرے سے خرید کرین تو ایسی صورت مین اوپر اصل
قیمت مقام خریدنے کے ڈیڑہ روپیہ سیکڑہ محصول لینا چاہیے ہمارے متصدیان و
مہتمم محصول ڈیرہ دار روادور گذربان وغیرہ جملہ ملازمان مجاز تحصیل کرنے محصول
کشتیون مرلیسر یا جیٹ وغیرہ اور محصول معمولی کسیطرح سمری دیگر کسی مقام موقوعہ
عملداری ہماری مین نہین ہے اور نہ کسیطرح کی مزاحمت کرین اور گماشتہ موصوف
بہرحال اپنی تجارت وکاروبار بلا روک ٹوک حسب دلخواہ اپنے کرے اور اجناس
متذکرۂ بالا سواے صاحب موصوف اور کوئی نہ لیجانے پاوے اور جو اسباب بباعث

علاوہ فروختگی کے صاحب موصوف واپس لیجاوین تو اوسکو کسیطرح کی مزاحمت نکیجاوے اور نہ اونسے محصول طلب کیا جاوے —

اور بروقت پہونچنے جہاز کسی بندرگاہ ہماری کے اگر صاحب موصوف کوئی جنس واسطے آسایش ہمراہیان جہاز از قسم بیل گاے بھیڑی بکری وغیرہ کی از مقام تاتا اور کہین خرید کرکے جہاز مین لیجاوین تو اون سے اوسپر محصول نہین طلب کرنا چاہیے اور نہ باغ وغیرہ پر جو بنظر آرام اونکے کے ہے محصول لیا جاوے اور اونکے باغبانون کو کسیطرح کی تکلیف ندیجاوے —

تمکو واضح رہے کہ ہمنے اونکو ان سب باتون سے بری کیا اور اونکے پہننے کے کپڑے کی صندوق وغیرہ جو وہ لیجاوین تو کسیطرح پر کھولی نجاوین اور نہ کسیطرح کا دعوی واسطے دیکھنے اونکے کے کیا جاوے — اور نہ موری ومصری وغیرہ پر جو وہ لیجاوین محصول طلب کیا جاوے اور نہ اونکے ملازمان اور زیرپناہ اونکے سے بھی کسیطرح کا محصول طلب کیا جاوے اور نہ اونکو کسیطرح کی تکلیف بسبب کسی محصول کے جو ہمارے حکم سے لیا جاتا ہو یا بموجب دستور جدید کے آیندہ کو لیا جاوے دیجاوے اور نزگانہ یعنی محصول چاور جو مقام تاتا مین یا نیگانہ مین فروخت ہوتا ہے اور نہ روئی پر جو ادہر اودہر سے لاتے ہین کسیطرح کا محصول طلب لیا جاوے اور تنیل یاگھی کے لیے بشرح معین واسطے فی کپہ کے حسب معمول حساب کرکے محصول لیا جاوے اور خواہ کپہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو فی کپہ آٹھہ من قائم ہونا چاہیے اور لودشند یعنی ٹکڑے ہاتھی دانت پر بشرح لعہ سیکڑا اوپر قیمت خرید کے لیا جاوے اور اس سے زیادہ نہ لیا جاوے اور کاش گماشتہ موصوف بمقام تاتا یا اورنگا بندر مین کوئی مکان واسطے کارخانہ اپنے کے بنایا چاہین تو ایسی صورت مین بہ تعمیر اوس مکان کے تم لوگون کو بخوبی مدد دینا چاہیے تاکہ مکان بکفایت تمام طیار ہو کہ جس سے ہمارے ملک مین خوب جمکر کار تجارت کا حسب دلخواہ اپنے کرین کہ جس سے ترقی مالگذاری اور بہبودی ملک ہمارے کی متصور ہے اور واضح رہے کہ کسی دوسرے انگریز کے ساتھ ایسی عنایت

نہ کیجاوے اور نہ اونسے حسب رضامندی اونکی محصول اونکے کارخانجات کا لیا جاوے جو کہ حضور کو رکھنا دوستی انگریزون کے ساتھ منظور ہے اسلیے حکم دیا جاتا ہے کہ سند ہذا پر بخوبی لحاظ رہے اور اسناد جدید کی کچھ حاجت نہین ہے —

محررہ ۱۰ محرم ۱۲۱۵ھ یعنی ۲۲ ستمبر ۱۸۰۰ء بمقام احمد آباد ملک سندہ —

چٹھی مرسلۂ غلام شاہ صوبہ سندہ بنام مسٹر رابرٹ سمیٹن صاحب کارندۂ سرکار انگریزی نمبری ۳ مرقومہ ۱۱ دسمبر ۱۷۵۸ء مضمون ذیل بھیجی گئی —

واضح رہے کہ ہمنے اپنے جملہ ملازمان مقیمان شاہ بندر کو بہ نسبت اس امر کے ہدایت کیا ہے کہ کسی اسباب پر جو تجار بادشاہی شاہ بندر کو لے آوین کچھ محصول نہ لیا جاوے بجز اوسکے کہ جو وہ یہان سے لیجاوین کہ جسپر بھی بموجب شرح مقیدہ کے لیا جاوے اسلیے ہم آپکو اطلاع دیتے ہین کہ آپ بدلجمعی تمام شوق سے جو اسباب یہان سے چاہیے خرید لاکر یہان تجارت کیجیے اور امید ہے کہ آپ کسی شخص کو واسطے پسند کرنے کوئی مقام بنا بر طیاری مکان واسطے کارخانہ کے بھیجیے گا —

حکمنامہ نمبری ۴ مرسلۂ غلام شاہ صوبہ سندہ بنام متا دکستم داس مرقومہ ۱۰ دسمبر ۱۷۵۸ء مہر کردۂ قاضی صاحب مضمون ذیل ہے —

تمکو حکم دیا جاتا ہے کہ سمیٹن صاحب سے کسی اسباب پر جو باہر سے لے آوین محصول نہ طلب کرو اور نیز جس مقام پر صاحب موصوف واسطے بنانے مکان کارخانہ کے تجویز کرین بنانے دو اور طیاری مکان مذکور مین بخوبی مدد دو اور صاحب موصوف سے یگانگت حاصل کرو تاکہ وہ بآسایش تمام اسباب سوداگری کا لاوین کہ جس سے بہتری لنگرگاہ کی متصور ہے —

نمبر ۵ — نقل پروانہ غلام شاہ عباسی محررہ ۱۸ محرم یعنی ۲۲ ستمبر ۱۸۰۰ عیسوی

مہری قاضی محمد یحیی

جملہ کمائیران و افسران و باشندگان مقامات دورات لاری بندر اورنگا بندر
گراانجیر وراجا چاوترا مسوئی نکاس بوبندی گلابجر گذر راجہ گنتہ جوہی بار
سرکار چلپن چارکارہلو سرکار ناسی پور ہلکا انڈی سرکار سہوستن کوداہج
سرکار بورا وغیرہ اور جملہ مقامات متعلق سرکار کو واضح رہے کہ مسٹر سمیٹن صاحب
گماشتۂ سرکار انگریزی نے از جانب گورنر سرکار موصوف ملک ہندوستان و بمبئی
کے اطلاع نسبت اس امر کے کیا ہے کہ جملہ اشیاسے یہ جو صاحب موصوف از جانب
سرکار ممدوحہ کے خرید یا فروخت کرین تو حسب نرخ بازار بشرح ڈیڑہ روپیہ سیکڑہ کی
محصول دیتے ہین چنانچہ ہم اوسکو منظور کر کے لکھتے ہین کہ شرح مذکورہ بالا سے یعنی جو
صاحب موصوف دیا کرتے ہین اوس سے زیادہ محصول نلیا جاوے اور اون اخبار
ولایتی پر جو بمبئی سے اسطرف کو آتی ہین اور یہان سے کوداہج اور لاری و ملتن
وغیرہ کو بھیجی جاتی ہین یا وہان سے آتی ہین اوسقدر کا نصف لینا چاہیے کہ جو تجار ملتن
سے بہ نسبت محصول لاہی لگاہی اور دوان ٹوف اور کنا اور چوکی وغیرہ سکے جو لیا جاتا ہے —
اور کاشش کوئی جنس ایسی ہو کہ جسکو تجار ملتن کبھی نہ لائے ہون اور جسکی شرح دریافت
کرنا ممکن نہو تو ایسی صورت مین انگریزون سے نصف اوسقدر کا لینا چاہیے جو عموماً اور
تجار عظیم اس قسم کے اجناس پر دیتے ہون مگر کسیحالت مین اوس سے زیادہ مطالبہ
نکیا جاوے اور ہینگ و نیل وغیرہ پر بھی جو ہنوز کبھی پیشتر نہین آیا بشرح مذکورہ بالا کی
محصول لیا جاسے اور شورہ پر بھی جو وہ خود لادین یا اونکے لیے اور کوئی دوسرا عملداری
سرکار یا اور کہین سے لاوے بشرح ڈیڑہ روپیہ سیکڑہ کے محصول لیا جائیگا اور کوئی شخص
اوس سے زیادہ نہ طلب کرسے اور اونکے کار تجارت مین کسیطرح کا مخل نہو —
اور واضح ہے کہ اجناس مذکورۂ بالا کے خرید کرنے کا کوئی شخص مجاز نرہے گا اور یہ بھی
واضح رہے کہ کوئی چیز جو بباعث عدم فروختگی کے واپس لیجاوین واجب المحصول نہوگی
اور نہ کسی چیز از قسم کھانے وغیرہ پر جو تانا وغیرہ سے لیجاوین بنظر آسایش اپنی کے محصول

عائد ہوگا اور اونکے باغ یا باغبانان وغیرہ سے کسیطرح کا مطالبہ نہین ہونا چاہیے ۔
اور اونکی کشتی باربرداری وغیرہ سے کسی طرح کی مزاحمت نہین کرنا چاہیے اور نہ اونسے
کام سرکار ہذا کا لینا چاہیے اور یہ بھی حکم دیا جاتا ہے کہ اونکے صندوق ہاے محمولہ کپڑا
وغیرہ کھولی نجاوین اور نہ اونکی آمد ورفت مین کسیطرح کی دست اندازی کیجاے کیونکہ
یہ بات خلاف قواعد سرکار ہذا کے ہے اور کوئی طریقہ جدید مضر اونکے بجز شرح ہاے
اور قواعد سابق کے اختیار نکیا جاوے ۔
مخفی نرہے کہ اونکو اختیار ہے کہ کوئی چیز از قسم غلہ خواہ اور کوئی جنس ولایتی جس شرح پر
چاہین فروخت کرین ۔
اور محصول برتن محمولہ گھی اور تیل وغیرہ پر ونیز صندوق ودیگر ظروف ہاے محمولہ جنس
بموجب وزن ظروف کے محصول لیا جاوے گا اور حاجت وزن کرنے دوبارہ کی نہین
ہے اور محصول ہاتھی دانت پر بموجب قیمت فروختگی بشرح مجوزہ شاہ محمد مراد کی لیا جاویگا
کاش گورنر موصوف کوئی مکان واسطے کارخانہ مقام اورنگا بندر یا تاتا بندر کے خرید کرین
یا تعمیر کرین تو ایسی صورت مین جملہ اہالیان ممالک مذکورۂ بالا کو مدد دینا صاحب موصوف
کو چاہیے تاکہ سرانجام تعمیر مکان بہ کفایت تمام ہو اور صاحب موصوف کو ہر طرح دلجمعی
بیچ کارروائی تجارت کے کہ جس سے بہتری سرکار ہذا کی متصور ہے کرنا چاہیے مگر اور
کسی قوم کلاہ پوش کو اسطرح کی اجازت حاصل نہین اور چونکہ ہمکو سرکار انگریزی کو خوش
کرنا ضرور ہے اسلیے حکم ہوتا ہے کہ پروانہ ہذا کی بلا انتظاری حکم ثانی کے تعمیل
بخوبی عمل مین آوے ۔

نمبر ۲

تین پروانجات شاہ سندہ جو ۱۷۶۱ع مین جاری ہوئے ۔
ترجمہ پروانۂ اول ۔ جو غلام شاہ شاہ سندہ نے ۲۲- اپریل ۱۷۶۱ عیسوی کو ارقام
فرمایا حسب ذیل ہے ۔
جملہ فقرا و حاکمان خواہ دیگر عمدہ داران موجودۂ حال اور نیز جو آیندہ محکمۂ محصول

تاتا شاہ بندر

تاتا شاہ بندر اور رنگا بندر کراچی یا وراچا ونیز عملگان محکمہ محصول مویشی وغیرہ یعنی لکاسر ونیز غلہ وچرسا وغیرہ وگاٹ جوابیر سرکار کہلیں جہ کار ہو سرکار ناسی پور وغیرہ ہدکا ہی سرکار سو ولستن کودا بادروری وجملہ مقامات بیچ قلمرو سرکار ہذا کو واضح رہے کہ مستر ارسکن صاحب آیر رزیڈنٹ سرکار انگریزی مقام سندہ دیار ہمارے مین آکر بابت واسطے مستحکم کرنے کار تجارت اپنے افسران اعلی کے درخواست کیا چنانچہ بہ نظر بہا دوستی باہم سرکار ہذا و آنریبل کمپنی کے درخواست مذکورہ کو ہمنے منظور کیا اور حکم دیتے ہین کہ سواے انگریز کے اور کوئی قوم ولایتی اجناس سوداگری ملک سندہ یا صوبہ تاتا اور بہور مین خواہ اور کسی بندرگاہ متعلقہ سرکار ہذا مین سے آنے خواہ لیجانے کا مجاز نہ ہووے گا۔

واضح رہے کہ کوئی اسباب سوداگری متعلقہ کمپنی مذکورہ بالا خواہ کسی رعایا کمپنی موصوف کا کہ جو کسی بندرگاہ موقوعہ ملک ہمارے سے روانہ ہو تو مستوجب ادای محصول حسب الاجازت نامہ سابق نہوگا اور نہ اون سے کسیطرح کا مطالبہ کیا جاویگا اور جو اسباب کسی بندرگاہ سے بعد دینے محصول بشرح سابق کے مقام تاتا مین لے آوین تو ایسی صورت مین اونکو سارٹیفکٹ دینا چاہیے اور کسیطرح کا مطالبہ نہین ہونا چاہیے تاکہ کار تجارت اپنا اطمینان اور آسایش سے کرین اور جو اجناس کہ کسی بندرگاہ سے اور کہین لیجاوین تو اوس صورت مین حسب مضمون پروانہ سابق بشرح ڈیڑہ روپیہ سیکڑا محصول لیا جاوے اور درحالیکہ اجناس تاتا سے خرید ہوکر روانہ کیجاوین تو اسصورت مین بجز بشرح قرارداد سابق کے اور زیادہ محصول کا مطالبہ نکیا جاوے اور مخفی نرہے کہ سواے صاحب رزیڈنٹ موصوف کے اور کسی سوداگر کو اختیار خریدگی وروانگی شورہ جو مقام سندی یا اور کسی مقام موقوعہ عملداری ہماری مین پیدا ہوتا ہے حاصل نہین اور اگر کوئی سوداگر ایسا کرے یعنی خرید کرکے روانہ کرے تو اوسکی سزا ایسی کیجاے گی کہ آیندہ کو ایسی دست اندازی سے باز آوے اور جو شورہ رزیڈنٹ کمپنی موصوف کسی مقام موقوعہ عملداری ہماری مین لیجاے خواہ کسی سوداگر سے خرید کرکے

تو ایسی صورت مین اشخاص محکمہ محصول بشرح قرارداد سابق کے محصول لین تاکہ اہالیان کمپنی موصوف اپنا کار تجارت بدلجمعی تمام کرین اور اونکی ڈونگی وکشتی وغیرہ کو بعد حاصل کرنے اجازت کے کسیطرح کی روک ٹوک نہو اور اونکے جہاز سوداگری کو کہ شاہ گڈہ ہوکے جاوین جہازان گاردنر وکین غرض کہ کسیطرح کی دقت واقع نہونے پاوے۔ خدانخواستہ کوئی جہاز وکشتی وغیرہ اونکی ریت پر آجاوے خواہ کسیطرح پر ہماری سرحد پر شکست ہوجاوے تو ایسی صورت مین جملہ اہالیان سرکار کو لازم ہے کہ بخوبی مدد دین اور جو کچھ اسباب وغیرہ متعلق ایسے جہاز کا بچ جاوے تو وہ فوراً سپرد رزیڈنٹ مذکور کردیا جاوی اور صاحب موصوف واسطے جانفشانی اور محنت کے کہ جو بیچ بچانے جہاز کے ظہور مین آئی ہو انعام معقول دینگے کاش رزیڈنٹ موصوف ارادہ تعمیر کسی مکان پختہ خواہ بانچہ کا مقام شاہ بندر مین کرین صاحب موصوف کو اختیار ہے کہ جو مقام پسند کرین وہان تعمیر مکان مطلوبہ کی کرین اور اہالیان سرکار ہذا کو لازم ہے کہ صاحب موصوف کی مدد کرین تاکہ تعمیر مکان کی جلد ہوجاوے اور واضح رہے کہ اسناد سابق کسیطرح پہ باطل نہین متصور ہین اونکی کارروائی بلاعذر ہوتی رہے جو کہ ہمارا منشار راضی رکھنے سرکار انگریزی کو ہے نظر بران حکم ہوا کہ تعمیل مضمون پروانہ ہذا کی بخوبی احتیاط رہے از بردانجات جدید کی انتظاری نرہے محررہ ۱۶۔ رمضان ۱۲۵۶ہ ہجری یعنی ۲۲۔ اپریل ۱۸۴۱ء۔

پروانہ غلام شاہ صوبہ سندہ محررہ ۲۳۔ اپریل ۱۸۴۱ء۔

جملہ اہالیان محکمہ محصول خواہ ٹھیکہ داران مالگذاری مقام شاہ بندر وکچرالی کو واضح ہے کہ مستر ارسکن صاحب رزیڈنٹ سرکار انگریزی سندہ نے آج بہ نسبت اس امر کے درخواست کی کہ وہ جو فی جہاز پر موری سابق مین امام کو دیا جاتا تھا بہ نسبت اونکے جہازون کے معاف کیا جاوے چنانچہ ہمنے درخواست مذکورہ بالا منظور کرکے روپیہ محصول موری تعدادی مذکورہ بالا کا معاف کرکے تمکو لکھتے ہین کہ اونسے مطالبہ موری کا

انکو اور واضح رہے کہ کاش سابق مین ۱۲عہ سے زیادہ فی جہاز کے لیے دیا گیا ہو تو ایسی صورت مین جسقدر زیادہ دیا گیا ہو پھر واپس کیا جاے تاکید مزید جانو مورخہ ۱۷- رمضان ۱۱۷۴ھ مطابق ۲۳-اپریل ۱۷۶۱ع

پروانہ غلام شاہ صوبہ سندھ مرقومہ ۲۲-اپریل ۱۷۶۱ عیسوی کا ترجمہ حسب ذیل ہے

جملہ فقرا حاکمان و دیگر عہدہ داران کو جو سر رشتہ تحصیل محصول خواہ ٹھیکہ محصول سمندر سے مقام راری تک یا اور مقامات اور علداری سرکار ہذا مین تعینات ہین یا آیندہ کو ہون واضح رہے کہ ارسکن صاحب رزیڈنٹ انریبل کمپنی سرکار ملک سندہ و توابعین صاحب موصوف کی کشتیان و شتر محمولہ اسباب سوداگری ہماری سلطنت مین روانہ کرتے ہین اسلیے تمکو لکھا جاتا ہے کہ بفور ورود پروانہ ہذا محصول معمولی موری و مصری یا گذربانی یا سوزکا اونسے نہ لو اور نہ کسیطرح پر اونسے اپنا کام لو اور نہ کوئی ہمارے توابعین اونکو کسیطرح پر ایذا پہونچاے خواہ اونکی کشتیان یا شتر وغیرہ سے کسیطرح پر مزاحمت کرے تاکہ وہ اپنا کاروبار بآسایش تمام کرین کہ جس سے ترقی آمدنی محصول کی متصور رہے تاکید مزید جانو اور اسمین کسیطرح کا اعتراض نہو —

محررۂ ۱۶- رمضان ۱۱۷۴ھ یعنی ۲۲-اپریل ۱۷۶۱ع

نمبر ۳

دستخط بیلک سکرٹری	دستخط میر فتحعلیخان	دستخط پرائیوٹ سکرٹری
دستخط اکونٹنٹ		دستخط منشی

کلکٹران و ٹھیکہ داران موجودہ حال و آیندہ مقام کراچی کو واضح رہے کہ آج ان کو صاحب انگریز وکیل آنریبل جانتھن ڈنکن صاحب گورنر بمبئی و بصورت ازجانب سرکار ملکہ معظمہ انگریز کمپنی بہادر نے یہان پہونچکر درخواست مشعر قائم کرنے کارخانہ تجارت بمقام کراچی کے

ونیز تعیین کرنے شرح محصول اوپر جملہ اشیاے سوداگری آمدنی وروانگی علداری ہماری
خواہ بیرونجات وخرید وفروخت علداری سندہ وآمدنی وروانگی کے کیا اسلیے بلحاظ دو
مابین سرکار ہذا وانریبل کمپنی موصوف کے حکم دیا جاتا ہے کہ جملہ اشیاء سوداگری سرکار
انگریزی پر محصول معمولی جو اور سوداگرون سے لیا جاتا ہے اوسکا ایک ثلث لیا جاوے گا
تاکہ سوداگر انگریزی باطمینان تمام اپنے کار سوداگری ونیز آمدنی محصول کی ترقی کرنے مین
مشغول ہون اور احتیاط نسبت اس امر کے رہے کہ رزیڈنٹ صاحب کے اسباب
کی صندوق کے دیکھنے کے لیے یا کسی اسباب کے وزن کرنے کے لیے کسیطرح
کی مزاحمت نکیجاوے بلکہ صرف زبان اور بیجک صاحب موصوف پر اعتبار کرنا چاہیے
مخفی نرہے کہ اجناس خورد ونوش جو واسطے ہمراہیان جہاز کے ہوا ونیز محصول نسبت
اونکے سوای جہاز ڈونگی وغیرہ بشرح مروجہ جو سوداگران دیگر سے لیا جاتا ہے حساب
کیا جاوے گا کاش کسی اتفاق ناگہانی سے کوئی جہاز یا ڈونگی انگریزی جو سندہ سے
لدی ہوئی جاتی ہو حد کراچی مین ڈوب جاوے یا شکست ہو تو ایسی صورت مین ہمارے
توابعین متعینہ کراچی کو اوسکی بحالی اور برآمد کرنے مین نہایت مدد کرنا چاہیے اور بعد
برآمد ہونے کے فوراً اونکے حوالہ کردینا چاہیے اور جو کچھ صرف اوس امداد مین ہوگا
صاحب رزیڈنٹ موصوف دینگے اور یہ بھی واضح رہے کہ توابعین صاحب رزیڈنٹ
موصوف سے کوئی کام سرکار ہذا کا بطور زبردستی نہ لیا جاوے اور نہ اون سے کوئی
اسباب متعلقہ سرکار ہذا کا زبردستی خرید کرایا جاوے رزیڈنٹ صاحب موصوف کو
ایک چک زمین واسطے تعمیر مکان کارخانہ انگریزی ونیز الوہ بیگہ زمین باہر قلعہ کراچی
واسطے باغیچہ کے بالکان دیا گیا اور یہ حکم ہوتا ہے کہ جہان کہین صاحب موصوف
پسند کرین بشرطیکہ وہ آباد نہو اور نہ کوئی شخص دعویدار قبضہ کا ہو اراضی دیجاوے
اونکو چاہیے کہ بہ تعمیر مکان مطلوبہ کے بخوبی مدد دو جو تصرف صاحب رزیڈنٹ موصوف
کے ہوگا مستر سجانند کلکٹر حال کو لازم ہے کہ جملہ اشیاے سوداگری انگریزی پر اور نیز
اونکے جہاز وغیرہ پر حسب مضمون پروانہ ہذا کی باستثناے باغ مذکورہ بالا کے محصول کیا کر

اور واضح رہے کہ پروانۂ ہذا ناطق ہے مورخہ ۱۶ ربیع الاول ۱۲۱۴ھ مطابق ۱۸ اگست ۱۷۹۹ عیسوی

مکرر یہ کہ جملہ محصول وفیس وغیرہ بشرح معینہ کہ جسکی تفصیل ذیل مین ہے لیا جاوے

شرح جملہ اشیاے آمدنی وروانگی بذریعہ جہاز کے ۳ روپیہ سیکڑہ شرح محصول قیمت بازار اوپر اشیاے آمدنی دو روپیہ سیکڑہ اوپر اشیاے روانگی منجملہ اوسکے صرف ایک ثلث بابت چونگی کے منہائی کیا جاسے —

اور فی صندوق اسباب روانگی از مقام تا تا پر بشرح ۵ لوازمہ کہرئی موری اوپر جہاز ہر قسم محمولہ اسباب کے آمدنی پر ۲ روانگی پر ۲ خرواره اوپر گندم چاول وجوار کے ۲ رہنوار جو ودھان پر ۱ رہنوار دیگر اجناس از قسم غلہ ۱

یہ تفصیل دستوری کی ہے

فیس — زر دستوری پر فی روپیہ ایک پیسا مواجد دریہ

قیمت خرید پر ۲ روپیہ سیکڑہ موجداری روپیہ

دستوری ومحصول جملہ اشیاے آمدنی وروانگی

ازراہ خشکی دستوری وفیس جو تجاران ٹین

سے کیا جاتا ہے —

دستوری

قیمت فروختگی وخریدگی پر بحساب ۱ سیکڑہ

فیس

قیمت فروختگی وخریدگی پر ۱ سیکڑہ براتق روپیہ

دستوری فی روپیہ ایک پیسا مواجد دریہ

نٹ فی اونٹ ڈھائی پیسا

دستوری مقام کراچی اوپر جملہ اشیاے آمدنی بشرح

۱ سیکڑہ —

اوپر اشیاے آمدنی کے اگر للعہ سے زیادہ قیمت ہو تو فی روپیہ تین پیسا
اور اگر اس سے کم ہو تو بموجب قیمت بازار اشیاے روانگی پر عاہ سیکڑہ
واضح رہے کہ جملہ اشیاے پر بجز غلہ کے اسی شرح سے لینا چاہیے —

فیس

جملہ اشیاے آمدنی خواہ روانگی پر بموجب قیمت بازار ایک روپیہ سیکڑہ
برات ن روپیہ لینا چاہیے —
ہر شتر غلہ آمدنی یا روانگی پر ۱۰ رنٹ لینا چاہیے —
ڈھائی پیسا فی شتر دیگر اجناس روانگی خواہ آمدنی پر —
اور ایک پیسا مواجد دریہ فی روپیہ دستوری پر —
ڈیڑھ تو با ڈیڑھ سیر اور ۲ر مہر سیے ۲ر۸ دار غلہ پر بشرطیکہ کسی اور جگہ سے
آوے اور فوراً کشتی پر لد جاوے — ۲۰ر چونگی فی رہنوار پر بشرح مذکور بالا

شرح

نیل کی فی شتر بڑے پر للعہ اور چھوٹے پر پندرہ جو خراسان سے واسطے روانگی
کے آوے —
اسافیندہ پر جو خراسان سے واسطے روانگی کے آوے اوس پر فی
آٹھ منی للعہ —
علاوہ اسکے جملہ اشیاے پر جو اطراف سے آتی ہین اور فوراً روانہ
کی جاتی ہین عاہ سیکڑہ —

فیس

شیشہ اور لوہا جو کراچی مین خرید ہوتے ہین فیس کلکٹر للعہ من
اوپر شیشہ کے —
اور ۸ر من لوہے پر — فقط

دستخط

دستخط
برائیوٹ سکرٹری

دستخط
پبلک سکرٹری

دستخط
میر فتحعلیخان

دستخط
منشی

دستخط
اکونٹنٹ

جملہ جاگیرداران صاحبان مجسٹریٹ اور کلکٹر و ٹھیکہ داران وغیرہ متعینہ شہر ٹھٹھہ تا شاہ بندر متوجہ
ممالک سندہ و لار کو جو عملداری سرکار ہذا کی ہے واضح رہے کہ آج ان کرو صاحب وکیل
عالی مرتبت صاحب عقل آنریبل جانتھن ڈنکن صاحب گورنر بمبئی و سورت نے از جانب
سرکار کمپنی معظمہ بہادر کے حضور مین اگر درخواست مشعر تصفیہ ہونے معاملات کار تجارت
واسطے اپنے رفا ہ سے گذرانا اسلیے بنظر قائم رکھنے دوستی ساتہ کمپنی معظمہ ممدوحہ
کے ہنے ایک ہدایت نسبت محصول جملہ اشیاے سوداگری آمدنی وروانگی ممالک
بیرونجات ونیز خرید و فروخت ممالک سندہ عملداری سرکار ہذا کے جاری کیا ہے اور حکم
دیتے ہین کہ تحصیل محصول جملہ اشیاے تجارت آمدنی وروانگی نیز خرید و فروخت کے
بشرح مندرجہ جیسا کہ بعہد غلام شاہ راٹھورہ متوفے کے ہوتی تہی ہوا کرے اوس مین
کسیطرح کی تبدیلی واقع نہو اور سواے رزیڈنٹ کمپنی موصوف کے اور کوئی دوسرا شخص
از قوم یورپ مجاز نے آنے یا لے جانے اشیاے تجارت کا نہوگا واضح رہے کہ جنس
شورہ قلمی و آبی کو اگر انگریز عملداری ہذا مین بنایا چاہین تو اوسکا محصول بھی اوسیطرح
سے لیا جایگا جو بعہد میر غلام شاہ راٹھورہ کے لیا جاتا تھا اور للعہ بگیہ اراضی بلا لگان
صاحب موصوف کو واسطے طیاری باغ کے دی گئی اور نسبت اس امر کے بخوبی احتیاط
رہے کہ صاحب موصوف کے دلال مودی دھوبی پینہر بڑھئی انیٹ پز اور
صراف وغیرہ یعنی جملہ ملازمان کو دام سے کوئی کام سرکار ہذا کا نہ لیا جاے بلکہ اونکو
اوسیقدر رعایت کا مستحق سمجھنا چاہیے جو کہ بعہد شاہ مذکور کے تھا اور نہ واسطے خریدنے
کسی اسباب کے اونسے زبردستی کیجاے تاکہ کارندگان انگریز باطمینان تمام واعتبار تمام

سے کے تبرقی اپنے کار تجارت و آمدنی محصول سرکار ہذا بدل مشغول ہوں اور اس امر کی بھی احتیاط
رہے کہ بنظر معاینہ سندو قماشے محمولہ کپڑا رزیڈنٹ صاحب خواہ وزن کرنے کسی کے
کسیطرح کی مزاحمت یا روک ٹوک نکیجاوے بلکہ صرف بیجک اور بات پر صاحب موصوف
کے کاربند ہونا چاہیے —
با تعمیر کسی مکان واسطے کارخانہ کہ جو بصرف زر سرکار انگریزیہ کے ہوگا ہمارے تواہین کو لازم
ہے کہ کارندہ انگریز متعینہ کو بخوبی مدد دین اور نسبت مطالبہ محصول اوپر اجناس ازقسم
کھانا وغیرہ جو واسطے ہمراہیان جہاز کے ہو و نیز محصول حوری جہاز وکشتی وغیرہ کی نسبت
وہی قواعد جاری رہین گے کہ جو میر غلام شاہ کے عہد مین تھے —
کاش باتفاق ناگہانی کوئی جہاز کشتی یا ڈونگی انگریزی بوقت آنے یا جانے ملک سندہ سے
مع اسباب کے سمندر یا دریا مین شکست ہو جاوے یا ڈوب جاوے تو ایسی صورت مین
جہانتک ممکن ہو اوسکے بچانے مین مدد دینا چاہیے کہ جسکا صرف رزیڈنٹ انگریزی کے
طرف سے سے گا اور یہ بھی واضح رہے کہ جو اسباب بباعث عدم فروختگی کے واپس
جاوے تو اوسمین طریقہ مجوزہ بعہد غلام شاہ راٹھور اپر کاربند ہونا چاہیے اور اوسمین
کسیطرح کا فرق نہوگا —
واضح رہے کہ جملہ اشیاے تاتا پر محصول بشرح مجوزہ میر غلام شاہ راٹھور احسب رپورٹ
دستخطی شیخ بیگ محمد اور ابسرداس کلکٹران سابق کے لینا چاہیے —
۱۰ من سے ۱۰۰ من تک اسباب پر جو شاہ بندر سے تاتا گھاٹ کو آوے ۵ سیر یکصد شش من
تاتا لینا چاہیے —
اور ۵۰ سے ۱۰۰ من تک لہ —
اور ۱۰۰ سے ۵۰۰ من تک ۵ —
اور ۱۰۰ من سے کم بشرح ۵ رمن —
واضح رہے کہ یہ شرح واسطے اون اشیاے کے ہے جو براہ تری کے آوین اور ۲ من
واسطے اون اسباب کے جو براہ خشکی کے آوے اور کوٹ ہا فیندہ شال وغیرہ و دیگر اشیاے

شمالی پر روانگی اور آمدنی کے لیے اوپر اصل قیمت مقام تاتا کے ڈیڑھ روپیہ چھنی لیا جائیگا اور اونی کپڑا جو شاہ بندر سے آتا ہے اوسپر بشرح آٹھ آنہ من کے لینا چاہیے اور نسبت اون اشیاء کے جو تاتا سے شاہ بندر کو یا اور کسی شہر موقوعہ ملک سندھ مین بھیجی جاتی ہین شرح مجوزہ غلام شاہ ٹھورا یا تحصیل شیخ حسین راہدار مرعی متصور ہے اور تشخص اونکی بموجب دستور دیگر سوداگران کے کیجاے اور محصول اوپر مہر کرنے پیسون کے چھہ روپیہ من چھنی روپیہ لینا چاہیے قیمت ہاتھی دانت پر تشخص خریدکنندہ سے بشرح لعہ چھنی فی سیکڑہ تاتا روپیہ لیا جاویگا —

اوپر غلہ قسم اول بشرح ۱۲ ار فی رہنوار اور رواقع نگاری فی ۳۰۰ رہنوار پر ۱۲ ار اور قسم دوم پر ۶ ر فی رہنوار اور رواقع نگاری ۱۲ ار فی ۳۰۰ رہنوار — واضح رہے کہ جو غلہ تاتا سے خرید ہوکر روانہ ہو اوسپر فی رہنوار سے ۶ تاتا محصول اور فیس صندوق وغیرہ ۱۲ ار اور چنگی فی رہنوار ۶ ہوگا —

واضح رہے کہ اجازت نامہ براے خریدگی غلہ اور روانگی شاہ بندر کے لیے قسم اول فی رہنوار بشرح عہ تاتا کے اور قسم دوم پر بشرح ۱۲ ار فی رہنوار کے لینا چاہیے — فیس حپٹی سلامتی اور نذرانہ آمدرفت جہاز کا اوسی شرح سے لیا جائیگا جو اور سوداگرون مین مروج ہے —

اور چھوٹے چھوٹے غلہ پر جو شاہ بندر سے روانہ ہوتے ہین اصل قیمت پر للعہ چھنی سیکڑہ کے لیا جائے گا —

واضح رہے کہ اون اسباب پر جو باہر آوین انگریزون سے بشرح ڈیڑھ روپیہ چھنی کے اوپر قیمت کے دستوری لینا چاہیے اور شورہ قلمی و آبی پر بشرح عہ تاتا کے اوپر کل قیمت کے لینا چاہیے —

اور کشتیان محمولہ اسباب پر جو اور جگہ سے تاتا مین آوین ایک روپیہ اور ۳۰ پیسا لینا چاہیے کرایہ کی کشتیون پر مالکان کشتی سے بشرح رائج الملک کے موجدی لینا چاہیے اور کشتی انگریزی پر ایک روپیہ تاتا —

شتر اور گھوڑے اور بیل اور دیگر مویشیان پر بشرح ؁ اوپر کل قیمت کے جملہ لینا چاہیے —
اور اجناس ازقسم خوانچہ یا صندوق وغیرہ پر اصل قیمت پر ؏ سیکڑہ تاتا لینا چاہیے
پھل و ترکاری وغیرہ پر اوسی شرح سے دینا چاہیے جو اور رعایا ملک سے لیا جاتا ہے
گھاس خشک پر جو خرید کیجاے بشرح ایک روپیہ یعنی فی ۱۶ گٹھہ کے لیا جاے —
سرتی پر بشرح ایک روپیہ فی چھہ من کے لیا جاے اور ۲ من بھونکے ہوئے چونہ پر جو بطور نج طیار کیے جاتے ہین لیا جاے —
گوند پر جو باغ مین پیدا ہوکر زکی دار کے ہاتہ فروخت کیا جاتا ہے اوسی شرح سے لینا چاہیے جیسا کہ کسان سے لیا جاتا ہے اور لکڑی وغیرہ پر جو بہ تعمیل عمارت مستعمل ہوتی ہے بقدر نصف اوسکے لینا چاہیے جو پیشتر سے معین ہے اور واضح رہے کہ جنس جو پر اور ربیع بنی بشرح ایک روپیہ تاتا فی کشتی لدی ہوئی آمدنی ورفتنی پر لیا جایگا اور فی کشتی کرایہ پر موری بشرح ... کے لیا جایگا —
سوم تا نونگو اوپر جملہ اشیاے جو ازراہ تری کے جاتے ہین بشرح ذیل ہے یعنی
چار من سے ۲۰۰۰ من تک ... تاتا —
۳۰۰۰ من سے ۵۰۰۰ من تک سے —
۱۰۰۰ من سے ۳۰۰۰ من تک ... — اور ٹھوکا بر بندی و چوبار بموجب شرح رائج الوقت غلام شاہ کے قائم رہنا متصور کرنا چاہیے اوپر کل تعداد کم از ۱۰۰ روپیہ کے تین پیسا یعنی فی روپیہ گذر سو بھی لینا چاہیے افسوس ہے کہ محرر جو اسکے بارہ مین زیادہ تفصیل بیان کرسکتا تھا مرگیا اور واضح رہے کہ دستوری میر غلام شاہ ٹھورا کی بھی تحصیل کرنا چاہیے اور زر معینہ جو سابق مین نکیس بعد کلکٹری چیندی رام کے گودام انگریزی سے بطور خیرات کے پاتے تھے وہ اب شمول بہ مالگذاری سرکار ہوگیا اور اوس کا صرف حسب تجویز سرکار کے ہوگا —
مخفی نرہے کہ حساب آمدنی محصول شاہ بندر موقوعہ پرگنہ رکاہی کے اوسیطرح پر ہونا چاہیے

جیساکہ بعہد غلام شاہ کلہوڑا بموجب نقل شرح معینہ دستخطی و مہری شیخ بیگ محمد و انسرداران
زکی داران سابق کے ہوتا تھا۔
واضح رہے کہ جس اشیاے آمدنی سمندر پر محمد مراد الیجان نے محصول معین کیا تھا اور بعد ازان
میر غلام علیشاہ نے معاف کردیا تھا وہ ابھی معاف متصور ہونگے۔
جو اجناس کہ تاتا سے شاہ بندر کو روانہ ہوتے ہین اونپر بموجب اصل قیمت خرید مندرجہ بیجک
کے ساڑہے سات آنی تاتائی سیکڑہ چنگی پر لیا جاویگا غلہ اور گہی پر جو پرگنہ کراچا سے خرید ہوکر روانہ
ہوتا ہے بشرح ۴ سیکڑہ تاتا روپیہ لینا چاہیے اجناس جو اور ملک سے تاتا ہوکر جائین
اونپر بموجب تعداد معینہ اوس مقام کے بشرح ۴ سیکڑہ تاتا کے بوقت روانگی لینا چاہیے
لوازمہ پیمائی پر بشرح ایک تریافی رہنوار کے لینا چاہیے ابونت ہاتہی دانت پر ۸۰ رہنوار
پر ۱۲ ار لینا چاہیے ابونت سلمانی پر ار تاتا فی رہنوار لینا چاہیے اور فی گٹھر حریری پر جو روانہ ہوتی ہین ار تاتا
لینا چاہیے لوازمہ پنگی فی ۱۰۰ من چوبینار روانگی پر ایک ند لینا چاہیے اور فروختنی ہاتہی دانت پر ۴ سیکڑہ اصل قیمت تاتا روپیہ لینا چاہیے
تفصیل محصول اون اجناس کا جو گودام سے براہ خشکی یا تری تاتا کو بہیجی جائین۔
کشتیان محمولہ اسباب تبعداد زائد از ۱۰۰ من پر لعہ تاتا اور ۲ ر من اوپر اسباب محمولہ گاڑی
اور غلہ پر جو کراچا سے خرید ہوکر تاتا کو روانہ کیا جاوے اوسپر اول قسم پر ۲ پیسا فی رہنوار
اور قسم دوم ۵ پیسا اور پیمائی ایک تریافی رہنوار کے لینا چاہیے۔
محصول زمینداری شاہ بندر کا حسب متذکرہ بالا بموجب قاعدہ مجاریہ العہد غلام وسیر
کے قائم رہے۔
اور واضح رہے کہ جملہ اشیاے روانگی پر بموجب چالان انگریزی سوا روپیہ سیکڑہ اور اشیاے
آمدنی پر ۱۲ ار سیکڑہ لیا جاوے۔
لوازمہ منزلانہ فی کشتی للعہ تاتا لیا جاوے اور فی من ار بار برداری خشکی پر لیا جاوے۔
اور ہاتہی دانت پر جو نصیرپور اور رہتی کانڈہی کو روانہ ہوتا ہے اوپر اصل قیمت کے
بشرح ۱۰ ار سیکڑہ تاتا روپیہ کے لیا جاوے اور رسوم قانونگو رکرالا کا بموجب شرح
رائج الوقت کے قائم رہے۔

لوازمہ ہاتھی دانت روانگی و آمدنی پر ۸۰ رہنوار پر ۸ تاتا لینا چاہیے بشرطیکہ وزن مین آٹھ من ہو ورنہ بموجب قیمت فی ۱۰۰ رہنوار کے لینا چاہیے —

لوازمہ مسلمانی پر بشرح ۰ر فی رہنوار کے لینا چاہیے —

چونکہ کل شرح معینۂ عہد میر غلام شاہ ٹھورا کے دستیاب نہین ہو سکتی اسلیے حکم دیا جاتا ہے کہ تحصیل محصول جملہ مقامات موقوعہ سندہ و فارعملداری سرکارین بموجب مضمون نقل پروانۂ زمانۂ سابق کے کہ جو پاس انگریزون کے موجود ہے کیجاوے یعنی تاتا روپیہ ڈیڑہ روپیہ سیکڑہ محصول اور فیس ہاے معمولی کا نصف اون سے لیا جاوے پس چاہیے کہ بین ترچندی اہتمم محصول تاتا و شاہ بندر و فارعمل و ناآن عمل کلکٹران سندہ اور ٹہٹہ بموجب اسکے بلا اعتراض کاربند ہون —

تحریرۂ ۲۱ ربیع الاول ۱۲۷۵ھ مطابق ۲۳ اگست سنہ ۰۶ —

بموجب حکم شاہی کے لکھا جاتا ہے کہ تعمیل مضمون سند ہذا کی از تاریخ مندرجہ ہو

مہر شاہ
میر فتحعلیخان

مہر حمد
شاہ مذکور

کلکٹران و ٹھیکہ داران موجودہ و آیندہ مقام کراچی کو واضح ہو کہ آج مسٹر کرو صاحب وکیل عالی القاب اہل فراست آنریبل جان ٹنکن صاحب گورنر بمبئی و سورت از جانب معظمہ سرکار انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر دربار ہذا مین تشریف لاسے جو کہ صاحب گورنر موصوف نے دربارۂ قائم کرنے دوستی مابین دونون سرکارون کے ازبس سرگرمی و توجہی ظاہر کی اسلیے ہمنے بنظر آسایش و خوشی کمپنی موصوف کے تجویز کیا کہ اونسے منجملہ فیس فوجداری کے ایک ثلث یعنی ڈیڑہ روپیہ سیکڑا اور پر کل قیمت اشیاے سوداگری کے معاف کرین اور فیس سوا جدو یہ کا تمام و کمال معاف کردیا اور نیز دو کھیپ جہاز محمولہ اسباب جو اور ملک سے آوسے سال مین دو کھیپ کا سورہی کل کشتیون و جہاز وغیرہ کا معاف کردیا

اسلیے بذریعہ پروانہ ہذا تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ بموجب اسکے تاریخ مندرجہ سے کاربند ہو اور دو ثلث فیس فوجداری اور دو ثلث محصول بموجب مضمون سند سابق کے وصول کرکے جمع خرچ کیا کرو۔

محررۂ ۱۷۔ ذیقعدہ ۱۲۱۴ھ مطابق ۱۲۔ اپریل ۱۸۰۰ء۔

مہر شاہ میر فتح علی

پروانہ مجاریۂ حضور

جوکہ ہم مستر کرو صاحب کو منجملہ اپنے دوستان خیرخواہ کے تصور کرتے ہین اسلیے بنظر منزلت صاحب موصوف اواونکے آقا کے تم قلعداران اور افسران متعینہ قصبۂ کراچی کو ہدایت بہ نسبت اس امر کے کیجاتی ہے کہ اگر صاحب موصوف اندر خواہ باہر قلعہ کے پھاٹک ہوکر مسلحہ جائین تو کسیطرحپر صاحب موصوف سے روک ٹوک نہ کرو بلکہ نہایت محبت او اخلاق کے ساتھ پیش آؤ تاکید جانو۔ مورخہ ۱۹۔ ذیقعدہ یعنی ۱۴۔ اپریل ۱۸۰۰ء

نمبر ۴

عہدوپیمان جو باہم سرکار انگریزی اور امراء سندہ کے بتاریخ ۲۲۔ اگست ۱۸۰۹ء عیسوی کو قرار پایا۔

مہر غلام علی شاہ عالیم

ضمن اول

باہم سرکار انگریزی و سرکار سندہ یعنی میر غلام علی و میر کریم علی و میر مراد علی کے ہمیشہ دوستی قائم رہے گی۔

ضمن ۲

مابین دونون سرکارون کے کبھی نفاق نہین ہوگا۔

ضمن ۳

آمدورفت وکلاے ہردو سرکار یعنی سرکار انگریزی و سرکار سندہ کے ہمیشہ جاری رہے گی۔

ضمن ۴

سرکار سندھ قوم فرانسیس کو ملک سندھ مین قیام نہین کرنے دینگے فقط محررہ ۱۰- رجب المرجب ۱۲۲۴ھ یعنی ۲۲- اگست ۱۸۰۹ء -

واضح رہے کہ تصدیق عہدنامۂ مذکورۂ بالا کی رایٹ انریبل گورنر جنرل نے بمقام فورٹ جارج سنٹ تباریخ ۱۶- نومبر ۱۸۰۹ء کو کیا -

دستخط ان .بی ایڈمنسٹن

مہر

سکرٹر

نمبر ۵

عہدنامہ جو مابین انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و امرای سندھ کے تباریخ ۹- نومبر ۱۸۲۰ عیسوی کے قرار پایا -

بنظر محفوظ رکھنے کسیطرح کے قضیہ باہم سرکار انگریزی و سرکار سندھ کے و نیز مستحکم کرنے دوستی باہم دونون سرکارہاے موصوف کے میر اسمعیل شاہ واسطے کرنے عہد و پیمان ازجانب سرکار سندھ ساتہ انریبل گورنر بمبئی کے مجاز کیے گئے ہین اور ضمیمہ مندرجۂ ذیل بالاتفاق ہر دو فریق کے قائم کیے گئے ہین -

ضمن اول

باہم سرکار انگریزی ایکطرف اور میر کریم علی میر مراد علی طرف ثانی کے ہمیشہ دوستی قائم رہیگی

ضمن ۲

آمدورفت ہر دو سرکار کی بذریعہ وکلاے فریقین آپس مین قائم رہے گی -

ضمن ۳

امرار سندھ کسی اہل یورپ یا امریکہ کو اپنی سلطنت مین قیام نکرنے دینگے

اور کاشش کوئی رعایا منجملۂ ہر دو سرکار کا ایک سرکار کو چھوڑکر دوسری سرکار کی عملداری مین جاوسے تو ایسی صورت مین بشرطیکہ آدمی نیک چلن ہو اوس عملداری مین رہنے پاوے گا

اور اگر شخص مذکور کسی بلوہ وغیرہ کا مجرم ہو تو ایسی صورت مین اوس سرکار کو کہ جسکی عملداری مین جاکر بسے نکالنا لازم کہ مجرم کو گرفتار کرکے سزا دے اور اپنے ملک سے نکال دے ۔

ضمن ۴

امراے سندہ کو لازم ہے کہ قوم خساس کی غارتگری کو و دیگر اقوام کو اپنی سرحد مین روکین اور نیز حکومت انگریزی مین کوئی چڑہائی نہونے دین ۔

مہر ایسٹ انڈیا کمپنی

مرقومہ ۹ نومبر ۱۸۲۰ء دستخط ایم الفنسٹن

واضح رہی

کہ عہد و پیمان ہذا باہم میرے یعنی میر اسمعیل شاہ وکیل میر کریم علی خان رکن الدولہ و میر شاہ مراد علیخان امیر الدولہ ایکطرف و مسٹر الفنسٹن صاحب گورنر بمبئی کے بروز پنجشنبہ ماہ صفر ۱۲۳۶ ہجری مین قرار پایا انشاء اللہ تعالے اسمین کسیطرح کا فرق نہین ہوگا ۔

مہر اسمعیل شاہ

واضح رہے کہ عہد و پیمان مذکورہ بالا کو سپریم گورمنٹ نے ۱۰ فروری ۱۸۲۱ء کو منظور فرمایا

نمبر ۶

عہدنامہ ساتہ میر رستم خان سردار خیرپور کی ۔

واضح رہے کہ ایک عہدنامہ متضمن ۴ دفعات باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و میر رستم خان تالپور سردار خیرپور کے بمعرفت لفٹنٹ کرنیل ہنری پاٹنجر صاحب وکیل از جانب سرکار انگریزی کہ جنکو رایٹ انریبل لارڈ ولیم کیوندس بنٹنک صاحب بہادر جی سی بی اور جی سی ایچ گورنر جنرل ہند نے اختیار دیا تھا بتاریخ دوسری ذیقعد ۱۲۴۷ھ یعنی ۴ اپریل ۱۸۳۲ء کو قرار پایا اور عہدنامہ مذکور بطور علامت رضامندی کے بتاریخ ۱۹ جون ۱۸۳۲ء کو بمقام شملہ زبان انگریزی و فارسی مین بمضمون ذیل کے تحریر ہوا ۔

دفعہ اول باہم ہر دو سرکار دوستی دوامی رہیگی

دفعہ ۲ ہر دو سرکار اقرار اس بات کی کرتے ہین کہ پشت در پشت ایکدوسرے کی حکومت اور اختیار پر طمع نہین کرین —

دفعہ ۳ حسب الدرخواست سرکار انگریزی مشعر جاری رکھنے دینے راہ دریاے سندھ اور دیگر راستہ ہاے سندہ واسطے سوداگران ہندوستان وغیرہ کے سرکار خیرپور اپنی سرحد مین مراتب درخواست کردہ کو اون شرطون کو کہ جو سرکار حیدرآباد یعنی میر مراد علیخان تالپور کے ساتھ طے پاوے منظور کرتی ہے —

دفعہ ۴ سرکار خیرپور ایک نوشتہ نقشہ دربارۂ ٹھیک اور واجبی محصول بہ نسبت جملہ اشیاے کے کہ جو ازروے عہدوپیمان ہذا کے آیا جایا کرے سرکار انگریزی کو دینا قبول کرتی ہے اور بہ نسبت اس امر کے اقرار کرتی ہے کہ کسی تاجر پر کسیطرح کی روک ٹوک دربارہ اونکے کارخانجات کے نہین ہوگا —

(مہر گورنر جنرل) دستخط ڈبلو سی بنٹنگ (مہر آنریبل کمپنی)

نمبر ۷

عہدوپیمان جو ساتھ سرکار حیدرآباد کے سندہ مین ہوا —

واضح رہے کہ ایک عہدنامہ متضمن بہ دفعات ۷ باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و میر مراد علیخان تالپور بہادر حاکم حیدرآباد کے معرفت لفٹنٹ کرنیل ہنری پاٹنجر صاحب ایلچی ازجانب سرکار انگریزی کہ جنکو رایٹ آنریبل لارڈ ولیم کیونڈس بنٹنگ صاحب بہادر جی سی بی نے اور جی سی بی گورنر جنرل ہند نے اختیار دیا تھا بتاریخ ۱۸- ذیقعدہ مطابق ۲۰ اپریل ۱۸۳۲ع کو قرار پایا اور عہدنامہ مذکور بطور علامت رضامندی کے بتاریخ ۱۹- جون ۱۸۳۲ع کو بمقام شملہ بزبان انگریزی و فارسی بمضمون ذیل تحریر ہوا —

دفعہ ۱

دوستی ہر دو سرکار مندرجہ عہدنامجات سابق بیزوال رہیگی بلکہ عہدنامہ مذکور مین بوجہ درمیانی ہونے لفٹنٹ کرنیل پاٹنجر صاحب ایلچی کے چند باتین مفید باین نظر شامل کی گئی ہین

کہ دوستی باہم ہردو سرکار مذکورۂ بالا کے میر مراد علی کے خاندان مین نسلاً بعد نسل قائم رہے۔

دفعہ ۲

ایک سرکار دوسرے سرکار کے ملک کو نظر طمع سے نہ دیکھے۔

دفعہ ۳

سرکار انگریزی نے دربارۂ آمدرفت تجاران ہندوستان ازراہ خشکی وتری سندھ کے ونیز آمدرفت جملہ اشیاے سوداگری کے ایک ملک سے دوسرے ملک کو سرکار حیدرآباد سے درخواست کیا اور سرکار موصوف نے درخواست مذکور کو بشرائط ذیل منظور کیا۔

شرط اول کوئی شخص راستہ ہا اور دریای مذکورۂ بالا سے کوئی اسباب لڑائی کا نہ لیجاے۔

شرط دوم کوئی جہاز یا کشتی مسلح دریاے مذکور سی نجاے۔

شرط سوم کوئی سوداگر انگریزی ملک سندھ مین قیام نہ کرنے پادیگا مگر اونکو اختیار ہے کہ بوقت ضرورت آوین اور بعد فارغ ہونے اپنے کام سے ہندوستان کو واپس چلے جاوین۔ فقط

دفعہ ۴

جب کسی سوداگر کا ارادہ آنے ملک سندھ مین ہو تو اوسکو سرکار انگریزی سے ایک نوشتہ حاصل کرنا چاہیے اور اوس نوشتہ کی اطلاع سرکار حیدرآباد کو بذریعہ رزیڈنٹ متعینہ کچھ یا اور کسی عہدہ دار سرکار انگریزی کے ہونا چاہیے۔

دفعہ ۵

سرکار حیدرآباد نے جملہ اشیاے سوداگری پر جو اوس راستہ سے آیا جایا کرین ایک شرح محصول کا معین کیا ہے کہ جس شرح معینہ مین کسیطرح کی کمی یا بیشی نہین ہوگی تاکہ کسی طرح کا ہرج یا روک ٹوک بیچ کار تجارت کے نہو اور نیز جملہ افسران محصول و مالگذاری سرکار سندھ کو ہدایت بہ نسبت اِس امر کے ہو کہ وے بحیلہ انتظاری دربارۂ صدور احکام جدید واسطے تحصیل محصول کے کسیطرح پر سوداگران کو روک نہ رکھین اور سرکار موصوف ایک فہرست یعنی نارخ محصول کے جو ہر قسم کی شے پر معین ہو سرکار انگریزی کو دین فقط۔

دفعہ ۶

واضح رہے کہ عہدنامجات سابق کے وے اجزا جو کسیطرح پر عہدنامجات جدید مین تبدیل نہین ہوئے ہین اور نیز شرائط قرار داد حال بلا زوال اور مرعی متصور ہین اور انشاءاللہ تعالی اسمین کسیطرح کا فرق واقع نہوگا —

دفعہ ۷

واضح رہے کہ آمد و رفت وکلاے ہر دو فریق کی درحالیکہ بنظر کار روائی کسی حق یا بہ ترقی دوستی کی اونکا بھیجا جانا مصلحت معلوم ہو ہوا کریگی —

مہر گورنر جنرل

دستخط ڈبلیو سی بنٹنگ

مہر از ریبل کمپنی

تتمۂ عہدنامہ جو ساتھ گورنمنٹ حیدرآباد کے ملک سندہ مین ہوا —

واضح رہے کہ دفعات مندرجۂ ذیل بطور تتمۂ عہدنامہ سابق محررۂ ۲۰- اپریل ۱۸۳۲ء کے باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و میر مرادعلیخان تال پور بہادر حاکم حیدرآباد کے معرفت لفٹننٹ کرنیل ہنری پاٹنجر صاحب ایلچی از جانب سرکار انگریزی کے کہ جنکو رزیڈنٹ آنریبل لارڈ ولیم کیونڈس بنٹنگ صاحب بہادر جی سی بی اور جی سی ایچ گورنر جنرل ہندنے اختیار دیا تھا تاریخ ۲۲- اپریل ۱۸۳۲ء کو قرار پایا اور عہدنامہ مذکور بطور علامت رضامندی کے تاریخ ۱۹- جون ۱۸۳۲ عیسوی کو بمقام شملہ بزبان انگریزی و فارسی بمضمون ذیل تحریر ہوا

دفعہ ۱

واضح رہے کہ عہدنامۂ سابق کی پانچوین دفعہ مین لکھا ہے کہ سرکار حیدرآباد سے سرکار انگریز کو ایک فہرست بہ نسبت محصول کے دی گئی کہ جس فہرست کو سرکار انگریز کے عہدہ داران متعلق کار تجارت وغیرہ جانچین گے درحالیکہ فہرست مذکور بدانست افسران مذکورہ بلا صحیح اور مناسب معلوم ہوگی تو بعد منظوری کے جاری ہوگی اور اگر شرح اوسکی زیادہ معلوم ہو تو ویسی صورت مین میر مرادعلیخان بعد مطلع ہونے بذریعہ کرنیل پاٹنجر صاحب

شرح مندرجۂ فہرست مذکور کو تخفیف کرینگے۔

دفعہ ۲

جوکہ یہ امرمثل روشنی چاند کے روشن ہے کہ انسداد غارتگری یار کہرونہل وغیرہ کے ونیز تنبیہ اونکی کسی سرکار واحد سے دشوار ہے اور جوکہ ہر دو سرکار کو لازم ہے کہ اپنی رعایا کی خوشی و محافظت مین کوشش اور مدد کریں اسلیے یہ امر قرار دیا جاتا ہے کہ شروع سال بارش مین کہ جسکی اطلاع میر مراد علیخان بروقت دینگے سرکار انگریز سرکار سندھ و جودھپور متفق ہوکر غارتگران مذکورۂ بالا پر بمراد مذکور الصدر حملہ کرین۔

دفعہ ۳

جوکہ ایک عہدنامہ قرار دادۂ سابق مین ہر دو سرکار یعنی آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی وسرکار خیرپور یعنی میر رستم نے عہدوپیمان بہ نسبت اس امر کے کیا ہے کہ جوکچہ انتظام بہ نسبت جاری کرنے راستہ دریاے سندھ کا حیدرآباد مین ہووے اوسپر ہر دو فریق کاربند ہووینگے اسلیے لازم ہے کہ نقول عہدنامہ کو از جانب ہر دو سرکار یعنی سرکار انگریز و حیدرآباد کے پاس میر رستم خان کے واسطے ہدایت و رضامندی کے بہیجی جائین۔

دستخط ڈبلیو سی بنٹنگ

مہر آنریبل کمپنی — مہر گورنر جنرل

نمبر ۸

عہدنامجات درباب کار تجارت جو باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی وسرکار حیدرآباد کے ملک سندھ مین بتاریخ ۲۔ جولائی ۱۸۳۴ء کو قرار پایا۔

جوکہ تتمۂ عہدنامہ قرار دادہ باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور سرکار حیدرآباد بتاریخ ۲۲۔ اپریل ۱۸۳۲ء مطابق ۲۰۔ ذیقعد ۱۲۴۷ھ کے دفع اول مین مندرج ہے کہ سرکار حیدرآباد سرکار انگریز کو ایک نقشہ دربارۂ شرح محصول وغیرہ کے دینگی کہ جو نقشہ بشرط ہونے صحیح او واجب بدانست حکام سرکار انگریز کی منظور ہوکر جاری کیا جائیگا اور کاش بدانست افسران مذکورہ بالا شرح مندرجۂ نقشۂ مطلوبہ کے زیادہ ہوگی تو ایسی صورت مین میر مراد علیخان بعد

مطلع ہونے از جانب سرکار انگریز معرفت کرنیل پانجر صاحب کے شرح مذکور کو کم کردیگی اسلیے بعد طے کرنے جملہ مراتب تحقیقات ہر دو سرکار اقرارنامہ متضمن بدفعات ذیل پر راضی و متفق ہوتے ہین ۔

دفعہ ۱

واضح رہے کہ بعوض محصول مندرجہ دفعہ ۵ عہدنامہ سابق بہ نسبت اون اشیا کے کہ جنکی آمد رفت دریاے سندہ سے ہوتی ہے یہ امر قرار دیا جاتا ہے کہ درمیان سمندر اور روپور کے ہر کشتیون پر بشرح ۵۷۰ تاتا فی تاتا خرار کے لیا جاویگا اور منجملہ اوسکے ۱۰۰ سرکار حیدرآباد اور خیرپور لین گے اور ۲۷۰ سرکارہاے دیگر کہ جنکی سرحدین دریا واقع ہے یعنی بہاول خان و مہاراجہ رنجیت سنگھ اور آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی لیا کرینگے ۔

دفعہ ۲

بنظر محفوظ رکھنے کسیطرح کی دقت یا تردد بروقت آمد و رفت سوداگران اور نیز رفع کرنے شبہہ اور قضیہ کہ جسکی باعث سے توقف اور ہرج آمد و رفت مین واقع ہو یہ قرار دیا جاتا ہے کہ شرح مذکورہ بالا بمقدار کشتیان ۱۰۰ تاتا خرار پر معین کیا گیا ہے اور خواہ کشتی چھوٹی ہو یا بڑی ہو خواہ پانچ خرار ہو یا سنو خرار ہو مگر شمار اوس کا تینتی ہی خرار مین کیا جاویگا اور محصول بھی اوسی شرح سے لیا جاویگا ۔

دفعہ ۳

واضح رہے کہ شرح مذکورہ بالا ملک سندہ مین کہ جو ۲۵ تاتا مین تعدادی ۱۰۰ فی کشتی کی ہوگا اوسی مقام بندر پر وصول کیا جاویگا کہ جہان سے اسباب کشتی پر لادا جاوے اور بعد ازان سرکارہاے مذکورہ بالا مین حسب رائے سرکارہاے حیدرآباد و خیرپور کے تقسیم ہووے ۔

دفعہ ۴

بنظر مدد دہی دربارہ وصول محصول کے و نیز واسطے رفع قضیہ وغیرہ جو سوداگرون و ملاحون وغیرہ سے دربارہ تحصیل کرنے زر محصول اور حفظ رکھنے دوستی باہم سرکارہاے مذکورہ بالا

کے یہ تجویز ہوا کہ ایک کارندہ از جانب سرکار انگریزی کے لفٹنٹ کرنیل ہنری پاٹنجر صاحب اجنٹ گورنر جنرل ہند کی ماتحتی مین واسطے امورات سندہ کے مقرر کیا جاوے اور وہ از قوم یورپ نہو اور کارندہ مذکورہ کا قیام اوس مقام بندر مین ہوگا کہ جہان سے اسباب ایک کشتی سے دوسری کشتی پر منتقل کیا جاتا ہے اور سرکار انگریزی اس امر کا عہد کرتی ہے کہ کارندہ مذکور نہ کار تجارت کریگا اور نہ کسیطرح سے دیگر معاملات ملکی سرکار سندہ مین دست اندازی کریگا اور کاش کوئی ضرورت واقع ہو تو ایسی صورت مین اجنٹ گورنر جنرل اس امر کے مجاز ہوسکینگے کہ واسطے تدبیر کرنے کے کسیطرح کی جہت جو واقع ہوئی ہو اپنے کسی ماتحت کو بندر مذکورہ بالا مین بھیجین سے کہ بعد طے کرنے جہت موقوعہ کے مقام لہج کو واپس آویگا۔

دفعہ ۶

واضح رہے کہ بلحاظ تکمیل عہدنامہ ہذا کے یہ امر بھی صاف مندرج کیا جاتا ہے کہ کاش کوئی اسباب سوداگری یا جزو اوسکا کشتی سے اوتر کر واسطے فروخت کے خشکی مین لایا جاوے تو ایسی صورت مین اسباب مذکور مستوجب ادای زر محصول مروج الوقت اوس سرکار کے ہوگا کہ جسمین یہ امر واقع ہوا اور شرح معینہ کشتی کا دیگر محصول ہا کو جو سرکار ہاے متفرق مین معین ہین مستر دنہین کرسکتی بلکہ بوجہ ادای محصول کے ہر طرح کی حفاظت ضروری اونکی کیجاویگی مخفی نرہے کہ اس دفعہ پانچ سے صرف یہ غرض نہین ہے کہ صرف محصول معینہ کشتی کا مطالبہ کیا جاویگا بلکہ یہ غرض ہے کہ علاوہ اوس مطالبہ کے اون اشیا سے پر محصول لیا جاویگا کہ جو کشتی سے اوتر کے خشکی مین اگر فروخت کی جاتی ہین بلالحاظ تعداد کے۔

محررہ ۲۰ جولائی ۱۸۳۲ء مطابق ۲۰ صفر ۱۲۴۸ھ

دستخط ڈبلیو سی بنٹنک

فریڈرک اڈم

ڈبلیو مارسن

ایڈ آئی رسائڈ

واضح رہے کہ عہدنامہ مذکور کو جناب گورنر جنرل صاحب بہادر نے بتاریخ ۲ ستمبر ۱۸۳۲ء کو

بمقام اوٹکامنڈ کے منظور فرمایا —

دستخط ولیم ہے مکناٹن صاحب

سکرٹر گورنمنٹ ہند —

نمبر ۹

مراتب امور سوداگری جو باہم سرکار حیدرآباد ملک سندھ کے اور کرنیل ہنری پاٹنجر صاحب اجنٹ گورنر جنرل امورات سندھ حسب الاختیار عطیہ رایٹ انریبل لارڈ اکلینڈ صاحب جی سی بی گورنر جنرل ہند کے باجلاس کونسل کے طے ہوئی حسب ذیل ہے

امر اول

چونکہ ترائی سندھ اونچی نہیں ہے اور نہ اوسمین کوئی پہاڑی وغیرہ نشان ہے ایسی کیفیت ہے کہ بعض وقت جہاز وغیرہ [illegible] پہچاننے کا راستہ [illegible] امر کے طالب ہے کہ پانی مین لنگر وغیرہ تیز دیکھنے کے واسطے علامات راستہ کے خاص مقاموں پر ڈالدیئے جاوین اور وہ علامات ہر وقت واقع ہو سکے [illegible] کو [illegible] تبدیل کیے جاوین

جواب اول

منظور نشانیان کنارہ دریا پر بنائی جاوین اور [illegible] لنگر ڈالا جاوے اور حسب ضرورت تبدیل کیا جاوے —

امر دوم

بعض وقت ایسا ہو جایا کرے گا کہ باعث تندی ہوا جہاز وغیرہ دریا مین نہ آسکین گے تو ایسی صورت مین حاجت پکڑنے پناہ کی کسی لنگرگاہ کی ہوگی اسلیے جملہ لنگرگاہ و کنارہ دریا متعلقہ [illegible] اور سندھ کے [illegible] واسطے

جواب دوم

منظور اور عند الدرخواست ایک کشتی اور کشتیبان مطلوبہ دئیے جاوین —

کرانچی تک کہ معائنہ کیے جانے کا حکم ہوا ہو اسیلیے درخواست یہ ہے کہ حضور اپنے توابعین کو ہدایت اِس مضمون کی کردیوین اور واضح رہے کہ جہاز لڑائی کے مصروف امر کام مین نہ کیے جاوین اور جب لنگر گاہ کرانچی کا معاینہ کیا جاسے کہ جسکا معاینہ از وقت اسمتھ صاحب یعنی ۱۲۲۱ ہجری سے نہین ہوا ہے افسر تعینہ معرفت اجنٹ کے مشعر حال کرنے ایک پروانہ بنام نواب کرانچی دربارۂ مرحمت ہونے ایک چھوٹی کشتی و دو تین کسان واقف کار کے واسطے مدد دہی کے درخواست کرینگے۔ فقط

امر سوم

جو کہ محصول کشتیان یعنی مہوری کشتیان لگر پر بموجب قدا و نکے کے تبدیل و تغیر ہوا کرے گا اسیلیے بنظر رفع کرنے قضیہ و نیز بڑہانے حوصلہ سوداگران اوس بندر و نیز بندر ہاے دیگر کا دربارۂ آمد و رفت سوداگران کے اس امر کی سفارش کیجاتی ہے کہ محصول مذکور تخفیف ہو کر محدود کیاجاوے تا کہ اسکی اطلاع سوداگران متعلق کو کیجاے۔

جواب سوم

تصفیہ اس امر کا منحصر اوپر راے کرنیل پاٹنجر صاحب کے ہے اور افسران سرکار ہذا یعنی حیدرآباد کو حکم دربارہ تحصیل کرنے محصول بشرح معینہ کرنیل صاحب موصوف کے دیا جاویگا۔

کرنیل پاٹنجر صاحب نے یہ تصفیہ کیا علاوہ شرح معینہ اوپر کشتی کے کہ جس کا بیان اوپر ہو چکا ہے فی کشتی سے نصف روپیہ ادا کیا جاوے۔

امر چہارم

جواب چہارم

جو کہ سید عظیم الدین حسین از جانب گورنر جنرل واسطے رہنے لنڈکا ہون کے نیٹو اجنٹ مقرر ہو کر ہمارے ساتہ آئے ہین اور اوس مقام متعینہ کو روانہ ہوینگے اسلیئے حضور سے یہ درخواست ہے کہ اپنے توابعین کو حکم بہ نسبت اس امر کے دیجیئے کہ سید مذکور کے ساتھ بہ توجہ عنایت پیش آوین اور بروقت واقع ہونے کسیطرح کا قضیہ درباب محصول کشتیان یا دیگر امورات مندرجہ عہدنامہ کے اجنٹ مذکور سے اطلاع کرین اور سواے محصول مندرجہ عہدنامہ اور کسیطرح کا مطالبہ ممنوع رہے —

منظور افسران سرکار ہذا یعنی حیدرآباد و کوٹبات بہ نسبت اس امر کے کیجاوے —

امر پنجم

جو کہ ابھی فصل واسطے بہجنے اشیای کے راہ تری سے ایسے وقت مین واقع ہوتی ہے کہ جسوقت مین اونکی آمدنی از راہ سمندر نہین ہو سکتی اسلیئے اس بارہ مین بہی کوئی بندوبست کرنا ضرور ہے نظر بران یہ تجویز ہے کہ جملہ اشیا جو واسطے روانگی از راستہ دریا کے آتی ہین مقام تاتا یا گگڑ مین اوتار کر مکان کارخانہ مین بہ مہر نیٹو اجنٹ تا آنے فصل روانگی از راستہ دریا کے رکہی جاوین اور واضح رہے کہ اگر کوئی جز واوس اشیا کا

جواب پنجم

منظور التماس حسب تجویز صاحب موصوف کے گگڑ یا تاتا کے گودام مین رکھا جاوے

کسیوقت مین فروخت ہوجاویگا تو محصول
معینہ ازروسے عہدنامۂ سابق کے واجب
ہوگا اور بلا اجازت نیوز اجنٹ مذکور کے
کوئی گٹھہ اسباب کا کھولا یا روانہ کیا جائیگا
ورنہ پورا محصول دینا پڑیگا فقط —

امر ششم

صاحب گورنر جنرل کی یہ مرضی ہے کہ ایک
سالانہ میلہ مقرر ہو کہ جسمین ہر قوم کے
سوداگر اپنا اسباب لیکر فروخت کرین یا
تبدیل کرین اور اسطرح پر سوداگران بلخ
و بخارا ترکستان و کابل وغیرہ کی اپنے
ملک کی پیدا وار چیزون کو لاکر یورپ
اور ہندوستان وغیرہ کی چیزون سے
جو کہ سوداگران سندہ اور ہندوستان
کے اوینگے بدلین ... اور اگر سرکار
سندہ اس امر مین مدد دے اور ایک میلہ
اپنے ملک مین بھی معین کرے تو ترقی
دولت رعایا و آمدنی سرکار کی ہوگی اسلیے
یہ تجویز ہوتا ہے کہ ایک میلہ بہ تحت مہاراجہ
رنجیت سنگہ کے بہ مقام مٹھن کوٹ کے
یا اور کسی مقام متصل مین ہوا کرے اور
اگر امرا سندہ منظور کرین تو ایک میلہ اوسی
قسم کا ہر سال تاتا مین ہوا کرے۔ فقط

جواب ششم

منظور ایک میلہ تاتا یا ٹھٹھہ مین ہوا کرے

امر ہفتم

حسب الہدایت گورنر جنرل بہادر کے بیان کرتے ہین کہ گذشتہ سندہ مزاریون کا اوپر ہرطرح کی روکاوٹ کرتے ہین کوئی تدبیر سوجھتی نہین آتی کاش ہماری مصلحت مطلوب ہو تو ہم طیار ہین —

جواب ہفتم

تنبیہ دینا اور چشم نمائی کرنا مزاریون کا منحصر اوپر اختیار سرکار ہذا یعنی حیدرآباد کے ہے اور بعد نکل جانے فوج سکندر کے مزاریان کے مخل ہونے کشتیان روکنے ملک ہذا مین خواد روکنے اونکے مین کیا مجال غیر اسکی ذمہ دار سرکار ہذا ہے — فقط

امر ہشتم

سرکار حیدرآباد صاف صاف کہدے کہ آیا وہ بہ نسبت جملہ مراتب دریا وغیرہ کے جواب سے مطمئن ہوا ہے واسطے امر [illegible] امیر [illegible] کے جواب دو سے یا نہیں کیونکہ اگر نہو تو اونسے علحدہ عہد و پیمان کیے جاوینگے [illegible] جواب تک بابت [illegible] کے نہین کیا گیا —

جواب ہشتم

سرکار ہذا یعنی حیدرآباد جواب دہ اس امر کی ہے —

امر نہم

واضح رہے کہ منجملہ ان چہوٹے انتظامون کے امیر صاحب کی منظوری دربارہ کٹوانے جنگل کنارہ دریا جہان بہ نظر آسائش روانی کشتیان کی ضرورت معلوم ہو طلب ہے

جواب نہم

منظور باستثنائے اون حصہ کنارہ دریا کہ جسمین امیر کا شکارگاہ ہے اور جسکے درخت و جنگل کٹ جانے سے حرج متصور ہے اور جملہ درختہا جو پانی مین ہین اور جسکے باعث سے حرج آمد و رفت کشتی کی ہے ملازمان سرکار ہذا کے کٹوا دیئے جاوین مگر سرکار ہذا اسکی کٹوائی سے بری رہیگی فقط

امر دہم

بدانست گورنر جنرل و نیز کرنیل پانجر صاحب کے بنظر مستحکم کرنے دوستی مدد اور ملاپ کے باہم سرکار انگریز اور سندہ کے اور نیز انفصال قضیہ وغیرہ اور رکھنے نوشت و خواند کی ایک افسر انگریز کا مقرر ہونا بطور ریزیڈنٹ کے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ فقط

جواب دہم

اس امر کا تصفیہ عہدنامہ سابق مین ہوچکا ہے اسلیے ایک انگریز حسب ضرورت مقرر ہو کر آوے اور دو تین مہینے ٹھہرے اسمین کسیطرح کا عذر نہین ہوگا فقط۔

امر یازدہم

واضح رہے کہ سرکارہاے مذکورۂ بالا انتظام قرارداد کے شروع کرنے مین کسیطرح بوجہ کسی دشواری ظاہر کے باز نہ آوے کیونکہ آغاز ہر امر عظیم کا مشکل معلوم ہوتا ہے مگر بعد چندے کوشش و پیروی سے کل مشکلات رفع ہو جاتی ہین فقط۔

جواب یازدہم

دو دل یک شود بشکند کوہ را — پراگندگی آرد انبوہ را — یعنی جہان پر دوستی یکی ہوتی ہے وہان پر کسیطرح کی مشکل نہین ہوسکتی —

محررہ ۱۸ شعبان ۱۲۵۲ھ ہجری مطابق

۲۸ نومبر ۱۸۳۶ء مقام حیدرآباد فقط

نمبر ۱۰

عہدنامہ جو باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور امراے سندہ معرفت کرنیل ہنری پانجر صاحب اجنٹ گورنر جنرل واسطے امورات سندہ ایک طرف اور میر نور محمد خان اور میر نصیر محمد خان طرف ثانی کے بتاریخ ۲۰ اپریل ۱۸۳۶ء کے قرار پایا — بمضمون ذیل ہے۔

دفعہ ۱

بلحاظ دوستی قدیمہ جو باہم امراے سندہ اور سرکار انگریزی کی چلی آتی ہے گورنر جنرل کا ارادہ بہ نسبت اس امر کے ہے کہ اوس نفاق کو جو باہم امراے سندہ اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کے

چلا آتا ہے بدل و جان کوشش تمام رفع کریں تاکہ مابین ہر دو سرکار ہا کے دوستی
اور صلح قرار پاوے —

دفعہ ۳

بنظر حفظ رکھنے اور ترقی کرنے دوستی سرکار سندھ و دولت سرکار انگریز کے یہ تجویز کی گئی
ہے کہ ایک معتمد وزیر از جانب انگریزی کے دربار حیدرآباد میں رہیگا اور امرای سندھ کو
بھی اختیار ہے کہ ایک وکیل دربار سرکار انگریز میں بھیج دیں اور وزیر متعینہ از جانب سرکار کو
وقتاً فوقتاً عندالمناسب اختیار ہوگا کہ اپنی جا سے سکونت کو تبدیل کیا کرے اور اوسکے ہمراہ
مین ایک گارد بتعداد مناسب حسب مرضی اوس سرکار کے واسطے حفاظت تعینات رہیگا
واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا پر تاریخ ۲۰- اپریل ۱۸۳۸ء مقام شملہ میں منظوری ایٹ انریبل گورنر
جنرل صاحب بہادر کی ہوئی —

دستخط اکلینڈ صاحب

نمبر ۱۱

عہد و پیمان جو مابین انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور میر رستم خان والی خیرپور کے قرار پایا
بمضمون ذیل ہے —

دفعہ - ۱

واضح رہے کہ مابین انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور میر رستم خان تالپور اور اوسکے ورثا
اور جانشینون کے دوستی نسلاً بعد نسل رہے گی اور ایک فریق کا دوست اور دشمن دوسرے
فریق کا دوست اور دشمن متصور ہوگا —

دفعہ ۲

سرکار انگریزی اس امر کا قرار کرتی ہے کہ دارالسلطنت اور ملک خیرپور کو ہمیشہ محفوظ رکھیگی

دفعہ ۳

میر رستم خان اور اوسکے ورثا اور جانشین باتفاق رائے سرکار انگریزی کے کام کرینگے اور
سرکار انگریزی کی اطاعت قبول کرینگے اور کسی دوسری سرکار یا سردار سے تعلق نہین رکھینگے

دفعہ ۴

امیر مذکور اور اوسکے ورثا اور جانشینان بلا وقفیت اور منظوری سرکار انگریز کے کسی دوسری سرکار یا سردار سے کسیطرح کا عہد و پیمان نہ کرینگے لیکن نوشت و خواند دوستان اور قرابت مندان کی جاری رہے گی ـ

دفعہ ۵

امیر یا اوسکے ورثا اور جانشینان کسی پر ظلم نہ کرینگے اگر باتفاق ناگہانی کسی سے کوئی تنفیہ ہو تو انفصال اوسکا سرکار انگریزی کریگی ـ

دفعہ ۶

عندالضرورت امیر سرکار انگریز کو فوج واسطے مدد کسی لڑائی کے اور نیز ہر طرح کی کوشش درباره رکھنے امن اون ملکون مین جو سندہ کے اوس پار ہین کہ جسمین خوف فساد ہی دینگی لیکن سرکار انگریزی دامی با دہوی ملک مقبوضہ امیر اور اوسکے ورثا پر اور نہ قلعہ ہاے موقوعہ اسطرف یا اوسطرف دریاے سندہ کے کسیطرح کی لالچ کرے گی

دفعہ ۷

امیر اور اوسکے ورثا اور جانشینان حاکم مطلق اپنے ملک کے رہین گے اور اونکے ملک مین حکم احکام سرکار انگریزی کی مداخلت نہین ہوگی اور کسیطرح کی نالش جانب خادمان توابعین قرابت مندان یار اہا یا امیر کے بہ نسبت امیر موصوف کی ہو نہ سنی جاوے گی

دفعہ ۸

بنظر ترقی آمد و رفت سوداگران از راستہ دریاے سندہ کے میر رستم خان وعدہ کرتے ہین کہ ہر طرحپر صلاح و مشورت کر کے نکرا اور کوشش درباره پھیلانے اور آسایش کرنے کار تجارت از راہ سندہ کے کیا ویگی ـ

دفعہ ۹

بنظر حفظ رکھنے اور ترقی کرنے دوستی باہم سرکار خیرپور اور سرکار انگریز کے یہ تجویز کی گئی ہے کہ ایک معتبر وزیر از جانب سرکار انگریزی کے دربار خیرپور مین رہنے گا اور امیر کو بھی

اختیار ہے کہ ایک وکیل دربار سرکار انگریزی کو بعہدیوین اور وزیر متعینہ از جانب سرکار کو وقتاً
فوقتاً عند المناسب اختیار ہوگا کہ اپنی جاے سکونت کو تبدیل کیا کرے اور اوسکے ہمراہ
یین ایک گارد تبعداد مناسب حسب مرضی اوس سرکار کے واسطے حفاظت تعینات رہیگا

دفعہ ۱۰

واضح رہے کہ عہدنامۂ ہذا متضمن بدفعات ۹ دستخطی اور مہری لفٹنٹ کرنیل سر ای
برنس نایٹ صاحب ایلچی از جانب رایٹ انریبل جارج لارڈ اکلینڈ صاحب جی سی بی
گورنر جنرل ہند ایکطرف اور میر رستم خان سردار خیرپور از جانب خود طرف دیگر کے قرار پایا
اور اندر ۴۵ روز تاریخ ہذا سے منظوری رایٹ انریبل گورنر جنرل کی ہوگی فقط محررہ ۲۴
دسمبر ۱۸۳۸ء مطابق ۶ شوال ۱۲۵۴ھ مقام خیرپور۔

دستخط الگزنڈر برنس ایلچی خلعت
منظور شدہ از جانب انریبل گورنر جنرل
ہند بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۸۳۹ء مقام
لشکر گاہ بھاگا پرانا دستخط ایچ ٹارنس
قایمقام سکریٹری گورنمنٹ ہند ہمراہی
لشکر گورنر جنرل۔

ضمیمہ عہدنامہ

چونکہ سرکار انگریزی نے دربارہ حفظ رکھنے سرکار خیرپور کو جملہ دشمنان موجودہ وآیندہ سے
اپنی ذمہ داری کی ہے ونیز اقرار کیا ہے کہ اوسکے قبضہ خواہ قلعجات ہوتو ںہ اسطرف دریا
سندہ یا طرف دیگر کے کسیطرح کی طمع نہین کریگی اسلیے میر رستم خان اور اوسکے ورثا
اور جانشینان یہ اقرار کرتے ہین کہ بوقت لڑائی کے اگر گورنر جنرل صاحب بہادر قلعۂ بکر
کو واسطے رکھنے خزانہ اور میگزین کے اپنے قبضہ مین رکھنے چاہین تو امیر کو کسی طرح
عذر نہین ہوگا۔

واضح ہے کہ اقرار نامہ ہذا پر دستخط اور مہر لفٹنٹ کرنیل سر الگزنڈر برنس نایٹ ایلچی از جانب

رایٹ انریبل جارج لارڈ اکلینڈ صاحب جی سی بی گورنر جنرل ہند اور میر رستم خان سردار خیرپور کے ازجانب خود ثبت کی گئی او منظوری اسپر رایٹ انریبل گورنر صاحب کی از تاریخ تحریر اندر ۵۴ روز کے ہوگی — محررہ ۲۴ - دسمبر ۱۸۳۸ عیسوی مطابق ۶ - شوال ۱۲۵۴ مقام خیرپور —

دستخط سر ڈی برنس صاحب ایلچی خیرپور

نامہ گورنر جنرل بنام میر رستم خان والی خیرپور جو از مقام بھاگا بورانا بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۸۳۹ کو لکھا گیا مضمون ذیل ہے -

واضح رہے کہ بفضل الہی بباعث عمدہ درمیانی تمہارے دوست سر ڈی برنس صاحب جو ایک صاحب قدردان اور ذی لیاقت اجنٹ سرکار ہذا کے ہین اور بالفعل آپکے ہمراہ ہین باہم سرکار ہذا اور آپ کے دوستی قائم ہوکر عہدنامہ بشرایط مستحکم اور پایدار قرار پایا یقین ہے کہ بباعث اوس ذمہ داری کے جو سرکار انگریزی نے بحق آپ کے کیا ہے آپکو بہت مدد ہوکہ جس سے تقویت آیندہ کی اور بفضل الہی بہبودی ملک آپ کی ہمیشہ کے لیے متصور ہے اور ہم بھی بباعث اون فوائد کے جنکی تمہاری دوستی سے اور نیز مدد اوس لڑائی کے جو عنقریب ہونے والی ہے ہونیکی امید ہے نہایت خوش ہین -

جوکہ عہد و پیمان ساتھ آپ کے اور سرکار ہذا کے صدق دلی اور ایمانداری کے ساتھ قرار پایا ہے پس اوسوقت مین ہمکو ملال ہوگا جب کوئی جانشین ہمارے یا آپ کو یہ خیال ہوگا کہ عہدنامہ کسی مطلب خاص کے لیے بارادہ کینہ یا فریب کے تحریر ہوا ہے -

ظاہرا اوسقدر عبارت عہدنامہ سابق کی جو دربارہ اس امر کے ہے کہ انگریز لوگ گاہ گاہ سندہ مین واسطے چندروز کے دخیل رہین گے اوس خیال ناپسند کے پیدا کرنے والی معلوم ہوتی ہے —

اسلیے بنظر رفع شک جو ہمارے صدق ارادون مین پیدا ہوتا ہے اوس عبارت کو کاٹکر ہم آپکو دوستانہ اوس اقرار علیحدہ کی عبارت صاف صاف لکھتے ہین یعنی صرف بوقت لڑائی و سامان لڑائی مثل حال کی قلعہ بکر بہ ملکیت اونکے دوست میر خیرپور بقبضہ انگریز کے

اب امید ہے کہ اس اطمینان دوبارہ سے آپکا اطمینان بخوبی ہو جاویگا اور بباعث دینے آپکو ایک اقرارنامہ تحریری مضمون مذکور کے آپ مطمئن اور خاطرجمع ہوجائین گے اور دستاویز مذکور آپکے دفتر مین بطور ثبوت صداقت سرکار انگریزی کرہیگی۔

دستخط اکلینڈ صاحب

اقرارنامہ جو ساتھ میر مبارک خان والی خیرپور

کے ہوا بمضمون ذیل ہے۔

جوکہ باہم انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور سرکار خیرپور ہو توعہ سندہ کے عہدنامجات دربارہ دوستی مستحکم اور صدق دلی کے تحریر ہوئی ہین اسلیے حسب الدرخواست میر رستم خان تالپور اور واسطے اطمینان میر مبارک خان تالپور کے یہ چند کلمہ جسکی تفصیل ذیل مین ہے بطریق تتمہ اقرارنامہ کے معرفت لفٹنٹ کرنیل سر الگزنڈر برنس نایٹ صاحب اجنٹ ایلچی ازجانب گورنر جنرل کہ جنکو رایٹ انریبل جارج لارڈ اکلینڈ صاحب جی سی بی گورنر جنرل ہند نے پورا اختیار دیا ہے قرار پایا۔

سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی اس امر کا اقرار کرتی ہے کہ سندہ مین میر مبارک خان کے قبضہ کی مالگذاری مین سے ایک حبہ کی بھی طمع نہین کریگی اور نہ کسیطرح پر اوس کے انتظام مین دخل دیگی۔

سرکار موصوف یہ بھی اقرار کرتی ہے کہ میر مبارک خان ممدوح اور اوسکی نسل پر اوسیقدر دوستی رکھیگی کہ جیسا ازروے شرائط اوس عہدنامہ کے جو میر رستم خان کے ساتھ قرار پایا ہے میر رستم خان موصوف سے رکھتی ہے۔

محررہ ۲۸ دسمبر ۱۸۳۸ء مطابق ۱۰ شوال ۱۲۵۴ھ مقام خیرپور

دستخط اے برنس

منظوری گورنر جنرل ہند

مرقومہ ۱۶ جنوری ۱۸۳۹ء

بمقام لشکرگاہ ڈنولہ

دستخط

دستخط ایچ ٹارنس قائم مقام سکریٹر گورنمنٹ ہند ہمراہی لشکر گورنر جنرل

واضح رہے کہ نامجات بنام میر محمد خان اور میر علی داد خان کے بہ مضمون بالا تحریر ہوئے ہیں فقط۔

نمبر ۱۲

اقرارنامہ دربارۂ تفویض کرنے کراچی بہ تحت حکومت سرکار انگریزی کے جو بتاریخ ۲۷۔فروری ۱۸۳۹ع کے تحریر ہوا ہے مضمون ذیل ہے۔

واضح رہے کہ آج بتاریخ ۳۔فروری ۱۸۳۹ع کو حاصل بن بچہ خان صوبہ دار گورنر قلعہ اور قصبۂ کراچی و نیز کمانیر سابق قلعہ موقوعہ مہانہ بندر کا از جانب گورنر موصوف یعنی خیر محمد اور کشتی انگریزی ملقب ولیسلی پر ہمراہ سینا خان ملازم میر نور محمد کے کہ جسکو علی رکھے نے اوسی کام کے لیے بھیجا تھا سوار ہو کر از جانب سرکار واسطے تفویض کرنے قلعہ موصوف اور قصبۂ کراچی کے بہ تحت حکومت حکام انگریزی کے جانب سرکار ہذا روانہ کیا گیا تھا۔

آج باہم حاصل بن بچہ خان و سینا خان مذکور الصدر از جانب ہر دو گورنران مذکورۂ بالا ایکطرف اور عالی القاب صاحب خطاب سر فریڈرک لیوس مئیلینڈ صاحب کمانڈر چیف افواج سرکاری ایسٹ انڈیا اور برگڈیر ٹامس ولینٹ صاحب کے ایچ کمانیر فوج انگریزی مقام سندھ از جانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے طرف دیگر اقرارنامہ بمضمون ذیل تحریر ہوا۔

دفعہ ۱

آج گورنر موصوف نے قلعہ اور قصبۂ کراچی کو افواج انگریزی کے تحت حکومت کر دیا۔

دفعہ ۲

آج یا مابعد یعنی جسوقت برگڈیر صاحب کو منظور ہو فوج انگریزی متعینہ سابق کہ جو بہ تحت برگڈیر ولینٹ صاحب موصوف کے تھی قریب قصبۂ مذکور کے خیمہ زن ہو اور جسقدر کشتی و شتر وغیرہ دیگر باربرداری کی فوج انگریزی میں ضرورت ہوگی وہ از جانب سرکار ہذا بشرط ادا کے زر کرایہ وغیرہ مہیا کر دی جاوے گی اور جسقدر رسد وغیرہ کی ضرورت واسطے فوج مذکور کے

ہوگی وہ بھی بشرط ادائے زر قیمت بموجب شرح مروج الملک کے بہم پہونچا دینگے۔
واضح رہے کہ بوجہ پوری ہونے ان شرائط کے حکام انگریز مذکورہ بالا از جانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے اقرار کرتے ہین کہ باشندگان قلعہ اور کراچی کے کل اسباب بطور امانت کے ہے یعنی ہم لوگ اوسمین کسیطرح کی دست اندازی نہین کرینگے اور باشندگان مذکور کو اختیار ہر کہ مثل سابق کے اپنے کاروبار مین مصروف رہین اور اونکے جہاز سوداگری بندرگاہ مین آنی پاوینگے غرض کہ اونکے کاروبار معمولی مین کسیطرح کا خلل واقع نہین ہوگا اور ملکی کام قصبۂ کراچی کا حکام مقیمۂ قصبۂ مذکور کیا کرینگے۔
اسلیے یہ عبارت بشہادت اسکے آج بتاریخ ۳۔ فروری ۱۸۳۹ء کے جہاز سرکار انگریزی ملقب ویسلی پر بمقام کراچی کے تحریر کیا ہے۔

دستخط فریڈرک لیوس میٹلینڈ صاحب
ریر انڈمیرال اور کمانڈر ان چیف
افواج جہازی سرکار انگریز مقیمۂ ہندوستان
دستخط ڈی ڈلیٹ صاحب برگدیر کمینیر
فوج رزرو مقیم ہندوستان

علامت + حاصل ابن یحییٰ
علامت + سیتا خان

واضع رہے کہ ہم امور تصفیہ کردہ اپنے ملازمان کو تسلیم کرتے ہین اور اوسپر اپنی رضامندی قرار دیتے ہین۔

علامت + خیر محمد
علامت + سلے رکھے

گواہ

مرقومۂ ۷۔ فروری ۱۸۳۹ء
دستخط جی گری افسر
متعینۂ دسوین رجمٹ

دستخط ٹی پوسٹن

لفٹننٹ اور مترجم زرد فوج

نمبر ۱۳

عہدنامہ جو باہم سرکار انگریزی و امراے حیدرآباد یعنی میر نور محمد خان و میر نصیر محمد خان و میر پیر محمد خان و میر صوبہ دار خان کے ۱۸۳۹ء مین قرار پایا۔ مضمون ذیل ہے۔

جو کہ وقتاً فوقتاً عہدنامجات دوستی اور رفاقت کے باہم سرکار انگریزی و امراے سندھ کے قرار پائے ہین اور حال مین چند امور ایسے واقع ہوئے ہین کہ جس سے عہدنامجات سابق کو تصحیح کرنا ضرورت معلوم ہوتا ہے اور ایک عہدنامہ علیحدہ باہم سرکار انگریزی و میر رستم خان والی خیرپور کے قرار پاچکا ہے اسلیے ہم اقرارنامہ ہذا متضمن بدفعات مذکورہ ذیل کو قائم کرتے ہین۔

دفعہ اول

مابین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور میر نور محمد خان و میر نصیر محمد خان و میر پیر محمد خان و میر صوبہ دار خان امراے حیدرآباد کے ایک دوستی اور ملاپ مستحکم قائم رہے گا۔

دفعہ ۲

ملک سندھ مین ایک فوج انگریزی بمقام تاتا یا اور کسی مقام موقوعہ جانب غروب از دریاے سندھ کے جہانکہ گورنر جنرل ہند پسند فرماوین مقیم رہے گی اور تعداد اوس فوج کی حسب تجویز گورنر جنرل کے تعین ہوگی اور پانچہزار کسان جنگی سے زیادہ نہین ہونگے۔

دفعہ ۳

میر محمد خان اور میر نصیر محمد خان اور میر پیر محمد خان وعدہ کرتے ہین کہ فی کس ایک ایک لاکھ روپیہ یعنی ہمگین تین لاکھ روپیہ سکہ کمپنی یعنی بکر دیا تیموری کا واسطے خرچ فوج انگریزی کے سالانہ دیا کرینگے اور میر صوبہ دار خان اخراجات فوج سے بری ہے۔

دفعہ ۴

سرکار انگریزی اس امر کی ذمہ داری اوپر اپنے لیتی ہے کہ ملک مقبوضہ امراے حیدرآباد کو کسی

چڑھائی یا حملۂ بیرونجات سے محفوظ رکھے گی۔

دفعہ ۵

چار امرا مندرجہ عہدنامہ ہذا اپنے اپنے ملک کے حاکم مطلق رہینگے اور اونکے ملک میں مداخلت سرکار انگریزی کی نہین ہوگی اور نہ افسران سرکار موصوف کسیطرح کی شکایت یا نالش جو از جانب رعایاے امرا بحق اونکے ہو سنینگی۔

دفعہ ۶

جو کہ از روے دفعہ ماقبل کے چارو امرا اپنے اپنے قبضۂ موجودہ پر مستحکم ہوئے اسیلیے بر وقت واقع ہونے کسیطرح کے فساد ساتہ ایک دوسرے کے رزیڈنٹ سندہ کو اطلاع دینا چاہیے اور رزیڈنٹ موصوف بمنظوری گورنر جنرل کے اونکا درمیانی ہوکر نفاق موقوعہ کا تصفیہ کرنے کا پیرو کار ہوگا۔

دفعہ ۷

درحالیکہ ایک امیر کی رعایا دوسرے امیر کے ملک پر کسیطرح کی طمع کرے اور وہ امیر کہ جسکی رعایا ظلم کرتی ہے بباعث اسکے کہ اشخاص مجرم اوسکی بغاوت مین ہے انسداد ظلم کا نہین کرسکتا تو ایسی صورت مین اس امر کی کیفیت بذریعہ صاحب رزیڈنٹ کے صاحب گورنر جنرل پر ظاہر کرنا چاہیے اور صاحب موصوف کو اگر مناسب معلوم ہوگا تو واسطے مدد وہی در بارہ سرکوبی مجرمان کے حکم صادر فرماوینگے۔

دفعہ ۸

امراے سندہ کسی غیر سردار یا سرکار کے ساتہ بلا واقفیت و منظوری سرکار انگریزی کے کسیطرح کا عہد و پیمان نہین کرینگے اور نوشت و خواند اونکے دوستداران اور رشتہ داران کی جاری رہے گی۔

دفعہ ۹

واسطے امن و امان کے امراے سندہ بصلاح سرکار انگریزی کے کاربند رہینگے اور عند الضرورت واسطے کام سرکار انگریزی کے فوج تعدادی تین ہزار پیدل و سوار کی امراے سندہ دینگے اور یہ فوج اندر حکم افسر کمانیر افواج انگریزی سرکار کے رہے گی اور جب فوج مذکور باہر سرحد

سندہ کے جاویگی تو اوسحالت مین اوسکا خرچ خزانۂ سرکار انگریزی سے ملیگا۔

دفعہ ۱۰

جو کہ سکہ تکر و یا تیموری رائج الملک سندہ اور سکہ آنریبل کمپنی کا قیمت برابر ہی اسلیے ملک سندہ مین سکہ سرکاری کا چلن ہو اور کاش افسران سرکار انگریزی ملک امرای مندرجہ عہدنامۂ ہذا مین ایک ٹکسال معین کرین کہ جسمین سکہ تکر و یا تیموری بنا وین تو اوسصورت مین بعد اختتام لڑائی افغانستان کے امرا مستحق پانے رسوم سکہ زدی بموجب رواج ملک کے ہونگے۔

دفعہ ۱۱

اون کشتیون پر جو سمندر موقوعہ از جانب شمال دریاء سندہ سے دریار مذکور ہو کر ملک امرای حیدر آباد مین آتی جاتی ہین محصول نہین لیا جاویگا۔

دفعہ ۱۲

اگر کوئی اسباب سوداگری جو اثناء راہ مین اوسی کشتی سے اوتر کر بکے تو ایسی صورت مین اسباب مذکور مستوجب ادای محصول معمولی کے ہوگا مگر اس امر کا لحاظ ہے کہ اجناس فروخت شدہ لشکرگاہ سرکاری یا بارہ تیھر مین مستوجب ادای محصول نہونگی۔

دفعہ ۱۳

ہر قسم کی اجناس جو سوداگران دریای دہانۂ سندہ یعنی گورہ باری پر فصل معقول مین لاوین اور وہ اسباب تا آنے فصل قابل روانگی از راستۂ تری کے حسب رضامندی مالکان اسباب کے وہان پر مکان کارخانہ مین رکھے جاوین کاش کوئی سوداگر کوئی اسباب مقام گورہ باری یا اور کہین باستثناء بارہ تیھر سرکار انگریزی کے فروخت کرین تو ایسی صورت مین وے مستوجب ادای زر محصول کے ہونگے۔

دفعہ ۱۴

واضح رہے کہ مضمون اقرارنامۂ ہذا کا کہ جسکو گورنر جنرل ہندو ستان اور امرا میر نور محمد خان و میر نصیر محمد خان و میر پیر محمد خان و میر صوبہ دار خان طرف دیگر نے منظور کیا ہے ہمیشہ کے لیے اوپر جملہ جانشینان سرکار ہذا اور ورثا و جانشینان امرا مذکور کے جاری رہیگا مخفی نرہے کہ

عہدنامجات سابق کہ جو بمنشاء عہدنامہ ہذا کے منسوخ نہین ہوئی ہین جاری رہین گے
واضح رہے کہ اقرارنامہ ہذا متضمن بدفعات ۴ ایجا پرت نقل ہوکر رایٹ آنریبل جارج
لارڈ اکلنڈ صاحب جی سی بی گورنر جنرل ہند نے ۱۱ مارچ ۱۸۳۹ء کو بمقام بسی کے
دستخط کیا اور یہ چارون پرت منجملہ چار ۔ عدد امیر مندرجہ عہدنامہ ہذا کے فی کس ایک
ایک بہست معرفت کرنیل ہنری پاٹنجر صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد میانچی
عہدنامجات کے بعد دینے ایک اقرارنامہ مہری او دستخطی اپنا رزیڈنٹ انگریزی
متعینہ سندہ کے تقسیم کیے جاوین گے —

دستخط اکلنڈ صاحب محررہ ۱۱ مارچ ۱۸۳۹ء

نمبر ۱۲

عہد وپیمان متضمن بدفعات ۴ اجو باہم سرکار انگریزی وامیر مذبور یعنی میر شیر محمد خان
کے قرار پایا

مضمون ذیل ہے

جو کہ عہدنامجات مشعر دوستی ورفاقت مابین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی وامرای
حیدرآباد کے قرار پائے ہین اسلیے اوسی مضمون کا ایک علیحدہ اقرارنامہ
مضمون مندرجہ دفعات ذیل برضامندی ہر دو سرکار یعنی آنریبل ایسٹ انڈیا
کمپنی اور میر شیر محمد خان والی مذبور کے قرار پایا ہے —

دفعہ ۱ مابین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور میر شیر محمد خان امیر مذکور کے دوستی
اور رفاقت مدام رہی گی —

دفعہ ۲ ہر سال بتاریخ یکم فروری میر شیر محمد خان سرکار انگریز کو واسطی خرچ
فوج مقیمہ سندہ کی پچاس ہزار روپیہ سکہ کمپنی سالانہ دینے کا وعدہ کرتے ہین —

دفعہ ۳ سرکار انگریزی دبارہ محفوظ رکھنے ملک مقبوضہ امیر
مزبور کو حملہ بیرونجات سے اپنی ذمہ داری کرتی ہے —

دفعہ ۴ میر شیر محمد خان اپنی ملک کا حاکم مطلق رہیگا اور اوسکی ملک مین مداخلت سرکار انگریزی

کی نہین ہو گی اور نہ افسران سرکار موصوف کی کسی طرحکی شکایت یا نالش ازجانب رعایا امرا یحق اوسکی ہو سکی گی —

دفعہ ۵ چونکہ ازروی دفعہ ماقبل کے امیر مذکور اپنے قبضہ موجودہ پر مستحکم ہوا اسلیے بروقت واقع ہونی کسیطرح کا فساد ساتہ ایک دوسرے کے رزیڈنٹ سندہ کو اطلاع دینا چاہیے اور رزیڈنٹ موصوف بمنظوری گورنر جیف کے اوسکا درمیانی ہو کر نفاق موقوعہ کا تصفیہ کر دیگا فقط

دفعہ ۶۔ تصفیہ اون ملکون کا کہ جسکے بہ نسبت باہم میر شیر محمد خان اور امرا حیدرآباد کے بالفعل تنازع واقع ہے منحصر اوپر فیصلہ پنچان قرار دادہ ازجانب فریقین و ثالث قرار دادہ از صاحب رزیڈنٹ پر منحصر ہے —

دفعہ ۷۔ درحالیکہ ایک امر کا رعایا دوسرے امیر کے ملک پر کسیطرحکا ظلم کرے اور وہ امیر کہ جسکا رعایا ظلم کرتا ہے بباعث اسکے کہ اشخاص مجرم اوسکے بغاوت مین ہین انسداد ظلم کا نہین کر سکتا تو ایسی صورت مین اُس امیر کی کیفیت بذریعہ صاحب رزیڈنٹ کے صاحب گورنر جیف پر ظاہر کرنا چاہیے اور صاحب موصوف کو اگر مناسب معلوم ہو گا تو واسطے مددوہی دربارہ سزا کرنے مجرمان کے حکم صادر فرماوین گے —

دفعہ ۸ ۔ امیر مذکور کسی غیر سردار یا سرکار کے ساتہ بلا وقفیت و منظوری سرکار انگریز کے کسیطرحکا عہد و پیمان نہین کرے گا اور نوشت وخواند اوسکی رشتہ داران اور دوستداران کا جاری رہے —

دفعہ ۹ ۔ امیر مذکور واسطے امن وامان کے بصلاح سرکار انگریز کے کاربند رہیگا اور عندالضرورت واسطے کام سرکار انگریز کے کسی قدر فوج بطور کمک کے اوسوقت دیا کرے گا جب دیگر امرا دین گے اور رہیہ فوج اندر حکم افسر کمانیر افواج سرکاری کے رہی گی اور جب فوج امیر کی باہر سرحد سندہ کے

جاوے اور اوسی دولت مین اوسکا خرچ حصہ سرکار انگریزی سے ملیگا —

دفعہ ١٠

جو سکہ ٹنکرو یا تیموری رائج الحال ملک سندہ کا قیمت مین سکہ انریبل کمپنی سے برابر ہوا اسلیے سکہ کمپنی موصوف کا امیر مذکور کے ملک مین چلن پاوے —

دفعہ ١١

اون کشتیون پر جو سمندر سو توعہ از جانب شمال دریا سندہ سے دریای مذکور ہوکر امیر مذکور کی ملک مین آتی جاتی ہین محصول نہین پڑیگا —

دفعہ ١٢

مگر کوئی اسباب سوداگری جو اثنا راہ مین اوسی کشتی سے اوترکے بکے تو ایسی صورت مین اسباب مذکور مستوجب ادا سے زر معمولی کا ہوگا مگر اس امر کا لحاظ ہے کہ اجناس فروخت شدہ لشکرگاہ سرکاری یا بارہ تپھر مین مستوجب ادا محصول نہونگی —

دفعہ ١٣

ہر قسم کی اجناس جو سوداگران بیوپاری یعنی گورہ باری پر فصل معمول مین سے آوین اور وہ اسباب تاآنے فصل قابل روانگی از راستہ تری کے حسب رضامندی مالکان اسباب کے وہان کے مکان کارخانہ مین رکھے جاوین کاش کوئی سوداگر کوئی اسباب مقام گورہ باری یا اور کہین علاوہ بارہ تپھر سرکار انگریزی کے فروخت کرین تو ایسی صورت مین وے مستوجب ادا سے زر محصول کے ہونگے فقط —

دفعہ ١٤

واضح رہے کہ مضمون اقرارنامہ ہذا کا کہ جسکو گورنر جنرل ہند ایکطرف اور میر نصیر محمد خان طرف دیگر نے منظور کیا ہے ہمیشہ کے لیے اوپر جملہ جانشینان سرکار ہند اور ورثا و جانشینان امیر مذکور کے جاری رہیگا —

دستخط اکلینڈ

محررہ ٢٧ ربیع الاول ١٢٥٥ھ مطابق ١٨ جون ١٨٣٩ع —

۱۶۔ اگست ۱۸۵۴ء کو عہدنامہ مذکورۂ بالا پر منظوری اور دستخط رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند بمقام فورٹ ولیم یعنی بمبئی کے ہوئی۔

دستخط ٹی ایچ میڈک صاحب

سکرٹر گورنمنٹ ہند

نمبر ۱۵

مسودہ ایک عہدنامہ جو مابین امرا حیدرآباد اور سرکار انگریزی کے قرار پایا مضمون ذیل ہے

دفعہ ۱

امرا حیدرآباد اون جملہ خرچ کے دینے سے بری کیے جاتے ہین جو بموجب اقرارنامجات موجودہ کے ۱ جنوری ۱۸۴۳ء کے بعد سرکار انگریزی کو پانا چاہیے۔

دفعہ ۲

واضح ہے کہ پہلی جنوری ۱۸۴۵ء سے ممالک امرا حیدرآباد مین صرف سکہ کمپنی اور وہ سکہ کہ جسکا ذکر نیچے سے کیا جایگا چلے گا۔

دفعہ ۳

جو سکہ کہ سرکار انگریزی واسطے امرا حیدرآباد کے وقتاً فوقتاً عندالضرورت کے بناتے گی اوسپر ایکطرف شکل شاہ انگلینڈ مع سرنامہ حسب تجویز سرکار انگریزی کے رہیگا اور طرف دیگر سرنامہ یا عبارت حسب تجویز امرا کے رہیگا۔

دفعہ ۴

واضح ہے کہ ان سکون سے کہ جو واسطے امرا کے بنائے جاوینگے وزن اور صفت مین چاندی برابر سکہ کمپنی کے رہیگی اور امرا افسر مہتمم ٹکسال تعینہ ازجانب سرکار انگریزی کو یا دیگر افسر جسکی تعیناتی وقتاً فوقتاً کیجاوے چاندی بوزن اور صفت برابر یا ہنڈوی اوسقدر کی دیدیا کرینا و افسر متعینہ تاریخ یافتگی چاندی یا بل مذکور سے اندر چار مہینے کے سکہ طیار کرکے حوالہ امرا کے کردیا کریگا اور اوسپر کسیطرح کا خرچ دربارۂ سکہ زدنی کے امرا سے نہین لیا جاویگا بلکہ سرکار انگریزی خود گوارا کرے گی۔

دفعہ ۵

بلحاظ عہدنامۂ ہذا کے امرا حقوق سکہ زدی کو چھوڑکر اقرار کرتے ہین کہ تاریخ دستخط عہدنامۂ ہذا سے سکہ نہین ٹھونکا کرین گے ۔

دفعہ ۶

بنظر رفع حاجت لکڑی مطلوبہ دُہوان کش جو دریای سندہ وغیرہ سے آتے جاتے ہین سرکار انگریزی امرا کے ملک مین دریای سندہ کے ہردو جوانب کے سوسو گز کے اندر کل لکڑی کاٹ لینے کی مجاز ہوگی مگر چونکہ سرکار انگریزی کو ایسا امر کرنا منظور نہین کہ جو ناگوار خاطر امرا کے ہو اسلیے تاوقتیکہ امرا اون مقامات مین کہ جہان سرکار انگریزی وقتاً فوقتاً مانگے لکڑی واسطے جلانے کے دیدیا کرین تو سرکار انگریزی اس مداخلت سی باز آویگی ۔

دفعہ ۷

مقامات ذیل یعنی کراچی اور تاتا سرکار انگریزی کو ہمیشہ کیلیے اون شرائط پر دیے گئے جو حسب تجویز میجر جنرل سر چارلس نیپر صاحب کی ضرور معلوم ہو اور نیز حق آمد و رفت بلا محصول اوپر ممالک امرا موقوعۂ مابین کراچی اور تاتا کے اور نیز اوسکی سرحد مین جہان میجر جنرل موصوف تجویز کرین اور اوس حد مین صرف حکومت افسران سرکار انگریزی کی رہیگی ۔

دفعہ ۸

جملہ حقوق اور قواعد امرا یا امیر کے جو سبزل کوٹ و نیز کل ملک موقوعۂ مابین سرحد حال بہاولپور اور روہری کے ہے واسطے دوام کے نواب بہاول پور کو جو خیرخواہ اور دوست قدیم سرکار انگریز کا ہے عطا کیے گئے ۔

دفعہ ۹

واضح رہے کہ میر صوبہ دار خان کو کہ جو ہمیشہ خیرخواہ سرکار رہا بعوض اوس تاوان کے کہ جو اوسکو بباعث انتقال کراچی کے بتحت حکومت سرکار انگریزی کے ہوگا اور نیز بجلدوے خیرخواہی کے ملک جاگیر ... روپیہ مالگذاری کے عطا کیے جاتے ہین ۔

دفعہ ۱۰

صاحب کمشنر کہ جسنے میجر جنرل سر چارلس نیپر صاحب واسطے تکمیل اس عہدنامہ کے متعین کرینگے بعد استفسار چند امراسے بہ نسبت اس امر کے تصفیہ کرین کہ تا بعید مندرجہ مضمون دفعہ ماقبل کے کون سی اراضی میر صوبہ دار خان کو جاگیر مین دیجاویگی۔

دفعہ ۱۱

جو کہ املاک جسے امرا نے از روی منشار عہدنامہ ہذا کے دیدی ہے بجمیع متفرق ہے اور تعداد خراج بھی جواب امرا کو دینا پڑتی ہے یکسان نہین ہے اسلیے کمشنر متعینہ بعد استفسار از امرا درباب جمع سالانہ اراضی عطیہ کے یہ امر ظاہر کریگا کہ کسقدر زر نقد یا اراضی بعوض اوسکے امرا دینگے اور مخفی نرہے کہ بعوض اراضی بیش قیمت کی اراضی کم قیمت کی نہین لیجاویگی تاکہ قیمت اراضی جسکو سواے میر صوبہ دار خان کے اور امرا نے چھوڑ دیا ہے قریب تعداد خراج کے کہ قبل اسکے ہر امیر دیا کرتے تھے ہو۔

دفعہ ۱۲

باقی خراج جواب دیجاتی ہین کہ جسکا معاوضہ اسطرح پر یعنی دیدینے اراضی بقیمت برابر اوسکی کے نہین کیا جایگا اسلیے اسکا تصفیہ باختیار سرکار انگریزی کے ہوگا اور اسمین سرکار ذرہ بھی واسطے اپنے نہین رکھیگی۔

مقام شملہ مورخہ ۴- نومبر ۱۸۴۲ء۔

مسودہ عہدنامہ جو باہم سرکار انگریزی و امرا خیرپور کے قرار پایا ہے۔ بمضمون ذیل ہے

دفعہ ۱

واضح ہے کہ پرگنہ بھونگ بھارہ اور ایک ثلث ضلع سبزل کوٹ کا و موضع گوٹکی و ملاڈھی و چونگا و دادولہ و عزیزپور و دیگر مواضعات امرا خیرپور کے جو مابین حکومت حال نواب بہاولپور اور قصبۂ ضلع روری کے واقع ہین ہمیشہ کے لیے نواب ممدوح کو عطا کیے گئے۔

دفعہ ۲

قصبۂ سکر بپابندی شرائط جو میجر جنرل سر چارلس نیپر صاحب کی دانست مین ضرور ہوا و جزیرہ بکر و دیگر جزیرہ ہاے متصل بکر اور قصبہ روری کا بشرائط مذکورۂ بالا ہمیشہ کے لیے

سرکار انگریزی کو عطا کیے گئے ۔

دفعہ ۳

کمشنر جو از جانب میجر جنرل سر چارلس نپیر صاحب کی واسطے تکمیل اس عہدوپیمان کے نیز اوس عہدنامہ کے کہ جو باہم امراے حیدرآباد کے قرار پاویگا تعین ہوا ہے تحت خراج کو کہ جسکو ازروے اوس عہدنامہ کے امراے حیدرآباد بری ہونگے خواہ بعوض اوسکے اراضی بقدر قیمت ضروری کے دیوین گے اول تو بجاآوری امراے خیرپور کا ہے کہ جو سواے میر رستم خان اور میر نصیر خان کے ازروے عہدنامہ ملک دین اور بعد اسکے بباعث مقدار قیمت سالانہ اراضی واگذاشت گذشتہ کے کہ جو اونھون نے ازروی عہدوپیمان ہذا کے کیا ہے فائدہ میر رستم خان و میر نصیر خان کا بھی متصور ہے خرچ کرین گے ۔

دفعہ ۴

جو کہ امراے خیرپور نے ازروی عہدنامہ مورخہ ۴ دسمبر ۱۸۳۸ء کے دربارہ مشورہ کرنے دیگر حاکمان سے نظر پھیلانے اور آسایش کرنے کار تجارت اور آمدورفت جہاز ازراستہ سندہ کی اور نیز امراے حیدرآباد نے ازروے عہدنامہ قرار دادہ ۱۸۳۹ء کے دربارہ نہ لینے محصول اوپر اون کشتیون کے جو دریاے سندہ مین اوس سمندر سے جو از جانب شمال دریاے موصوف سے اندر ملک اوسکے کے آتی جاتی ہین باشندگان سے لیے جانے محصول اون اشیاے سوداگری جو اون کشتیون سے اوتر کر سواے خیمہ گاہ سرکاری یا گورنمنٹ یعنی بارہ ٹھہر کہ جو بری الاداے محصول سے ہونگے اقرار کیا ہے اسلیے امراے خیرپور بھی مضمون مذکورۂ بالا پر قائم ہوکر اقرار کرتے ہین کہ جملہ مراتب مندرجہ اوس عہدنامہ کے جو ۱۸۳۹ء مین قرار پایا قبول ہین ۔

دفعہ ۵

یکم جنوری ۱۸۴۵ء سے حکومت امراے خیرپور مین صرف سکہ کمپنی کا اور نیز وہ سکہ کہ جسکا ذکر پیچھے سے ہوگا جاری رہیگا ۔

دفعہ ۶

سرکار انگریزی واسطے امراے خیرپور کے وقتاً فوقتاً بتعداد مطلوبیہ سکہ بناکر اور اوس سکہ پر

ایکطرف شکل شاہ انگلینڈ مع سرنامہ جو سرکار انگریزی وقتاً فوقتاً تجویز کرے اورطرف دیگر سرنامہ یا تعنہ حسب تجویز امراسکے رہیگا۔

دفعہ ۷

واضح رہے کہ ان سکون سکے کہ جو واسطے امراسکے بنائے جاوینگے وزن اورصفت مین چاندی مثل سکہ کمپنی سکے رہیگی اورامرا افسر مہم ٹکسال تعینہ ازجانب سرکار انگریزی کو یا دیگر افسر کوجسکی تعیناتی وقتاً فوقتاً کیجاوے چاندی بوزن اور صفت برابر یا ہنڈوی اوسقدر کی دیدیا کرین اور افسر متعینہ تاریخ یافتنی چاندی یا مال مذکور سے اندر چار مہینے کے سکہ طیار کرکے حوالہ امراسکے کردیا کریگا اوراوسیطرح کسیطرح کا خرچ دربارہ سکہ زدی کے امراسے نہین لیا جاویگا بلکہ سرکار انگریزی اوسکو خود گوارا کریگی۔

دفعہ ۸

بلحاظ عہدنامۂ ہذا کے امرا حقوق سکہ زدی کو چھوڑکر اقرار کرتے ہین کہ تاریخ دستخط عہدنامہ ہذا سے سکہ نہین ٹھونکا کرینگے۔

دفعہ ۹

بنظر رفع حاجت لکڑی مطلوبہ دہوان کش جو دریای سندھ وغیرہ سے آتے جاتے ہین سرکار انگریزی امراسکے ملک مین دریای سندھ کے ہردو جوانب تلو تلو گز کے اندر کل لکڑی کاٹ لینے کے مستحق تھے مگر چونکہ سرکار انگریز کو ایسا امر کہ جو ناگوار خاطر امراسکے ہو کرنا منظور نہین ہے اسلیے تاوقتیکہ امرا اون مقامات مین کہ جہان سرکار انگریزی وقتاً فوقتاً مانگے لکڑی واسطے جلانے کے دیدیا کرین تو سرکار انگریزی اس مداخلت سے باز آویگی۔

دفعہ ۱۰

سرکار انگریز اون مطالبون سے جو آبتک میر مبارک خان متوفے اور اوسکے بیٹے میر نصیر خان خواہ دیگر از نسل میر مبارک خان متوفی سے دربارہ نذرانہ بحق شاہ شجاع متوفے کے سالانہ خراج لیا جاتا تھا مع سود اور بقایا کے باز آئے۔

محررہ ۲۴ نومبر ۱۸۴۱ء مقام شملہ۔

خلعت

واضح رہے کہ ملک برہوئی خانہای خلعت کا کنارہ مکرن سے قریب چارسو میل تک بجانب شمال تو ہے اور قریب اوسیقدر تفاوت سے بجانب غروب صوبہ پنجگوڑ و کیچ کے سرحد سندہ سے مخفی نرہے کہ خان سے بیرونجات کے صوبہ مین اطاعت براے نام ہے کیونکہ انکی سردار اپنے ارادہ کے قائم کرنے مین موقع پاکر دریغ نہین کرتے تھے۔

عبد اللہ خان پہلا خان تھا کہ جو خانون مین مشہور تھا کہ جسنے ابتداے ۱۷۱۸ء مین سلطنت دہلی سے آزاد ہوکر کئی صوبون کو بہ تحت حکومت اپنے کرلیا اور اوسکے بیٹے نہال خان کے عہد مین نادرشاہ نے ہندوستان پر چڑہائی کرکے بالکل ملک موقوعہ بجانب غروب دریای سندہ کے اپنی سلطنت مین ملالیا اور بعد وفات نادرشاہ کے یعنی بروقت متفرق ہونے سلطنت فارس کے خلعت ایک جزاون ملکون کا ہوگیا کہ جسمین احمدشاہ دُرّانی نے اپنی حکومت قائم کی محابت خان کہ جو اپنے سرداران پر مہربانی سے پیش نہین آتا تھا احمدشاہ نے حکومت سے نکال دیا اور بجاے اوسکے اوسکے چھوٹے بھائی نصیر خان کو مقرر کیا۔

واضح رہے کہ اوسیوقت سے تا وقتیکہ وہ عزم موقوفانہ جو سرکار انگریزی نے بنظر تبدیل کرنے سلسلہ تخت نشینی کے بعد لڑائی افغانستان کے کیا حکومت خاندان چھوٹے مین رہی۔

منجملہ خاندان خلعت کے نصیر خان نہایت مشہور آدمی تھا اور اوسکی حکومت زور آور تھی اور اوسکی تدبیر نے جو اوسنے دربارہ ملانے قوم بلوچ کے کی اسقدر اوسکی حکومت کو مضبوط کیا کہ اوسنے اپنے کو قابل کرنے بغاوت ساتھ احمدشاہ کے کہ جنہون نے اضلاع سال اور ٹنک کو اوسے چھوڑ دیا کافی اور قوی پایا۔

واضح رہے کہ باعث فتحیابی پنجگوڑ اور کیچ کے اوسکی حکومت جانب غروب کو بڑہ گئی ۱۷۹۵ء مین اوسکا بیٹا محمود خان اوسکا جانشین ہوا اور ۱۸۱۹ء مین محراب خان بیٹا محمود خان کا جانشین ہوا اور اوسکی وقت مین سرکار انگریزی اور خلعت کے ساتھ ملاپ شروع ہوا۔

نصیر خان کے عہد سے سرداران خلعت فرمانبرداری کامل مین پایمانداری ثابت ہے اپنی حکومت ملکی مین وے کاربند بمشورت سرداران سراون و جہلاوان کے کہ جو مشیر کار موروثی

سے تھے رہے ۔

واضح رہے کہ عہدہ وزارت کا بھی موروثی تھا محراب خان باوجودیکہ ہوشیار تھا لیکن کار حکومت مین کمزور تھا مخفی نرہے کہ باعث دینے زیادہ رسوخ داد و محمد کو اپنی حکومت مین کہ جو ایک شخص از نسل ذلیل تھا کہ جسکے لیے اوسنے فتح محمد وزیر موروثی کو قربان کیا تھا اوسکے سردار برہم ہوئے مگر فتح محمد خان کے بیٹے نائب ملا حسین نے داد و محمد مذکور کو مار کر پھر اپنے عہدہ وزارت موروثی پہ بحال ہوا اگر صدمہ جو اوسکے باپ نے اوٹھایا اس شخص کے خیال سے ہرگز نہین بھولا اور جسقدر آفتین بعد ازان محراب خان پر لاحق ہوئین وہ بہ باعث بدلہ فریبانہ جو ملا حسین نے لیا متصور ہین ۔

واضح رہے کہ بروقت عدم کامیابی پہلے حملہ کے جو شاہ شجاع نے اپنی حکومت واپس کرنے کے لیے ۱۸۳۳ع مین کیا بادشاہ نے برائے چندے قبل از واپس آنے مقام لودہیانے مین بطور جلاوطن کے خلعت مین پناہ لی جب عزم لڑائی واسطے بچانے حکومت شاہ کے ۱۸۳۸ع مین ہوا اوسوقت ایک افسر انگریزی لفٹنٹ لیچ صاحب نامے مقام خلعت کو واسطے کرنے مشورہ ساتھ محراب خان کے کہ جسکے ملک مین ہوکر فوج جانے والی تھی بھیجا لیکن ملا حسین نے باہم خان اور لفٹنٹ لیچ صاحب موصوف کے نفاق پیدا کرنے کی فکر کی چنانچہ لفٹنٹ صاحب کو بلا حصول مراد مطلوبہ کے واپس آئے اور اس دغاباز کو یہ بھی معلوم ہوا کہ خان نے واسطے فوج سرکار انگریزی کے غلہ جمع کروایا تب اوسنے احکام از جانب خان بلا واقفیت اوسکی رعایا پہ اس مضمون کا جاری کیا کہ بروقت روانگی فوج سرکار انگریزی کے اونکو تکلیف دیوین اور لڑین اوسنے سر الگزنڈر برنس صاحب واسطے ٹھنڈی کرنے مخالفت خان کے و نیز قائم کرنے ایک عہد و پیمان جسکا ذکر حاشیہ مین ہے ساتھ اوسکے مقام خلعت کو بھیجے گیے ۔*

*نقل عہد و پیمان قرارداد باہم سرکار انگریز اور محراب خان سردار خلعت کے حسب ذیل ہے

چونکہ ایک عہدنامہ براے قائم رکھنے دوستی کے باہم سرکار انگریزی اور شاہ شجاع الملک کے قرار پایا ہے اور محراب خان سردار خلعت اور اوسکے متقدمان نے ہمیشہ تابعداری خاندان بادشاہت صدوزیون کے

مقام خلعت

واضح رہے کہ عہد وپیمان ہذا پر دستخط خلاف مرضی باطنی ملاحسین کے ہوا اور خان سے نے مقام کوئیٹہ کو واسطے ملاقات شاہ شجاع کے جانا چاہا چنانچہ سو اسے برنس صاحب قبل اسکی روانہ ہوئے

گیا ہے اسلیے حسب رائے اور رضامندی شاہ کو محراب خان اوراوسکی اولادنسلاً بعد نسلٍ عہد وپیمان متضمن دفعات ذیل کو قبول کرتے ہین اور جبتک کہ خان خیر خواہ رہینگے دفعات ذیل کی تکمیل اور لحاظ بخوبی ہوگی۔

دفعہ ۱

واضح رہے کہ نصیر خان اور اوسکی اولاد اوراوسکی قوم اور فرزند جسطرح بعہد احمد شاہ در انی کے ملک خلعت کچی کھورستان یکرن کیچ بیلا اور لنگر گاہ سو میانی پر قابض رہی اوسیطرح پر آئندہ کو بھی رہینگے۔

دفعہ ۲

سرکار انگریزی معاملات خان اوسکی رعایا اور توابعین مین کسیطرح کی دست اندازی نہین کرینگے اور خاطر کرکے شاہ نواز فتح خان اور نسل خاندان میتری کو مدد نہین دینگے بلکہ سرکار موصوف درپے رفع کرنے بُرائی اوسکے خاندان کے رہیگی درحالیکہ شاہ صاحب خان خلعت سے ناخوش ہونگے تو ایسی صورت مین سرکار انگریزی یہ تدبیر مناسب اور پسندیدہ شاہ و مطابق حقوق خان کے اوس نارضامندی کے دفع کرنے کے درپے ہوگی۔

دفعہ ۳

جبتک کہ فوج سرکاری ملک خراسان مین مقیم رہیگی اوسوقت تک سرکار انگریزی ڈیڑہ لاکہہ روپیہ سکہ کمپنی تاریخ تحریر اس اقرارنامہ سے بہ قسط ششماہی محراب خان کو دیا کرینگے۔

دفعہ ۴

اور چونکہ خان شاہ کے فرمانبردار اور انگریز کے دوست ہین اسلیے بعوض اوس روپیہ کے ہرطرح کی کوشش در بارہ مہیا کرنے رسد و بار برداری اور تعینات کرنے پہرہ واسطے حفاظت رسد و غلہ وغیرہ جو شکار پور سے کچلک کو ایک سرحد سے دوسری سرحد تک از راہ روزان دادر بولن کے شامل ہوکر آوین کرنیکو قبول کرتے ہین

دفعہ ۵

جو رسد و بار برداری وغیرہ معرفت خان کے دستیاب ہو اوسکی قیمت فوراً دیجاوی۔

اور اثنا سے راہ میں چند کسان کہ جسکو ملا حسین نے تعینات کیا تھا حملہ کرکے مسودۂ عہد نامہ دستخطی خان کو چھین لیا اور سرکار انگریز کے دل مین اس امر کا بخوبی یقین ہوگیا کہ یہ واقعہ حسب اشارہ خان کے ہوا ہے اور ملا حسین نے خان کو کوئیٹہ کے جانے سے باز رکھا اور اوسکو یہ خوف دیا کہ سرکار انگریز کا ارادہ اوسے قید کرنے کا ہے پس واضح رہے کہ مخالفت خان کی نسبت اب بدلائل مکمل ظاہر ہوئی اور سرکار انگریز نے عند الموقع اوسکی سزا دہی کا ارادہ کیا۔

چنانچہ جسوقت کہ جنرل ولٹب شایر صاحب کا لشکر ۱۸۳۹ء مین کابل سے واپس آیا تھا اوسوقت ایک گروہ خلعت واسطے سزا دہی خان کے روانہ کیا گیا اور ۱۳ نومبر کو قصبہ پر حملہ کیا محراب خان مارا گیا اور اوسکا بیٹا حسین خان بھاگ گیا بعد ازان اون کاغذات سے جو کہ قلعہ سے برآمد ہوئے تھے ملا حسین کی نمک حرامی بخوبی ثابت ہوئی اسلیے وہ قید ہوگیا واضح رہے کہ ہمراہ فوج انگریزی کے شاہ نواز خان نامے ایک شخص کہ جو تخمیناً سولہ برس کی عمر کا تھا اور یکے از نسل محابت خان کہ جسکو احمد شاہ نے نکال دیا تھا اور اس جوان اور اوسکے بھائی فتح خان کو محراب خان نے قید کیا تھا مگر یہ کسی حکمت عملی سے بھاگ گئے تھے موجود تھا چنانچہ سرکار انگریزی نے شاہ نواز خان مذکور کو خان خلعت کا مقرر کیا مگر صوبہ میران اور کیچ اور گنڈاوا شمول سلطنت شاہ کابل کے ہوگئے چندے بعد جلوس شاہ نواز خان کے

دفعہ ۶ اسبات پہ بخوبی اعتبار اور یقین کرنا چاہیے کہ محراب خان نے جسقدر دوستی بباعث خیرخواہی اور اطاعت صدوزی خاندان کے سرکار انگریز کے نزدیک ظاہر کی تھی اوسیقدر ترقی دوستی باہم اوسکے اور سرکار انگریزی کے ہوگی۔

واضح ہے کہ عہدنامہ ہذا قرار پا کر دستخط اور مہر لفٹنٹ کرنیل سر اے برنس نایٹ صاحب ایلچی از جانب رائٹ آنریبل جارج لارڈ اکلینڈ صاحب جی سی بی گورنر جنرل ہند اور محراب خان والی خلعت کی از جانب خود اونکے ہوئی اور اوسپر منظوری رایٹ انریبل گورنر جنرل کی ہوگی۔

محررہ ۲۰ مارچ ۱۸۳۹ء مطابق ۱۲ محرم ۱۲۵۵ھ

دستخط اے برنس ایلچی خلعت

ایک بلوہ ہوا کہ جسکا سرغنہ نصیر خان نامے بیٹا محراب خان کا تھا اور اسنجا[illegible] بلوہ کا یہ ہوا کہ شاہ نواز حکومت سے نکال دیا گیا اور وکیل سرکار انگریزی متعلقہ خلعت مارا گیا غرض کہ باہم نصیر خان اور سرکار انگریز کے علانیہ لڑائی تھی جو کہ سرکار انگریز نے ملک کا چھوڑ دینا ہی صرف موجب نصائح اور یادگاری بحق بیچارہ محراب خان مقتول کے مناسب سمجھا اس نظر سے انتظام موجودہ کو رد کر کے نصیر خان کو حاکم خلعت کا مقرر کیا اور اضلاع شمولۂ سلطنت کابل کو پھر اوسکی حکومت مین قائم کیا اور بعد ازان ۱۶- اکتوبر ۱۸۴۱ء کو ایک عہدنامہ ساتھ اوسکے قرار پایا۔

واضح ہے کہ بعد واپس جانے فوج انگریزی کے ملک کابل سے عہدوپیمان ہذا کہ جسکے روسے خلعت کابل کا ملک قرار دیا گیا تھا بطور ایک خط لاوارثی کے ہوگیا غرضکہ ۱۸۴۲ء مین ایک تتمۂ عہدنامہ باین مضمون کہ بعوض مدد فوج کے زر نقد لیا جاوے گا کیا گیا مگر اوسکی تکمیل نہین ہوئی ۱۸۵۴ء مین جب خوف جنگ باہم انگلستان اور روس کے ہوا تو اوسوقت مین زور سرکار انگریزی کا سرحد مغربی پر مضبوط کرنا پڑا چنانچہ ایک عہدنامہ جدید نمبری ۱۷- کہ جس سے عہدنامۂ سابق ۱۸۴۱ء کا منسوخ ہوا ساتھ خان کے قرار پایا اور اقرارنامۂ ہذا مین شرائط کہ جو دربارۂ مقابلہ کرنے خان کے جملہ دشمنان سرکار انگریزی سے ونیز باطاعت سرکار انگریزی کے کاربند ہونے کے اور نہ کرنے عہدوپیمان کسی دوسری سرکار سے بلامرضی سرکار انگریزی کے اور نیز عند الضرورت فوج سرکاری اپنے ملک مین رہنے دینے کے نسبت سے ازسرنو قائم ہوئے مخفی نرہے کہ ازروے عہدوپیمان ہذا کے سرکار انگریزی نے خان کو ۵۰۰۰۰ روپیہ باین شرط دینے کو قبول کیا کہ خان اپنی رعایا کو کرنے ظلم وبدعت اندر ملک زیر حکومت سرکار انگریز یا قریب حکومت اوسکے مانع آوے نیز حفاظت سوداگران کی کرے اور محصول معینہ سے کسیطرح پر زائد نہ لینے دین۔

۱۸۵۷ء مین نصیر خان نے جان بحق تسلیم کی اور بعد ازان یہ معلوم ہوا کہ اوسکو کسی نے زہر دیا سلطنت کے تین شخص دعویدار ہوئے یعنی اعظم خان بھائی محراب خان اور اوسکا لڑکا اوسی نام کا اور خداداد خان سوتیلا بھائی سردار متوفی کا خداداد خان کو کہ شخص بیعقل تھا سرداران نے واسطے سلطنت کے پسند کیا چنانچہ جلد اوسنے سرداران کے ساتھ فساد کیا مخفی نرہے کہ اوسکو تخت خان بھائی شاہ نواز خان کہ جسکی مدد آزاد خان والی خاران نے دی تھی

لڑائی کرتا تھا مگر بباعث مدد سرکار انگریزی کے وہ اپنے اختیار حکومت پر قائم نرہ سکا بابت روز یک
۱۸۵۹ء مین سرکار انگریزی نے خان کو پچاس ہزار روپیہ ازروی عہدنامہ قرارداد کے براے
اخراجات باغیان مری کے جو سرکار انگریزی پر ہنگامہ کرتے تھے
سر کرنے مین صرف ہو دیا اور یہ روپیہ چار برس تک برابر دیا گیا مگر چندان فائدہ نہین ظاہر ہوا
بعدازان سرداران خلعت نے خداداد خان کے خلاف بندش کر کے ۱۷ - مارچ ۱۸۶۳ عیسوی
کو اوسکے چچازاد بھائی شیر دل خان کو اپنا حاکم مقرر کیا چنانچہ قصبہ اور قلعہ خلعت کا باغیان کے
ہاتھ مین پڑا اور ظاہرا کوئی صورت بچاؤ کی نہین معلوم ہوتی تھی مئی ۱۸۶۴ء مین شیر دل خان
مارا گیا اور خداداد خان پھر سردار سلطنت کا مقرر ہوا خداداد خان مذکور کو سرکار انگریزی نے بھی
خان خلعت کا قرار دیکر دینا اوس خراج تعدادی ۵۰۰۰۰ روپیہ کا جو ازروے عہدنامہ قرارداد
۱۸۵۴ء کے تعین ہوا تھا اور جسکا دیا جانا بباعث فساد ملک کے ملتوی ہو گیا تھا پھر جاری ہوا
۱۸۶۲ء مین ایک عہد و پیمان نمبری ۱۸ - ساتھ خداداد خان کے قرار پایا کہ ازروے جسکے خان
مذکور نے بشرط اداے تعدادی ۵۰۰۰ روپیہ سرداران کو مکرن کی تاربرقی موقوعہ عملداری سرداران
جھگڑالو کے محفوظ رکھنے کا اقرار کیا اور سرکار انگریزی کو مجاز کرنے انتظام بطور خود واسطے بہ نشین
کرنے اوسکے سرکشان کو کیا واضح ہے کہ کارروائی عہدنامہ ہذا کی اوسوقت مین جاری ہوئی
کہ جب ملک خلعت مین گڑبڑ واقع ہوئی۔

نمبر ۱۶

عہدنامہ مابین گورنمنٹ ہند اور میر نصیر خان سردار خلعت ــ بمضمون ذیل ہے

جو کہ میر نصیر خان بیٹا محراب خان متوفے نے اطاعت اور فرمانبرداری کی ہے اسلیے
سرکار انگریزی و بادشاہ شجاع الملک نے نصیر خان مذکور اور اوسکے خاندان کو خلعت نصیر پر حسب
شرائط مندرجۂ ذیل کے سردار مقرر کیا۔

دفعہ ۱

نصیر خان اور اوسکی نسل اپنے کو شاہ کابل کی رعیت اوسیطرح پر قرار دیتے ہین جسطرح سے
کہ اونکے بزرگان شاہ کابل کی رعیت تھے۔

دفعہ ۲

واضح ہے کہ منجملہ اون قصبون کے جو محراب خان کے وفات پانے کے بعد نکال لیے گئے تھے یعنی کچھی مستنگ وشال کے یعنی کچھی اور مستنگ بعنایت شاہ شجاع الملک کے پھر نصیر خان کو دیئے جائیں گے -

دفعہ ۳

کاش کسی فوج سرکار انریبل کمپنی یا شاہ شجاع الملک کے ملک خلات کے کسی مقام میں رہنے کی ضرورت معلوم ہو تو ایسی صورت میں یہاں اونکا رہنا مناسب معلوم ہو رہ سکتے ہین -

دفعہ ۴

افسر سرکار انگریزی متعینہ دربار میر نصیر خان ہمیشہ میر نصیر خان اور اوسکے ورثا و جانشینان کو ہدایت کیا کرین گے -

دفعہ ۵

راستہ آمدرفت سوداگران افغانستان ہین دریاے سندھ سے لنگر گاہ شومیانی تک کی حفاظت میر نصیر خان بخوبی کرین گے اور کسی آدمی پر لوٹ پاٹ ہونے دیوینگے اور نہ سواے اوس محصول معینہ کے جو باہم سرکار انگریزی اور میر نصیر خان کے تعین ہو زیادہ محصول لیا جاوے گا -

دفعہ ۶

میر نصیر خان اقرار کرتا ہے کہ وہ خود اور اوسکے ورثا اور جانشینان بلا رضامندی سرکار انگریزی اور شاہ شجاع الملک کے کسی صوبہ یا سرکار اجنبٹ سے کسیطرحکا عہد و پیمان نہین کریگا اور ہر حال میں پابند اور پیرو اسے سرکار انگریزی اور شاہ موصوف کے رہے گا مگر نوشت و خواند مابین دوستان و قرابت مندان کے جاری رہیگی -

دفعہ ۷

درحالیکہ کوئی غنیم میر نصیر خان پر حملہ کرے یا کسی طرح کی مخالفت مابین اوس کے اور کسی صوبہ اجنبٹ کے پیدا ہو تو اوس حالت میں سرکار انگریزی حسب مناسب وقت کی دربارہ بجا لانے حقوق کے اوکی مدد بخوبی کرینگے -

دفعہ ۸

میر نصیر خان شاہنوازخان کی خورد و نوش کے لیے خواہ کچھ وثیقہ کہ جو معرفت سرکار انگریزی کے بشرط رہنے اوسکے ملک انگریزی مین دیا جایا کرے مقرر کرینگے یا کچھ جاگیر ملک خراج مین جیسا کہ سرکار انگریزی بعد اوسکے تجویز کرے دینگے ۔

محررہ ۶ - اکتوبر ۱۸۴۱ء مطابق ۲۰ شعبان ۱۲۵۷ھ

دستخط اکلینڈ (مہر) دستخط میر نصیر خان (مہر)

واضح ہے کہ آج بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۸۴۲ء اقرارنامہ ہذا پر منظوری رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند کی باجلاس کونسل بمبئی کے ہوئی ۔

دستخط ٹی ایچ مینڈک سکرٹر گورنمنٹ ہند

نمبر ۱۷

عہدنامہ جو باہم سرکار انگریزی و نصیر خان سردار خلعت کے معرفت میجر جان جیکب صاحب سی بی ازجانب سرکار انگریز کہ جسکو عالی مرتبت موسٹ نوبل مارکس ول ہوسی کے ٹی گورنر جنرل ہند نے اختیار دیا ایک طرف اور میر نصیر خان سردار خلعت طرف دیگر کے قرار پایا بمضمون ذیل ہے ۔

جو کہ بنظر مناسب ایک عہدنامہ جدید باہم سرکار انگریزی اور میر نصیر خان سردار خلعت کے قائم ہونا چاہیے اسیلیے ہر دو سرکارہاے مذکورۂ بالا کے مابین عہد و پیمان مندرجہ دفعات ذیل قائم ہوا ۔

دفعہ ۱

ازروے عہد و پیمان ہذا کے وہ عہدنامہ جو باہم میر نصیر خان اور سرکار انگریز کے ۶ اکتوبر ۱۸۴۱ء کو معرفت میجر اوٹرم صاحب کے قرار پایا تھا منسوخ متصور ہو ۔

دفعہ ۲

باہم سرکار انگریز اور میر نصیر خان سردار خلعت اوس کے ورثا اور جانشینان کے ہمیشہ دوستی رہے گی ۔

دفعہ ۳

میر نصیر خان اور اُسکے ورثا و جانشینان دشمنان سرکار انگریز سے مقابلہ کرینگے اور ہمیشہ سرکار موصوف کی راے پر کاربند ہونگے اور بلا رضامندی سرکار موصوف کسی دوسری سرکار کے ساتہ کسیطرحکا عہد و پیمان نہین کرینگے۔

دفعہ ۴

کاش خلعت کے کسی ملک مین سرکار انگریزی کو اپنی فوج رکھنا مناسب معلوم ہو تو ایسی صورت مین سرکار موصوف حسب تجویز اپنی جس مقام پر مناسب جانے اپنی فوج رکھے۔

دفعہ ۵

میر نصیر خان وعدہ کرتے ہین کہ ہم خود اور ہمارے ورثا اور جانشینان اپنی رعایا کو کرنے غارتگری بیچ ملک سرکار انگریز خواہ قریب اوسکے سے باز رکھین گے اور نیز آمد و رفت سوداگران کی مابین حکومت سرکار انگریز و افغانستان کے براہ [illegible] یا لنگرگاہ سونمیانی یا اور کسی لنگرگاہ بنگر [illegible] کے ہو حفاظت کرین گے اور علاوہ اوس محصول کے جو باہم سرکار انگریز اور میر نصیر خان کے تعین ہو کر درج عہدنامہ ہذا ہوا اور کچہ زیادہ نہین لین گے۔

دفعہ ۶

بنظر مددہی و بارہ تکمیل شرائط مندرجہ عہدنامہ ہذا کے بشرط کاربند رہنے ساتہ ایمانداری کے سرکار انگریز میر نصیر خان اور اُسکے ورثا اور جانشینان کو ۵۰ ہزار روپیہ سکہ کمپنی سالانہ دینا قبول کرتے ہین۔

دفعہ ۷

اگر کسی سال مین از جانب میر نصیر خان مذکور اور اوسکے ورثا اور جانشینان سے تعمیل شرائط مندرجہ کی بایمانداری تمام نہو تو ایسی صورت مین ۵۰ ہزار روپیہ مذکورۂ بالا سرکار انگریز نہین دین گے۔ محررہ ۱۴ مئی ۱۸۵۴ء مقام مستونگ

دستخط جان جیکب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ اور کمانیر ایر سندہ۔

نوٹ ضمیمہ نسبت شرح محصول اشیاء سوداگری کی جنکی آمد و رفت براہ ملک خان خلعت کے ہوتی ہے کہ جسکا ذکر

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا پر دستخط اور مہر میجر جان جیکب صاحب سی بی کی از جانب سرکار انگریزی ایکطرف اور میر نصیر خان کے از جانب خود طرف دیگر ۱۴ مئی ۱۸۵۴ء مطابق ۱۶ شعبان ۱۲۷۰ھ کے مقام مستونگ مین ہوا اور ایک نقل اوسکی منظور شدہ بخدمت میر نصیر خان موصوف کے تاریخ حال سے اندر دو ماہ کے مرسل ہوگی۔

دستخط دالہوسی

جی ڈارن جی لوجی

بی گرانٹ بی پی کاک

۲ جون ۱۸۵۴ء کو اسپر منظوری گورنر جنرل ہند کی باجلاس کونسل کے ہوئی۔

دستخط جی ایف ایڈمنسٹن

سکریٹر گورنمنٹ ہند

نمبر ۱۸

عہد و پیمان جو باہم خداداد خان خان خلعت اور بلوچیان اور سرکار انگریزی کے دربارہ پھیلانے تار برقی اپنی عملداری کرن مین درمیان سرحد غربی حکومت جام بیلا اور یورپ سرحد ملک گوادر کے قرار پایا۔ مضمون ذیل ہے۔

دفعہ ۱

خان خلعت تار برقی موقوعہ مابین سرحد مغرب حکومت جام بیلا اور سرحد مشرقی ملک گوادر کے اور نیز ملازمان متعینہ طیاری اوسکی کی بخوبی حفاظت کرین گے۔

دفعہ ۵ عہدنامہ ہذا مین مندرج ہے۔

فی اونٹ جو سرحد شمالی سے سمندر کراچی یا اور بندرگاہ کو جاتے ہین بلالحاظ قیمت چھہ روپیہ سکہ کمپنی لیا جاویگا

فی ،، جو سرحد شمالی سے شکارپور کو جاتے ہین ۵ ،، ،، لیا جاویگا۔

اور یہی محصول اون اشیاے سوداگری پر بھی فرض کرنا چاہیے جو اور اطراف سمندر سے خواہ سندھ سے ملک خلعت کو آتے جاتے ہین۔

دستخط جان جیکب بریگیڈیر پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ اور کمانیر متعینہ سرحد اپر سندھ۔

دفعہ ۲

سرکار انگریزی اون مقامات پر جہان اونکو موقع معلوم ہو جو کیا یعنی اسٹیشن تار برقی کے مقرر کرنے کے مجاز ہین -

دفعہ ۳

لوازمہ تار برقی کا جس لنگرگاہ موقع ملک خان مین آسایش معلوم ہو بلا مطالبہ محصول کے اوتر اکرے -

دفعہ ۴

قیمت اسباب برقی او مزدوری اور اوترائی ورسد وغیرہ کا صرف بذمہ سرکار انگریز کے ہوگا اور سرکار انگریز دربارہ اپنی رسد وغیرہ کے انتظام معقول حسب تجویز اپنے کرینگے اور خان وعدہ کرتے ہین کہ کسیطرح کی روک ٹوک راستہ مین نہین کیجاے گی بلکہ ازجانب خان کے ہرطرح مدد اور حفاظت کی جاوے گی -

دفعہ ۵

واسطے حفاظت تار برقی مذکور اور اوسکے ملازمان کے سرکار انگریز سے صنن ۵ ہزار روپیہ سالانہ ادا کریگا اور سواے زر مذکور کے اور زیادہ صرف ازجانب خان خلعت کے نہین ہوگا -

دفعہ ۶

بذریعہ رزیڈنٹ سرکار انگریز کے خان نسبت اس امر کے اطلاع دینگے کہ کس کسقدر روپیہ مندرجہ زر مذکور کے کن کن سرداران متفرق کو کہ جنکی تحت حفاظت مین تار برقی کے دینا چاہئیے مخفی نرہے کہ یہ روپیہ اونہین سرداران کو دیا جاویگا کہ جنکے ملک مین ہو کر تار برقی جاتی ہے اور بروقت ملنے اجازت خان کے زر مذکور معرفت رزیڈنٹ سرکار انگریزی کے اشخاص مندرجہ کو تقسیم کر دیا جاوے گا -

دفعہ ۷

واضح رہے کہ زر سالانہ مذکور کا دینا اوسوقت سے شروع ہوگا کہ جب افسران متعینہ طیاری تار برقی بہ نسبت اس امر کے اطلاع کرینگے کہ پچاس میل تک طیار ہو گئی ہے اور اوس پچاس میل تک

سے کہ

کے لیے بندوبست کافی کیا گیا ہے۔

دفعہ ۸

مابین باہم افسران تار برقی اور رعایان خان خلعت کی کسیطرحکا تنازعہ ہو کہ جسکا تصفیہ بخوبی معرفت اجنٹ خان مذکور کے نہوسکے تو ایسی صورت مین اس امر کی اطلاع صاحب رزیڈنٹ تعینہ خلعت کو دیا جاوے گا۔

دفعہ ۹

بوجہ مزاحمت یا کسیطرح کے نقصان تار برقی کے اقرار نامہ ہذا از جانب سرکار کسیوقت باطل ہو سکتا ہے۔ مورخہ ۲۰۔ فروری ۱۸۶۳ء

دستخط ام گرین میجر
قائمقام رزیڈنٹ تعینہ دربار
خان خلعت مقام کشموڑ۔

تتمہ دفعہ ۱۰ ایک عہدنامہ کا

جو باہم خان خلعت اور سرکار انگریزی کے دربارۂ تار برقی کے جو واسطے ملک مکران مین ہو کر جاتی ہی قرار پایا مضمون ذیل ہے۔

دفعہ ۱۰

خان خلعت بنظر جلد طیار ہونے تار برقی کے نسبت اس امر کے اقرار کرتے ہین کہ سرکار انگریز کو اختیار ہے رعایا مکران سے اپنے طور پر بندوبست کرے

چونکہ ملک خلعت مین کسی مقام پر بلا خان کی رضامندی تار برقی نہین قائم ہوگی اسلیے جہان کہین ملک مذکور مین مکانات واسطے تار برقی کے تعمیر ہونگے وہ عملداری سرکار خلعت مین متصور ہو کر تعمیر کیے جائین گے۔

از جانب سرکار انگریز
دستخط ام گرین میجر
رزیڈنٹ متعینہ خلعت

دستخط خداداد خان حاکم خلعت (مہر) مقام جکو باد موقوعہ ایریسندہ

تاریخ ۲۳ مارچ سنہ ۱۸۶۳ء

بیلا یعنی لبس

واضح ہے کہ صوبہ لبس کا کسی بزرگ جام بیلا کو بجلدوے خیرخواہی لڑائی کے ازجانب عبداللہ خان والی خلعت کی عطا ہوا تھا اور شرائط اوسکے یہ تھے کہ جام اطاعت خان کی قبول کرے اور کچھ فوج اس نظر سے رکھے کہ بروقت ضرورت کے کام آوے اور بعد وفات عبداللہ خان کے مہابت خان نے جام علی کو کہ جسکی نسل سے جام میرخان سردار موجودہ حال ہے اوس عطاے کو مستحکم کیا۔

سنہ ۱۸۳۰ء مین جام حال۔ نے اپنے باپ جام میر علی کی جانشینی کی سابق مین اونھون نے اطاعت خان سے منحرف ہونے کی اور اپنے کو آزاد کرنے کی کوشش کی اوسکے ملک کی آبادی تخمیناً ۲۰ ہزار آدمی کی ہے اور قریب ۲۰ ہزار یعنی ۲۰ ہزار روپیہ محصول سمندر اور ۲ ہزار اراضی کاشتکاری کی آمدنی ہے۔

دربارہ حفاظت کرنے اوس جز تار برقی مکران کے جو لبس ہو کر جاتی ہے ایک عہدنامہ نمبری ۱۹ دسمبر سنہ ۱۸۶۱ء مین ساتہ جام میرخان کے قرار پایا اور ۴ ہزار روپیہ سالانہ اوسکو دینا واسطے اس حفاظت کے تعین کیا گیا اور بعد ازان ۶ ہزار روپیہ اور بیشی کرکے ۱۰ ہزار روپیہ تعین ہوا فقط۔

نمبر ۱۹

ترجمہ عہد و پیمان کا جو ساتہ جام بیلا کے

تاریخ ۲۱ دسمبر سنہ ۱۸۶۱ عیسوی کے

قرار پایا ـــــــــــ مضمون ذیل ہے

جو کہ اب نوشت و خواند دربارۂ قائم کرنے تار برقی کانسٹنٹی نوپل اور بغداد سے کراچی تک ازراہ فارس اور بلوچستان کے مابین سرکار انگریزی اور دیگر سرکارہاے عظیم یورپ اور ایشیا کے

شروع ہوا اور بنظر تکمیل اس مطلب مفید کے تدبیر حفاظت تار برقی مذکور کی ضرور متصور ہے اسلیے سرکار بمبئی نے میجر ایف جی گولڈ اسمتھ صاحب کو خاص کر واسطے کرنے عہد و پیمان سات اون سرداران کے کہ جنکی عملداری مابین کراچی اور گوادر کے ہے بھیجا۔

جو کہ دریائے ہب سے کھوش کلمت یا قریب اوسکے یک پہ تفاوت ۱۵ میل کے اندر جام ہیل خان سردار لس بیلا کے واقع ہے اسلیے میجر ایف جی گولڈ اسمتھ صاحب حسب رضامندی خداداد خان حاکم شاہ خلعت جو دوست و محب سرکار انگریزی کا ہے ازجانب سرکار موصوف کے جام ہیل خان مذکور کے ساتھہ واسطے طیاری اور حفاظت تار برقی موقوعہ مقامات مذکور کے عہد و پیمان مضمون ذیل کرتے ہین۔

دفعہ ۱

اشیا کے طیاری تار برقی مذکور کا جس جگہ سرکار چاہین مابین دریائے ہب اور کھوش کلمت کے اوتر سکتے ہین اور درباب اوسکی حفاظت اور آسایش طیاری کے بخوبی مدد دیجاویگی بشرطیکہ زر تصرف اور قیمت اون اشیا کی جو خرید ہون ملے۔

دفعہ ۲

اسٹیشن ٹیلی گراف کے واسطے دفتر کے ایک بمقام سومیانی اور دوسرا بمقام اورمارا کے تعمیل ہوگا

دفعہ ۳

اون اشخاص کی جو واسطے طیاری کے متعین ہین بیچ طیاری اور جاری کرنے اوسکے مین و نیز حفاظت کرنے مین بخوبی مدد دیجاویگی تاکہ اونکی کارروائی مین کسیطرح کا حرج واقع نہو اور اجرت وغیرہ ازجانب سرکار انگریز دیجاویگی۔

دفعہ ۴

بروقت یہ معلوم ہونے کے کہ جام بیلا نے اسقدر آدمی بشرح اسقدر راہواری کے واسطے حفاظت اور نیز مدد دہی کے جو وقتاً فوقتاً افسران تار برقی متعینہ اوس سرحد کو مطلوب ہوے ہزار روپیہ سالانہ معرفت رزیڈنٹ متعینہ خلعت کے جام بیلا کو دیا جاویگا۔ *

* واضح رہے کہ دین زر سالانہ کا منحصر اوپر ضرورت کے ہے اسلیے اوسکا تشخیص آیندہ پر موقوف رہی مگر بدا نست کنندہ

دفعہ ۵

واضح رہے کہ اگر کسیوقت بہ نسبت اس امر کے اطلاع صحیح ہو کہ استقدر ملازم خود بیلا نے تعینات کیا ہے کافی نہین ہے اور استقدر ضرر تار برقی کو پہونچا کہ جس سے عدم تندہی کا دربارہ حفاظت از جانب جام بیلا کے گمان ہو تو ایسی صورت مین صاحب رزیڈنٹ متعینہ خلعت مجاز اس امر کے ہونگے کہ جام بیلا سے اوسقدر روپیہ اور لین کہ جو کل تعداد مرقومہ سے زائد نہو۔

دفعہ ۶

دین سالانہ جام مذکور کو اوسوقت سے شروع ہو گا جب کہ یہ معلوم ہووے کہ ۵۰ میل تک تار برقی درست ہو گئی اور دین جزویات بموجب اجرت و قیمت اشیاے خرید شدہ حسب مندرجہ بالا کے ہوا کرے گا۔

دفعہ ۷

نالش وغیرہ جو بہ نسبت کسی اشخاص متعینہ تار برقی کے ہو یا تھی کہ جسکا تصفیہ حسب دلخواہ نہو سکے تو اوسکی اطلاع رزیڈنٹ متعینہ خلعت کو کیجاویگی مقدمات ضروری خواہ از قسم نالش ہو یا اور کسیطرح کی شکایت نسبت اون شخصون کے ہو وہ پاس مجسٹریٹ یعنی کمانیر پولس متعینہ کراچی کے دائر ہوا کرین گے۔

دفعہ ۸

مخفی نرہے کہ سرکار موصوف درصورتیکہ کسیطرح کی روک ٹوک یا حرج طیاری تار برقی مذکور مین ہو کسیوقت مجاز منسوخ کردینے اقرارنامہ ہذا کی ہے۔

عہد و پیمان ہذا اوسوقت مین واجب التعمیل متصور ہو گا کہ جب سرکار بمبئی کی منظوری اوسپر ہو جاوے واضح ہو کہ ۱۹ اگست سنہ ۱۸۶۲ء کو اقرارنامہ مذکور پر منظوری گورنر جنرل ہند کی باجلاس کونسل کی ہوئی۔

بیان تیج

رز تنخواہ محافظ مندرجہ سے دوچند ہو گا مثلاً تنخواہ محافظ تعدادی [illegible] ماہواری یعنی [illegible] سالانہ کی ہے

[illegible] کا دوچند [illegible] ہوا غرض کہ تخمیناً [illegible] ہزار روپیہ ہو گا۔

واضح رہے کہ یہ منجملہ صوبہ ہاے خراج دہندہ خلعت کے مغربی صوبہ ہے حالانکہ بباعث بار بار ویران کیے جانے افواج خلعت سے اسکی اطاعت صرف براے نام باقی رہگئی بالفعل فقیر نور محمد نامے یکے از قوم بزنجو نائب کیج کا ہے ۱۸۶۲ء مین ایک عہد و پیان نمبری ۳۰ اوسکے ساتہ کہ جسمین اوسنے بشرط پانے کچہ زرسالانہ کے تار برقی مکران کو جو اوسکی عملداری مین ہوکر جاتا ہے حفاظت کرنے کو قبول کیا چنانچہ سمت ۶۰۰ ہزار روپیہ کہ منجملہ ایکہزار سو روپیہ کی کو متعاہد از جانب سرکار انگریزی کے تعین ہوا۔

نمبر ۳۰

خلاصہ ترجمہ عہد و پیمان کا کہ جو فقیر نور محمد بزنجو نائب کیج نے میجر اف جی گولڈ اسمہ صاحب اسسٹنٹ کمشنر سندہ سے بتاریخ ۲۴ جنوری ۱۸۶۲ء کو کیا۔ مضمون ذیل ہے۔

حسب الہدایت خان خلعت کے فقیر محمد بزنجی نے روبرو میجر اف جی گولڈ اسمہ صاحب اسسٹنٹ کمشنر سندہ کے حاضر ہوکر جملہ انتظام جو دربارۂ طیاری تار برقی کے قرار پایا سنا اور بمقابلہ افسر مذکور اور رئیس رحمت اللہ خان اجنٹ خان مذکور کے یہ اقرار کرتا ہے کہ اگر سرکار انگریز کا ارادہ ترائی مکران مین تار برقی بنانے کا ہو تو اوس صورت مین ہم بدل و جان مقام کلمت بندر سے گوادر بندر تک اوسکی حفاظت کے اور نیز بہم پہونچانے مزدوران وغیرہ کے کوشش کرینگے اور اس کام کے لیے حسب منظوری خان کے جسقدر روپیہ سرکار موصوف تجویز کرے معرفت رزیڈنٹ متعینہ خلعت کے فقیر نور محمد خان کو ملا کریگا اور فقیر نور محمد خان مذکور دربارۂ حفاظت لوازمہ وغیرہ تار برقی کے اسطرح پر مدد دیگا کہ جسمین حرج کار واقع نہو مخفی نرہے کہ جملہ اشیاسے کی قیمت جو کسان متعینہ تار برقی خرید کرین از جانب خرید کنندہ کے دیا جایا کریگا۔

واضح رہے کہ ذمہ داری مذکور صرف بوجہ اوسکے عہدۂ نیابت کیج کی اوسپر فرض ہے۔

بعد تحریر امور مذکورۂ بالا کے روبرو میجر اف جی گولڈ اسمہ۔ اسسٹنٹ کمشنر سندہ اور رئیس رحمت اللہ اجنٹ خان کے بتاریخ ۲۴ جنوری ۱۸۶۲ء کے دستخط فقیر نور محمد خان کے ہوئے۔

مگر چند عبارت روبرو فقیر نور محمد خان نائب کیج کے لکھی گئی کہ جسکا ذکر ذیل مین ہے اور اوسپر دستخط رئیس رحمت اللہ خان کے بتاریخ یکم فروری ۱۸۶۲ء کے ہوئے۔

لفظ گوادر بندر سے جملہ علاقہ موقوعہ اندر سرحد گوادر کے متصور ہے۔

واضح ہے کہ عہد وپیمان ہذا بیہ ۱۹۔ اگست ۱۸۶۲ عیسوی کو منظوری گورنر جنرل ہند کی با جلاس کونسل کے ہوئی۔

بیان فارس

ابتدا ے ۱۶۰۰ صدی یعنی ہنگام حکومت شاہ عباس کے انگریزون نے پہلے کار تجارت کا فارس مین مقرر کیا پہلے دو دلیر انگریز یعنی سر انتھنی شیرلی صاحب مع لپنے بھائی اور چند ہمراہیان دربار کے فارس کو گئے اور وہان لوگ اون سے بہت اخلاق کے ساتھ پیش آئے اور بعد ازان سر انتھنی صاحب موصوف از جانب شاہ عباس کے واسطے کرانے عہد وپیمان ساتھ بادشاہان یورپ کے نسبت پامال کرنے قوم ترک کو واجازت ملنے سوداگران انگریز کو واسطے کرنے کار تجارت ساتھ فارس کے بطور ایلچی واپس گئے۔

چنانچہ شاہ عباس کی عنایت سے قوم انگریز فرانسس اور ڈنمارک کے کارخانجات بمقام گون ٹرون مین کہ جسکا نام بادشاہ فارس نے بعد ازان بندر عباس کہ جو اب تک مشہور ہے رکھا تعین ہوئے۔

واضح رہے کہ شاہ عباس کی اجازت بہ نسبت پرتگیز کے جنہون نے ۱۵۰۸ء مین ماتحتی البوقرقی کے جزیرہ ہرمز موقوعہ دہانہ خلیج فارس کو کہ جو مقام گون ٹرون سے چندان فاصلہ پر نہین ہے فتح کر کے دخل کر لیا تھا کمتر تھے اور اونکے نکال دینے کا ارادہ کیا اور اس عزم مین انگریز جو اوندنون مین مشغول لڑائی ساتھ پرتگل کے تھے شریک شاہ عباس کے ہوئے اور ۱۶۲۲ء مین شاہ عباس موصوف نے ایک اقرارنامہ مندرجہ حاشیہ درباب دینے نصف مال لوٹ جزیرہ مذکور کا و نیز نصف محاصل آیندہ گون ٹرون اور ہرمز کے ساتھ انگریز کے قرار دیا چنانچہ قوم پرتگیز نکال دیے گئے اور وعدہ شاہ فارس کا وفا ہوا۔

مضمون اقرارنامہ مذکورۂ بالا کا کہ جو مندرج بالا مین ہے حسب ذیل ہے۔

اول

یہ کہ جب تک قوم انگریز خوش ہولینا سپاہیان فارس کسی قسم کی لوٹ مین یعنی جواہر اور سونا وچاندی وغیرہ وجہونر

واضح رہے کہ کارخانہ گون ٹرون کا ۱۷۶۱ء تک بہ تردد اور نقصان تمام جاری رہا آخرکار بباعث ظلم گورنر لار کے اوٹھہ گیا۔

واضح رہے کہ وفات شاہ عباس سے کہ جو ۱۶۲۹ء مین واقع ہوئی جلد تر خاندان شفادین کو پایہ اختتام کو پہونچایا چار بادشاہان کمزور اوس خاندان کے متواتر تخت نشین ہوئے اور اونکے عہد حکومت مین ترکون نے سلطنت فارس کے عمدہ عمدہ صوبہ مغربی کو الگ کر لیا حاکم عرب متعینہ مسکٹ نے جزیرہ ہاے موقوعۂ خلیج فارس کو بقبضہ اپنے کیا اور افغانان از قوم ابدلی نے اپنے کو ہرات اور جلجس موقوعۂ قندہار مین آزاد قرار دیا ۱۷۲۲ء مین یعنی اندر ایک صد سال بعد وفات شاہ عباس کے محمود والی قندہار نے اصفہان کو گھیر لیا اور شاہ حسین نے اپنا تاج اوسکو چھوڑ دیا۔

واضح رہے کہ خاندان افغان تھوڑے روز تک رہا ۱۷۲۵ء مین محمود خفقانی ہو کر مر گیا اور ۱۷۳۰ء مین اوسکا بھتیجا بروقت بھاگنے نادر قلی خان یعنی مشہور نادر شاہ کے جنگل مین مارا گیا اور جانشین اشرف چھوڑ دینے تاج شاہ حسین کے اوسکا بیٹا تاماسک نے خطاب شاہی کا پایا اور ہمیشہ کرنے کوشش ناتوان در بارہ پھر حاصل کرنے تاج سے باز نہین آتا تھا چنانچہ اوسنے بادشاہ روس سے ایک عہد و پیمان متضمن دیدینے کل علاقۂ فارس موقوعۂ کاسپین سمندر پر بشرط نکال دینے قوم افغانان کے اوسکے ملک سے اور پھر ملنے تاج اوسکے قائم کیا

دوم

آمدنی بندر عباسی سالانہ یعنی گون ٹرون سے نصف انگریز کو تقسیم ہوا کریگی اور جو جہاز انگریزی بندرگاہ سے ہو کر جاوے اوسپر خراج معاف ہے

سوم

ہر سال تین راس اسپ کہ منجملہ جنکے دو مادین ہون گے اونکے پاس بھیجے جاوین۔

شرط اول کہ دو مردمان سپاہی ہمیشہ واسطے حفاظت خلیج کے تعینات رہین۔

دوم انگریز قلعہ ہاے پورٹگل کو شاہ فارس کے قبضہ مین دیدین کہ جس سے انگریز شاہ فارس کے دوست شمار کیے جاوینگے

شرط اخیر شاہ مذکور کو اول چوکی اجلاس کونسل مین ملا کرے اور اونکے تواجنیون کے مرتبہ کا لحاظ رہے فقط۔

اور اوسی مراد سے اوسنے ایک عہدنامہ ساتھ ترکون کے بہی جنکی سلطنت سمت مغرب اور شمال کو بڑھتی جاتی تھی کیا اور بلا چند سے غور بخاطر تمسپ کے دربار ہاے سنٹ پٹرس برگ اور کانسٹنٹی نوپل نے ایک عہدنامہ کہ جسکے رو سے ملک فارس کو آپس مین تقسیم کر دیا ۱۷۲۴ عیسوی مین قرار دیا۔

مخفی نرہے کہ صرف بوجہ لیاقت اور کارگذاری نادر قلی خان کے کہ جنہون نے اپنی جوانمردی اور دلیری کے لیے بڑی شہرت پائی تھی نصیب تمسپ کا پھر چمکا ۱۷۲۷ع مین نادر قلی تمسپ کی چھوٹی فوج کا سپہ سالار مقرر ہوا اور تمام خراسان سے شاہ حسین کے بیٹے کو قبضہ کروایا اور آخر ۱۷۳۰ع مین حاکمان افغان ملک فارس سے نکال دیے گئے اور اونکے بہت سے ہمراہیان تلوار سے مارے گیے غرضکہ ایک مرتبہ اور بباعث شاہ تمسپ کے تخت خاندان شفادین مین آیا شاہ تمسپ نے بعوض خیرخواہی کے نادر قلی کو ملک خراسان میزن ڈران سیستان اور کرمن کا دیدیا۔

تمسپ شاہ نے صرف براے نام دو برس تک سلطنت کیا اور بعد اوسکے نادر قلی نے اوسکو تخت سے اوتار کر بیج کسال تمام تاج قبول کیا بعد نادر شاہ سلطنت فارس کی چند روز تک اپنے جلال سابق پر پہونچ گئی تھی اور واضح رہے کہ نادر شاہ نے نہ صرف اون ملکون کو کہ جسکو ترکون اور روس والون نے فتح کیا تھا لے لیا ملک سندہ قندہار کابل مع اور تمام ملک موقوعہ نالہ اکشس اور سمندر کسپین تابع کر کے اپنی فوج دہلی کو لایا اور مغلون کی دارالخلافت مین قتل اور لوٹ کرا کر شاہ دہلی سے تمام ممالک موقوعہ جانب غروب دریاے سندہ اپنے لیے چھوڑ والیا ۱۷۴۷ع مین نادر شاہ مارا گیا اور اندر چند روز بعد اوسکی وفات کے وہ قوت سلطنت کہ جو اوسنے از سر نو پیدا کی تھی پراگندہ ہوگئی اور احمد خان ابدالی نے اپنے کو افغان کا بادشاہ قرار دیکر قندہار اور ہرات کو لے لیا اور بنیاد ایک سلطنت کی جو بباعث اوسکی فتوحات کے کہ نادر شاہ سے زیادہ تر تیز تھی بڑہ گئی تھی ڈالا اور شاہ رخ اندہا پوتا نادر شاہ کو صرف صوبہ خراسان کا ملا تھا اور صوبہ مذکور کو احمد خان نے اوسکو بطور قبضہ ارادیہ کے عطا کیا تھا مگر جلد بعد بہت سے قصبہ اوسمین قائم کیے گئے دکھن او پچھم صوبہ لار کے فارس اور عراق اور بجن اور سیرن و یران کو کریم خان کہ ایکے از قوم زند تھا فتح کیا او شاہ اسمعیل نامے ایک شاہزادہ خاندان شفادیان کا جو شاہ حسین کا ہمشیرزادہ تھا بہانجا بادشاہ مقرر ہوا واضح رہے کہ وہ صرف بطور ایک تیلہ کے تھا اور اخیر کو

قبضہ ہوگیا

قید ہوگیا اور باگ حکومت سلطنت کی بدست کریم خان کے رہی کریم خان ایک حاکم عادل اور عقلمند تھا چنانچہ اوسنے درباره پھیلانے اور ترقی دینے کار تجارت کے بڑی جانفشانی کی اور اوسکی عہد مین انگریزون نے کہ جنہون نے کہ سابق مین گون برون کو چھوڑ دیا تھا ایک فرمان نمبری ۲۱ مشعر قائم کرنے کارخانہ تجارت بمقام بوشہر خلیج فارس کے ۱۷۶۳ء مین حاصل کیا۔

۱۷۷۹ء مین کریم خان بعد حکومت قوی ۲۶ برس کے مرگیا واضح ہو کہ اوسکی اولاد اون بلوون جدید کہ جسمین ظلم شدید ہوئے اور جسمین کریم خان کے چار دن بیٹون کے ہاتہ پاؤن ظلم سے کاٹ لیے گئے یہی علامت تہی اور انجام اوسکا یہ ہوا کہ آغا محمد خان یکے از قوم کجر و بانی خاندان حال کا تھا اوپر تخت فارس کے ۱۷۹۵ء یعنی بر وقت اختتام بلوہ کے بیٹھا۔

۱۷۸۸ء مین جعفر خان بھتیجا کریم خان کا جو خاندان زند سے سب سے پچھلا تھا عہد حکومت مین مختصر انگریزون نے کہ جو بلوہ مسطورہ بالا مین مبتلا چند فتوحات۔ کے ہوئی تھی معرفت اونکے سردار مقیمہ بصرہ کے دوسرا فرمان نمبری ۲۲ درباره جاری رہنے کار تجارت ملک فارس مین بلا روک ٹوک کے حاصل کیا۔

واضح رہے کہ آغا محمد خان جو بہت روز تک بادشاہت فارس مین ایک صوبہ عظیم کا حاکم تھا مگر ۱۷۹۵ء تک آزاد نہین قرار دیا گیا تھا بر وقت لڑائی روس کے بمشکل تمام اپنی قوت اصلی کو پہونچا ہراکلیس ولی گورگیانی پریشانی ملک فارس کو اپنا موقع غنیمت اور مفید متصور کرکے ۱۷۸۳ء مین تابعداری فارس سے نکل کر کتھراین ثانی کی اطاعت قبول کی اور کتھراین موصوف نے اوسکو اپنی پناہ مین لیکر اوسکے ملک پر اوسکو بحال رکھا ۱۷۹۵ء مین آغا محمد خان نے عزم سزادہی قوم کورگیان کی بباعث اونکے نافرمانبرداری کے کیا اور بوجہ اضطراب کوچ کر ولی مذکور کو ملک روس سے مدد نہ مل سکی چنانچہ سوا ے کسان نوجوان اور خوبصورت کے کہ جنکو وہ قید کر لایا باقی جملہ باشندگان پر قتل عام کا حکم دیا بعد ازان فارس پر فوراً ایک روسی فوج نے حملہ کیا اور فتح کرکے طہران کو جاتی تھی مگر بباعث وفات شاہزادہ کے جو ۱۷۹۶ء مین واقع ہوئی وے اس کام سے باز رہ کر واپس آئی سال آئندہ مین آغا محمد خان جو نہایت شوخ اور قابل منجملہ بادشاہان فارس کے تھا مارا گیا اور اوسکا بھتیجا فتح علیخان اوسکا جانشین ہوا اور اوسکے عہد مین

زیادہ تر دوستی باہم انگریز اور فارس کے بباعث خوف لڑائی افغان کے اوپر ہندوستان کے
و عزم لڑائی فرانسس کے اوپر ممالک یورپ عملداری انگریز کے و بغرض قوی کرنے زور انگریزون
کے طہران مین شروع ہوئی —

واضح ہے کہ اوس فتح کے باعث سے کہ جو ہندوستان پر بباعث چڑہائی نادرشاہ اور احمد شاہ
ابدالی کے ہوئی بہ نسبت اس امر کے یقین ہوگیا کہ ہندوستان پر وقت ملنے موقع کے کسی
حاکم افغانستان کی چڑہائی ہوگی —

۱۷۹۶ء مین جمال شاہ پوتا احمد شاہ ابدالی بہ ارادہ رہا کرنے خاندان تیمور کو اطاعت مرہٹون
سے اور بحال کرنے اونکو اوپر حکومت اونکی کے لاہور کو چلا مگر بباعث فساد موقوعہ خود اوسکی
عملداری کے اوسکو دوسرے سال مین واپس آنا پڑا مگر سامان لڑائی ہذا اور لڑائی فرانسیسیون
کا اوپر ہندوستان کے اور فرستادگی خفیۃ ایک ایلچی کا از جانب نپولین کے بغرض تعین کرنے
اپنا زور اوپر ملک طہران کے انگریزون کو بہ نسبت کرنے تدبیر دربارہ حفظ رکھنے اپنی حکومت
ہندوستان کو مجبور کیا چنانچہ کپتان ملکم صاحب از جانب انگریز بطور ایلچی کے ملک فارس مین
واسطے کرنے عہد وپیان دوستی اور تجارت کے روانہ ہوئے اور اونھون نے ۱۸۰۱ء مین وزیر
فارس سے دو عہد وپیان کہ جنکی منظوری بادشاہ کے بذریعہ فرمان کے ہوئی قایم کی اور از روے
مضمون شرائط عہد نامہ نمبری ۲۳ کے بادشاہ فارس نے وعدہ دربارہ خراب و خستہ کرنے
ملک افغانستان کے درصورت اونکی چڑہائی اوپر ملک ہندوستان کے اور نیز قیام نہ پکڑنے دینے
قوم فرانسیس کو ملک فارس مین کیا اور درصورت واقع ہونے لڑائی مابین فارس اور فرانسیس
خواہ افغان کے انگریز بادشاہ کی مدد مع سامان لڑائی کے کرین گے مخفی نرہے کہ عہد نامہ نمبری
۲۴ کی رو سے جو دربارۂ کار تجارت کے تھا جملہ حقوق کارخانجات تجارت سابق کے
بحال ہوئے بلکہ اور چند امور ایزاد کیے گئے اور محصول جو خریدکنندگان سے لیا جاتا تھا تخفیف
ہوکر ایک روپیہ سیکڑا تعین پایا —

۱۸۰۴ء مین یعنی ہنگام لڑائی باہم فارس اور روس کے کہ جسکا آغاز چڑہائی جارجیا سے ہوا
بادشاہ فارس عہد اوٹھا نہ سکا بہت سی انقلاب اور بخوف لیے جانے بدلا قتل سپہ سالار روسیون کا

جو از جانب روسیون کے ہونے والا تھا اپنے کو نپولیون کے پناہ مین کہ جو اوسوقت نہایت بیقدر تھے کیا اور اونسے دربارہ ملاپ فرانسیس کے التجا کی —

واضح ہے کہ اوسکو مطلب عہدنامہ ۱۸۰۱ء کا جو از جانب انگریز ہوا تھا اور اونکے انکار درباب دینے مدد بمقابلۂ روس کے کہ جسکا ازروے عہدنامہ مذکور کے وہ دعویدار تھا اوز خیال جسکے اوسنے معرفت اپنے ایلچی آغا محمد نبی خان کے دوستی فرانس کی چھوڑ دینے کا اقرار کیا تھا بہت ملال ہوا فرانسیسون کا ارادہ یہ تھا کہ روسیون سے اون صوبون کو جو فارس سے چھین لیے گئے تھے پھر بحال کرا دین اور نیز یہ کہ بادشاہ کو ایشیا سے لڑائی اور افسران لڑائی واسطے درست کرنے فوج بطریقۂ انگریزی کے دین تاکہ ہندوستان ہوکر افغانستان پر چڑہائی کرے اور فوج فرانسیس اپنے ملک ہوکر ہندوستان پر چڑہائی کرے چنانچہ یہ عہدنامہ ساتھ صلح کے باہم نپولین اور بادشاہ سکندر کے بمقام تلست کے قرار پایا لیکن اسکے باعث سے انگریزون نے کوشش دربارہ پھر حاصل کرنے رسوخ دربار طہران مین اور نیز بچانے اپنی حکومت ہندوستان کو بذریعہ کرنے سلسلۂ دوستی جملہ سرکارہاے سرحد مغربی کے کیا چنانچہ امراے سندہ رنجیت سنگہ اور سرکار کابل کے پاس پیغام بھیجے گئے اور سر جان ملکم صاحب موصوف بطور ایلچی کے ملک فارس مین پھر بھیجے گئے ناگاہ سر ہارفورجونس صاحب از طرف بادشاہ انگلستان کے بلا مشورہ سرکار ہندوستان کے اور بلا واقفیت تدبیرات قرارداده کے بطور وکیل مطلق کے بھیجے گئے چنانچہ یہ ماجرہ آخر کو بڑا پیچیدہ ہوگیا اور انجام اوسکا یہ ہوا کہ ہردوسرکار کی ہنسی فارس والون کے نزدیک ہوئی سر جان ملکم کو ہنگام پہونچنے سر ہارفورجونس صاحب کے بمقام بمبئی کے جو فارس کو جاتے تھے ہدایت بہ نسبت اس امر کے ہوئی کہ وہ بنظر قائم کرنے دوستی ساتھ پاچا اور دیگر سرداران عرب کے بغداد کو بطور ایلچی کے جاوین او سر ہارفورجونس صاحب مذکور کو واسطے کرنے عہد پیمان کے طہران مین چھوڑ دیوین مگر نسبت اور سب امورات کے فارس کا جانا مقدم تھا نظر بران اوسکا جانا ملک فارس مین بلا توقف پر ضرور تھا چنانچہ سر جان موصوف ملک فارس مین جا پہونچے اور بادشاہ کو ہنوز یقین وفا ہونے اوس وعدہ کا کہ جو فرانسیسون نے دل کھولکر کیا تھا کہ جس سے اوسکا دل خوش تھا تھا لیکن مرتبۂ سرکار انگریزی کو باعث پیغام سابقۂ فرانس کے

ذلیل سمجھکر جاپا کہ حضور شاہی سے نکال کر ساتھ تواطمینان متعینۂ سرار کے عہد و پیمان قرار پائے
کہ جس سے سرجان موصوف کو امید دوستی کی نظر نہ آئی نظر بران اونہون نے یکایک ملک فارس
کو چھوڑ کر روانہ کلکتہ کے ہوتے اور لارڈ منٹو صاحب کو واسطے کرنے طیاری برائے دخل کرلینے
جزیرۂ خزک کو کہ جو خلیج فارس مین ہے کہ جس مقام سے عہد و پیمان اور لڑائی ہر دو امراز جانب
ہر دو سرکار ہو سکتا تھا آمادہ کیا اور سرہار فورجونس صاحب کو ہدایت دربارہ رہنے مقیم بمقام بمبئی
کے تا معلوم کرنے نتیجہ پیغام جان ملکیم صاحب کی ہوئی تھی مگر بعد ازان یہ ہدایت ہوئی کہ جسوقت
ملکیم صاحب خواہ بلا حصول مطلب یا بعد قائم کرنے عہد و پیمان کے واپس آوین یعنی سرہارفورجونس
صاحب فوراً فارس کو جاوین اسلیے بروقت واپس آنے سرجان ملکیم صاحب کے وہ فوراً
طہران کو روانہ ہووے اور ہدایت دربارہ ملتوی کرنے پیغام کے اونکے پاس بعد بہت عرصہ کے
پہونچی چنانچہ وہ طہران مین اوسوقت پہونچا کہ جب بادشاہ کو بالکل اعتبار قول فرانسیسون کا
جو باعث صلح ساتھ فارس کے اور عداوت انگریز کے پورا نہ کرسکے جاتا رہا تب اوسکو دربارہ قائم
کرنے عہدنامہ کے کچھ دشواری نظر نہ آئی چنانچہ ایک عہدنامہ نمبری ۵۲ قرار پایا اور از روے
اوس عہدنامہ کے جو ۱۲ مارچ اور بعد ازان کچھ تبدیل ہو کر ۱۵ مارچ ۱۸۰۹ع کو قرار پایا تھا
جملہ عہدنامجات جو سابق مین ساتھ بادشاہ اور حاکمان یورپ کے ہوتے تھے منسوخ ہوگئے اور
یہ اقرار کیا کہ فوج یورپ کو اپنے ملک ہو کر ہندوستان کیطرف نہین جانے دینگے اور
انگریزون نے دربارہ کرنے مدد فوج کے اوسحالت مین کہ جب فارس پہ کوئی فوج یورپ
کی چڑھائی کرے وعدہ کیا اور یہ بھی وعدہ کیا کہ درصورت واقع ہونے کوئی لڑائی مابین فارس
اور افغانستان کے سواے کرنے بیچ بچاؤ کے اور کسیطرح کی طرفداری نہین کرینگے اور عہدنامہ
ہذا کو بشرط اون تغیرات کے جو مابعد مناسب معلوم ہون لارڈ منٹو صاحب نے منظور کرکے
سرایچ جونس کو ہدایت دربارہ واپس آنے از ملک فارس کے کی اور بعد ازان سرجان
ملکیم صاحب کو بطور ایلچی کے دربارہ کرنے اور انتظام کے بادشاہ کے پاس بھیجا اس اثنا مین
سرایچ جونس کو حکم نسبت اس امر کے انگلستان سے آیا کہ تا پہونچنے دوسرے وکیل مطلق
یعنی سرگور اوسلی صاحب کے کہ جسکی رسائی سرایچ جونس اور سرجی ملکیم دونون سے زیادہ تھی

وہ ملک طہران مین ہے چنانچہ ۱۴ مارچ ۱۸۱۲ء کو ایک عہدنامہ نمبری ۲۶ از جانب سرگور اوسلی صاحب کے بربنا عہدنامہ قرار دادہ ۱۸۰۹ء کے قرار پایا مگر انگلستان مین چند تبادلات دیگر عہدنامہ مین ہوئین غرض کہ ۱۸۱۴ء مین عہدنامہ نمبری ۲۷ قرار پایا۔

واضح رہے کہ بعہد حکومت فتح علیشاہ کے ملک فارس گردشون سے محفوظ رہا مگر باعث لڑائی روسیون کے بڑی سختی رہی صوبہ جارجیا میگریلیا داغستان سروان وکاراباغ اور تالش کے اوسمین سے نکل گئے اور سرکار انگریز کی جس کاروائی سے فوج روسیون کی آگے نہ بڑہ سکی اکتوبر ۱۸۱۳ء مین گلستان مین صلح ہوئی اور ایک عہدنامہ دربارہ قائم کرنے سرحد مابین سلطنت روس اور فارس کے کہ جسکا ٹھیک تصفیہ منحصر اوپر فیصلہ کمشنران کے رہا قائم ہوا واضح رہے کہ کچہ روز تک براے نام صلح رہی مگر دربارہ سرحد کے اکثر نزاع اور قباحت ہوئی روسیون نے گوکچا کو جسے فارس والے اپنا قرار دیتے تھے اپنے قبضہ مین کرکے اوسکے چھوڑنے سے منکر ہوئے غرض کہ ۱۸۲۶ء مین پھر مخالفت شروع ہوئی اور پہلا حملہ از جانب عباس مرزا شاہزادہ فارس کے ہوا بروقت شروع ہوے لڑائی کے فارس والون نے ازروے شرط مندرجہ دفعہ ۴ عہدنامہ ۱۸۱۴ء کے سرکار انگریز سے مدد زر نقد یا فوج کی طلب کی مگر بعد چندے تحقیقات انگریزون نے دینے مدد سے اس بنیاد پر انکار کیا کہ مخالفت پہلے از جانب فارس کے شروع ہوئی اور اسکا تصفیہ بذریعہ عہدنامہ کے ہوجانا چنانچہ یہ تصفیہ سرکار انگریز کا بادشاہ فارس کو کہ جسکو یہ خیال ہوگیا تھا کہ روسیون کا گوکچا پر قابض ہونا ہماری سلطنت پر ظلم کرنا متصور ہے ناگوار ہوا واضح رہے کہ اس لڑائی مین فارس والون کا بہت نقصان ہوا لیکن آخرش کو باعث بیچ بچاو ایلچی انگریزی کے ایک عہدنامہ صلح کا ۲۲ فروری ۱۸۲۸ء کو بمقام ترکومنچائی کہ جسکے روسے فارس والون نے صوبہ اریوان اور نقشیوان کا روس والون کو چھوڑ دیا اور نیز اخراجات لڑائی کے دینے کو قبول کیا قرار پایا اور شاہ روس نے عباس مرزا ولیعہد کو وارث اور جانشین تخت فارس کا مقرر کرنے کا اقرار کیا۔

واضح رہے کہ عہدوپیمان مذکورہ بالا کے قائم ہونے پر ایلچی انگریز کو موقع [illegible] خرید کرلینے منسوخی دفعات ۳ و ۴ عہدنامہ قرار دادہ ۱۸۱۴ء کا بدین دو لاکھ روپیہ سکہ تومان یعنی خراج

ایکسلام کا بذریعہ تقسیم کرکی ایک عہدنامہ جدید نمبری ۹ ہوکا کیونکہ دفعات مذکور بہت سخت اور تردد پیدا کرنیوالی
تھین بلکہ ساتہ سرکار فارس سکے مقابلہ کی باعث تہین دفعات سوم وچہارم کی منسوخی کی باعث سے
دفعات ۶و ۷ بہی منسوخ ہوئین —
اکتوبر ۱۸۳۳ء مین فتح علی شاہ مرگیا اور اوسکا بیٹیا مرزا عباس بہی ایکسال پیشتر مرگیا تھا
بزور روس اور انگلستان سکے محمد شاہ بیٹا مرزا عباس کا باوجود مقابلہ چند شاہزادگان خاندان
شاہی سکے تخت نشین ہوا بعد اپ یورپ کے ۱۸۱۵ء مین اوربہیز رفع ہوجانے اون خطرون
سکے کہ جسنے دوستی فارس کو مبالغہ کر دیا تھا کوئی تدبیر دربارۂ قائم رکھنے رسائی کونسل ہاے
فارس نکے کہ جسکو انگریزون سنے بذریعہ عہد وپیمان ۱۸۱۴ء کے جو بمقام طہران کے قرار پایا
محفوظ رکھا تھا نہین کی گئی بلکہ خلاف اسکے بہت سی باتین بنظر دلشکنی کرنے شاہ کے اور
نیز اس امر کا خیال دلوانے اوسکے دل مین کہ انگلستان کو ہماری سلطنت کا امن رہنا ناگوار ہے
کی گئین واضح رہے کہ انقلاب انتظام یعنی بھیجدیا جانا قرابت سندان فارس کا گورنمنٹ ہند کو
اور بجاے اونکے بہیجا جانا ایک ایلچی گورنر جنرل کا بطور وکیل مطلق کے جو ۱۸۲۳ء مین واقع ہوا
باعث رنج کا ہوا اور شاہ نے کہ جسکو یہ گمان ہوا کہ اس انقلاب کے باعث سے نہ صرف زوال
ہمارے مرتبہ کا ہے بلکہ خطرہ ہماری حکومت کا بہی ہے بہت افسوس سے اوس تغیر کو قبول
کیا مخفی نرہے کہ اوس لڑائی نے جو دربارۂ پیغام ۱۸۰۸ء کے باہم تاج اور سرکار ہندوستانی
کے ہوئی تہی اوسکی عزت کو بنظر سرکار ہندوستانی کے بہت کچھ کر دیا تھا اور اوسکو یہ بہی یقین ہوا
کہ اون کارروائیون کی باعث سے جو سرکار ہندوستانی نے بمقابلہ ڈاکوان متعلقہ خلیج فارس
سکے ۱۸۱۹ء مین کیا تھا اوسکی حکومت پر ظلم ہوگا واضح رہے کہ دربارۂ ترقی دوستی ساتہ فارس
کے چندان فکر نہین کی گئی یہانتک کہ بعد عہد وپیمان ترکومانچائی کے اور منسوخی عہد وپیمان
۱۸۱۴ء کے ایک تدبیر کہ جسے شاہ نے صرف بخیال اوس تردد زر نقد کے جو باعث دینے
تاوان روسیون سکے ہوا تھا قبول کیا اور اس امر مین عجب نہین ہے کہ طہران مین روسیون
کے سامنے سرکار انگریزی کا زور کم ہوجاتا —
کئی برسون تک شاہ نے دربارۂ تبدیلی عہدنامہ ۱۸۱۴ء اور بعوض دفعات منسوخ شدہ کے اور

قائم کیے جانے ایسی شرائط محافظت کے کہ جس سے صاف ثابت ہو کہ سرکار انگریزی کی مرضی خفظ کمینے آزادی فارس کی ہے عذر معذرت کیا مگر کوئی تدبیر نسبت پوری کرنے امید شاہ کی نہین کی گئی اور اخیر کو بعد مدت کے ۱۸۲۳ء مین سرکار انگریز نے اپنے حکام متعینہ فارس کو بابۂ تبدیل کرنے عہدنامہ کے عہد وپیمان کرنے کی اجازت دی اور واضح ہے کہ اونکے غلبہ کے باعث سے روس والون کو بالکل جگہ مل گئی اور عہد وپیمان ۱۸۳۰ء تک جاری رہا حالانکہ کچھ نتیجہ نہین ہوا ... برس تک سوداگران انگریزی کو ملک فارس مین کوئی عہد وپیمان دربارۂ حفاظت سوداگری کے چلتا نہین نظر پڑا سوا اوسقدر کے کہ جو بذریعۂ دوستی عام باہم ملک انگلستان اور فارس کے ہوئی تھی اور نیز ایک فرمان نمبری ۲۹ جو دربارۂ منسوخی محصول گھوڑون کے تھا جاری ہوا ۱۸۳۶ء مین دوسرا فرمان نمبری ۳۰ دربارہ اجازت ہونے سوداگران انگریزی کو بنسبت دینے اوسیقدر محصول کے جو سوداگران روس سے لیا جاتا ہے جاری ہوا واضح رہے کہ منشاء عہد وپیمان ۱۸۴۱ء کا یہ تھا کہ بعد اسکے ایک عہدنامہ دربارۂ کار تجارت کے بھی قرار پاوے مگر اوسکی تعمیل نہین ہوئی اور سرکار فارس نے بیان کیا کہ از روے عہدنامۂ قرار خراج ۱۸۱۴ء کے عہد وپیمان تجارت کہ جسکو سابق مین سرجان ملکم صاحب نے قرار دیا تھا منسوخ ہوگیا اور حکام انگریز یعنی مسٹر ایلس صاحب اور مسٹر ماریر صاحب نے ۱۸۱۴ء مین ایک ضابطہ کا خط بنام شاہ کے بانیمضمون بھیجا تھا کہ عہدنامۂ ۱۸۱۴ء کے نیچے دربارہ قائم رہنے سوداگری کے بھی تحریر کیا جاے مگر شاہ نے اس امر کو قبول نکیا چنانچہ ۱۸۴۱ء تک یہ ماجرا اسیطرح پر اختلاف مین رہا اور سنہ مذکور مین ایک عہد وپیمان تجارت نمبر ۳۱ کہ جسکے روسے سوداگری انگریز اور فارس کی اوسیطرحپر قائم کی گئی کہ جسطرحپر اور مقرر قومون کے ساتھ ہوئی تھی قرار پایا اور بمنشاء عہد وپیمان مذکور کے کارخانہ جات تجارت بھی دو ملکون مین تعین کرنا قرار پایا۔

۱۸۴۴ء مین ایک فرمان نمبری ۳۱ مشعر اختیار کرنے کارروائی بنظر بچا لینے سوداگران کے درحالت مفلسی یا دیوالہ کے قرار پایا۔

۱۸۴۸ء مین جسوقت کہ سرکار انگریزی نہایت کوشش دربارہ بند کرنے سوداگری غلامان افریقیہ کی کر رہی تھی ایک عہدنامہ نمبری ۳۳ ازجانب شاہ مشعر امتناعی آمد غلامان کے ملک فارس مین بذریعۂ

براہ سمندر دینے قرار پایا واضح رہے کہ خادم دین خصوصی سوداگری غلام مین نہایت برخلاف ہوئی اور شاہ نے انکو انکے مقابلہ کے لائق نپایا کہ جس سے وہ صاف صاف ممانعت بہ نسبت آمد غلامان بیچ حکومت اپنی کے کرتا اگرچہ کہ گذر براہ خشکی کے ممکن نہین ہے صرف اس خیال سے اونکی نسبت اونکی آمدنی ازراہ سمندر کے ممانعت کی اور ۱۸۵۱ء مین ایک فرمان مشعر گرفتاری و تلاشی اون جہازون کے کہ جنمین شبہہ سوداگری غلامان کا ہو جاری ہوا۔

واضح رہے کہ پہر فتح افغانستان کی خاصخان کچہر کو کہ جنھون نے اپنے حقوق حکومت اوس ملک کے اوسیقدر رہا سے کہ جیسے زمانہ بادشاہان شفادین کے تھے ہمیشہ ایک اچھا خواب و خیال رہا۔

واضح رہے کہ جو روسیون نے پہلا کام بعد مصالحہ ۱۸۲۸ء کے کیا سو یہ تھا کہ فتح علی شاہ کو اونکے حوصلہ نسبت فتحیابی شرقی کے جرات دی اور اسکو ایک وسیلہ دربارۂ غیر واجبی قائم کرنے اپنا اختیار دریا سندھ تک سمجھا فتح علی شاہ نے دو حیرانیان عدم فتحیاب اوپر افغانستان اور شہر ہرات کے جو کیچہ ملک ہے کین اور اوسکے بیٹے محمد شاہ نے جو ہمیشہ سے دوست روسیون کا اور دشمن انگریزون کا رہا منصوبہ اپنے باپ کو زندہ کیا اور ۲۳۔ نومبر ۱۸۳۷ء کو ہرات کو ساتھ فوج کثیر کے گھیر لیا وہ اس امر سے آگاہ اور مطلع تھا کہ کسی جنبش مخالفانہ سے جو ہرات پر کیجاوے سرکار انگریزی کو ناگوار ہوگا اور باعتبار مدد روس کے اوسنے جملہ عرض جو دربارہ تصفیہ کرنے قصہ ساتھ شاہ کمران والی ہرات کے بذریعہ عہد و پیمان دوستانہ کے ہوا تھا انکار کیا اور پیغام سرکار انگریزی کو بہت حقیر کیا کہ جس سے ایلچی نے مجبور ہو کر جھنڈا اینچا کر دیا اور اخیر کو دوستی فارس کی قبول کی واضح رہے کہ بنظر بازگردانی شاہ کو اوسکے ارادہ حوصلہ مندسے جزیرۂ خرک موقوصہ خلیج فارس مین دخل کر لیا گیا کہ جسکے باعث سے بعد محاصرۂ دس مہینے کے کہ جس عرصہ مین اوسکی ساری کوششین دربارہ لینے شہر کے بباعث جانفشانی اور لیاقت ایلڈرڈ پوٹنجر صاحب ایک جوان افسر انگریزی توپخانہ کے پامال ہوگئین تھین اوسکو ہرات سے ہٹ آنا پڑا واضح رہے کہ بعد واپس آنے افواج انگریزی ملک افغانستان سے شاہ کمران کو اوسکے وزیر یار محمد خان نے کہ جسنے اپنے کو ظاہرا تابع مین شاہ فارس کے قرار دیا تھا مگر فی الحقیقت آزاد

آزاد رہا مگر ڈالا فقط۔

اگست ۱۸۴۸ء عیسوی مین محمد شاہ مرگیا اور اوسکی جگہ پر اوسکا بیٹا نصیر الدین جو اب بادشاہ ہے
تخت نشین ہوا ۱۸۵۱ء مین بعد وفات یار محمد خان والی ہرات کے اوسکا بیٹا سید محمد خان
اوسکا جانشین ہوا سید محمد خان نے اپنے کو قوت مین کم پاکر اور بخوف دہمکی امیر کابل کے اور
کوہندل خان والی قندہار کے فارس سے عذر خواہی کی اور شاہ فارس نے ایک فوج
ظاہرا بنظر تہ وبالا کرنے ترکون کے لیکن باطن مین واسطے دخل کرنے اوپر ہرات کے بہیجی
ایلچی انگریزی متعینہ طہران نے اس امر پر اونکو نصیحت کی اور چاہا کہ سرکار فارس صاف صاف
ظاہر کرین کہ اونکا کیا ارادہ ہے چنانچہ ۲۵ جنوری ۱۸۵۳ء کو سرکار فارس نے ایک عہدنامہ
نمبری ۴۵ پر دستخط کئے اپنی فوج اوپر ملک ہرات کے تا وقتیکہ کوئی دوسری فوج حملہ نکرے نہ بہیجے
نہ کسیطرح کی دست اندازی کسی امر مین بجز اوسقدر کے کہ جو عہد حیات یار محمد کے
ہوتی تہین دستخط کیا واضح رہے کہ اس مداخلت سے جو اوسکے ارادہ مین از جانب سرکار انگریز
کے ہوا سرکار فارس کو برا معلوم ہوا اور بہت سی علامتین خفگی اور ناخوشی کی ظاہر ہوئین کہ جنکے
باعث سے ہمیشہ دوستی ساتھ ایلچی سرکار انگریز کے جاتی رہی اور از سر نو فساد کا باعث ہوا
۱۸۵۴ء مین مرزا ہاشم خان کہ جو نوکری شاہ سے برطرف ہوا تہا واسطے پیغام انگریزی کے
مقام شیراز مین اجنٹ مقرر ہوا انگریز سرکار فارس نے اوسکی تقرری پر عذر کیا اور اوسکو دہمکایا
کہ اگر تم اپنے کام پر جاؤ گے تو قید کر لیے جاؤ گے بعد اسکے اوسکی جورو کو قید کر لیا جو کہ جملہ عذرات
وصلاح وغیرہ کو شاہ فارس ضد کرکے انکار کرتے تہے اسلیے ایلچی متعینہ طہران نے
اپنا جہنڈا اوکہاڑ کر علاقہ داری فارس سے ہٹا گیا بعد ازان ایک اشتہار بنسبت اس امر کے
از جانب سرکار فارس کے [illegible] ہوا کہ اوس مقدمہ مین فایدہ ایلچی سرکار انگریزی کا
بباعث سازش جورو مرزا ہاشم خان کے ہوا اس عرصہ مین محمد یوسف پوتا فیروز کے
از برادران شاہ شجاع نے سید محمد خان حاکم ہرات کو مار کر شاہ فارس کو واسطے مدد کی درخواست
کی تہی اور دسمبر ۱۸۵۵ء مین ایک فوج خلاف مضمون عہدنامہ قرار دادہ از جانب سرکار فارس کے
بہیجی گئی محمد یوسف قید ہوا اور ۲۶ اکتوبر ۱۸۵۶ء کو ہرات کو لے لیا جو کہ ہر طرح کی کوشش

دربارہ زیادہ کرنے سرکار فارس کو بہ نسبت رفع جھگڑا و نیز کرنے خوشامد سرکار انگریزی کے واسطے ذلیل کرنے اونکے پیغام کے کی گئی مگر کارگر نہوئی اسلیے بمبئی سے ایک فوج واسطے دخل کرنے جزیرہ خرک کے روانہ ہوئی اور پہلی نومبر ۱۸۵۶ء کو لڑائی قرار پائی مگر بعد ایک لڑائی مختصر کے مخالفت طرفین نے بذریعہ ایک عہدنامہ نمبری ۳۶ جو ۴ مارچ ۱۸۵۷ء کو بمقام پیرس مین قرار پایا تھا اختتام پایا واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا نے تحریر عہدنامہ جو دربارہ بند کرنے تجارت غلاموں کے خلیج فارس مین اگست ۱۸۵۱ء مین قرار پایا تھا کہ جو از روے دفعہ ۱۳ ماہ اگست ۱۸۶۲ء تک ملکہ اور آیندہ تک یعنی جبتک کہ کوئی فریق خاص کہ منسوخ نکرے جاری رہیگا اور کسی عہدنامجات سابق کو جو باعث لڑائی منسوخ ہوگئے تھے زندہ نہین کیا۔

۱۸۶۱ء مین تجویز دربارہ کرنے ایک عہد و پیمان باہم سرکارہاے ہندوستان اور فارس کے متعلق طیاری تاربرقی سرحد ترکستان سے بندر عباس تک ملک فارس ہوکر تاربرقی انگلستان سے ہندوستان تک کے حصہ کے لیے ہوئی بعد چندے ۲۵ اپریل ۱۸۶۲ء کو سرکار فارس نے شرائط قرار دادہ سے انکار کیا اسلیے تاربرقی از راہ فارس کے نہین بنی اور تاربرقی ترکستان اور ہندوستان کی خلیج فارس مین شامل ہوئی بعد ازان شاہ فارس نے ایک تاربرقی اپنی سرحد مین مقام خانقین سے سرحد ترکستان پر جو دوسری تاربرقی سے مقام بشیر پر جاکر ملے طہران اصفہان اور شیراز ہوکر بنوانے کا تصفیہ کیا بعد ازان ایک عہدنامہ نمبری ۳۷ متعلق طیاری تاربرقی مذکور کے باہتمام ایک انگریز کے اور نیز خرید کرنے لوازمات سرکار انگریزی سے اور اجازت دینے سرکار انگریز کو بہ نسبت استعمال کرنے اوس تاربرقی کے بشرط دینے اجرت معینہ کے دسمبر ۱۸۶۳ء مین قرار پایا۔

نمبر ۳۱

دفعات عہدنامہ جو ساتھ شیخ شاہ دوم والی بشایر کے ۱۲ اپریل ۱۸۲۳ء مین قرار پایا تھا مضمون ذیل سے ہے:۔

دفعہ ۱

انگریزون سے اشیاے آمدنی بار دانگی پر کچھ محصول نہین لیا جاویگا اور اوسیطرح پر

اون سوداگرون سے جو انگریزون کے ساتھ خرید فروخت کرتے ہین صرف اسی شرح سے محصول لیکره
کے لیا جاوے گا ۔

دفعہ ۲

امدنی اور بکری اشیاے اونکی بالکل بدست انگریزون کے رہیگی اور اگر کوئی شخص حیلہ کر کے
اونکو چھپ کر لادے گا تو ایسی صورت مین انگریز لوگ مجاز اونکی گرفتاری کے ہونگے
واضح رہے کہ تاریخ ہذا سے چار مہینے کے بعد دفعہ ہذا جاری متصور ہوگی ۔

دفعہ ۳

تا وقتیکہ انگریز یہان پر اپنا کارخانہ رکھین کوئی قوم یورپ کی مقام بشایر مین قیام نہین کرنے پا دیگی

دفعہ ۴

ملازمان و دیگر کسان متعلق کاروبار انگریزون پر بالکل حکومت اور محافظت انگریزون کی
رہیگی اور شیخ اور اوسکی توابعین کسیطرح پر اونسے مزاحمت نکرین اور نہ اونکے معاملات
مین دخل دیوین ۔

دفعہ ۵

درحالیکہ کوئی باشندہ کہ جو انگریزون کا قرضدار ہوا اور دینے سے انکار کرے شیخ اونسے
حسب رضامندی انگریزون کے دلوادیوینگے ۔

دفعہ ۶

ایک ٹکڑہ زمین کا حسب پسند انگریزون کے واسطے تعمیر مکان کارخانہ کے دیا جاویگا
اور ہر طرح کی آسایش دربارہ قایم کرنے اونکی تجارت کے بطرف شیخ واسطے تعمیر مکان
کارخانہ کے ہوگی اور اوسپر انگریز لوگ اپنا نشان کرینگے اور اکیس ۲۱ ضرب توپ واسطے
سلامی کے رہیگی فقط ۔

دفعہ ۷

ایک ٹکڑا اراضی کا انگریزون کو واسطے طیاری ایک باغیچہ اور ایک قبرگاہ کے دیا جاویگا ۔

دفعہ ۸

انگریزون سے اور نیز اونکے توابعین سے اونکی مذہب امین کسیطرح کی مزاحمت نہین کیجاویگی

دفعہ ۹

جو سپاہی یا کوئی نوکر یا غلام وغیرہ انگریز کے بھاگ جاوین تو شیخ اونکو پناہ ندے اور نہ نوکر رکھے بلکہ اونکو پاس انگریزون کے واپس بھیجے —

دفعہ ۱۰

اگر کوئی جہاز کی اسباب سوداگران ملک موضوعہ کارخانہ سے دور خرید یا فروخت کرین تو ایسی صورت مین ہر دار وقت کے پاس جو از جانب سرکار ہو حساب اوسکا بھیجا جاویگا اور منظور اسکے ایک آدمی اوسکا ہر وقت وزن اور سپردگی اون اشیا کے جنکی فروختگی اسطرح عمل مین آوے گی ہمراہ موجود رہے گا اور یہ فروختگی اور سپردگی محصول گھر مین ہوا کریگی —

دفعہ ۱۱

اگر اتفاقاً کوئی جہاز انگریزی ملک شیخ مین کنارہ سمندر پر آجاوے تو اس امر کی احتیاط رہے گی کہ کسیطرح پر لوٹا نجاوے بلکہ شیخ انگریزون کو ہر طرح کی مدد جو اوسکے امکان مین ہے درباره بچانی جہاز اور اوسکے اسباب کے دینگے اور صرف اوسکا از جانب سرکار انگریز کے ہوگا —

دفعہ ۱۲

شیخ اپنی رعایا کو بہ نیت خرید کرنے کوئی اسباب کسی جہاز انگریزی راستہ مین سوائے کنارے کے اجازت نہین دینگے،

مہر شیخ
شاد ودم

بادشاہی گرانٹ یعنی عطیہ نامہ جو ازجانب کریم خان بادشاہ فارس کے ۱۷۶۳ء مین جاری ہوا حسب ذیل ہے —

جو کہ خدا نے اپنے فضل سے کریم خان پر فتح بخش کر اوسکو کل بادشاہت فارس کا حاکم اعلی مقرر کیا اور اوسکی تخت مین بادشاہت مذکور کی امن اور صلح بذریعہ اوسکی فتحمند تلوار کے سونپا ہے اسلیے اب ہمارا یعنی کریم خان کا منشا یہ ہے کہ کل سلطنت زیر حکومت ہمارے خوب رونق پاوے اور رعایا بلندی سابق پر باعث ترقی کار سوداگری و عدل کی بہر ہو سکنے

واضح رہے کہ ہمکو اطلاع بہ نسبت اِس امر کے ہوئی ہے کہ رایٹ وارشپ فل ولیم اینڈرو
پیرالیس صاحب بہادر گورنر جنرل انگریز متعینۂ خلیج فارس باختیار تعین کرنے ایک کارخانۂ
تجارت کا مقام بشایر مین پہونچے ہین اور حسب الہدایت گورنر جنرل صاحب موصوف کے
مسٹر بنجمن جروس صاحب رزیڈنٹ نے ہمارے پاس مسٹر ٹامس ڈرن فورڈ صاحب اور
اسٹیفن ہاربیٹ کو واسطے حصول کرنے ایک عطانامہ دربارۂ اونکے حقوق سابق کے جوان
ملکون مین تھے بہیجا ہے اسلیے ہم برضامندی اپنی اور بوجہ رفاقت ساتھ قوم انگریز کے گورنر
جنرل موصوف کو بحق اوسکے بادشاہ اور کمپنی کے حقوق مندرجۂ ذیل کو کہ جسکی بخوبی احتیاط
ہوگی اور باپایداری تمام تعمیل کیجاویگی عطا کرتے ہین ۔

اول

بشایر مین یا اور لنگرگاہ موقوعہ خلیج مین جہان کہ جسقدر زمین سرکار انگریزی کمپنی پسند کرین
واسطے تعمیر ایک کارخانۂ تجارت کے دیجاوے اور اوسپر جسقدر توپ چاہین جو چھہ منی سے
بڑی نہو اوسپر چڑہاوین اور ملک کے جس مقام پر چاہین مکانات تجارت کی تعمیر کرین ۔

دوم

کسی اسباب آمدنی یا روانگی انگریزون پر جو بشائر یا اور کسی لنگرگاہ موقوعۂ خلیج فارس
مین ہو محصول نہین لیا جاوے گا بشرطیکہ وہ اپنے نام سے دوسرے شخص کا اسباب نہ لایا جایا کرین
اور انگریز لوگ اپنا اسباب تمام ملک فارس مے محصول بیجا کرین اور اون اسباب پر بمقام
بشائر یا اور کہین فروخت ہون اوسپر شیخ یعنی گورنر صرف بشرح سے سیکڑہ محصول معینہ اوپر
اسباب روانگی کے لیا کرینگے ۔

سوم

سوا اسے کمپنی موصوف کے اور کوئی قوم یورپ یا اشخاص دیگر خلیج فارس کے
کسی بندرگاہ مین اشیا سے اونی لانے نہین پاوینگے اور کاش کوئی بخفیہ ایسا کرے تو اوسکا
اسباب گرفتار ہوکر ضبط ہو جاویگا ۔

چہارم

درحالیکہ کوئی سوداگران فارس یا دیگر انگریزیون کا قرضدار ہو تو ایسی صورت مین شیخ یعنی گورنر مقام اوس قرض کو دلوا دے گا اور کاش اوس سے نہ ہو سکی تو سردار انگریزی مجاز کرنے اپنی تدبیر دربارۂ وصول کرنے زر قرضہ کے ہین ۔

پنجم

تمام ملک فارس مین انگریز لوگون کو اختیار ہے کہ جس سے مناسب سمجھین خرید یا فروخت کرین اور اسمین کسی مقام کے گورنر یا شیخ اون کے اسباب کی آمدرفت مین کسیطرح کی مزاحمت نہین کرینگے ۔

ششم

جب کوئی جہاز انگریزی کسی لنگرگاہ موقوعۂ خلیج فارس مین پہونچے تو کوئی سوداگر بلا رضامندی اور آگاہی سردار انگریز مقیمہ اوس جگہ کے حقیقۃً نہ خرید کرے ۔

ہفتم

کاش کوئی جہاز انگریزی کسی مقام خلیج فارس مین آکر شکست ہو جاوے تو ایسی صورت مین گورنران متعینۂ مقامات متصل کو لازم ہے کہ بلا دعوے کرنے کسیطرح کے حصۂ جہاز شکست شدہ مین حتی الامکان انگریزون کو دربارۂ بچانے جہاز اور اسباب محمولہ کے بخوبی مدد دین گے ۔

ہشتم

انگریزون سے خواہ اونکے تابعینون سے جو کسی سمت مین ملک فارس کے ہون کسیطرح کی دست اندازی اونکے مذہب مین نہین کیجاوے گی ۔

نہم

کاش کوئی سپاہی ماتحتی یا غلام انگریز کا بھاگ کر فارس کے کسی ملک مین جاوے تو اوسکو پناہ اور دلاسا نہین چاہیے بلکہ اوسکو انگریزون کے پاس حاضر کر دینا چاہیے لیکن پہلے اور دو تصور کے لیے سزا نہین ہونا چاہیے ۔

دہم

جس مقام موقوعۂ ملک فارس مین انگریزون کا کارخانہ ہو وہان پر اونکے دلال مہاجن اور جملہ توابعین ہر قسم کے محصول وغیرہ سے بری رہینگے اور اونکی حکومت اور انصاف مین بلا دست اندازی کسی کے رہین گے ۔

یازدہم

انگریز لوگ جس مقام پر کہ ہین کچہ اراضی واسطے قبرستان کے پاوین گے اور اگر کچہ اراضی واسطے باغیچہ کے چاہین تو بشرطیکہ وہ اراضی بادشاہ کی ہے تو وہ اونکو مفت ملیگی اور اگر کسی رعایا کی ہے تو بشرط دینے قیمت واجبی کے ملے گی ۔

دوازدہم

جو مکان کہ کمپنی موصوف کا سابق مین بمقام جراس کے تہا وہ مع باغیچہ اور تالاب کے ہم اونکو دیتے ہین ۔

دفعات تجویز شدہ ازجانب خان حسب ذیل ہے ۔

اول

انگریز لوگ حسب رواج سابق اون اشیاے کو جو قابل بہیجنے ولایت یا ہندوستان کے ہون بشرط رضامندی بر نسبت قیمت واجبی کے سوداگران فارس سے خرید کیا کرین مگر فارس سے کل قیمت اپنے اسباب فروخت شدہ کی زر نقد مین نہ لیجایا کرین ورنہ بادشاہت خالی از دولت ہو جاوے گی ونیز نقصان کار تجارت مین ہوگا ۔

دوم

جہان کہ انگریز مقیم ہون قوم مسلمان سے بدسلوکی نکرین ۔

سوم

جو اسباب کہ انگریز لوگ ملک فارس مین لاوین اونکی بکری حسب تصفیہ سوداگران عظیم و مردمان معتمد کے ہوا کرے ۔

چہارم

کسی رعایا باغی پادشاہ کو انگریز لوگ پناہ نہین دینگے اور نہ سلطنت کی باہر لیجا وین گے

بلکہ جو بھاگ کر اونکے پاس جاوین اونکو پھر سپرد کر دیوین اور اونکی سزا پہلے اور دوسرے قصور کے لیے نہین ہوگی ۔

پنجم

انگریز لوگ دشمنان بادشاہ کو کسیطرح ظاہر یا باطن مدد نہین دیوین گے ۔

ششم

جملہ ہمارے گورنران متعینۂ صوبۂ لنگرگاہ و دیگر قصبہ جات کو تاکید نسبت اس امر کے کیجاتی ہی کہ ان احکام پر بخوبی کاربند رہین ورنہ موجب ہماری نارضامندی کا ہوگا اور واسطے عدول حکمی وغفلت کے مستوجب سزا ہونگے ۔

مورخہ ۲۳ - سرموخا ۱۱۷۶ء مطابق ۲ - جون ۱۷۶۳ء مقام جراش ۔

نمبر ۲۲

ترجمہ فرمان جعفر خان

بعد تسلیمات کے مدعا طراز ہے کہ جو ہمارا ہمیشہ سے یہ منشا ہے کہ سوداگران و قافلان جو ہمارے ملک کے اطراف مین آیا جایا کرتے ہین ایسی حفاظت پاوین کہ وہ امن و امان سے سویا کرین اور حتی الامکان ہم لوگون کے وے اپنے کار تجارت مین بلاخرچہ و دقت مصروف رہین اسلیے فرمان شریف شعر تاکید بنام جملہ گورنران و کمانیران ہمارے قصبہ اور قلعجات اور نیز بنام جملہ سرداران اور رعیت داران کے جو راستون مین محصول لیا کرتے ہین اس نظر سے جاری کیا گیا ہے کہ جملہ اشخاص سے جو از جانب قوم انگریز ہمارے ملک مین واسطے کار تجارت کے تعینات ہین آمدنی و روانگی مین ہر صورت اونکے ساتھ مہربانی تمام پیش آوین اور ہمیشہ اونکی محافظت کے پیرو کار رہین اور ہمارے ملازمان مذکورۂ بالا پر یہ بھی واضح ہو کہ وہ کسیطرح جنٹ ہامی قوم انگریز سے کسیطرح دستوری یا تحایف یا روپیہ طلب کرین بلکہ اونکے ساتھ اسطرح پیش آوین کہ وہ ہمپر اعتبار رکھکر اور بلا کسی طرح کی ذلت یا دقت کے ہمارے ملک مین چارون طرف آمد و رفت کرکے کار تجارت کا بخوبی کرین اور جب وہ اسباب سوداگری کا جو بیچنے کو لائے ہون بیچ چکین تو اونکو اختیار ہے کہ جسوقت چاہین واپس جاوین پس ضرور ہے کہ ہمارے نہایت معزز

دوست انگریز بلیس صاحب کو جو بمقام بصرہ مین ہین بخوبی واضح رہے کہ اسطرحپر ہماری دوستی حسب مندرجہ
وارادہ اونکے سے ظاہر ہے اور یہ بھی ضرورت ہے کہ بنظر آزمایش کے اپنی قوم کو ملک فارس
مین واسطے کرنے تجارت کے بخوبی تقویت دیوین اور ہم مکرر وعدہ کرتے ہین کہ وہ اپنے
کار مین بآسایش اور بمحافظت تمام رہین گے مخفی نرہے کہ جو اسباب سوداگری قوم انگریز واسطے
بکری کے لاوینگے اوسکی بکری مین کسیطرح کی روک ٹوک نہ کیجاوے گی بلکہ بعد اختتام
فروخت جسوقت وہ عزم واپس جانے کا کرین گے اوسوقت اونکی ہرطرح کی محافظت
کیجاوے گی اور ہم بزبان شاہی قسمیہ کہتے ہین کہ اونکو کسیطرح کی تکلیف نہ یجاوے گی
اور کاوش بیشتر اسکے کسیطرح کی تکلیف قوم انگریز کو ملک فارس مین دی گئی ہو تو ہماری مرضی
یہ ہے کہ آن سے وہ سب باتین بالکل درگذر ہو کے فراموش ہو جاوین اور بباعث دوستی عہدِ قدیم
اپنے نہایت معزز دوست بلیس صاحب موصوف کے ہم اس امر کے تکلیف دہ ہین کہ صاحب
موصوف اون تحائف کو جو بصرہ مین دستیاب ہون فوراً خرید کرکے قیمت سے مطلع کرین تاکہ
کسی بردہ کو قیمت اوسکی دلوادیوین اسلیے ہم چاہتے ہین کہ ہمارا دوست مذکور ہماری دوستی
اور حفاظت مین ہمیشہ مطمئن رہکر اپنی مرضی اور ضروریات سے بہر نوع ہمکو اطلاع بخشا کرین اور
یقین ہے کہ یہ قول و قرار ہمیشہ کو باہم ہمارے رہیگا —

محررہ ۸ ربیع الثانی سنہ ۱۲۱۳ھ مطابق ۱۸ جنوری سنہ ۱۷۹۹ء —

نیازمند جعفر
بلیا محمد صادق

نمبر ۲۳

ترجمہ فرمان فتحعلیشاہ بادشاہ فارس و نیز ایک عہد و پیمان مشمولہ کا جو کہ مابین حاجی ابراہیم خان
وزیر اعظم از جانب بادشاہ فارس از روے اختیار حاصل شدہ کے اور کپتان جان ملکم صاحب
از جانب سرکار انگریزی از روے اختیار کے و موسٹ نوبل مارکس ویلسلی صاحب کے جی
گورنر جنرل ہند نے اوسکو دیا تھا قرار پایا —

حسب ذیل ہے —

فرمان

مہر بادشاہ فارس

ہمارے عالیقدر احکام جاری ہوئے ہین کہ عمدہ داران اور بڑے بڑے حاکمان و افسران و بحریان لنگرگاہ کنارۂ سمندر و جزائر موقوعہ صوبہ فارس و خوزستان کو یہ سمجھنا چاہیے کہ عنایات شاہی سے اونکی قدر و منزلت خاص کر کی گئی جو کہ زمانہ حال مین بامہر وزراے سرکار فارس و وزراے سرکار عالیہ روشن آفتاب آسمان بادشاہ قدردان بزرگ بادشاہ ممالک انگلینڈ اور ہندوستان کے دوستی اور راہ و رسم نے پایہ داری سے ترقی پائی اور قبل اسکے چند عہدنامجات دربارہ قیام و استحکام دوستی مذکور و نیز میل ملاپ کے قرار پائے ہین اس لیے حکم ہذا از جانب تخت جلال سے بنظر کیجانے تعمیل جاری کیا جاتا ہے کہ تم لوگ بدیانت تمام مطالب اوسکا سمجھکر بخوبی تعمیل کرو اور اگر کوئی شخص از قوم فرانسیس تمہاری بندرگاہ یا سرحد مین ہو کر جانے کا یا اپنے کو کنارۂ سمندر یا سرحد پر مقیم کرنے کا ارادہ کرے تو ایسی صورت مین تم اونکے نکالنے اور اوکھاڑ دینے کی فکر کرنا اور ہرگز اونکو کسی مقام پر قدم رکھنے نہ دینا بلکہ تم اونکے ذلیل اور قتل کرنے کے مجاز ہو اور قوم انگریز کے بلکہ سوداگران و عمدہ داران کی مدد کرنا اور اونکے ساتھ دوستانہ پیش آنا گویا تمہارا ایک خاص کام منصور ہے اور اون کو بادشاہ کا معزز تصور کرنا چاہیے اور تمکو چاہیے کہ بموجب شرائط بمزہ مشمولہ جو بامہر حاجی ابراہیم خان معتمد سرکار عالیہ اور نامدو سرکار اور کپتان مہربان جان ملکم صاحب عالیمرتبت کے قرار پائے ہے کاربند رہو تاکید مزید جانو ــ

محررہ ۱۲ شعبان ۱۲۱۵ھ مطابق جنوری ۱۸۰۱ء مہر

مہر حسب نمونہ معمولی جو اوپر پشت فرمان کے از جانب وزراے متذکرہ ذیل کے ہے ــ

مہر حاجی ابراہیم خان

مہر مرزا شفیع

مہر مرزا رضا قلی

مہر مرزا اسد اللہ

مہر مرزا رضی

مہر مرزا احمد

مہر مرزا مرتضی قلی

مہر مرزا فیض اللہ

مہر مرزا یوسف

عہد و پیمان مشمولہ

دیباچہ

حمد ہے اوس اللہ کی کہ جسنے فرمایا کہ تم جو یقین کرتے ہو اپنے قول کو پورا کرو اور جیسا تم خدا کے ساتھ قول کرتے ہو تو اوسے پورا کرو اور بعد تقویت اوسکی کے اوسکو نہ توڑو بعد بلند ہو حمد التعریف اور حمد خدا کے اور ظاہر ہونے دماغ کے بوسے ولیون پیغمبرون سے کہ جنکا جلال اور سلامتی ہمیشہ رہے کہ جنکی مدد مین چڑے خوش آہنگ یعنی فرشتہ کہ جنکے دو تین اور چار جوڑے پر کی موجود ہین اور جو آسمان پر نہایت اونچے درجہ پر بیٹھے ہین کہ جنکے لیے بہتری ہے اون لوگون کا مکان بہشتی راگ بہشتی بجتی قادر مطلق یعنی خدا اور ایسے لوگ اون لوگون کی نظر مین جو بہشت مین رہتے ہین جلال سے معزز معلوم ہوتے ہین صاف مطلب عہدنامہ کا یعنی بنا اوسکے تعین ہونے کی صفحہ ہذا مین بیان کی گئی ہے اور یہ شرعاً جارتستے کہ اس دنیای فانی اور پر مصیبت مین اور اس پیدائش اور ملاپ مین کوئی امر زیادہ تر اس سے بہتر انسان کے لیے نہین ہے کہ آپس مین میل دوستی اور محبت کرین ۔

واضح رہے کہ ایک عہدنامہ مابین عالی مرتبت بلند اقبال ناصح بلقصد والا اقتدار وزیر اعظم صاحب معتمد خیرخواہ سرکار صاحب اختیار آراستہ جلال حاجی ابراہیم خان حسب الاجازت و اختیار عطیہ ازجانب بادشاہ عالی کہ جسکی - عدالت مثل سلیمان کے ہے پناہ دنیا علامت قدرت خدا جو انگوٹھی بادشاہان زیور رخسارہ سلطنت ابدی خوبصورتی بادشاہت بادشاہ دنیا مثل کیخسرو رحیم و عادل صاحب تقدیر کامیاب بادشاہ زورآور مثل سکندر کہ جسکی ثانی کوئی بادشاہ ہرگز نہین ہے ایک عکس خدا سے ایک آفتاب کہ جسکا زین ماہتاب مین اور جسکی رکاب ماہتاب جسکا

ایک بادشاہ عالیمرتبہ کہ جسکے سامنے سورج چھپ گیا کپتان جان ملکم صاحب عالیمرتبت صاحب لیاقت آرایش کنندہ اشخاص طریقہ ازجانب صاحب تخت پناہ دنیا جوہر کلان شاہ بادشاہی لنگر جہاز فتح جہاز سمندر جلال اور سلطنت سورج آسمان بزرگی اور جلال مالک ملک انگلینڈ اور ہندوستان سکے کہ ہمیشہ خدا ازرا وسکے جلال اور اوسکے حکم سمندرون پر مضبوط کرے اور ہمیشہ اوسکی سلطنت قائم رہے اور خدا ہمیشہ اون کا اختیار اوپر بندگان خدا کے دراز کرین حسب طریقۂ مندرجۂ اسناد کہ جسپر وسے اختیار اور جلال صاحب نصیب آغاز مرتبہ جلال وامارت وآرایش دنیا وپورا کرنے والے کام انسان گورنر جنرل صاحب بہادر ملک ہند کی مہرثبت ہے —

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا باہم دونون سرکار ہاے موصوفہ کے نسلاً بعد نسل تاقیام دنیا قائم رہیگا اور بموجب امورات تصفیہ شدہ کے ہر دوسرکار کاربند رہینگے —

دفعہ ۱

جبتک کہ دنیا کی گردش رہیگی اور روشنی سورج کی اوپر حکومت ہر دو سرکار اور تمام دنیا کے رہیگی تبتک حسن دوستی کا قائم رہیگا اور تاگا عداوت اور نفاق کا کٹ جاویگا اور باہم ہر دوسرکار شرائط مددگاری باہمی کے قائم ہونگے کینہ اور دشمنی کے بالکل موہبات انکا لذیذ جاویگی

دفعہ ۲

اگر بادشاہ افغانستان کا ہندوستان پر کہ جو زیر حکومت عالی مرتبت بادشاہ انگلینڈ کے ہے ارادہ چڑھائی کا کرین تو ایسی صورت مین ایک فوج زبردست مع جملہ سامان لڑائی کے ازجانب سرکار عالی القاب صاحب اقتدار شاہ فارس کو واسطے تہ و بالا کرنے اور نیست ونابود کرنے سلطنت افغان کے مقرر کیجاویگی اور ہر طرح کی کوشش دربارۂ نیست وزیر کرنے قوم مذکورۂ بالا کے کیجاویگی —

دفعہ ۳

کاش بادشاہ افغان کبھی ارادہ جاری کرنے دوستی ساتھ بادشاہ فارس کے کہ جو عہدہ میں مثل سلیمان اور مرتبہ مین مثل جمشید سایہ خدا کا کہ جسنے زمین پر رحم اور مہربانی کی ہے کرے

تو ایسی صورت مین بروقت قائم ہونے عہد وپیمان دوستی اس امر کا بہی اقرار لے لیا جاویگا
کہ شاہ افغان یا اوسکی فوج ارادہ چڑہائی اوپر حکومت بادشاہ مذکورۂ بالا یعنی بادشاہ انگلنڈ ترک کرینگے

دفعہ ۴

درحالیکہ کوئی بادشاہ افغان خواہ کوئی شخص قوم فرانسس سے ساتہ بادشاہ فارس کے
لڑائی کرے تو ایسی صورت مین عہدہ داران سرکار انگریز کے کہ جنکا دربار مثل آسمان کی ہے
جسقدر گولہ اور سامان لڑائی کا ممکن ہوسکے مع سامان ضروری وہمراہیان وانسپکٹران وغیرہ
کے بہیج دیوین اور یہ اسباب کسی لنگرگاہ فارس مین کہ جسکی سرحد واقع ہے افسران اعلی
بادشاہ فارس کے سپرد کیے جاوینگے۔

دفعہ ۵

کاش کبہی ایسا ہو کہ کوئی فوج قوم فرانسس بنیت وغا قیام کرنے اپنے کا کسی جزیرہ
یا کنارہ سمندر ملک فارس کے ارادہ کرین تو ایسی صورت مین ہر دو سرکارہاے مذکورۂ بالا
کی فوج شرکت مین مشورہ کاربند ہوکر اونکے نکالنے اور اوکہاڑ دینے اونکی بغاوت کی
بنیاد کے پیروی کرین گے اور شرط یہی کہ جب ایسا امر واقع ہوا ور فوج فتحیاب فارس کی
کوچ کرے تو ایسی صورت مین افسران متعینہ از جانب سرکار بادشاہ انگلنڈ کہ جنکی قدرت
مثل آسمان کے ہے کہ جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے جسقدر ضروریات سامان لڑائی اور رسد وغیرہ
ممکن ہوسکے لاد کر اونکے پاس بہیجین اور کاش کبہی کوئی رئیس از قوم فرانسس اپنی مرضی دربارۂ
حاصل کرنے ایک مقام واسطے قیام اور رہنے اپنے کے کسی جزیرہ یا کنارہ ملک فارس مین
ظاہر کرین تو ایسی درخواست یا اظہار سرکار عالی عادل سرکار فارس مین منظور نہ کیجاویگی
اور نہ اونکو اجازت واسطے قیام کرنے کے دیجاوے گی واضح رہے کہ جبتک دنیا قائم ہے
مضمون عہدنامہ ہذا کا اور کاربندی عہدنامۂ ہذا جو مندرج اس صفحہ مین ہے ہوتی رہیگی۔

مہر حاجی ابراہیم خان

مہر کپتان جان ملکم صاحب

دستخط جان ملکم صاحب ایلچی

نمبر ۲۴

ترجمہ فرمان فتح علیشاہ بادشاہ فارس ونیز ایک عہدوپیمان مشمولہ کا جو کہ مابین حاجی ابراہیم خان وزیر اعظم ازجانب بادشاہ فارس ازروے اختیار حاصل شدہ کے اور کپتان جان ملکم صاحب ازجانب سرکار انگریزی ازروے اختیار کے جو موسٹ نوبل مارکس ویلزلی صاحب کے پی گورنر جنرل ہند نے اوسکو دیا تھا قرار پایا حسب ذیل ہے۔

فرمان

احکام ہاے علیم ازجانب ہمارے اس نظر سے جاری ہوتے ہین کہ عالیمرتبت بلند اقبال پناہ اختیار اور جلال صاحب اختیار شرفت پناہ سرداران ولایت اور بگلر برگ وحاکمان وتابنیان اور متصدیان بادشاہت ہماری کو واضح رہے کہ اسوقت عالیمرتبت قدردان صاحب لیاقت کپتان جان ملکم صاحب کہ جسکو گورنر جنرل ہندوستان نے ازجانب سرکار بادشاہ ولایت کہ جسکا دربار مثل آسمان کے ہے اور جسکا مرتبہ شاہانہ مثل سکندر کے ہے اور جسکا اختیار کرۂ زمین پر ہے جو جلال بزرگی اور لیاقت سے آراستہ اور ریاست اقتدار اور عدل سے پیراستہ ہماری ڈیوڑھی عادل پر پہونچے اور بعد سرفراز ہونے بحضور بادشاہ پر جلال کے ارادہ نسبت قائم کرنے بنیاد دوستی باہم ہر دو سرکار کے ظاہر کرکے بیان کیا کہ ہر دو سرکار آپس مین دوست اور متفق رہین اور ہمیشہ اون مین دوستی اور اتفاق قائم رہے اسلیے ہمنے بخوشی ورضامندی اپنی درخواست اور ارادہ عالیمرتبت مذکورہ بالا کو منظور کرکے ایک عہدنامہ مہری وزیر اعظم کہ جسپر ہمارا اعتبار ہے صاحب موصوف کو دیا ہے اور تم معززان سلطنت پر ضرورا فرض ہے کہ بعد مطلع ہونے حکم شاہی سے تم سب ملکر مطابق شرائط مندرجہ عہدنامہ جو باہم عالیمرتبت معزز سلطنت جلال قدرت نزدیکی تخت معتمد شاہی حاجی ابراہیم خان اور عالیمرتبت کپتان جان ملکم صاحب ایلچی کہ جسکا القاب اوپر تحریر ہوچکا ہے قرار پایا ہے باحتیاط تمام کاربند رہو اور کوئی شخص خلاف حکم ہذا کے خواہ مضمون عہدنامہ مشمولہ کے کاربند نہونے اور اگر ہمکو یہ معلوم ہوگا کہ کسی امراسنے خلاف شرائط عہدنامہ ہذا کے کوئی کارروائی کی ہو یا کسی شخص کی جانب سے غفلت یا کوتاہی بیچ تعمیل اوسکی کے ظہور مین آوے گی تو موجب ناراضمندی

اور غضب شاہی کا جو مثل آگ کی ہے متصور ہو کر سزایاب ہوگا تاکید جانو۔

محررہ ماہ شعبان ۱۲۱۵ھ مطابق جنوری ۱۸۰۱ء

مہر حسب نمونہ معمولی جو اوپر پشت فرمان کے ازجانب وزرای متذکرہ ذیل کے ہے۔

مہر حاجی ابراہیم خان — مہر مرزا شفیع

مہر مرزا رضا قلی — مہر مرزا اسد اللہ

مہر مرزا رضی — مہر میرزا احمد

مہر مرزا مرتضی قلی — مہر مرزا یوسف — مہر میرزا فیض اللہ

عہدنامہ مشمولہ

دیباچہ

حمد ہے اوس اللہ کو کہ جسنے فرمایا ہے کہ اپنا عہد پورا کرو اور واسطے پورا کرنے عہد کے تمہاری پرستش کیجاوے گی جو کہ قائم کرنا دوستی مابین بالکل مخلوقات کے خدا کی طرف سے کہ کارنیک ہے اور یہ عمل نہایت اچھا اور قابل تعریف کے ہے کہ جس سے خالق راضی رہتا ہے اور نیز اوسکے مخلوقات کی خوشی اور امن اِس سے متصور ہے اسلیے اِس زمانہ جسوقت مین ایک عہدنامہ مابین عالیمرتبت معزز سلطنت صاحب نصیب صاحب اقتدار عالی شان وزیر اعظم معتمد و خیرخواہ سرکار زور آور آراستہ بزرگی جلال اختیار شوکت اور نصیب حاجی ابراہیم خان کے حسب الاختیار عطیۂ لنگرگاہ بادشاہ عظیم کہ جسکا دربار مثل سلیمان کے ہے اور پناہ دنیا علامت قدرت خدا جوہر انگوٹھی بادشاہان زیور رخسارۂ سلطنت ابدی فضل خوبصورتی بادشاہی بادشاہ دنیا مثل کا چمن کے بہشت رحمت و عدالت چشمۂ خوش بخشی دام کامیاب بادشاہ ذو القدر مثل سکندر کہ جسکا ثانی اور کوئی بادشاہ نہین ہے ساتہ قادر مطلق ایک آفتاب کہ جسکا زمین

مہتاب ہے اور جسکا رکاب ایک ماہتاب جدید ہے ایک بادشاہ بڑے جلال کا کہ جسکے مقابلہ
مین سورج شرمندہ ہے اور کپتان جان ملکم صاحب عالیمرتبت صاحب لیاقت آرایش کنندہ شیخام
طریقہ ازجانب صاحب تخت پناہ دنیا جوہر کلان شاہ بادشاہی لنگر جہاز فتح وجہاز سمندر جلال
اور سلطنت سورج آسمان بزرگی اور جلال مالک ملک انگلنڈ اور ہندوستان کے کہ ہمیشہ خدا
اوسکے جلال اور اوسکے حکم کو سمندرون پر مضبوط کرے ہمیشہ اوسکی سلطنت قائم رہے اور خدا
ہمیشہ اونکا اختیار اوپر بندہ خدا کے دراز کرے حسب طریقہ مندرجہ اسناد کہ جسپر وے اختیار اور
جلال صاحب نصیب آغاز مرتبۂ جلال وعمارت وآرایش دنیا وپورا کرنے والے کام انسان
گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند کی مہر ثبت ہے ۔
واضح رہے کہ عہدنامۂ ہذا باہم دونون بڑی سرکارہاے موصوفہ کے نسلاً بعد نسل تا قیام دنیا
قائم رہیگا اور بموجب امورات تصفیہ شدہ کے ہردو سرکار کاربند رہین گی ۔

دفعہ ۱

سوداگران ہردو سرکار کے دونون قومون کی عملداری مین بحفظ اور اعتبار تمام اپنا کاروبار
تجارت کا کرتے رہین اور حکامان وگورنران کل شہرون کے اونکے مویشی اور اسباب وغیرہ کی
حفاظت کرنا اپنا خاص کام متصور کرین ۔

دفعہ ۲

سوداگران بادشاہت انگلستان یا ہندوستان کے کہ جو ملازم سرکار انگریز کے ہین دربارہ
قیام کرنے کسی لنگرگاہ یا شہر سلطنت غیر محدود فارس کہ جسکو خدا آفت سے بچائے حسب پسند
اپنی اجازت یا دین گے اور اون اشیا پر کہ جو فی الواقع مال سیئہ ازہردو سرکار کا ہے کسیطرح
کا محصول ٹکس کا مطالبہ نہین کیا جاوے گا ایسے اشیاؤن پر صرف خرید کنندگان سے
محصول معمولی لیا جاوے گا ۔

دفعہ ۳

کاش ایسا واقع ہو کہ مردمان یا اسباب سوداگران پر کسیطرح بباعث چورون یا ڈاکوون
کے ضرر پہونچے یا لوٹا جاوے تو ایسی صورت مین دربارہ سزا دہی مجرمان اور برامدگی مال کے

نہایت کوشش کیجاویگی اور اگر کوئی سوداگر فارس دربارہ ادا کرنے قرضہ کے جو سرکار انگریزی کو دینا ہو یا حیلہ وحوالہ یا توقف کرے تو ایسی صورت مین سرکار موصوف کو اختیار ہے کہ جسطرح مناسب سمجھین وصول کرلین لیکن احتیاط اس امر کی رہے کہ ایسی بارہ مین بموقفت اور صلاح حاکم موقع کے کہ جسکا کام ایسے موقع مین مدد دینے کا ہے کارروائی کیجاوے اور کاش کوئی سوداگر فارس کا ملک ہندوستان مین کار تجارت مین مصروف ہو تو ایسی صورت مین افسران سرکار انگریزی اونکے کاروبار مین مزاحمت نکرین بلکہ اونکی مدد کرین اور اونسے ساتھ مہربانی کے پیش آوین اور دربارہ وصول کرنے زر قرضہ ان سوداگرون پر بھی وہی رواج اور قانون مرعی متصور ہے کہ جو نسبت سرکار انگریز کے حسب متذکرہ بالا ہے —

دفعہ ۴

کاش کوئی شخص سلطنت فارس مین سرکار انگریزی کا مقروض ہو کر مرجاوے تو ایسی حالت مین حاکم مقام کو چاہیے کہ کوشش کرے کہ قبل ازادا سے قرضہ دیگر اشخاص کے سرکار انگریزی کا مطالبہ پورا کرادین ملازمان سرکار انگریزی متعینہ فارس مجاز مقرر کرنے باشندگان اوس ملک سے حسب ضرورت اپنی واسطے کاربار تجارت کے ہین اور نیز مجاز دربارہ سزادہی واسطے بدوضعی اون شخصون کے حسب طریقہ کہ جو اونکی دانست مین مناسب معلوم ہووین بشرطیکہ سزا بلاکت زندگی کی یا قریب اوسکے نہو کیونکہ ایسے مقدمون مین حاکم یا گورنر مقام اوسکی سزا دیگا —

دفعہ ۵

سرکار انگریزی مجاز اس امر کی ہے کہ ملک فارس کے کسی لنگرگاہ یا شہر مین جہان وہ چاہیں کرین مکانات وغیرہ بناوین کہ جنکو وہ جسوقت چاہین فروخت کرڈالین یا کرایہ مین دیدیں اور کاش کبھی ایسا اتفاق ہو کہ کوئی جہاز سرکار انگریزی کہ کسی لنگرگاہ فارس مین یا کوئی جہاز فارس لنگرگاہ انگریزی مین ٹوٹ جاوے تو ایسی صورت مین سرداران وحاکمان ہر دو سرکار دربارہ مدد کرنے اور مرمت کرنے ایسے جہاز کے اپنا خاص کام متصور کرین اور اگر کاش ایسا بھی ہو کہ ہر دو سرکارون مین سے کسی سرکار کی قوم کا جہاز کسی لنگرگاہ متعلقہ عملداری کسی از ہر دو سرکار مین یا قریب اوسکے ڈوب جاوے یا ٹھوکر کھا جاوے تو ایسی صورت مین جسقدر مال بچکر

و اسباب جو وہ اسکے مالک یا وارث کو دیا جاوے اور جن لوگون کے باعث سے وہ برآمد ہو
انکی اجرت واجبی مالک سے لیجاویگی —

دفعہ اخیر

جب کوئی باشندہ انگلنڈ یا ہندوستان کا کہ جو بملازمت سرکار انگریزی کے ہے اور فارس
مین مقیم ہے ارادہ چھوڑنے اوس ملک کا کرے ایسی صورت مین اوسکی کوئی شخص روک ٹوک
نہین کریگا بلکہ اوسکو اختیار رہیگا کہ وہ اپنے مع مال و اسباب کے چلا جاویگا —
واضح رہے کہ دفعات عہدنامہ ہذا کا باہم ہر دو سرکارہا کے قرار پاکر تعین ہوئی ہین اور جو کہ
خدا سے پھرتا ہے وہ اپنی روح سے پھرتا ہے —

مہر کپتان جان ملکم صاحب — مہر حاجی ابراہیم خان

دستخط جان ملکم صاحب ایلچی

تتمہ دفعہ ۶

یہ بھی بصداقت تمام تحریر کیا جاتا ہے کہ ادویات [illegible] نبات و دیگر اشیاء جو کہ خاص [illegible]
انگریزی کا ہے سوا محصول [illegible] جو خریدکنندگان سے لیا جاوے [illegible]
سے نہ لیا جاوے اور جو [illegible] وغیرہ اسوقت فارس اور ہندوستان مین [illegible]
دستے قائم رہین [illegible] نہ کیا جاوے اور [illegible] اور امورات متعلقہ کار تجارت [illegible]
[illegible] لیا جاوے —

مہر کپتان جان ملکم صاحب — مہر حاجی ابراہیم خان

دستخط کپتان جان ملکم صاحب

نمبر ۲۵

[illegible] مین ایلچی جلیل القدر سر ہارفورڈ جونس صاحب بیرونٹ [illegible] ایمپیریل
[illegible] اور [illegible] بمقام شہر شاہی طہران مین ایلچی کے از جانب ملک معظم بادشاہ انگلستان

ملکۂ معظمہ کے اور ماموریت اختیار دربارہ ہونے مجاز بہ نسبت قوی کرنے دوستی اور نہایت ملاپ باہم سرکارہائے عظیم انگلستان و فارس کے آئے ہین اسلیے بادشاہ فارس نے بذریعہ فرمان کے جو ایلچی موصوف کو دیا گیا ہے نہایت بڑے اور امیر ذیشان یعنی میرزا محمد شفیع ملقب بخطاب معتمد الدولہ وزیر اول و حاجی محمد حسین خان صاحب ملقب بخطاب امین الدولہ کے وزراے دفتر کو اپنی جانب سے واسطے کرنے ساتھ ایلچی بادشاہ انگلستان کے بحث بہ نسبت جملہ امورات دوستی اور ملاپ و نیز کرنے تصفیہ و قائم کرنے اونکے کے واسطے فائدہ ہردو بادشاہون کے بطور وکیل مطلق مقرر کیا کہ تعمیل جسکے بعد مباحثہ اور گفتگو کے وکلاے مذکورہ بالا نے بنظر مفید ہر دو سرکارہاے کے و نیز واسطے احتیاط آئندہ کے دفعات ذیل قائم کی ہین۔

دفعہ ۱

چونکہ دربارہ قائم کرنے ایک عہدنامہ محدود نسبت دوستی و ملاپ ہر دو سرکارہاے کے کچھ وقت چاہیے اور بنظر وجوہات و بنیاد وہی بلا توقف کسی امر کا قائم کرنا ضرور ہے اسلیے ہم یہ منظور کرتے ہین کہ دفعات ہذا کو بطور تمہید کے قائم کرکے اونھین بنیاد پر عہدنامہ عہد و دوستی اور ملاپ صدق جو بالعموم اسکے قائم ہوگا مقرر کرنا چاہیے اور یہ بھی باہم اتفاق کرتے ہین کہ عہدنامہ مذکور پر جو حسب مطلب اور فائدہ ہر فریق کے ہوگا دستخط اور مہر وکلاے مذکورہ بالا مہر کی ثبت ہوگی اور بعد ازان ہر دو فریق اوسپر کاربند ہونگے۔

دفعہ ۲

ہم لوگ اس امر مین بھی اتفاق کرتے ہین کہ دفعات ہذا کہ جو صفائی اور ایمانداری سے قرار پایا ہے تبدیل یا تغیر نہونگے بلکہ روز بروز ترقی دوستی کہ ہمیشہ باہم ہر دو بادشاہان اور اونکے ورثا اور جانشینان رعایا سلطنت ملک اور صوبہ کے قائم رہیگی ہوتی جاویگی۔

دفعہ ۳

بادشاہ فارس کے اس امر کا ظاہر کرنا بھی ضرور معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ قائم ہونے ان دفعات ہی سے جملہ عہد و پیمان یا اقرارنامہ جو ازجانب بادشاہ مذکور کسی اور حاکم یورپ سے قرار پایا ہو منسوخ اور باطل متصور ہے اور بادشاہ مذکور کسی فوج یورپ کو ملک فارس میں گذر

نہ ہندوستان کی طرف اور نہ کسی لنگرگاہ موقوفہ اس ملک کی طرف گذرنے دیوینگے

دفعہ ۴

درحالیکہ علمداری فارس مین کوئی فوج یورپ چڑھائی کرے یا کی ہو تو ایسی صورت مین
بادشاہ انگلستان بادشاہ فارس کو ایک فوج بالعوض اسکے مع سامان لڑائی یعنی توپ
و بندوق وغیرہ و افسران اسقدر کہ جو دربارہ نکال دینے فوج چڑھائی کنندہ کے واسطے
ہر دو سرکار کے مفید ہووین گے دینگے —

اور وہ جمع روپے کہ تعداد اس فوج کی خواہ میگزین وغیرہ کی عہدنامہ محدود مین یا بعد اسکے
مندرج ہوگا اور کاوش بادشاہ انگلستان اوس فوج یورپ چڑھائی کنندہ سے صلح کرلین تو ایسی
صورت مین بادشاہ ممدوح کو دربارہ کرنے عہد و پیمان اور کرانے صلح باہم سرکار فارس
اور چڑھائی کنندہ کے نہایت کوشش کرنا چاہیے ہے اور اگر خدانخواستہ اونکی کوشش بیکار
کارگر نہ ہو یعنی صلح نہ قرار پاوے تو ایسی صورت مین فوج سرکار انگریزی کہ جسکی تعداد عہدنامہ
محدودہ مین مندرج ہوگی تاوقتیکہ افواج یورپ چڑھائی کنندگان علمداری فارس سے
نکل نہ جاوین خواہ باہم تنازع اور اونکے صلح نہ قرار پاوے بادشاہ فارس کی ملازمی مین قائم رہیگی
اور یہ بھی اقرار کیا جاتا ہے کہ جس وقت واقع ہونے کسیطرح کی لڑائی یا حملہ اوپر علمداری بادشاہ
انگلستان کے ہندوستان مین ازجانب افغان یا کسی فسادی قوم کے بادشاہ فارس حسب شرائط
مندرجہ عہدنامہ محدود کے فوج واسطے حفظ رکھنے علمداری سرکار معروف کے دینگے —

دفعہ ۵

اگر کوئی جہاز جنگی قوم یورپ کا خلیج فارس مین پہنچ کر بے رضامندی شاہ فارس کے جزیرہ کرک یا
اور کسی لنگرگاہ فارس مین اترنا چاہے تو اون مقامات پر وہ اپنا قیام نہین کرسکتے بلکہ تاریخ
ان دفعات کے پہونچنے سے فوج مذکورہ کہ جسکی تعداد عہدنامہ محدودہ مین مندرج کیجاویگی
تابع حکومت شاہ فارس کے رہیگی —

دفعہ ۶

اگر فوج مذکور حسب الاجازت بادشاہ فارس کے مقام کرکیا اور کسی لنگرگاہ خلیج فارس مین

مقیم رہے گی تو ایسی صورت مین گورنر موقع اونسے بعنایت تمام پیش آوینگے دوستانہ اور بنام جملہ گورنران فارستان کے احکام بدینمضمون جاری ہونگے کہ رسد وغیرہ مطلوبہ بشرط اداے قیمت واجبی فوج مذکور کو دیجاوے —

دفعہ ۷

درحالیکہ کوئی لڑائی باہم بادشاہ فارس اور افغان کے وقوع مین آوے تو ایسی حالت مین بادشاہ انگلستان کسیطرح کی طرفداری تاوقتیکہ فریقین در بارہ کرانے صلح کے اونکا درمیانی ہونا نچاہین نہ کرین —

دفعہ ۸

ہملوگ اون دفعات پیش ردی کے مضمون کا اچہا ہونا تسلیم کرتے ہین اور اس امر کا بہی اقرار کرتے ہین کہ جبتک دفعات ہذا جاری رہین گی تب تک بادشاہ فارس کسیطرح کا عہد وپیمان خلاف بادشاہ انگلستان یا مقر سلطنت انگریزی موقوعۂ ملک ہندوستان کے نہین کرینگے اور ہر دو فریق نے عہدنامۂ ہذا کو بامید اسکے ہمیشہ قائم رہنے کے قرار دیا ہے تاکہ اسکے باعث سے ہر دو بادشاہان عظیم کی دوستی مین خوشنما پہل پہلی اور شہادت اسکی ہم وکلاے مطلق متذکرۂ بالا نے اپنی مہر و دستخط آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۸۰۹ء عیسوی مطابق ۲۵ محرم الحرام ۱۲۲۴ھ کے بمقام دار الخلافت طہران ثبت کیا —

مہر محمد شفیع

مہر محمد حسین

مہر ہارفورڈ جونس صاحب

منظوری فتح علیشاہ کی عہدنامہ بہ نسبت رسمی سے کے ساتہ انگلستان کے قرار پایا مضمون ذیل ہے —

واضح رہے کہ یہ خوشوقت اور عمدہ سند عہدنامہ پیش رو ہے کہ جسکا قرار پا

باہم وزراے ہر دو سرکار ہاے عظیم کے عالیخاندان مرزا ابوالحسن خان نے انگلستان کو بھیجا تھا اب ہمارے صادق خیر خواہ سرگور اوسلی صاحب بر ونٹ ایلچی سرکار معظمہ انگلستان نے ایک نقل عہد نامۂ مذکور کی کہ جسپر منظوری اور مہر روشن مانند آفتاب ہمارے بھائی جوہر سلطنت مرتبہ مین سیارون سے اونچے بادشاہ انگلستان اور ہندوستان کی ہے لاکر ہمارے سامنے پیش کیا چنانچہ ہم بھی عہد نامۂ پیش رو کو منظور کرکے اپنی مہر کامل اوسپر کر دی اور دفعات قرار دادہ مندرجہ اوسکی اوسطرح کی ہین جسکا بیان خوب تفصیل وار عہد نامہ محدود مین کیا جاوے گا۔

نمبر ۲۶

حمد ہے خدا کافی اور شافی کو — واضح رہے کہ یہ خوشنما ورق باغیچۂ بے خار دوستی کا کہ جسکو وکلاے ہر دو سرکارین معظمہ نے جبکر اپنے ہاتہ سے ایک عہد نامہ محدود کی شکل مین باندہا ہے کہ جسمین دفعات دوستی اور ملاپ کی آمیز ہین ایک گلدستہ ہے۔
قبل اسکے عالیمرتبت سر ہارفورجونس صاحب برونٹ دربار ہذا مین نظر قائم کرنے دوستی کے تشریف لائے اور بشمول وکلاے فارس یعنی عالی القاب مرزا محمد شفیع اور حاجی محمد حسین خان صاحب کی ایک عہد و پیمان پیش ہو کہ جسکی تفصیل ایک عہد و پیمان محدود مین ہوگی قرار دیا۔
اب عالیمرتبت و خیر خواہ عالی القاب سر گور اوسلی صاحب برونٹ کہ جسکو بادشاہ انگلستان نے بطور ایلچی کے دربار ہذا مین مقرر کرکے مجاز قائم کرنے ایک عہد و پیمان محدود باہم ہر دو بادشاہان ممتاز کے کیا ہے تشریف فرما ہوئے چنانچہ وکلاے دربار ہذا نے بشرکت عالی القاب سر گور اوسلی صاحب برونٹ کے مشورہ کرکے عہد و پیمان محدود کو مشعر دوستی کے شرائط متضمن بدفعات ۱۲ کے کہ جسکی تفصیل ذیل مین ہے قائم کیا ہے واضح رہے کہ امورات متعلق کار تجارت و سوداگری اور دیگر معاملات کے نسبت ایک عہد و پیمان تجارت کا قائم کیا جاویگا —

دفعہ ۱ بدانست سرکار فارس کے بعد قرار پانے عہد نامہ محدود بذا کے جملہ عہد نامجات جو ساتھ
کو جو ساتھ کسی اور سرکار یورپ کے قرار پائے ہون باطل اور منسوخ گردانا چاہیے
اور نیز اس امر پر قائم رہنا کہ کوئی فوج یورپ ملک فارس مین ہو کر طرف ہندوستان
یا کسی لنگرگاہ موقوعہ اوس ملک کے نہین جانے پاوے گی اور نہ کوئی شخص قوم
یورپ کا فارس مین داخل ہونے پاوے گا مناسب معلوم ہوتا ہے اور کاش کوئی
اور حاکم یورپ کا ہندوستان پر براہ جاری زن یا تورستان بخارا وسمرقند یا اور کسی
راہ سے ارادہ چڑہائی کرنے کا کرے تو ایسی صورت مین بادشاہ فارس اس امر کا
اقرار کرتے ہین کہ حاکمان و راجون اون ملکون کو درباره مقابلہ کرنے ایسی چڑہائی
کے حتی الامکان اپنے خواہ بخوف تلوار یا اور کسیطرح پر اوبھاڑین گے ۔

دفعہ ۲ در حالیکہ بوقت چڑہائی ہونے ملک فارس پر از جانب کسی قوم یورپ کی سرکار
فارس انگریزون سے درخواست مدد کی کرے تو ایسی صورت مین گورنر جنرل ہند
از جانب سرکار انگریز بشرط امکان اور موقع کے درخواست سرکار فارس کی مشخص بھیجنے
فوج مطلوبہ ہندوستان سے قبول کرینگے اور کاش وجوہات معاملات ہندوستان
کے باعث سے فوج کا بھیجنا ممکن نہووے تو ایسی صورت مین سرکار انگریز تا قیام لڑائی
بادشاہ فارس کو دو لاکھ روپیہ سکہ تومان سالانہ دیا کرینگے اور جو کہ یہ دادنی صرف
نبظر بکھر اکرنے اور سکھلانے ایک فوج کے ہوگی اسلیئے اسپر اتفاق کیا جاتا ہے کہ
ایلچی سرکار انگریزی نگران بہ نسبت اس امر کے رہین گے کہ روپیہ مذکور مطلب
مقصود مین صرف کیا جاوے ۔

دفعہ ۳ کاش کوئی حاکم یورپ کہ جس سے بادشاہ فارس کی ساتھ لڑائی ہو رہی ہو ساتھ سرکار
انگریزی کے صلح کرے تو ایسی صورت مین سرکار موصوف درباره کرانے ملاپ

باہم سرکار فارس اور اوس حاکم یورپ کے نہایت کوشش کرینگے کاش سرکار انگریز اپنی کوشش مین کامیاب بمطلب نہون تو ایسی صورت مین واسطے مدد بادشاہ فارس کے تاقیام لڑائی یا ہونے صلح باہمی کے ایک فوج ہندوستان سے حسب تصریح مندرجہ دفعۂ اخیر کے خواہ دو لاکھ روپیہ سکۂ تومان کے واسطے مدد کے دیا کرے گی اور سرکار انگریز اپنے قول فارس سے اسبارہ مین پورا کرینگے اور کاش باہم سرکار انگریز او اوس قوم یورپ کے کہ جس سے فارس سے لڑائی ہو رہی ہو تو صلح ہو تو سرکار انگریز تاقیام لڑائی نیظر سکھلانے قواعد فوج فارس کو اپنی طرف سے افسران فوج حسب حاجت کے دینگے اور کاش بعد ہونے صلح کے بادشاہ فارس مدد افسران مذکورہ بالا کے واسطے کار متذکرہ بالا کے طلب کرین تو ایسی صورت مین سرکار انگریز بہ شرط عدم ترددی کے دینگے۔

دفعہ ۴

جو کہ بادشاہ فارس کا دستور اپنی فوج کو ششماہی تنخواہ دینی کا ہی اسیلئے سرکار انگریز بھی التوام زر بالعوض فوج کے جلد دینگے۔

دفعہ ۵

کاش افغان سات سرکار انگریز کے لڑائی کرین تو ایسی صورت مین بادشاہ فارس دربارہ بھیجنے ایک فوج بمقابلہ فوج افغان کے حسب الطلب سرکار انگریز کے اقرار کرتے ہین اور اوس فوج کا خرچ از جانب سرکار انگریز حسب طریقہ جو بر وقت حاجت تعین پاویگا

دفعہ ۶

درحالیکہ کوئی لڑائی باہم بادشاہ فارس اور افغان کے وقوع مین آوے تو ایسی صورت مین بادشاہ انگلستان کسیطرح کی طرفداری تا وقتیکہ فریقین دربارہ کرانے صلح کے اونکا درمیانی ہونا نچاہین نکرینگے۔

دفعہ ۷

کاش بادشاہ فارس کسی مقام کسپین سمندر پر بلوازمہ طیاری جہاز کا بنا وین اور ارادہ

واسطے مقرر کرنے ایک فوج جہازی کا کرین تو ایسی صورت مین بادشاہ ہندستان انگریزی جہازی کی خلاصیان وطلہ خوران وبڑہی وغیرہ کو لندن وبمبئی سے ملک فارس مین آکر بادشاہ فارس کی نوکری کرنے دینگے کہ جنکی تنخواہ ازجانب سرکار فارس موجب اوس شرح کے دیجاوےگی کہ جو ایلچی سرکار انگریزی معین کردین —

دفعہ ۸

کاش کوئی رعایا نامی فارس کی مخالفت اور بغاوت کرکے عملداری سرکار انگریز مین پناہ لے تو ایسی صورت مین سرکار انگریز بفور اطلاع عیانی ازجانب سرکار فارس اوسکو اپنے ملک سے نکالدین اور اگر چھوڑنے ملک سے وہ انکار کرے تو اوسکو گرفتار کرکے ملک فارس مین بھیجدین اور اگر قبل از پہونچنے اوس شخص بھگوڑے کے عملداری سرکار مین حاکم ضلع کو تعیین اوسکا بھاگ جانا معلوم ہو اگر سرکار فارس کی مرضی نسبت اوسکی سے مطلع ہو تو اوسکو گھوسنے ندین اور اگر بعد ممانعت کے وہ شخص پابند اپنے ارادہ کا ہو تو گورنر موصوف اوسکو گرفتار کرکے ملک فارس مین بھیجدین —

دفعہ ۹

کاش سرکار فارس سرکار انگریز سے خلیج فارس مین مدد مانگے تو سرکار انگریز بشرط آسایش اور ممکن کے جہاز لڑائی اور فوج سے اونکی مدد کریگی اور اوس لڑائی کا خرچ سرکار فارس کیطرف سے ملیگا اور جہازان مذکور سوا اون لنگرگاہون کے کہ جہان سرکار فارس تجویز کرے اور کہین بشرطیکہ کوئی ضرورت خاص نہو قیام نہین کرینگے —

دفعہ ۱۰

واضح رہے کہ افسران ترتیب کنندگان قواعد وغیرہ کہ جو فوج فارس کی ترتیب کیلیے ازجانب سرکار انگریز بہیجے جاوینگے سرکار موصوف کیطرف سی طلب ہاوین گے مگر سرکار فارس کی یہ مرضی نہین ہے کہ کوئی شخص جو اونکی خدمت کرے اونکے قواعد دانی وغیرہ سے محروم ہے اسلیے سرکار موصوف بھی اپنی طرف سے حسب شرح مندرجۂ ذیل اونکو دیوےگی —

او یقین ہے کہ یہ خوشنما اور خوشوقت عہدنامہ قائم رہکر نہایت انجام مفید اور خوشتر پیدا کریگا و ضع رہے کہ ہم وکلاے سرکارہاے عظیم نے کہ جنکے دستخط ذیل مین درج ہین اس عہدنامہ خوشوقت کو بصدق دل دوستی اور ملاپ سے کے متضمن ہر دفعات ۱۲ کہ جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے قائم کرکے آج تاریخ ۱۴ مارچ ۱۸۱۲ء مطابق ۲۹ صفر المظفر ۱۲۲۷ھ کے بمقام دارالخلافت طہران کے اپنی مہر اوپر اوسکے کی —

مطابق ورق فارسی

ل س	ل س	ل س
دستخط محمد شفیع	دستخط محمد حسین	دستخط گور اوسلی

مطابق ورق انگریزی

ل س مہر گور اوسلی	ل س مہر محمد حسین	ل س مہر محمد شفیع

نمونہ منظوری کا جو کہ فتحعلی شاہ نے عہدنامہ مجدد و دیرسات انگلستان کے کیا —

اس عہدنامہ مجدد و خوشوقت نے کہ جسکو تین وکلاے ہر دو سرکار عالیہ نے بدست صداقت قائم کیا ہے کہ جسکے مضمون مثل کرن سورج کے دل عالی اور جلیل بادشاہ کو روشن کیا آب منظوری ہمارے جلال کی حاصل کی ہی الیہ دفعات ذیل کی ہمیشہ مستعدی تمام تعمیل کیجاویگی

نمونہ منظوری کا جو کہ مرزا عباس نے عہدنامہ مجدد دیرسات انگلستان کے کیا —

جو کہ اوسکے عظیم اور زور اور جلال پناہ دینا نے مجہ غلام مخلوقات کو وارث تخت کا مقرر کیا ہے اسلیے مین بفرمانبرداری اوسکے احکام کے بفضل و شان آلہی جسپر مین ہمیشہ جانثار ہون اوسی عہدنامہ قرار دادہ پر اتفاق کرتا ہون اور آج سے اخیر وقت اپنی حکومت اور حکومت ورثا کی نسلاً بعد نسل تک دربارہ تعمیل اور لحاظ رکھنے اوپر شرائط پاک کہ جو باہم سرکارہاے عظیم کے ازروے عہدنامہ ہذا کے قرار پایا ہے وعدہ کرتے ہین اور بفضل باری تعالے یہ دوستی سات گریٹ برٹن یعنی سرکار انگریز کے ہمیشہ قائم رہیگی اور بمرضی آلہی کوئی امر خلاف اسکے واقع نہین ہوگا —

نمبر ۲۴

حمد ہے خداے کافی اور شافی کو یہ خوشنما ورق باغچہ بہار دوستی کا کہ جسکو وکلاے ہر دو سرکارین معظمہ نے چنکر اپنے ہاتہ سے ایک عہدنامہ محدود کی شکل مین باندہا ہے کہ جسمین دفعات دوستی اور ملاپ کی آمیزہ مین ایک گلدستہ ہی۔

واضح رہے کہ قبل اسکے عالیمرتبت سر ہار فورجونس صاحب برونٹ از جانب سرکار انگریزی ایلچی مقرر ہو کر بنظر قائم کرنے ایک دوستی کے دربار ہذا مین ہوا اور بشرکت وکلاے فارس عالی القاب یعنی مرزا محمد شفیع اور حاجی محمد حسین خان کے ایک عہد و پیمان پیشیرو کہ جسکی تفصیل ایک عہد و پیمان محدود مین ہونے والی تہی قائم کیا اور عہدنامۂ مذکورۂ بالا پر منظوری سرکار انگریزی کی ہوئی بعد ازان عالی القاب سر گور اوسلی صاحب بطور ایلچی از جانب سرکار انگریز اس دربار میں بنظر پورا کرنے مراتب دوستی باہم ہر دو سرکار کے آئے اور صاحب موصوف کو از جانب سرکار اونکے اختیار کلی در بارہ تصفیہ کرنے جملہ مراتب عظیم دوستی کے حاصل تہا چنانچہ بصلاح اور مشورہ ایلچی موصوف کے وزراء اس سرکار نیکبخت نے ایک عہد پیمان محدود متضمن دفعات معینہ اور شرائط اقرار دادہ پر قائم کیا مگر عہد و پیمان مذکور مین بعد رسل ہونے سرکار انگریزی مین چند تبدیلات اونکی دفعات اور مضمون مین کہ جو نسبت دوستی کے مناسب معلوم ہوئین کی گئین چنانچہ ہنری الیس صاحب بذریعہ ایک خط مشعر تبدل ہاے مذکورہ بالا کے دربار ہذا مین آئے اسلیے عالی القاب مرزا محمد شفیع وزیر اعظم و مرزا بزرگ کیانیان و مرزا عبد الوہاب سکریٹر اعظم مقرر ہو کر مجاز کرنے عہد و پیمان ساتھ وکلاے سرکار انگریز یعنی جمس ماریر صاحب وزیر حال تعینۂ دربار ہذا و ہنری الیس صاحب متذکرہ بالا کے کیا اور وکلاے مذکورۂ بالا نے شرائط موافق دوستی ہذا کو متضمن بدفعات قائم کیا واضح رہے کہ نسبت تجارت وغیرہ کے ایک علیحدہ عہدنامہ تجارت کا قرار پاویگا۔

دفعہ ۱

بدانست سرکار فارس کے بعد قرار پانے عہدنامۂ محدود ہذا کے جملہ عہدنامجات سابق کو جو ساتہ کسی اور سرکار یورپ کے قرار پایا ہو باطل اور منسوخ گمدانستا اور نیز اس امر کا اقرار کرتا

کہ کوئی فوج یورپ ملک فارس مین ہوکر طرف ہندوستان کے کسی لنگرگاہ موقوعہ اوس ملک
نہین جانے پاوے گی اور نہ کوئی شخص قوم یورپ کا کہ جسکا ارادہ چڑھائی ہندوستان کا
ہو خواہ مخالف سرکار انگریز کا ہو فارس مین داخل ہونے پاوے گا مناسب معلوم ہوتا ہے
اور کاش کوئی اور حاکم یورپ کا ہندوستان پر براہ خاریزن تا تورستان بخارا سمرقند
یا اور کسی راہ سے ارادہ چڑھائی کرنے کا کرے تو ایسی صورت مین بادشاہ فارس اس
امر کا اقرار کرتے ہین کہ حاکمون اور راجاؤن اون ملکون کو دربارہ مقابلہ کرنے ایسی چڑھائی
سے حتی الامکان اپنے خواہ بخوف تلوار یا اور کسیطرح پر آمادہ کرینگے ۔

دفعہ ۳

ہم لوگ اس امر مین بھی اتفاق کرتے ہین کہ دفعات ہذا کہ خوشنمائی اور ایمانداری سے
قرار پائی ہین تبدیل یا تغیر نہونگی بلکہ روز بروز ترقی دوستی کہ جو ہمیشہ باہم ہر دو بادشاہان
اور انکے ورثا جانشینان رعایا سلطنت ملک اور صوبہ پر قائم رہے گی ہوتی جاوے گی اور سرکار
انگریزی اس امر کا اقرار کرتی ہے کہ کسی تنازعہ مین جو مابعد اسکے باہم شاہزادۂ امرا اور سرداران
فارس کے واقع ہو کسیطرح کی دست اندازی نہین کرینگے اور اگر کوئی فریق جھگڑالو بنظر حاصل
کرنے مدد کے کوئی صوبہ فارس کا سرکار انگریز کو دے تو ایسی صورت مین سرکار موصوف
اوس صوبہ کو قبول نہ کرے گی اور نہ اپنا قبضہ اوس صوبہ موقوعہ ملک فارس پر کرینگے

دفعہ ۴

مراد عہدنامۂ ہذا کی نہایت مفید ہے اور خاص مراد اسکی یہ ہے کہ مدد باہمی سے دونون
سرکارون کو قوت اور استحکام حاصل ہوگا اور عہدنامۂ ہذا صرف بغرض نکالنے ظلم دشمنان
کے قائم کیا گیا ہے اور مطلب لفظ ظلم کا عہدنامۂ ہذا مین حملہ سے جو دوسری سرکار کے
ملک پر کیا جاوے ہی واضح رہے کہ سرحد عملداری ہر دو سرکار روس اور فارس کی تنقیح بموجب
حسب تصفیہ گریٹ برٹن فارس اور روس کے کیجاوے گی ۔

دفعہ ۵

جو کہ نسبت اس امر کے عہدنامۂ پیش رو کی ایک دفعہ مین قرار پاچکا ہے کہ درحالیکہ

کوئی فوج از قوم یورپ ملک فارس پر چڑہائی کرے اور بادشاہ فارس سرکار انگریزی کی مدد چاہے
تو ایسی صورت مین گورنر جنرل ہند از جانب سرکار انگریز حسب استدعا بادشاہ فارس کے فوج
مطلوب مع افسران ومیگزین وغیرہ سامان لڑائی کے خواہ بعوض اوسکے واسطے خرچ
سرکار فارس زر سالانہ کہ جسکی تعداد ایک عہد وپیمان محدود مین کہ جو باہم ہر دو سرکار کے
قرار پاوے گا مندرج ہو بہیج دیوینگے چنانچہ خرچ مذکور کہ تعداد دو لاکھ روپیہ سالانہ سکہ
تومان کا قرار پایا ہے مخفی نرہے کہ زر مذکور اوسحالت مین ندیا جاوے گا کہ جب بنا لڑائی
بباعث زیادتی ازجانب فارس کے شروع ہوئی ہو اور جو کہ روپیہ مذکور صرف واسطے
ترتیب اور قائم کرنے ایک فوج کے دیا جاوے گا اسلیے یہ اتفاق کیا جاتا ہے کہ وزیر سرکار
انگریز نسبت اِس امر کے نگران رہیگا کہ اوسکا صرف کار مقصود مین کیا جاوے۔

دفعہ ۵

کاش سرکار فارس کا ارادہ جاری کرنے قواعد ولایتی اپنی فوج مین ہو تو ایسی صورت مین
سرکار موصوف مجاز ہے کہ افسران انگریز کو اوس کام کے لیے مقرر کرے بشرطیکہ وہ عہدہ دار
از قسم دشمنان سرکار انگریز کے نہو۔

دفعہ ۶

کاش کوئی حاکم یورپ کہ جس سے سرکار انگریز سے دوستی ہو شاہ فارس سے لڑائی کرے
تو ایسی صورت مین سرکار انگریز دربارۂ کرانے دوستی باہم بادشاہ فارس اور اوس
قوم یورپ کے نہایت کوشش کرینگے اور کاش اوسکی کوشش کارگر نہو تو ایسی صورت
مین شاہ انگلستان بشرط حاجت تعمیل کے شرائط مندرجۂ دفعات ماسبق کے ہندوستان
سے ایک فوج بالعوض اوسکے دو لاکہہ روپیہ سکۂ تومان شاہ فارس کے پاس تاوقتیکہ
لڑائی ختم نہووے خواہ صلح باہمی قرار پاوے واسطے مدد اوسکی فوج کے بہیجتے رہینگے

دفعہ ۷

جو کہ بادشاہ فارس کا دستور اپنی فوج مین ششماہی تنخواہ پیشگی دینے کا ہے اسلیے
ایلچی سرکار انگریز حتی الوسع زر بالعوض فوج کے جلد دینگے۔

دفعہ ۸

کاش افغان سرکار انگریز سو لڑائی کرین تو ایسی صورت مین بادشاہ فارس دربارۂ بہیجنے ایک فوج بمقابلۂ فوج افغان کے حسب الطلب سرکار انگریز کے اقرار کرتے ہین اور اوس فوج کا خرچ ازجانب سرکار انگریز حسب طریقہ جو بروقت حاجت تعین پاوے ملیگا۔

دفعہ ۹

درحالیکہ کوئی لڑائی باہم بادشاہ فارس اور افغان کے وقوع مین آوے تو اسصورت مین سرکار انگریز کسیطرح کی طرفداری تا وقتیکہ فریقین دربارہ کرانے صلح اونکا درمیانی ہونا نچاہین نکرینگے۔

دفعہ ۱۰

کاش کوئی رعایا نامی فارس کی مخالفت اور بغاوت کرکے عملداری سرکار انگریز مین پناہ لے تو ایسی صورت مین سرکار انگریز بفور اطلاعیابی ازجانب سرکار فارس اوسکو اپنے ملک سے نکال دین اور اگر چہوڑنے ملک سے وہ انکار کرے تو اوسکو گرفتار کرکے ملک فارس مین بہیجدیوین اور اگر قبل از پہونچنے اوس شخص جگہ ٹہوسکے عملداری سرکار مین حاکم ضلع کو جسمین اوسکا بہاگا جانا معلوم ہو اگر سرکار فارس کی مرضی نسبت اسکے سے مطلع ہو تو اوسکو گہسنے ندیوے اور اگر بعد ممانعت کے وہ شخص بر بعند اپنے ارادہ کا ہو تو گورنر مذکور اوسکو گرفتار کرکے ملک فارس مین بہیجدے۔

دفعہ ۱۱

کاش سرکار فارس سرکار انگریز سے خلیج فارس مین مدد مانگے تو سرکار انگریز بشرط آسانی اور ممکن ہوسکے جہاز لڑائی اور فوج سے اونکو مدد دیوینگے اور اوس لڑائی کا خرچ سرکار فارس کیطرف سے ملیگا اور جہازان مذکور سوائے اون لنگرگاہون کے کہ جہان سرکار فارس تجویز کرے اور کہین شرطاً کوئی ضرورت خاص نہو قیام نہین کرینگے۔

واضح ہے کہ ایک عہدنامہ محدود سابق مین باہم ہر دو سرکار کے متضمن بدفعات ۱۲ کے قائم ہوا تہا اور بعد ازان کئی امور جو خلاف دوستی کے تہی تبدیل کرنا ضرور ہوا

ایسی

واسطے ہم وکلاے ہردو سرکارین مندرجہ ذیل عہدنامہ مذکور کو بدفعات ۱۱ قائم کرکے اپنی مہر و دستخط آج بتاریخ ۲۵ نومبر ۱۸۱۴ء کے مطابق ۱۲ ذالحجہ ۱۲۲۹ہجری کے بمقام طہران کے دستخط کیا ہے

ل س جیمس ماریر صاحب

ل س اس علی

عبدالوہاب

ل س

محمد شفیع

ل س

ل س

ہنری الیس

نمبر ۲۸

ترجمہ ایک دستاویز کا جو عباس مرزا شاہزادہ فارس نے لفٹنٹ کرنیل مکڈانل صاحب ایلچی سرکار انگریز کو دیا

بمضمون ذیل

کرنیل مکڈانل صاحب ایلچی انگریزی متعینہ دربار ہمارے کو واضح رہے کہ ہم وارث تخت فارس ازروے اختیار عطیہ از جانب شاہ دربارہ ہونے تعلق دوستی سرکارہاے دیگر سے ہم اقرار او روعدہ کرتے ہین کہ اگر سرکار انگریز دربارہ وصول کرنے دو لاکھ روپیہ تومان کہ جو ہمارے ذمہ روسیون کا بنسبت تاوان کے واجبی ہے مدد دی تو آیندہ سے عہدنامہ محدود قرارداد باہم ہردو سرکار کی دفعات ۳ و ۴ کو کہ جسے ایلس صاحب نے قائم کیا تھا منسوخ متصور کرینگے اور حکم بادشاہی اوسپر حاصل کرلینگے

محررہ ماہ شعبان مطابق مارچ ۱۸۲۹ء فقط

رقم بادشاہ وارث تخت دربارہ منسوخی دفعات ۳ و ۴ عہدنامہ قرارداد ساتھ انگلستان کی حسب ذیل ہے

جو کہ دربارہ دفعہ ۳ و ۴ عہدنامہ قرارداد باہم انگلستان و فارس کی کہ جسکو ایلس صاحب نے بموجب اقرارنامہ قرارداد ابتہ شعرد فی جانی دو لاکھ سکہ تومان کی روسیون کو بعوض تاوان لڑائی کی مہینہ ذالحجہ ۱۸۲۹ سنہ ہجری مین قیام کیا تھا ہم وارث تخت

بموجب اختیار عطیۂ معاملات ملکی قوم ہذا کے یہ اقرار کیا ہے کہ ہر دو دفعات مذکورۂ بالا کو منسوخ کر دینگے اسلیے سند ہذا کہ جو بدست مبارک ہے بحضور آپ کے ارسال کیا ہے —
واضح رہے کہ باہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۳ ہجری مین بر وقت جانے ہمارے واسطے انتظاری بادشاہ سلامت کے بمقام طہران کے حسب خط مرزا ابوالحسن خان وزیر معاملات بیرونی کے جو حضور کے پاس مرسل ہوا تھا ہم مختار مطلق ازجانب بادشاہ اسمقدمہ مین مقرر ہوئے تھے اور اختیارات غیر محدود سے ماموں ہوئے تھے اور جو کہ سرکار انگلستان نے بذریعۂ درمیانی کرنیل میکڈانل صاحب کے ہماری مدد دو لاکھ روپیہ سکۂ تومان سے کیا ہے اسلیے ہم یگانہ بادشاہ نے تاریخ ۱۴ ماہ صفر مطابق ۲۴- اگست کے ہر دو دفعات مذکورہ بالا کو عہدنامۂ سابق سے منسوخ کر دیا ایلچی سرکار انگریز دربارۂ اون دونون دفعات کے دستاویز ہذا کو بطور منظوری کے سمجھین اور کسی کیفیت کو ازجانب وزرائے ورثائے شاہی کے لائق طلب ہونے کے نسمجھین —

مہر عباس مرزا ولیعہد

ترجمہ فرمان مرسلۂ بادشاہ بنام کرنیل میکڈانل صاحب
ایلچی سرکار انگریز متعینۂ ملک فارس کے —

بعد تسلیمات کے کرنیل میکڈانل صاحب ایلچی سرکار کو واضح ہووے کہ ہمارے صاحبزادہ نے اس امر کا اظہار بہی کیا ہے کہ اونسے دربارۂ دو دفعات عہدنامۂ قرارداد ساتہ انگلستان کے کوئی اقرار حال مین کیا ہے اسلیے ہم آپ کو لکہتے ہین کہ اس معاملہ مین جو کچہ ہمارے صاحبزادہ مذکور نے اندوی اختیار مطلق جو اوسکو ہمارے فرمان کے ذریعہ سے ملا تہا کیا ہے ہمکو بخوشی ورضامندی منظور ہے اور ہم آپ کی کوشش کی جو سنہ گذشتہ مین ظہور مین آئی کہ بموجب رضامندی شاہ کی ہوئی نہایت تعریف کرتے ہین نسبت سکۂ تومان مطلوبہ واسطے رہائی کہورا کے کہ جواب درپیش ہے ولیعہد عباس مرزا نے دو لاکہہ تومان محمد مرزا سے لینے کی ہدایت کی ہے اور ماورائے اسکے ہمنے ہدایت نسبت اس امر کے کی ہے کہ ایک لاکہہ تومان براسے بہیجے جانے آپ کے پاس مرزا ابوالحسن خان وزیر معاملات بیرونی کے حوالہ کیا جاوے

اسلیے آپ فرمان ہذا کو بطور دستاویز کے متصور کرکے اداے زرِ مذکور کا ذمہ داری خود لیجیے کہ جو روپیہ آپکو مابعد اسکے عالی القاب مرزا ابو الحسن خان واپس دیدینگے ہمیشہ اپنے حالات اور ارادہ سے مطلع کرتے رہیے۔

مہر فتحعلی شاہ

نمبر ۲۹

ترجمہ فرمان فتحعلیشاہ فارس بنام عالی القاب حسین علی مرزا گورنر جنرل فارس۔

فرمان ہذا واسطے اطلاع عدہی ہمارے معزز اور نامی بیٹا حسین علی مرزا گورنر جنرل فارس کے بہیجا جاتا ہے کہ ایلچی سرکار انگریزی متعینۂ دربار ہذا نے ہمارے وزرا سے بیان کیا ہے کہ افسران محصول فارس اور لنگرگاہان نے اون گھوڑون پر جو قوم انگریز فارس مین اپنے ملک مین لیجانے کے لیے خرید کرتے ہین محصول جاری کیا ہے اور اونکے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ سابق مین یہ محصول نہین تھا جو کہ بلحاظ دوستی باہم ہر دو سرکار ہا کے کہ جسکی باعث سے اونکے قواعد غیر ممکن الجدائی ہوے ہین ہماری یہ مرضی ہے کہ ہر طرح دوستی موجودہ ترقی پاوے اسلیے ہم اپنے عزیز و بیٹے کو یہ حکم دیتے ہین کہ وہ بنسبت اس امر کے ہدایت دین کہ سوا محصول تجارتی السابق کے اور کسیطرح کا محصول اوپر گھوڑی یا اور اجناس رعایا سرکار انگریزی پر نہین لیا جاوے گا او تمپر بھی فرمان ہذا پر توجہ کرنا فرض ہے اور نہ صرف رعایا سرکار انگریزی کو ناانصافی اور مزاحمت سے محفوظ رکھنا چاہیے بلکہ اونکی ہر طرح سے حفاظت کرنا چاہیے۔

مہر بادشاہ فتحعلی شاہ

ترجمہ صحیح ہے۔
دستخط جارج دل الگ ہنا

ماہ ذیقعد ۱۲۳۸ھ مطابق جولائی و اگست ۱۸۲۳ء
نمبر ۳۰

جو کہ دوستی اور میلاپ باہم روز بروز عالی مرتبت سرکارہاے فارس اور انگلستان کے اوپر بنیاد قوی کے
قرار پائی ہے اور بادشاہ کی یہہ رائے ہے کہ دوستی مذکور روز بروز ترقی پاتی جاوے کہ جس کی باعث سے
فائدہ طرفین کا متصور ہے اسلئے اس خوش بخت سال مین اور اب سے آگے کو از روے اس
اشتہار مبارک کی ہم سوداگران قوم انگریز کو اس امر کی اجازت اور اختیار دیتے ہین کہ وہ اپنا اسباب
سوداگری عملداری فارس مین لاکر با من و امان بیچین اور افسران سرکار کو اوسی قدر محصول سرکاری
دیوین گے جو سوداگران روس کو دیتے ہین محررہ بماہ محرم سنہ ۱۲۵۲ ہجری مطابق ماہ مئی سنہ ۱۸۳۶ء
مہر گواہان ذیل مین ہے

نمبر ۱۳

عہدنامہ سوداگری جو ساتھ شاہ فارس کے
سنہ ۱۸۴۱ء مین قرار پایا

دیباچہ

جو کہ مفضل قادر مطلق کہ جسکا فیض بے انتہا ہے قائم ہوئی دوستی باہم سرکارہاے جلیل
فارس اور گریٹ برٹن سے نامی اور عادل بادشاہ ہر دو سرکارہاے
پایدار نے روز بروز اور ہر وقت شرایط مندرجہ عہدنامہ مذکور کی بخوبی توجہ
اور اسکی تعمیل کی کہ جسکی باعث سے ہر دو سرکار کی رعایا کو جملہ فوائد سواے قائم ہونے
ایک عہدنامہ سوداگری ملے کہ جو ہر دو سرکار نے سنہ ۱۸۱۴ء کے
عہدنامہ مین قائم کرنے کا اقرار کیا تھا مگر کسی وجہ سے ملتوی اور ناتمام
رہگیا ہوئی ہین اسلئے اس خوش بخت سال مین منظور پورا ہونے
جملہ شرایط عہدنامہ خوش بخت کے شاہ فارس نے عالی القاب حاجی مرزا
ابو الحسین خان سکرٹر سرکار معاملات بیرونی کو وکیل مطلق مقرر کیا
اور ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور ایرلینڈ اور بادشاہ ہندوستانی سرجان میکنیل صاحب
نائٹ گرینڈ کراس موسٹ آنریبل آرڈر آف دی باتھ ایلچی متعینہ
دربار فارس کو اپنا وکیل مطلق مقرر کیا اور وکلاے مذکورہ بالا نے

متضمن دو دفعات پر ایک عہدنامہ تجارت کا قائم کرکے شامل اصل عہدنامہ کے کیا
تاکہ بفضل الہی باہم ہردو سرکارہا کے دسپرآیہ کیطرف لحاظ رہے کہ جس سے فائدہ رعایاے ہردو
سرکار کا متصور ہے —

دفعہ ۱

ہر دو سرکارہا کی رعایا کو اجازت اور اختیار ہے کہ وہ آپس مین ایک دوسرے کے ملک
مین ہر قسم کی اجناس اور اسباب لایا جایا کرین اور آپس مین ایک دوسرے کے ملک مین
جہان چاہین بیچین یا تبدیل کرین اور اشیاے آمدنی و روانگی پر صرف محصول چونگی کا
لیا جاوے گا یعنی بروقت داخل ہونے ملک کے ایکمرتبہ وہی محصول چونگی سب سی لیا جاو
جو نہایت معزز سوداگران یورپ سے اسباب آمدنی پر لیا جاتا ہے اور بروقت روانہ ہونے
کے اوسیقدر محصول چونگی کا لیا جاویگا جو سوداگران معزز قوم یورپ سے لیا جاتا ہی سواے
اسکے اور کسیطرح کا مطالبہ کسی حیلہ پر سوداگران ہردو سرکارہا سے ایک دوسری کی عملداری
مین نہین کیا جاویگا —
اور سوداگران یا اشخاص متعلق یا رعایا کوئی کیسے از ہردو فریق کی امداد و پرورش آپسمین
اوسیطرح پر کیجایگی جسطرح پر کہ اور قوم عزیز کی رعایا کے ساتہ کیجاتی ہے —

دفعہ ۲

چونکہ بنظر توجہ کرنے معاملات سوداگران طرفین کے ازجانب ہردو سرکار کارندگان
سوداگری کے مقامات مخصوص مین تعین ہونا ضرور ہے اسلیئے یہ قرار پایا ہے کہ دو کارندہ
ازجانب سرکار انگریز کے رہین گے ایک دارالخلافت مین اور دوسرا بمقام تابریز کے
رہیگا اور اون مقامون مین مستحق مراتب کنسل جنرل کا وہی شخص ہوگا جو بمقام تابریز کے
رہیگا او چونکہ سرکار انگریز کیطرف سے کئی برسون تک ایک رزیڈنٹ بمقام بشایر مین
مقیم رہا ہے اسلیئے سرکار فارس نسبت اس امر کے اجازت دیتے ہین کہ رزیڈنٹ مذکور
آیندہ کو بہی رہے اور اسیطرحپر دو کارندگان سوداگری ازجانب سرکار فارس کی تعینات
ہوکر ایک بمقام پایہ تخت لندن اور دوسرا انگرگاہ بمبئی مین مقیم رہیگا اور وے لوگ

اونھین حقوق اور مراتب کے مستحق ہونگے جیسا کہ کارندگان سرکار انگریزی ملک فارس مین ہونگے
واضح رہے کہ ہم وکلاے مطلق ہر دو سرکار ہا نے عہدنامۂ سوداگری ہذا کو منظور کیا ہے
اور بصداقت اسکے کہ اوسپر اپنا ہاتہ رکھکر بمقام دار الخلافت طہران کے آج بتاریخ ۲۰
اکتوبر سنہ ۱۸۴۱ء مطابق ۱۲ رمضان سنہ ۱۲۵۷ھ کے مہر کی ۔

دستخط جان میکنیل

مہر مرزا ابو الحسین خان وزیر فارس واسطے معاملات بیرونی

نمبر ۴۳

ترجمۂ فرمان نسبت مفلسی یا دیوالہ کے ازجانب سرکار فارس واسطے حفاظت سوداگران انگریزی کے جو بدرخواست کرنیل شیل صاحب مہتمم معاملات طہران متعینہ ازجانب ملکہ معظمہ کے بماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۶۰ ہجری مطابق ماہ مئی و جون سنہ ۱۸۴۴ عیسوی کے جاری ہوا ۔ حسب مضمون ذیل ہے ۔

حسین خان عالی مرتبہ جنٹ اسٹنٹ وگورنر صوبہ آزد عزیز القدر کو واضح ہو کہ وزراے سرکار انگریز نے یہ اظہار کیا ہے کہ نسبت اسکے کہ اسباب دیوالیون اور مفلسون کا اونکے قرضداروں کو بقدر حصہ بانٹ دینا چاہیے رعایا سرکار ممتاز فارس اور سرکار انگریزی کی اسبارہ مین کسیطرح کی تفریق نہین ہوتی ہے اور نہ کسیطرح کی مہربانی اونپر ثابت ہوتی بشمولیت معرفت عالی القاب کرنیل شیل صاحب موصوف کے درخواست دربارہ قائم کرنے حیلہ و فعات معقول کے جو خلاف مذہب اسلام کے نہو بنظر محفوظ رہنے سوداگران رعایای سرکار انگریزی کو جملہ امورات فریب اور دغا اور ندینے دغاباز دیوالیون سے جاری کیا جاکو ہی ہے اور سرکار فارس کی یہ بھی راے ہے کہ غیر قوم اور سوداگران زیر حفاظت شاہ بھی فریب دیوالیون کے دینے سے محفوظ رہین نظر بران انتظام سوداگری جو باہم وزراے سرکار فارس او عالی القاب کرنیل شیل صاحب موصوف سے قرار پاکر خوشوقت منظوری بادشاہ کی حاصل کی ہے واسطے اطلاع عدیمی عالی مرتبت حسین خان کے سند ہذا کی ذیل مین مندرج ہے ۔

دفعہ ۱

واضح رہے کہ آج سے جملہ کاغذات خرید و فروخت دستاویزات وغیرہ جو گورنر صوبہ کے پاس سے بعد ثبت کیے جانے مہر کے واپس آتے ہین رجسٹری دیوانخانہ مین ہوکر دفترین [illegible] اور دفتر مذکور مین جملہ دعوی بشرح تاریخ و شمار نمبر کے مندرج کیے جائین گے اور اقرارنامہ کے روپر نمبر اور تاریخ مندرجہ رجسٹر تحریر ہوگی ورق کتاب کے دفتر پر نمبر شمار لکھا جاویگا اور احتیاط اس امر کی رہے کہ ورق مذکور مشکوک نہووے اور نہ وہ چھیلا جاوے۔

دفعہ ۲

جس اقرارنامجات کی بڑے دفتر مین رجسٹری ہو چکی ہو وہ مکرر دیوانخانہ مین بترتیب حرف مع نام فریقین کے لکھے جاوینگے اور ایک فہرست کاغذات بڑے دفتر کی مرتب ہوگی۔

دفعہ ۳

درحالیکہ ایک جگہ دو دستاویزین بدعوی روپیہ کے ہون کہ جنکی رجسٹری دیوانخانہ مین کماحقہ ہو چکی ہے تو ایسی صورت مین اوس دستاویز کی تکمیل پہلے کیجاوے گی کہ جو قبل کی تاریخ کی ہے مگر یہ شرط اوس انتظام کو جو نسبت تقسیم کرنے اسباب دیوالیے کا بوقت دیوالہ کے قرار پایا ہو منسوخ نہین کرتے۔

دفعہ ۴

واضح رہے کہ رجسٹری ان دستاویزات کی بناد کافی ثبوت کی نہین متصور ہے بلکہ وہ دستاویز جسکی رجسٹری بموجب اس انتظام کے کماحقہ دیوانخانہ مین ہوگئی ہو نسبت اون دستاویزون کے کہ جنکی تکمیل ہوکر رجسٹری دیوانخانہ مین ہوئی ہو کافی متصور ہے لیکن ایسی دستاویزات کی رجسٹری دیوانخانہ مین اندر ایک سال کے ہونا چاہیے۔

دفعہ ۵

جو شخص کسی جایداد غیر منقولہ کو فروخت کرے یا رہن رکھے تو ایسی صورت مین شخص خریدنیدہ کو ایک دستاویز بنچاق یا انتقالی کی حاصل کریگا اور اگر روپیہ میعاد قرارداده مین ادا نہ کرے تو ایسی صورت مین جایداد مستغرقہ فروخت کیجاوے گی اور دیوانخانہ قبل از کرنے رجسٹری

اور مضبوط کرنے ایسی دستاویز خرید یا فروخت کے اس امر کی تحقیقات کریگا کہ آیا شخص خریدکنندہ
کے پاس دستاویز فروخت یا انتقالی ہے یا نہین اور نیز اس امر کی کہ جایداد مندرجہ دستاویز
کسی دوسرے شخص کے پاس رہن یا مستغرق بضمانت نہین ہے۔

دفعہ ۶

واضح رہے کہ اداے زر مندرجہ دستاویز تا وقتیکہ شخص دہندہ اور گیرندۂ قرض کے
دستخط دربارۂ وصول ہونے کل روپیہ کے ثبت نہو ثبوت شدہ متصور نہین ہوگی اور ایسی صورت
مین بوقت ضرورت بہ نسبت تعین کرنے تصفیہ زر قرضہ کے اظہار گواہان از روے حلف کے
ضرور ہوگا فقط۔

دفعہ ۷

قرضدار کے وفات کے بعد شخص دہندۂ قرض ورثاے متوفی سے جو قبل از پختگی دستاویز
مذکور کے ہون دعوے زر قرضہ کا کرے اور ورثا جایداد متوفی سے مطالبہ قرض کو ادا کرینگے

دفعہ ۸

جو سوداگر کہ اپنی مفلسی ظاہر کرے گا وہ حلفاً یہ بیان کریگا کہ اوسنے کوئی جائداد پوشیدہ
نہین کر رکھی ہے اور اپنی مفلسی کو ثبوت کرے گا اور اسیطرح پر اوسکے شریک اور کارندگان
بھی حلف بہ نسبت اس امر کے لین گے کہ اون لوگون نے بھی کوئی جایداد اوسکی چھپا نہین رکھی

دفعہ ۹

شخص مفلس تا وقتیکہ وہ ضمانت بہ نسبت اپنی حاضری کے داخل نکرے اور صاحب مجسٹریٹ
اسباب دیوالیے اور اوسکے لڑکے اور عورتون کا قرق نکرے رہا نہین ہوگا مگر حالیکہ یہ امر ثابت ہو
کہ بعد ہونے اوسکے مفلس کے کوئی جایداد اوسکے رشتہ داران کی کہ جس سے اس دیوالہ سے کچھ
تعلق نہین جو ایک علحدہ تجارت یا پیشہ کا حاصل ہے اور بذریعۂ وراثت اوسکے قبضہ مین آئی ہو
یا بطور وثیقہ دختران شوہرانہ اوسکے پاس آیا ہے تو ایسی جایداد قرقی سے محفوظ رہے گی۔

دفعہ ۱۰

کاشی دیوالہ بباعث کسی امر ناگہانی یعنی آگ لگجانے سے یا شکستگی جہاز سے یا لوٹ لینے

دشمنان سے ہوا ہو تو ایسی صورت مین ضمانت نہین لیجاویگی۔

دفعہ ۱۱ واضح رہے کہ سزا دیوالی فریبی کی اوسی طرح پر ہوگی جیسے کہ چور اور دروغ گو کی ہوتی ہے اور باستثناے چند بانون کے سزا دہی اونکی صرف باختیار بادشاہ ہے اور دیوالی فریبی تا تحقیقات قید رہیگا اور شاہی قید مین وہ کسی شخص سے بلکہ اپنے خاص گورنران کی پاس بھی نہین جانے پاویگا اوسکا سب اسباب قرق ہوجاویگا اور پہر کاہیکو تجارت کا نہین کرنے پاویگا اور نہ کسی کارخانہ مین مباشر کار یعنے گماشتہ ہونے پاویگا مخفی نرہے کہ ایسی سزا اوسکی ہمرازون پر اور نیز اون شخصون پر کہ جہنون نے اونکا مال چہپایا ہو ہوگی۔

دفعہ ۱۲ واضح رہے کہ اگر کوئی اقرارنامہ از جانب مفلس بعد ہونے اوسکی مفلسی کے ہوا ہو تو وہ اقرارنامہ باطل و منسوخ متصور ہوگا اور اسی طرح جملہ بخشش نامہ جو بعد مفلسی کے ہوا ہو باطل اور منسوخ متصور ہونگے۔

دفعہ ۱۳ چار مہینے کے بعد جاندا د دیوالی کی اوسکے قرضدارون مین تقسیم کیجاوے گی اور منجملہ جایداد دیوالی کے کوئی چیز ایسی ہوگی کہ جس سے نقصان اور خراب ہوجانے کا احتمال ہو مثلاً مویشی اور اجناس خوردنی وغیرہ تو ایسی صورت مین اونکو فوراً بیچ کر روپیہ کھڑا کر لینا چاہیے اور کاش بعد اشتہار اوسکے مفلسی کے پاس دیوالیہ کے کوئی اسباب سوداگری آوے تو وہ اسباب محصول گھر مین قرق ہوکر دیوانخانہ مین بہیجدیا جاوے اور اسی طرح ہر طرح کے خطوط بنام دیوالیہ مشعر چہوٹے ہونے اونکی مفلسی کے دیوانخانہ مین بہیجے جاوین گے۔

دفعہ ۱۴ واضح رہے کہ تا حینیکہ دیوالیا اون مطالبون کو جو اوسپر ہون ادا نکردے قرضدار متصور ہوگا اشخاص دہندہ قرض کو اختیار ہے کہ اوسکو مہلت واسطے کرنے حساب بقیہ مطالبہ کا دین اور اس عرصہ مین اوسکی کل آمدنی قرضہ مین

اسعرصہ مین اوسکی کل آمدنی قرضہ مین دیجاویگی —

دفعہ ۱۵

اور کاش کسیطرح کا فرق مابین داخلۂ دفتر اور دست اوینر کے واقع ہوا ور دیوانخانہ نے سہواً رجسٹری کردی ہو تو ایسی صورت مین دیوانخانہ زر قرضہ مفلس کا ادا کردیگا —

دفعہ ۱۶

دیوالیے فریبیہ اشخاص ذیل متصور ہونگے یعنی اول وے شخص جو اپنی مفلسی ثبوت نہین کرسکتے ہین اور بحساب اوس روپیہ یا اسباب کے جو دوسرے سے لیا ہو دے سکتے ہین دوم وے لوگ جو مخفیہ یا عملانیاً اپنے مکان یا اسباب سوداگری کا سکے ہون —

سوم وے لوگ جو باوجود تخویف اپنی مفلسی کے بعد ظاہر ہونے اپنی مفلسی کے بطرز بجایکے اسنیے لیے اور منصرم کرنے جائداد اپنے قرضداروں کے بخش دیدین —

چہارم وے لوگ جو ایسی جائداد غیر منقولہ کہ مکفول کسی دوسرے کے پاس مستغرق یا فروخت ہوگئی ہو دوبارہ فروخت یا مستغرق کرین —

پنجم وے لوگ جو مال وقت کو چھپین یا دے ڈالین —

دفعہ ۱۷

واضح رہے کہ بادشاہ نے سوائے چند مسجدون اور مقامات پاک مثل پولہ ماس یعنی مکانات کاہنان اور محلات شاہی کہ جو زمانۂ سابق سے مقامات پناہ کے رہتے ہین اور جابجا مقامات پناہ ہو تو سہ مکانات رعایا کو اوٹھا دیا اور یہ حکم دیتے ہین کہ کوئی رعایا سرکار ہذا کی اپنے مکان مین کسی مجرم یعنی چور و دیوالیے وغیرہ کو گھسنے ندیوین اور جو شخص کہ ان احکام شاہی سے عدول کریگا وہ خود مستوجب سزا ہوگا —

دفعہ ۱۸

جو کہ واسطے کاروبار معاملات تجارت کے ایک ملک التجار یعنی سردار سوداگران کا ہر مقام مین ضرور ہے نظر بران وزراے سرکار فارس مقام ہو قوتہ علداے خلاس مین کہ جہان کار تجارت کا جاری ہے ایک ملک التجار مقرر کرینگے اور نیز جب سوداگران انگریز کا معاملہ

دیوانخانہ مین آویگا تب ایسی صورت مین دیوانخانہ اوسکا تصفیہ بمقابلہ ایک نائب سفیر کا کے کرینگے اور اسیطرح یہ کارروائی قرقی جایداد دیوالیہ یا قرضدار توسفیر کہ جو کسی رعایا از عموم اجنٹ کے ہو بمقابلہ ایک نائب سفیر کے ازجانب حکام انگریزی ہوگی اور کارندگان انگریز نسبت مطالبہ زر قرضہ وغیرہ اشخاص قرضدار باشندہ ملک ہذا سے اوسیطرح یہ کرینگے کہ جسطرح رعایا سرکار انگریز سے —

واضح رہے کہ ملک فارس مین تین قسم کے قابض ہین یعنی اول بادشاہ دوم مالک سوم باشندے — اور کاشتکار مالک اپنا گاؤن مستغرق کیا چاہے تو وہ منظور رفع کرنے قصہ کے پہلے اجازت سرکار بادشاہ اور رعایا کی حاصل کرے واضح رہے کہ یہ نسبت دفعہ ۵ عہدنامہ ہذا کے یعنی جایداد غیر منقولہ کے عائد ہے —

عالی القاب مذکور الصدر کو چاہیے کہ مراتب مندرجہ بالا کو دیوانخانہ صوبہ تبریز مین حسب ہدایت ہذا مشتہر کرا دیوین اور احکام و کارروائیان دیوانخانہ صوبہ مذکور الصدر کو درباب کرنے بخوبی تعمیل احکام مندرجہ اس تعلیم نامہ کے بخوبی تاکید کر دیوین تاکہ کسیطرح پر ان احکام کی عدولی نہووے اور اسکو وہ اپنا خاص کام تصور کرین —

محررہ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۶۳ ہجری —

نمبر ۳۳

اقرارنامہ دربارۂ امتناع آمدنی غلامان افریقہ کی ملک فارس مین از راہ سمندر —

خط کرنیل فارنٹ صاحب بنام حاجی مرزا اقاسی محررہ ۱۳ جون سنہ ۱۸۴۷ع

عرصہ دراز ہوا کہ دربارہ او ٹھا دینے سوداگران غلامان کو از راہ سمندر کے وعدہ کیا گیا تھا اور آپ نے حال مین نسبت اس امر کو ہمکو اطلاع دی تھی کہ یہ امر مباحثہ عنقریب ہو کہ بپایۂ اختتام کو پہونچے اور ہمکو غالباً یقین ہے کہ چند روز مین یہ سبب ہر ایک سے جو حاضر ہین جنکا اتبک ختم نہین ہوا تھا اگر اس بارہ مین سرکار فارس بیان کو اچھا کرتی ہوتی تو یقین تھا کہ منظوری اسکی ہوگئی ہوتی مگر ایسا نہین ہوا اسلیے اب ہم آپ سے چاہتے ہین کہ اس بارہ مین ایک صاف اور قطعی جواب مانگتے ہین کہ آیا سرکار فارس ایک حکم مشعر ممانعت آمدنی غلامان کو از راہ سمندر

جاری کریگی یا نہین اگر ارادہ سرکار فارس کا دربارہ جاری کرنے اس حکم کے ہو تو ہمکو آج اوس سے مطلع کیجیے اور کاش ارادہ نہ جاری کرنے اس حکم کا ہو تو ہمکو فوراً اور صاف جواب دیجیے تاکہ ہم اوسکو واسطے اطلاع دہی کے اپنی سرکار مین روانہ کرین اور آپ سے یہ درخواست ہے کہ دربارہ دینے جواب قطعی اس امر کے اور کسیطرح کا لیت و لعل نہو۔

جوکہ سرکار انگریزی آرزومند نسبت مطلع ہونے ارادہ سرکار فارس کے ہے اسلیے ہم آپ سے یہ درخواست کرتے ہین کہ آپ براہ عنایت ایک جواب قطعی ہمارے پاس بھیجدیجیے کیونکہ ہماری سرکار اس بارہ مین ہمارے طرف سے کسیطرحکا توقف گوارا نکریگی

ترجمہ کیا جوزف ریڈ صاحب از ترجمہ خط بادشاہ بنام

حاجی میرزا آغاسی مورخہ ۱۳ جولائی ۱۸۴۸ع مطابق ۱۰ رجب

۱۲۶۴ ہجری

حاجی صاحب آپ غلامونکو از راہ تری نہ آنے دیجیے بلکہ صرف از راہ خشکی آیا کرین اور یہ صرف بخاطر فارنٹ صاحب یعنی لفٹنٹ کرنیل فارنٹ کے سبب ہے راضی ہون کہ تم اسکو قبول کیا اسبارہ مین گورنران فارس اور عرب کو تحریر کیجیے

واضح رہے کہ صرف باعث نیکی فارنٹ صاحب کے ہمنے اسکو قبول کیا ورنہ چند حجتین باہم ہماری اور سرکار انگریز کی ہنوز باقی ہین۔ ترجمہ کیا جوزف ریڈ صاحب کا

ترجمہ خط حاجی میرزا آغاسی بنام لفٹنٹ کرنیل فارنٹ صاحب مورخہ ۱۲ جون ۱۸۴۸ع

نوشتہ آپکا دربارہ غلامان کے وصول سرشتہ ہوا اور اوسکے مضمون سے بخوبی واقف ہوے جو کہ درخواست ازجانب آپ کی تھی کہ جو ہمارے مشفق مہربان اور قدردان ہین اور ہم اونپر نہایت شفقت کرتے ہین اسلیے ہم آپ کی خواہش پورے کرنے مین توقف کرنا مناسب نہ سمجھ کر یہ کوشش بنظر حفظ رکھنے دوستی قدیم باہم ہر دو سرکارہای عظیم فارس اور انگلستان کے آپکی درخواست کو عندالموقع مناسب بحضور بادشاہ دام اقبالہ کے پیش کیا چنانچہ

ایک حکم قطعی کہ جس سے آپکی طرف نہایت شفقت عائد ہوتی ہے اور ہمیشہ ترقی ہوتی جاویگی
ازجانب حضور بادشاہ دام اقبالہ کے جاری ہوا ہے اور آمدنی غلامان صرف ازراہ سمندر
ممنوع ہے اور اس بارہ مین حکم تاکیدی بنام گورنران فارس اور عرب کے مشعر روکنے
آمد و رفت غلامان کے ازراہ سمندر کے صادر ہوگا۔

واضح رہے کہ یہ معاملہ بنظر منظوری درخواست دوست معزز بشکر الہی و بشفقت تمہاری
کے بباعث عنایت بے انتہا حضور بادشاہ عالم کے ختم پایا مگر وزراے فارس کی بہی بنظر
صدق دوستی وزراے سرکار انگریز کے یہ التجا ہے کہ جب وے کوئی درخواست کرین
تو وہ بہی منظور کیجاوے۔

ترجمہ کیا جوزف ریڈ صاحب

ترجمہ فرمان بادشاہ سلامت بنام حسین خان گورنر فارس

عالیمرتبہ ستون امارت عزیز القدر حسین خان کنٹرولر معاملات سرکاری اور گورنر فارس
کو واضح رہے کہ مدت ہوئی کہ درخواست از طرف وزراے سرکار انگریزی بنام وزراے و
حکام سلطنت ہذا کے مشعر اوٹھا دینے تجارت غلامان حبشی آئی تہی مگر ہنوز درخواست مذکور پر
ہماری جانب سی کوئی جواب نہین گیا اسلیے بباعث رفاقت جو ہمارے بزرگون وغیرہ یعنی
بادشاہان قدیم نے عالیمرتبت صدق خیرخواہ سرکار منتخب الامرا از قوم مسیحی کرنیل فارنٹ صاحب
جارج ڈی افیرس یعنی کارپرداز سرکار انگریزی کے کی تہی اور بوجہ اونکے حسن اعمال اور
طریقۂ کارروائی کے جو ظہور مین آئے اور نیز بباعث اوس قدردانی کے جو ہم اونکی کرتے ہیں
درخواست مذکور کو منظور کیا اور حکم دیتے ہین کہ اب سے آیندہ کو آپ جملہ سوداگران کو
جو ادہر اودہر سے آتے جاتے ہین فہمایش دربارہ بند کرنے سوداگری غلامان حبشی کے
ازراہ سمندر کے کردیجیے گا اور اونسے یہ کہدیجیے کہ سواے براہ خشکی کہ جسکے لیے ممانعت
نہین ہے اور کسیطرح پر آمد و رفت غلامان کی نہ ہو اور احکام مندرجہ پروانہ ہذا کی
تعمیل کے آپ ذمہ دار متصور ہین۔

محررہ ماہ رجب ۱۲۶۴ھ

ترجمہ کیا جوزف ریڈ صاحب کا

ترجمہ فرمان بادشاہ سلامت بنام مرزا نبی خان گورنر اصفہان او عربیاے فارس

عالیمرتبت بزرگ از سپہ سالاران گرامی قدر مرزا نبی خان سردار سیول کورٹ یعنی عدالت دیوانی دگورنر اصفہان وعربستان ہمارا واضح رہے کہ عالیمرتبت امیر ممتاز گرامی منزلت ستون امراے مسیحی جوہر بزرگان ارسطو قدم یعنی مسیحی خیرخواہ سرکار کرنیل فرنٹ صاحب کارپرداز سرکار عالیہ انگریزی نے کہ بسبب عنایت بادشاہ کہ جسکا ارادہ ہمیشہ اونکے راضی رکھنے کا رہتا ہے بذا نتہا سے درخواست دوستانہ از جانب وزراے سرکار عالیہ موصوف کے وزراے بادشاہ سے بدین مضمون کی انتظام حفظ رکھنے قیام دوستی موجودہ بہم ہر دو سرکار عالیہ کے اشتہار شاہانہ بابت بادشاہ کے بہ شمول اقتضای آمدنی غلامان حبشی کے ازراہ سمندر صادر یاوے اور یہ تجارت غلامان حبشی کی بند ہو جاوے نظر بران حکم دیا جاتا ہے کہ بعد ملاحظہ فرمان ہذا کے جو شل ڈگری تقدیری کے ہے عالیمرتبت کو لازم ہے کہ جملہ اشخاص متعلق تجارت غلامان کو سخت تاکیدی احکام مشعر مسدودی آمدنی غلامان حبشی ازراہ سمندر جاری کرین اور واضح رہے کہ اب سے آیندہ کو صرف براہ سمندر آمد و رفت غلامان حبشی کے نسبت ممانعت ہے نہ کہ ازراہ خشکی اور کوئی شخص مجاز لانے غلامان کا ازراہ سمندر نہین ہے ورنہ مستوجب سزا عقوبت کا ہوگا اس بارہ مین آپ احکام تاکیدی حکومت اپنی مین جاری کیجیے غفلت نہو۔

محررہ ماہ رجب ۱۲۶۴ھ مطابق جون ۱۸۴۸ء۔

نمبر ۴۳

عہدنامہ جو دربارہ گرفتاری اور تلاشی جہازان فارس کے ازجانب سرکار انگریزی اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے جہازیون کے باہم کرنیل شیل صاحب یکطرف اور امیر ناظم طرف ثانی کے قرار پایا بمضمون ذیل ہے۔

واضح رہے کہ سرکار فارس اس امر پر اتفاق کرتی ہے کہ جہاز لڑائی سرکار انگریزی اور سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کے بنظر روکنے سوداگری غلامان حبشی ہر دو قسم یعنی مرد و عورت کے بارہ برس تک مجاز ہیننے تلاشی جہاز سوداگران فارس کے حسب طریقہ مندرجہ سند ہذا کے

باستثناے اون جہازان کے جو سرکار فارس کے نہین اور جس سے رعایا اور سوداگران فارس سے کچہہ واسطہ نہین ہے رہین گے اور جہازان سرکار انگریزی مذکورۂ بالا سے کسیطرحکی دستاندازی نہین کیجاوے گی اور مخفی نرہے کہ سرکار فارس اقرار کرتی ہے کہ کسیطرح سے آمدنی غلامان حبشی کی جہازان سرکار فارس مین نہین ہونے پاوے گی

اقرارنامہ حسب ذیل ہے —

اول

اجازت تلاشی جہاز سوداگران و رعایا کی ابتدا سے انتہاتک بمشورہ اور توسط اور آگاہی عہدداران فارس کے کہ جہازان سرکار انگریزی پر موجود رہین گے ہوا کرے گی —

دوم

جہازان سوداگران سواے اوس عرصہ تک جو واسطے تلاشی غلامان کے ضرور اور زیادہ دیر نہین روکے جاوینگے اور درحالیکہ کسی جہاز مین غلام برآمد ہون تو ایسی صورت مین حکام انگریز بلا روکنے جہاز محمولہ غلامان یا کرنے اورکسیطرح کا حرج اوس جہاز کا غلامان کو جہاز سے بیگر لے آوین گے اور جہاز کہ جسمین سے غلام برآمد ہوے ہون تو توسط اور آگاہی حکام سرکار فارس کے کہ جو سرکار انگریزی کے جہاز پر موجود ہونگے حکام لنگرگاہ فارس متعینہ ازجانب سرکار فارس کو سپرد کردینگے اور حکام مذکور کو اختیار سزا دہی اور جرمانہ کرنے مالک جہاز محمولۂ غلامان کو کہ جسنے عدول حکم شاہ فارس کا بباعث لانے غلامان کے کیا ہو موافق جرم کے حاصل ہے اور واضح رہے کہ جہاز لڑائی سرکار انگریزی کا کسیطرح پر بلا توسط حکام سرکار فارس کے جہازان سوداگری فارس مین دست اندازی نکرین اور حکام سرکار فارس کو لازم ہے کہ اپنے کام متعوضہ مین کوتاہی نکرین یہ اقرارنامہ ۱۱ برس تک کے لیے مروج رہے گا اور بعد انقضاے میعاد ۱۱ برس کے اگر جہازان فارس سے ایک روز بھی زائد از مدت محدود کے دست اندازی کیجاوے گی تو یہ خلاف دوستی اور حفظ حقوق سرکار فارس کے متصور ہو گا اور سرکار موصوف اسکا مطالبہ کرے گی —

کاش کوئی غلام موجودہ ملک فارس اب سے آیندہ کو بعزم زیارت مکہ یا جانے ہندوستان کا

اور زرہ سندہ کے کرے تو ایسی صورت مین ادسکو لازم ہے کہ با گاہی رزیڈنٹ سرکار انگریزی متعینہ مقام لشائر کے حاکم اعلےٰ کے جو از جانب سرکار فارس محکمہ راہداری مین مقام لشائر کے تعینات ہے ایک پروانہ راہداری کا حاصل کرے اور غلام گیرندۂ پروانۂ مذکور سے کسیطرح کی روک ٹوک نہین ہوگی۔

اور مخفی نرہے کہ میعاد پروانۂ راہداری کی بہی کہ با آگاہی رزیڈنٹ سرکار انگریزی متعینۂ لشائر کے حسب شرائط مندرجۂ بالا کے ۱۱ برس تک متصور ہوگی۔

واضح رہے کہ یہ کارروائی نسبت تلاشی اور تعیناتی حکام فارس کے اوپر جہازان انگریزی کے پہلی ربیع الاول ۱۲۶۸ھ مطابق ۱ جنوری ۱۸۵۲ء سے شروع ہوگی اور آج سے تا تاریخ مذکور بالا کے تلاشی لینا جائز نہین ہوگا۔

چونکہ امورات مندرجۂ سندہذا پر اول سے آخرتک دونون فریق متفق ہوئے ہین اور وزرائے ہر دو سرکار نے بہی منظور کیا ہے اسلیے یقین ہے کہ اسمین کسیطرح کا اختلاف واقع نہین ہوگا

محررہ ۱۸ شوال ۱۲۶۷ھ مطابق اگست ۱۸۵۱ء۔

نقل اسکی دو بیرت ہوکر دستخط مرزا نبی خان امیر نظام سرکار فارس کے بتاریخ مذکورۂ بالا کے ثبت ہوئے فقط۔

دستخط جان شیل وزیر سرکار انگریزی وکیل مطلق وایلچی متعینۂ دربار سرکار فارس۔

نمبر ۳۵

اقرارنامہ سرکار فارس دربارۂ ملک ہرات

ترجمہ محررۂ ۱۵ ربیع الثانی ۱۲۶۹ ہجری مطابق ۲۵ جنوری ۱۸۵۳ء

واضح رہے کہ یہ ترجمہ اصل فارسی سے ۱۸۵۳ء مین ہوا تھا مگر بہ نسبت صحت ترجمہ کے جو ۱۸۵۳ء مین ہوا تھا کچہ شک واقع ہوا۔

سرکار فارس نسبت اس امر کے وعدہ کرتی ہے کہ ملک ہرات مین کسیطرح پر اپنی فوج نہ بہیجے گی الا اوس حالت مین کہ کوئی فوج کابل قندہار یا بیرونجات سے حملہ ہرات پر کرے اور ایسی صورت مین سرکار فارس وعدہ نسبت اس امر کے کرتی ہے کہ فوج اندر شہر ہرات

کے نہین جاوے گی بلکہ بعد شکست دینے افواج بیرونی کو فوراً اپنے ملک کو واپس آوے گی
اور سرکار موصوف یہ بھی وعدہ کرتی ہے کہ معاملات ہرات مین کسیطرح کی دست اندازی
نہین کریگی مگر اسقدر دست اندازی جو بعہد ظہیر الدولہ متوفی ویار محمد خان باہم دونون
کے یعنی سرکار فارس اور ہرات قائم تھی اب بھی قائم رہے گی اور کسیطرح کی دست اندازی
دربارۂ قبضہ یا سلطنت یا حکومت کی نہین کرینگے اسلیے سرکار فارس اس امر کا وعدہ کرتی ہے
کہ وہ ایک خط بنام سید محمد خان واسطے آگاہی شرائط ہذا کے بذریعہ ایک شخص منجملہ ملازمان
سرکار انگریزی کے جو مشہد مین ہو پاس اوسکے بھیجدے گی ۔
سرکار فارس اس امر کا بھی وعدہ کرتی ہے کہ جملہ مطالبہ سکہ زدی اور خطبہ اور دیگر علامت تابعداری
کی جو ہرات سے فارس کو ادا ہوتی تھی چھوڑ دینگے لیکن کاش حسب طریقۂ مجاریہ الوقت
متوفے اور یار محمد خان متوفے کے وے بخوشی اپنی بنام شاہ بادشاہ کے کچھ روپیہ سکہ زدہ
کروا کر اور بطور نذر کے بھیجین تو اوسکو بلا عذر قبول کرلین گے چنانچہ اس شرط کی اطلاع
سید محمد خان کو دیجاوے گی اور وے اس امر کا بھی وعدہ کرتے ہین کہ تاریخ پہونچنے سے
۲ مہینے کے بعد عباس قلی خان پیبان کو واپس بلالیوین گے تاکہ اونکا وہان پر قیام
مستحکم نہوا اور اب سے اور آیندہ کو کوئی کارندہ ہرات مین مقیم رہنے پاوے گا بلکہ
حسب دستور مجاریہ الزمانۂ یار محمد خان کے آمدرفت قائم رہے گی اور نہ کوئی کارندہ از جانب
ہرات کے ملک طہران مین مستحکم و مقیم رہے گا اور جملہ تعلقات اور حقوق اوسیطرح پر قائم
رہین گے جسطرح پر بعہد کامران ویار محمد خان متوفے کے تھے مثلاً اگر کسیوقت مین واسطے
سزا دہی ترکون کے یا بوقت واقع ہونے فساد یا بلوہ عملداری شاہ مین ضرورت ہو تو اوس
صورت مین ہراتی لوگ سرکار فارس کی اوسیطرح پر مدد کرینگے جسطرح پر یار محمد خان سے پہلے
کی جانب سے ہوا کرتی تھی اور یہ مدد برضامندی اونکی بطور چند روزہ کے متصور ہے ۔
سرکار فارس یہ بھی اقرار کرتی ہے کہ بلا شرط اور استثناء کے جملہ سرداران ہرات کو جو بمقام
مشہد طہران یا اور کسی مقام عملداری فارس مین ہون رہا اور آزاد کرینگے اور آیندہ کو کوئی
شخص مجرم یا قیدی یا شخص مشتبہ کو جو سید محمد خان کے پاس سے بھاگ کر آوے قبول

نہین کرینگے الا ویسے شخصون کو جنکو سید محمد خان نے ہرات سے شہر بدر کر دیا ہو اختیار ہے
کہ اگر چاہین تو ہمارے ملک مین رہین یا نوکری کرین اور اونکے ساتھ مہربانی و شفقت مثل
سابق کے پیش آوین گے اور دربارۂ تعمیل ان شرائط کے احکام قطعی بنام شاہزادہ گورنر
خراسان فوراً جاری ہونگے ۔

واضح رہے کہ چونکہ شرائط مندرجہ بالا از جانب سرکار فارس کے بخوبی تعمیل اور کارروائی
ہوگی بہ لحاظ دوستی و بنظر خوش کرنے سرکار انگریزی کے یہ اقرارنامہ قرار دیا ہے بشرطیکہ جو
ضلعات ہرات اور اوسکے قصبہ جات متعلق مین کسیطرح کی دست اندازی از جانب سرکار انگریز
کے نہو ورنہ یہ منسوخ اور باطل متصور ہونگی گویا اسکی تحریر کبھی نہین ہوئی تھی اور کاش
کوئی اجنٹ سرکار مثلاً افغان وغیرہ ارادہ دست اندازی کا کرے اور ہرات یا اوسکے
قصبہ پر حملہ کرے تو ایسی صورت مین بروقت کیجانے درخواست از جانب وزرای فارس کے
سرکار انگریزی دربارۂ روکنے اونکے اور دینے صلاح دوستانہ کے کہ جس سے آزادی ہرات
کی بحال اور قائم رہے گی دریغ نہین کرے گی ۔

دستخط صدر اعظم

ترجمہ کیا رونلڈ اف ٹامسن

ترجمۂ خط صدر اعظم بنام سید محمد خان حاکم ہرات کے محررۂ ۲۶ جنوری سنہ ۱۸۵۳ء ۔ بمضمون ذیل ہے ۔

فرزند من واضح رہے کہ وزراے فارس نے جسوقت سے کہ تمہاری مدد دہی اور دستگیری
شروع کی ارادہ کرنے قبضہ یا لینے حکومت اوپر ملک ہرات کے نہین کیا بلکہ آرزومند اس امر
کی رہی کہ یہ ہمیشہ آزاد رہ کر حملہ اور چڑھاہیان اجنٹون سے محفوظ رہے اونھون نے کبھی
ارادہ تحصیل اراضی ہرات کا نکیا اور نہ کسیطرح کی چونگی وغیرہ ہرات یا اوسکی رعایا پر قائم
کرنے کا ارادہ کیا اور ان امورات کی اطلاع مفتی یعنی رزیڈنٹ سابق گورنر ہرات متعینہ
دربار شاہ کو درحالت موجودگی اوسکے اوپر اوس مقام کے کی گئی جو کہ اب لشکر الہی اونکے
مقصد پورے ہوئے اسلیے فرزند من مین آپ کو اون اقرارنامجات وغیرہ سے جو وزرای فارس نے

قائم کیا ہے مطلع کرتا ہون اور وے حسب ذیل ہین —

یعنی وزراے فارس کا خیال دربارہ قبضۂ حکومت یا عملداری شہر ہرات یا قصبہ جات توابع اوسکے یا اُسکی رعایا پر نہ کبھی تھا اور نہ آیندہ کو ہو گا اور نہ کسیطرحپر کسی معاملات مین دست اندازی کرین گے تاکہ وہ ملک آزاد رہے اور اوسمین کسی شخص متعلق سرکار ہذا یا افغان یا کابل اور قندھار یا اور کسی اقوام بیرونی کی دست اندازی نرہے گی اور نہ کبھی خطبہ بنام بادشاہ کے پڑہے جانے کی خواہش کرین گے اور دربارہ سکہ زدی کے بھی فرزندمن تمکو آزادی بخشی ہے وے لوگ کبھی اِس امر کی خواہش نہ کرینگے کہ سکہ رائج بنام بادشاہ کے ٹھونکا جاوے لیکن کاش حسب رواج عہد کران اور یار محمد خان متوفے کے تم کچھ روپیہ بطور نذر کے بادشاہ کے نام کھود واکر بھیجو تو اوسکو وزراے فارس بلا عذر قبول کرینگے اور کاش بواسطے سزادہی ترکون کے یا بروقت واقع ہونے بلوہ اور فساد عملداری فارس مین مدد دینا ہرات کا فارس کو ضرور ہو تو یہ منحصر اوپر مرضی اور رضامندی ہرات والون کے ہے کہ حسب دستور رائج الوقت یار محمد خان کے فوج بطور کمک کے بھیجین اور یہ کمک چیندروز کے لیے متصور ہے ہان بادشاہ فارس بنظر خیرخواہی ظہیر الدولہ متوفے کے اپنے اوپر اس امر کا فرض تصور کرتے ہین کہ جب ملک ہرات پر کوئی فوج بیرونی یعنی افغان وغیرہ چڑھائی کرے تو اوس صورت مین وزراے اِس سرکار عالیہ کے واسطے مدد ہراتیون کے فوج بھیجینگے اور وہ فوج باہر قصبۂ ہرات کے فوج ہرات سے جا ملے گی اور بعد نکلجانے فوج بیرونی حملہ کنندہ کے ہرات سے پھر ملک فارس کو واپس آویگی کچھ شک نہین کہ جب تم وزراے فارس کی راے اصل سے واقف ہو جاوگے تو مطابق اُسکے کاربند ہوگے —

ترجمہ کیا ولیم ٹیلر ٹامسن

ترجمہ فرمان بادشاہ بنام سید محمد خان حاکم ہرات مورخہ ۲۹ - جنوری ۱۸۵۳ عیسوی —

عالیمرتبت ظہیر الدولہ سید محمد خان گرامی قدر بادشاہی کو واضح رہے کہ اقرار نامہ از جانب وزراے سرکار ہذا دربارہ ہرات اور اوسکی آزادی کے مجلس دولت میں ہوا ہے کہ جو

عالی القاب صدر اعظم نے اوسکو لکھا ہے اور اسمین کچھ شک نہین ہے کہ وہ یعنی سید محمد خان
اوس سے مطلع ہوکر مطابق اوسکے کاربند ہوگا ۔
مخفی نرہے کہ اوپر عنایت شاہی ازلی ہے اور یقین ہے کہ وے ہمارے دعاگو ہونگے
ولیم ٹیلر ٹامسن کا ترجمہ کیا

خط کرنیل شیل صاحب بنام سید محمد خان حاکم ہرات ۔

یقین ہے کہ آپ نے اوس تدبیر کو جو ملکہ معظمہ نے دربارہ آزادی ملک ہرات کئی سال ہوئے کہ پسند کیا تہا سنا ہوگا حال آنکہ سرکار ممدوح بوجہ چند امورات کے حال مین کرنے سے تعلق ساتہ قوم افغان کے متعذر رہی لیکن کرنے سرگرمی دربارہ بہتری وبہبودی ملک ہرات کے اور محفوظ رکھنے اوسکی آزادی حکومت افغان سے باز نرہی بلکہ ہنگام عبور فرمانے آپ سے اوپر حکومت اوس ملک کے ڈیڑہ برس تک واقعات ہرات کی باندیشہ تمام نگران رہے اور آخر کو وزراے سرکار فارس سے بقدر اونکے حصہ کے چند کاغذات متعلق ملک آپ کے کیفیت طلب کرنے اور نیز دعوے بہ نسبت قائم رکھنے ازادی ملک مذکور کے حکومت فارس سے مناسب سمجہا چنانچہ بعد اختتام مباحثہ درپیش کے چند اقرار نامجات ازجانب سرکار ہذا کے کہ جسکی اطلاع آپ کو کرنا مناسب سمجہتے ہین قائم ہوئی اور وہ تین کواغذات مشمولہ مین جو نقول اصل کی ہین مندرج ہین یعنی ایک سند مہری وزیر اعظم فارس ۔ دوسری چٹہی وزیر اعظم بنام منصور ۔ تیسرا فرمان شاہی بنام آپ کے دربارہ منظوری اقرار نامجات صدر اعظم کے ۔

اسناد ہذا سے صاف واضح ہے کہ مطلب سرکار انگریزی کا یہی ہے کہ ہرات بدست افغانون کے آزاد رہے حالانکہ اسکا بیان اومین مختصر ہے ۔

ہمکو یقین کامل ہے کہ وہ وقت آن پہونچا ہے کہ آپکو حاجت لینے مدد سرکار ملک ہذا کی نہین رہے گی بلکہ آیندہ کو آپ اپنے ملک کی امن خود بلا مدد کسی کے رکہہ سکین گے اور آپکو اس امر پر یقین کرنا چاہیے کہ جو حاکم غیر کی مدد ڈہونڈہتا ہے وہ اپنی رعایا کی نظر مین حقیر متصور ہوتا ہے اور اطاعت مین ہی خلل پیدا ہوتا ہے بارہا درخواست مدد غیر کا نتیجہ

صرف ایک ہے اور ہمین کچھ شک نہین ہے کہ رضامندی رعایا تمہاری امن سے ہے حکومت
بلاطرفداری ساتھ عدل اور انصاف کے اور نیز پیدا کرنے محبت افغانون سے کہ آپ اپنی
مرتبہ کو جملہ دشمنان سے اوسیطرح پر قائم رکھہ سکین گے کہ جسطرحپر آپ کے والد یار محمد خان
متوفے نے فتوحات نامی سے قائم رکھا۔
برندہ خط ہذا انتظاری جواب حضور کی کرے گا۔

ترجمہ کیا ہوا ولیم ٹیلر ٹامسن۔

نمبر ۳۶

عہد و پیمان جو باہم ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور آئرلینڈ اور بادشاہ فارس کے قائم ہوکر
بزبان انگریزی و فارسی ۴ ۔ مارچ ۱۸۵۷ء کو بمقام پیریز مین دستخط کیا گیا کہ جسکی منظوری ۲ ۔
مئی ۱۸۵۷ء کو بمقام بغداد کے ہوئی ۔ مضمون ذیل ہے ۔

واضح رہے کہ ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور آئرلینڈ اور اوسکا جلال کہ جسکا جھنڈا آفتاب ہے
پاک بادشاہ عظیم بادشاہ مطلق بادشاہان جملہ سرکارہاے فارس نے متفق اور صدق دل ہوکر
بارادہ بند کرنے خرابیان لڑائی کے کہ جو خلاف خواہش دوستی کے ہے اور نیز پھر قائم کرنے
دوستی جو مدت سے باہم ہر دو سرکار عالیہ بذریعۂ صلح کہ جس سے ہر دو سرکار کا فائدہ متصور تھا
بہ بنیاد قوی کے اشخاص مندرجۂ ذیل کو وکیل مطلق دربارۂ برلانے مطلب مذکورۂ بالا کے
مقرر کیا (یعنی رایٹ انریبل ہنری پرچرڈ چارلس بیرن کولی صاحب) امیر سلطنت گریٹ برٹن
و نیز پریوی ممبر کونسل ملکہ معظمہ نائٹ گرینڈ کراس آف دی موسٹ انریبل آرڈر آف دی باتھ
کہ جو از جانب سرکار ملکہ معظمہ شاہ فرانس کے دربار مین ایلچی اور وکیل مطلق متعین ہوئے
اور عالی القاب پناہ بزرگی عزیز بادشاہ (فرخ خان) امین الملک ایلچی کلان سرکار فارس
قابض تصویر شاہی گیرندۂ (سرِ تلا جوہری) از جانب بادشاہ فارس کے متعین ہوئے
چنانچہ دونون کسان مذکورۂ بالا نے متفق ہوکر دفعات مندرجۂ ذیل کو قائم کیا ۔

دفعہ ۱ واضح رہے کہ تاریخ منظوری عہدنامۂ حال سے باہم ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور آئرلینڈ

اور اوسکے جانشینان حکومت اور رعایا انگلستان اور بادشاہ فارس اوسکے جانشینان حکومت اور رعایا طرف دیگر کے ہمیشہ دوستی قائم رہے گی۔

دفعہ ۲

جو کہ باہم ہر دو سرکار موصوفہ کے صلح بخوبی قرار پائی ہے اسلیے یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ افواج ملکہ معظمہ جو ملک فارس مین مقیم ہے چند شرائط پر جو مابعد اسکے قائم ہونگی ملک فارس کو خالی کردیگی۔

دفعہ ۳

ہر دو فریق باہم یہ اقرار کرتے ہین کہ ہنگام لڑائی کے جملہ قیدیان جو کہ از ہر دو فریق نے قید کیے ہون فوراً چھوڑ دیے جاوینگے۔

دفعہ ۴

بادشاہ فارس نسبت اس امر کے بھی اقرار کرتے ہین کہ بعد منظوری عہدنامۂ ہذا کے ہم فوراً ایک اشتہار نسبت معافی جرم اون رعایاے فارس کے کہ جو ہنگام لڑائی و آمد و رفت کے فوج انگریزی کے ساتھ اثناے راہ کیے تھے جاری کر کے مشتہر کرادینگے کہ بقصور مذکورۂ بالا کے کوئی شخص مستوجب سزا نہین ہوگا۔

دفعہ ۵

بادشاہ فارس بھی اقرار کرتے ہین کہ وہ دربارۂ واپس منگوانے افواج فارس اور حکام سرکار فارس کہ جو عملداری ہرات یا اور کسی حصۂ افغانستان مین متعین ہون فوراً تدبیر مناسب کرینگے اور یہ واپسی فوج تاریخ منظوری عہدنامۂ ہذا سے اندر تین مہینے کے عمل مین آوے گی۔

دفعہ ۶

بادشاہ موصوف دربارہ چھوڑ دینے جملہ مطالبۂ شہر ہرات اور ملک افغانستان سے اقرار کرتے ہین اور نیز وعدہ کرتے ہین کہ سرداران ہرات یا افغانستان سے کوئی مطالبہ بطور علامت اطاعت کے مثل سکہ زدی یا خطبہ یا خراج وغیرہ نہ کرین گے۔

اور شاہ موصوف اس امر کا بھی وعدہ کرتے ہین کہ آیندہ سے جملہ دست اندازیان معاملات افغانستان سے باز آوین گے اور بادشاہ موصوف دربارۂ قائم کرنے آزادی ہرات اور تمام ملک افغانستان کے اور نیز نہ کرنے ارادہ دست اندازی کا دربارۂ آزادی اونکے کے اقرار کرتے ہین۔

درحالیکہ باہم سرکار فارس و ملک ہرات و افغانستان کے نفاق واقع ہو تو ایسی صورت مین سرکار فارس وعدہ نسبت اس امر کے کرتی ہے کہ اسکی اطلاع افسران سرکار انگریزی کو کرے گی اور تا وقتیکہ اونسے کوئی تصفیہ قرار واقع نہو مستعد بجنگ نہونگے اور سرکار انگریزی بذمہ داری خود اس امر کا اقرار کرتی ہے کہ سرکارہای افغانستان کو ہمیشہ کرنے ظلم یا اور کوئی امر موجب نارضامندی سرکار فارس سے بشفقت تمام روکا کریگی اور بوقت مشکل بحالت فریادرسی از جانب سرکار فارس سرکار انگریز بجانفشانی تمام کوشش رفع کرنے نفاق موقوعہ بحفظ قدر و منزلت اور بطریقۂ مفید فارس کے کریگی۔

دفعہ

درصورتیکہ کوئی بلوہ از جانب صوبۂ مذکورۂ بالا کے سرحد فارس پر واقع ہو تو ایسی صورت مین سرکار فارس بشرطیکہ راضی نہون مجاز نسبت کرنے لڑائی واسطے ہٹا دینے اور سزادہی غارتگرون کے ہوگی۔

مگر مخفی نرہے کہ اس امر کا اقرار کیا گیا ہے کہ جو فوج واسطے کار مذکورۂ بالا کے اوس سرحد سے ہوکر جاوے وہ بعد برآنے مطلب کے فوراً اپنے ملک کو

واپس آوے اونپر اس امر کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ حق مذکورہ بالا کی کارروائی از جانب فارس ہمیشہ کے لیے نہین متصور ہوگی اور نہ سرکار فارس کسی قصبہ یا حصہ قصبہ صوبہ جات مذکورہ بالا کو اپنی عملداری مین شامل کرنے کی مستحق ہوگی +

دفعہ ۸ — سرکار فارس وعدہ کرتی ہے کہ بلا لینے حق آزادی جملہ قیدیان کو جو ہنگام لڑائی فوج فارس نے افغانستان سے قید کیا تھا اور نیز جملہ افغانان جو کسی طرح پر عملداری فارس کے کسی مقام مین قید ہون بعد منظوری اقرارنامہ ہذا کے فوراً رہا کر دینگے بشرطیکہ افغان بھی قیدیان فارس کو جو اونکے قبضہ مین ہین بلا مطالبہ حق رہائی کے چھوڑ دین واضح رہے کہ ہر دو سرکار کی جانب سے کمشنران واسطے کارروائی منشاے دفعہ ہذا کے بشرط ضرورت تعینات ہونگے

دفعہ ۹ — فریقین اقرار اس امر کا کرتے ہین کہ تقرری کنسل جنرل کنسل وایس کنسل اور کنسلر اجنٹ کی ایک دوسرے کی عملداری مین از قوم معزز عمل مین آویگی اور رعایا و سوداگران وغیرہ فریقین ایک دوسرے کی قدر اور منزلت باحتیاط تمام اوسطرح پر کرینگے کہ جسطرح پر قوم معزز سے کرتے ہین +

دفعہ ۱۰ — بعد منظوری عہد و پیمان ہذا کے ایلچی سرکار انگریزی طہران کو واپس آویگا اور وکلاے فریقین وعدہ کرتے ہین کہ اونکا استقبال حسب طریقہ اور رسومات جو از روے خط محررہ امروزہ دستخطی وکلاے مذکور کے تعین ہوا ہے کرینگے +

دفعہ ۱۱ — سرکار فارس اس امر کا بھی اقرار کرتی ہے کہ بعد واپس آنے ایلچی سرکار انگریزی ملک طہران کو تین مہینے کے اندر ایک کمشنر مقرر کریگی اور وہ کمشنر بشراکت کمشنر متعینہ از جانب سرکار انگریزی کے جملہ مطالبون کو جو رعایاے سرکار انگریزی کا رعایا سرکار فارس پر ہو جانچکر فیصلہ کرینگے اور صورت ادائی اون مطالبون کی خواہ یکمشت یا باقساط کہ جسکی میعاد زاید از یکسال تاریخ فیصلہ کرنے سے نہوگی حسب مناسب کرینگے اور کمشنران موصوف مطالبہ رعایاے فارس کو بھی جو سرکار فارس پر ہو یا رعایاے سرکار دیگر کو کہ جو بروقت روانگی ایلچی سرکار انگریزی کے طہران سے سرکار انگریزی کی پناہ مین رہی ہون اور اوسوقت سے متوقف ہوگئی ہون فیصل کرینگے +

دفعہ ۱۲- بجز منشاے مندرجہ اخیر دفعہ ماقبل کے سرکار انگریزی آیندہ سے کسی رعایاے ایران کو جو فی الواقع ملازم ایلچی سرکار انگریزی یا کنسل جنرل یا کنسل یا وایس کنسل یا کنسلر اجینٹ کی نہیت مین بناہ نہ دینگے مگر بہ شرط و استخراج کسی صوبہ اجنٹ کے لیے نہین متصور ہے کہ جو حال عندالالتجا سرکار انگریزی کی سرکار فارس یہ قبول کرتی ہے کہ فارس مین سرکار انگریزی کی رعایا اور ملازم مستوجب اون حقوق آزادی کے ہونگے اور نیز اونکی قدر و منزلت اوسیطرح ہوگی کہ جسطرح پر نہایت معزز سرکار بیرونی اسکی رعایا اور ملازم سے قرار پائی ہے +

دفعہ ۱۳- فریقین عہدنامہ قرارداد اگست ۱۸۵۱ء مطابق شوال ۱۲۶۷ ہجری کو مشعر بند کرنے تجارت غلامان حبشی کے خلیج فارس مین از سر نو قائم کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ اقرارنامہ مذکور بعد منقضی میعاد قرارداد سابق یعنی اگست ۱۸۶۲ء سے ۱۰ برس تک اور مابعد اوسکے اوس مدت تک کہ جب تک کوئی فریق اوسکی منسوخی نکرداے جاری رہیگا اور واضح رہے کہ بعد گرداننے منسوخی کے ایک برس سے قبل منسوخ نہین متصور ہوگا +

دفعہ ۱۴- واضح رہے کہ بعد منظوری اقرارنامہ ہذا کے افواج انگریزی جملہ حرکات مخالفت سے جو فارس پر کرتی تھی باز آئینگے اور سرکار انگریزی یہ بھی وعدہ کرتی ہے کہ بعد پورا ہونے شرائط بہ نسبت خالی کردینے ملک افغان و ہرات افواج فارس سے و نیز بہ نسبت استقبال ایلچی سرکار انگریزی کا طہران مین افواج انگریزی فوراً جملہ لنگرگاہ و جزائر وغیرہ موقوعہ ملک فارس سے چلی جاتینگی اور سرکار موصوف یہ بھی اقرار کرتی ہے کہ اس اثنا مین کوئی حرکت از جانب کمانیر افواج انگریزی کے ایسی قصداً سرزد نہوگی کہ جس سے اطاعت رعایاے فارس کی طرف شاہ کی کمزور ہوجاوے کیونکہ یہ کمزوری اطاعت خلاف اونکی خواہش مستحکم کرنے کی متصور ہے اور سرکار انگریزی یہ بھی وعدہ کرتی ہے کہ موجودگی فوج انگریزی سے کسی طرح کی تکلیف رعایاے فارس پر نہین ہونے پاوے گی اور نیز قیمت رسد وغیرہ کی جو واسطے اون فوجون کے مہیا کیا جاییگا کہ جسکے بارہ مین سرکار فارس اپنے توابعین کو ہدایت دینیکا وعدہ کرتی ہے فوراً کمسریٹ سرکاری سے بہ نرخ بازار دیجاویگی +

دفعہ ۱۵- واضح رہے کہ منظوری عہدنامہ ہذا کی بمقام بغداد اندر تین ماہ کے ہوگی

کہ جسکی شہادت مین وکلاے فریقین سنے اپنی مہر و دستخط کر دیے +

محررہ ۴ مارچ ۱۸۵۷ء مقام پرس +

واضح رہے کہ اسکی چار پر تین نقل ہو دین +

دستخط کولی +

فرح بعبارت فارسی +

کیفیت علٰحدہ مندرجہ دفعہ ۱

عہدنامہ مذکورہ بالا کی دستخطی بزبان انگریزی و فارسی

واضح رہے کہ ہم وکلاے شاہنشاہ فرانسیس اور شاہ فارس بموجب اختیارات عطیہ ازجانب ہر دوسرکار سے اقرار کرتے ہین کہ دربارہ پہر قائم ہونے دوستی و حب باہم سرکارہاے گریٹ برٹن اور فارس کی رسوم مندرجہ ذیل عمل کیجاوینگی اور واضح رہے کہ اقرارنامہ ہذا اوسیقدر مرعی اور قوی متصور ہوگا کہ گویا یہ بھی لشمول عہد و پیمان قرار دادہ امروز باہم ہم مقرانی کے ہے +

بیان رسوم

صدر اعظم ایک خط از طرف شاہ بنام مسٹر مری صاحب مشعر رنجیدہ ہونے شاہ کے بباعث واپسی اوسکے خط محررہ ۱۹ نومبر اور دو خط وزیر معاملات بیرونی محررہ ۲۶ - نومبر کہ منجملہ جسکے ایک دربارۂ تہمت مری صاحب کے اور نیز بہ نسبت اس امر کے تھا کہ کوئی فرمان اوس مضمون کا کہ جسکی نقل حقیقی مین ہے کسی ایلچی بیرونی کے پاس طہران مین نہین بھیجا تھا کہ جو امر خلاف قدر و منزلت وزیر سرکار انگریزی کے ہے لکھین گے +

خط ہذا کی ایک نقل ازجانب صدر اعظم پاس ہر ایلچی بیرونی مقیم ملک طہران کے باضابطہ بھیجی جاویگی اور مضمون اوسکا اوس دارالخلافت مین مشتہر کروادیا جاویگا +

اصل خط بذریعہ کسی عہدہ داران ازجانب سرکار فارس مری صاحب کے پاس بمقام بغداد کے مرسل ہوگا اور خط مذکور کے ساتھ ایک نوید بھی از طرف شاہ بنام مری صاحب کے دربارۂ واپس آنے ملک طہران مین باین اقرار کہ شاہ فارس اونکا استقبال بقدر و مرتبت

کرین سکے جاویگا اور ایک اور عہدہ دار معزز بطور مہماندار کے تعینات ہوکر ملک فارس
مین اوسکے سفر بہر متعین رہے بروقت پہونچنے دار الخلافت کے مری صاحب کے
استقبال کے لیے عہدہ داران معزز ہمراہ اوسکے تا اوسکے فرودگاہ کے رہینگے اور فوراً اوسکے
پہونچنے پر صدر اعظم وہان پہونچکر مری صاحب کے ساتہ اپنی دوستی کو تجدید کرین گے
اور سکریٹری صوبہ معاملات بیرونی کا اوسکے ہمراہ بادشاہی محل تک رہیگا اور صدر اعظم
مری صاحب کو بحضور بادشاہ لاوین گے +

صدر اعظم دوسرے روز بوقت دوپہر ایلچی مذکور کی ملاقات کرین گے اور مری صاحب اوس
ملاقات کے عوض دوسرے روز قبل از دوپہر صدر اعظم کی ملاقات کرین گے +

محررہ ۴ مارچ ۱۸۵۷ء مقام پیرس +

دستخط کولی

فرج لعبارت فارسی

مشمولہ خط ماقبل

ترجمہ خط شاہ بنام صدر اعظم مرقومہ دسمبر ۱۸۵۵ء

شب گذشتہ کو ہمنے وکیل مطلق وزیر سرکار انگریزی کا خط پڑہا اور اوسکی عبارت اور مضمون
گستاخانہ کر یہ بے مطلب اور جہالت پر نہایت متحیر ہوتے اور واضح رہے کہ اوسکا خط
سابق بھی بیہودانہ تہا اور ہمنے یہ بھی سُنا ہے کہ وہ شخص اپنے مکان پر ہماری اور تمہاری
مذمت کیا کرتا ہے مگر ہمکو اسکا اعتبار نہین تھا چنانچہ اب اوسنے ایک خط باضابطہ تحریر کیا
ہے اسلیے ہم اب اپنا مقبولہ بیان کرتے ہین کہ یہ شخص یعنے مری صاحب بیوقوف جاہل اور
خبط الحواس ہے کہ اوسکی جرات اور ہمت ذلیل کرنے بادشاہون مین بھی پڑتی ہے از ایام
زمانہ شاہ سلطان حسین کہ جسوقت فارس حالت ابتری مین مبتلا تھا اور ایام چودہ برس اوکی
حیات سے کہ جسمین وہ بباعث بیماری لائق انجام دہی کار سلطنت کے نہ تھا آج تک
کسی طرح کی ذلت از جانب سرکار یا اسکے اجنٹ کی بہ نسبت بادشاہ کے ظہور مین نہین
آئی تھی اب کیا ہوگیا ہے کہ یہ بیہودہ وزیر اس طرح کی حرکت ناشایستہ کرتا ہے معلوم ہوتا ہے

کہ ہمارے نمکخوار عبارت اوس خط سے آگاہ نہیں ہین اب اسے مرزا عباس اور مرزا ملکم کو
دے دو کہ وہ اسکو لیکر وزیر فرانسیس اور حیدر افندی کو دکھا دین کہ کیسی بیہودہ بین سی
اوسکی تحریر ہوئی اور واضح رہے کہ شب گذشتہ سے اس وقت تک غصہ مین اوقات بسر ہوئی
اسلیے ہم بنظر آگاہی تمہارے لکھتے ہین کہ تاوقتیکہ ملکہ ولایت بہ نسبت گستاخی اپنی اس ایلچی
کی خوشامد معقول ہماری نکرین گی اس وزیر بیوقوف کو کہ جو نہایت احمق ہے ہرگز نہ قبول
کرین گے اور نہ کسی اور وزیر اوس سرکار کو قبول کرین گے اور اس امر کی اطلاع ہماری
اور توابعین سے دیدو +

نمبر ۳۷

عہد و پیمان جو از جانب وزیر فارس معاملات
بیرونی کے دربارہ طیاری تار برقی مقام خانہ
کمین سے لبشایر تک قرار پایا ہے مندرج بدفعات
ذیل ہے

دفعہ ۱　سرکار فارس مناسب سمجھتی ہے کہ ایک تار برقی بلا توقف مقام خانہ کمین سے
دار الخلافت طہران تک اور طہران سے لنگرگاہ بشایر تک طیار کرے اور اس امر کا اقرار
کرتی ہے کہ جب کبھی سرکار انگریزی بذریعہ تار برقی مذکور کے نوشت و خواند کیا چاہے
تو وہ مجاز اوسکے کرنے کا معرفت افسران ٹیلی گراف متعینہ از جانب سرکار فارس کے جسطرح
چاہین بشرط ادا کرنے محصول جو مابعد اسکے تعین ہوگا کرین +

دفعہ ۲　واسطے طیاری تار برقی ہذا کے اور خرید اون لوازمات کے جو فارس مین
عدم دستیاب ہین یا ولایت مین فارس سے بہتر دستیاب ہوسکتے ہون زر کافی از
جانب سرکار فارس کے تعین کیا جاویگا +

دفعہ ۳　سرکار فارس سرکار انگریزی سے جملہ لوازمات تار برقی جو ولایت مین بہتر
دستیاب ہون خرید کرے گی اور سرکار انگریز بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتی ہے
کہ وہ اونکو بقیمت اوسط دین گے +

دفعہ ۴ — بنظر اسکے کہ تار برقی مذکور بخوبی طیار ہوکر کاربرار ہو سرکار فارس بہ نسبت اِس امر کے اتفاق کرتی ہے کہ طیاری اوسکی باہتمام ایک انگریز انجنیر کہ جسکی تنخواہ ازجانب سرکار انگریز کے ملے گی ہوگی اور اِس امر کا وعدہ بھی کرتی ہے کہ ایک میعاد معین کرین کہ جس عرصہ مین ہدایت دیجاوے اور کارروائی اوسکی جاری ہووے اور عالی القاب شہزادہ السلطانہ وزیر صیغہ تعلیم اور عالی القاب امین الدولہ کارروائی افسر مذکورہ بالا کی تحقیقات کرین گے +

دفعہ ۵ — افسر مذکور کو کلی اختیار دربارہ طلب کرنے کسی شے کے جو کام مذکور کے لیے ضرور ہو حکام فارس پر حاصل ہے اور حکام فارس بجز اوس وقت کے کہ دستیابی شے مطلوب کی ناممکن ہو اور کسیطرح دینے اوسکے سے انکار نکرین گے مگر ایک عہدہ دار فارسی ہر جگہہ اوسکے ہمراہ رہیگا تاکہ اوسکو کارروائی اور قیمت اجناس سے اطلاع رہے اور ہر سہ ماہ مین شاہزادۂ مذکورۂ بالا اور امین الدولہ اوسکا حساب فیصل کرکے بذریعہ رپوٹ طہران گزٹ مین چھپوادیا کرین گے +

دفعہ ٦ — بنظر ترقی دوستی باہم ہر دو سرکار و نیز بنظر رونق بخشی کار مذکورۂ بالا کی سرکار انگریزی وعدہ کرتی ہے کہ بمنظوری وزیر فارس اشیاے مطلوبہ کار مذکور کو بقیمت واجبی ولایت مین خرید کرکے سرحد فارس تک پہونچوادیوین گے اور سرکار فارس قیمت اشیاے مذکورۂ بالا کی بعد پہونچنے سرحد فارس کے اندر پانچ سال کے پانچ قسطون مین اداکردیگی +

تحریر بقلم وزیر فارسی معاملات بیرونی

واضح رہے کہ اقرارنامۂ ہذا سرکار فارس کو منظور ہے اور اگر سرکار انگریزی کی راے ہو تو ازروی شرط مذکورۂ بالا کے طیاری تار برقی شروع ہوجاوے +

٦ - فروری ۱۸۶۳ء کو سرکار ملکہ معظمہ نے

اسکو قبول اور منظور فرمایا

فارس ختم شد

بیان ہرات

واضح رہے کہ جب سلطنت درانی کو کہ جسکو احمد شاہ ابدالی نے پیدا کیا تھا اوسکے پوتون
نے کھو دیا اور مابعد اوسکی سلطنت مذکور برادران برکزی مین منقسم ہوگئی تب کمران نے ہرات
مین قیام ناپایدار اختیار کیا مخفی نرہے کہ وہ بیٹا محمود کا تھا اسلیے زمان شاہ شجاع الملک اور
فیروزالدین کا بھتیجا اور اخیر اولاد بادشاہان سروری افغانستان کا تھا اور منجملہ کل سلطنت اوسکے
خاندان کی صرف ہرات اوسکے پاس باقی رہگیا کابل اور غزنی کا مالک دوست محمد تھا اور
اوسکا سوتیلہ بھائی کہن دل خان بشراکت اپنی اور بھائیون کے قندہار مین آزاد حاکم تھا اور
اضلاع دیگر پوبندہ خان برکزی کی اور بیٹیون کے ہاتھ لگی واضح رہے کہ کمران ایک شخص
عیاش ظالم اور فضول خرچ تھا اور کل امر یار محمد خان الاکوزی کہ جو نہایت لیق [illegible]
اوسنے زیادہ تھا اور جسنے بباعث قتل کرنے دوسرے سرداران کے اس مرتبہ کو حاصل
کیا تھا کرتا تھا ✦

۲۲ - نومبر ۱۸۳۷ء کو محمد شاہ بادشاہ فارس نے ہرات کو بارادہ پھر فتح کرنے افغانستان
کے گھیر لیا چنانچہ اسی ہنگام مین ہرات پر دس مہینے تک محاصرہ رہا اور جملہ جانفشانیان
جو شاہ فارس نے بصلاح وہدایت افسران سرکار روس کے دربارہ لے لینے اسکے
کے کیا تھا ضائع ہوگئین ان حرکات ظلم جو از جانب فارس اور روس کے ہورہی تھین
روکنے کے لیے سرکار انگریزی بادشاہ ہندوستان نے دربارہ قائم کرنے دوستی افغانستان
مین باہم اونکی سرحد اور فارس کی بذریعہ پھر قائم کرنے خاندان سدوزی کو کابل مین
بذات شاہ شجاع کی اور نیز قائم کرنے ازادی ہرات کے بطور ایک صوبہ علیحدہ کے ارادہ
کیا واضح رہے کہ عہد وپیمان سہ طرفی مین جو باہم سرکار انگریزی ورنجیت سنگھ وشاہ شجاع کے
قرار پایا تھا ایک دفعہ دربارہ ذمہ داری امن ہرات کے درج تھی اور بروقت پہونچنے
افواج انگریزی کے ملک افغانستان مین الدرڈ پاٹنجر صاحب کہ جسکی لیاقت جنگی اور عقلمندی
سے جانفشانیان شاہ فارس کے دربارہ لینے ملک ہرات کے ضائع ہوگئی تعین
ٹننڈنٹ مقرر ہوے یار محمد اوس روکاوٹ سے جو انگریزون نے اوسکے ظلم پر علی الخصوص

سوداگری غلامان کے نسبت کیا از بس جڑہا چنانچہ اوسنے خفیتاً شاہ فارس اور اون سرداران قندہار سے کہ جنہون نے فارس مین پناہ لیا تھا دربارہ کرنے عہد و پیمان کے نسبت نکال دینے شاہ شجاع اور افواج انگریزی کو ملک کابل سے التجا کیا دوسرا اجنٹ میجر ڈی آر کی ٹاڈ صاحب ۱۸۳۹ء مین بہدایت ایلچی متعینہ کابل کے واسطے قائم کرنے ایک عہد و پیمان دوستی ساتھ شاہ کمران کے ہرات کو بھیجا گیا چنانچہ ۹ جون ۱۸۳۹ء کو دفعات مندرجہ نمبر ۳۸ دربارہ قائم کرنے اوسے اوپر وزرات ہرات کے اور نیز قائم کرنے اوسی ذریعہ دربارہ نوشت و خواند کا ساتھ شاہ کمران کے یار محمد کو دی گئی اور ۱۳ اگست کو ایک عہد و پیمان نمبری ۳۹ دربارہ ہمیشہ کے صلح اور دوستی کے قائم ہوا اور شرائط اوسکی یہ تھی کہ سرکار انگریزی انتظام ہرات مین دست اندازی کرنے سے باز آویگی اور بوقت چڑہائی بیرونی کے شاہ کی فوج اور روپیہ سے مدد کریگی اور شاہ اپنی رعایا کو سوداگری غلامان کی کرنے سے ممانعت کردین اور نیز بلا رضامندی سرکار انگریزی کے کہ جسکی ثالثی پر جواب قضیہ شاہ شجاع کے منحصر ہین کسی حاکم اجنبی سے کسیطرح کی مخالفت پر عہد و پیمان یا نوشت و خواند دربارہ کار ملکی کے نکرین اور نہ کسی شخص از قوم یورپ کو سواے رعایا گورنمنٹ برٹن کے اپنی ملازمت مین رکہین اور کار تجارت کو خوب رونق دین چند مدت بعد دستخط ہونے اس عہدنامہ کے یار محمد کی یہ سازش ظاہر ہوئی جسمین اوسنے ہرات کو پناہ فارس کے ڈالنی چاہا اور شاہ سے عوض نسبت شریک ہونے سازش مین جو واسطے نکال دینے انگریزون کے افغانستان سے تھی کیا چنانچہ اوسکے اس سلوک گستاخانہ مین میجر ٹاڈ صاحب کو نسبت بند کردینے پچیس ہزار روپیہ ماہواری کے جو ہرات کو دیا جاتا ہے مجبور کیا اور ایلچی متعینہ کابل نے درخواست مشعر بھیجی جانے ایک فوج کے واسطے سزا دہی اس وزیر نمک حرام کے کیا مگر اکلینڈ صاحب نے کہ جسنے میجر ٹاڈ صاحب کی کارروائی کو انکار کیا تھا اوسکو منظور نہیں کیا چند عرصہ بعد کابل مین وے آفتین آئین کہ جسکا انجام یہ ہوا کہ افغانستان خالی ہوگیا واضح رہے کہ جونہین یار محمد نے خوف دست اندازی سرکار انگریزی سے فرصت پائی اپنے بادشاہ شاہ کمران کا گلا گھونٹ کر حکومت ہرات کو چھین لیا اور اپنے کو فارس کے تابع قرار دیا ماہ جون ۱۸۵۱ء مین وقوع مین آیا

واضح رہے کہ یار محمد کی تدبیر سے فی الواقع اسنے کو آزاد کر رکھی تھی مگر ظاہرا
بادشاہ فارس کی خاطر نوازی بھی بذریعہ خانی اقرار تابعداری کے کرتا تھا ۱۸۵۱ء مین بعد اوسکی
وفات کے اوسکا بیٹا سید محمد خان اوسکا جانشین ہوا اس سردار کو ۱۸۵۵ء مین محمد یوسف
پوتا فیروز اور شاہ زمان و شاہ شجاع اور شاہ محمود کا چچا زاد تھا کہ جسکی ذات خاص سے خاندان
سدوزی ایک مرتبہ اور حکومت ہرات مین بحال ہوا نکال دیا اور اس ہنگام مین دوست محمد امیر
کابل نے اپنے بھائیون سے جھگڑا کر کے خلعت غلزی پر قبضہ کر لیا اور جلد بعد یعنی ۶ جنوری
۱۸۵۵ء کو قبضہ قندہار پر کر لیا مخفی نرہے کہ اوسکی خواہش دربارۂ تابع کرنے ہرات کے کہ
جسکو وہ ہمیشہ سلطنت افغان کا ایک حصہ معقول متصور کرتا تہا ہوئی بخوف روانگی دوست محمد کے
محمد یوسف حاکم جدید نے اپنے کو شاہ فارس کے پناہ مین ڈالکر رعیت شاہ کا گردانا اور سکہ اور خطبہ
بنام شاہ کے پڑہا جانا قبول کیا +

واضح رہے کہ بر وقت آمد فوج کے جسکی مدد اوسنے مانگی تھی محمد یوسف ہر دو جانب یعنی
پورب اور پچھم سے بوجہ کھودینے اپنے ارادے کے خوف کھا کر ہرات مین جھنڈا انگریزی
کھڑا کر کے اپنے کو رعیت سرکار انگریزی کا گردانا چنانچہ اسکو لارڈ کیننگ صاحب نے از جانب
سرکار انگلشیہ معظمہ ایک حرکت گستاخی اور بے ایمانی کی قرار دیا بعد چندے محمد یوسف کو ہرات ہی
چند آدمیون نے سرداری علیسی خان کی بندش کر کے نکالدیا اور اوسکو قید کر کے لشکر گاہ فارس مین بھیجدیا
مخفی نرہے کہ ظلم فارس کا اوپر ہرات کے اور ذلت جو ایلچی انگریزی پر طہران مین ہوئی تھی سبب
لڑائی باہم انگلستان و فارس کے ۱۸۵۶ء مین ہوئی چنانچہ تدبیر مناسب بہ نسبت دینے خراج
دوست محمد خان کو اور دینے ہمت اوسکو دربارہ چڑہ جانے بمقابلہ فارسیون کے کی گئی علیسی خان
کو پاس بھی مدد بذریعہ زر نقد کے ہرات مین بہیج دی گئی مگر قبل پہونچنے اوسکے کے وہ فارسیون
کے ہاتھ مین کہ جن لوگون نے ۲۵ اکتوبر ۱۸۵۶ء کو شہر پر قبضہ کر کے اوسکو از جانب
شاہ وزیر صوبہ کا مقرر کیا تھا آچکا تھا اور چند ہفتہ بعد ایک غول سپاہیان فارس نے
اوسکو مار ڈالا از روی اوس عہدنامہ کے جو باہم انگلستان اور فارس کے ۴ مارچ ۱۸۵۷ء کو
کہ بمقام پیرس مین قرار پایا تھا فارسیون سے مطالبہ خالی کر دینے ہرات کا کیا اور قبل

واپس جانے کے اونہون نے سلطان احمد خان کو کہ جو سلطان خان کرکے مشہور تھا حاکم ہرات کا مقرر کیا اور سرکار انگریز نے اوسکو حاکم قبول کر نے سے انکار نہین کیا واضح ہے کہ یہ سردار دوست محمد کا بھتیجا اور داماد تھا اور بر وقت قبضہ کرنے لینے امیر کے اوپر قندہار کے یہ شخص ملک فارس کو کہ جہان اسکی بخوبی خاطرداری ہوتی تہی بھاگ گیا تھا واضح رہے کہ یہ سرکار انگریزی کا دوست نہین متصور کیا جاتا تھا اور باوجودیکہ فوج فارس کی وہان پر خود نہ تھی مگر علامات ظاہری اطاعت شاہ پر زیادہ لحاظ رکھتا تھا بوجہ ایک جھگڑہ کے جو ساتھ محمد شریف خان گورنر فراہ کے کہ ایک از فرزندان دوست محمد کا تھا سلطان خان نے فراہ پر حملہ کیا اور ۲۰ مارچ ۱۸۶۲ء کو فراہ کو لے لیا امیر کابل نے فوراً بنظر بدلا لینے اس لڑائی کے اپنی فوج کو اکھٹہ کیا چنانچہ ۲۹ جون کو فراہ کو پھیر لیا اور ۲۸ جولائی کو ہرات کا محاصرہ کیا اور بعد محاصرہ دس مہینے کے کہ جس عرصہ مین سلطان خان مرگیا امیر نے ہرات کو ۲۷ مئی ۱۸۶۳ء کو چہاپہ ڈالکر لے لیا ۱۱ روز بعد وہ مرگیا اور اوسکا بیٹا شیر علی خان کہ جسنے اپنے بیٹے محمد یعقوب خان کو حاکم ہرات کا مقرر کیا تھا حکومت کابل مین جای نشین ہوا پس ہرات پھر بشمول حکومت افغان کے ہوا +

نمبر ۴۸

ترجمہ یادداشت چند منشاے اور امید

وزیر یار محمد خان کا جو باہم نجیب اللہ خان ایلچی ہرات از جانب وزیر یار محمد خان اور میجر ٹاٹ صاحب حسب منظوری ایلچی و وزیر متعینہ دربار شاہ شجاع الملک کی از جانب رابرٹ انریبل گورنر جنرل ۹۔ جون ۱۸۳۹ء مین بمقام قندہار کے قرار پایا حسب ذیل ہے +

دفعہ ۱ عالی القاب یار محمد خان وزیر شاہ کمران والی ہرات اب سے آیندہ کو باہم انگریز اور حکام ہرات کی نوشت وخواند کرنے کے لیے وکیل یعنی درمیانی متصور ہونگے اور جو کوئی وزیر مذکور کے حکم کو نمانے گا وہ گویا خلاف قانون دوستی اور عہد وپیمان ملاپ کے کاربند متصور ہوگا +

دفعہ ۲ جسقدر روپیہ از جانب سرکار انگریز ہرات مین واسطے بحالی بہبودی ملک یا اور کسی کام کے لیے صرف ہو وہ پہلے کل وزیر یار محمد خان کے پاس بھیج دیا جاویگا اور وزیر موصوف اقرار بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ زر مذکور کو سواے بحاضری یا برضامندی

ومشورہ رزیڈنٹ انگریزی متعینہ ہرات سے اورکسی طرحپر صرف نہین ہوگا +

دفعہ ۳ وزیراس امرکابھی اقرارکرتے ہین کہ کسی معاملہ کی کارروائی خلاف مرضی اور صلاح رزیڈنٹ متعینہ ہرات کے نہین کرین گے اورجملہ حالات متعلق خیروعافیت ہردوسرکار ہاے مین ہدایت اورصلاح افسر مذکورہ بالاکالیاکرین گے اورکاش اجنٹ انگریزی معاملات ہرات مین بلاوقفیت ورضامندی وزیرکی دست اندازی کرے تووہ گویا بیروخلل اندازی دوستی دوسرکار مین متصور ہوگا +

دفعہ ۴ رزیڈنٹ متعینہ ہرات بلامنظوری وزیرکے ازرعایا افغانستان سوآدمی سے زیادہ ملازم نہین رکھین گے اورنہ منجملہ اون سوآدمیون کے کوئی شخص بشرطیکہ اوسنے یار محمد کی اجازت دربارہ اپنی نوکری کے نہ حاصل کیا ہو قرابت مندان وزیرسے نہون +

دفعہ ۵ جسطرحپر حکومت ہرات کی شاہ کمران اوراوسکے خاندان کوعطا کی گئی اوسیطرح عہدہ وزارت کا بھی یار محمد خان اوراوسکے خاندان کوتاوقتیکہ وے قابل اعتبارہین عطا کی گئی اور درحالیکہ کوئی شخص اونکے خاندان سے لائق اس عہدہ کا نہو توایسی صورت مین ایک شخص ازجانب سرکارانگریزی کے مقرر ہوگا +

مہرای ڈی ای ٹاڈ
اورنجیب اللہ خان

نمبر ۳۹

ترجمہ عہدوپیمان دوستی ملاپ جوباہم کمران شاہ والی ہرات ازجانب خوداورمیجر آئی ڈی آرسی ٹاڈ صاحب ایلچی گورنرجنرل ہند ازجانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بتاریخ ۱۳ اگست ۱۸۳۹ء مطابق دوسری جمادی الثانی ۱۲۵۵ ہجری کے قرار پایا بدفعات ذیل ہے

دفعہ ۱ باہم سرکار انگریزی اورشاہ کمران اوسکے ورثا اورجانشینان کی ہمیشہ دوستی اورملاپ رہیگا

دفعہ ۲ سرکارانگریزی حسب حال سکے حکومت ہرات کی شاہ کمران اوراوسکے جانشینان اورورثاے کوعطا کیا جاتاقبول کیا اورسرکارانگریزی اقراربہ نسبت اس امرکے کرتی ہے کہ شاہ مذکور کی حکومت پرکسیطرح دست اندازی نہین کریگی +

دفعہ ۳ بنظر مضبوط کرنے اتفاق موقوعہ باہم سرکار انگریزی و شاہ کمران کی شاہ موصوف کے دربار مین ایک ایجنٹ انگریزی تعینات رہیگا اور اسی طرحپر شاہ مذکور کو بھی اختیار ہے کہ اگر مناسب سمجھیں تو ایک ایجنٹ اپنا دربار گورنر جنرل مین تعینات کر دین +

دفعہ ۴ سرکار انگریزی بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتی ہے کہ شاہ کمران کو عند الضرورت بنظر حفاظت ملک شاہ موصوف کی مدد روپیہ اور سپاہ سے کریگی اور حقوق اور فوائد شاہ کو چڑہائیان بیرونی سے حتی الامکان بچائیگی +

دفعہ ۵ بنظر پورا ہونے شرط مندرجہ دفعہ ماقبل کے ازجانب سرکار انگریز اور نیز رفع کرنے شکایات ازجانب دیگر حکام کے شاہ کمران وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ ہمیشہ کے لیے رسم بھگا لیجانے آدمیون کی بہ نیت فروخت کرنے کے بند کر دیجاوے اور اگر کوئی شخص حالت غلامی مین کسی مقام علداری شاہ مین اب ہو کہ جو حسب دستور مذکورہ بالا کے غلام کیا گیا ہو تو شاہ موصوف وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین الا ایسے شخص کی رہائی مین حتی الامکان نہایت کوشش کرینگے +

دفعہ ۶ شاہ کمران وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ دربارۂ حفظ رکھنے آپس کی علداری کے ہم بمشورہ سرکار انگریزی اور شجاع الملک کے کاربند رہین گے اور شاہ کمران بہ نسبت اس امر کے بھی وعدہ کرتے ہین کہ بلا رضامندی سرکار انگریزی و شجاع الملک کے کسی ایجنٹ سرکار کے ساتھ مخالفت نہ کرین گے +

دفعہ ۷ شاہ کمران بجانب خود اقرار کرتے ہین کہ کاش کوئی نزاع باہم اوسکی اور شاہ شجاع الملک کے دربارہ حدود علداری یا اور کسی بارہ مین آپس مین واقع ہو تو تصفیہ اوس جھگڑہ کا بذریعہ فیصلہ پنچایتی سرکار انگریزی کے ہوگا اور سرکار انگریز ذمہ بہ نسبت اس امر کے کرتی ہے کہ اپنے حتی الامکان اون قضیہ موقوعہ کو یا اور کوئی قضیہ کہ جسکے باہم شاہ کمران اور دیگر حاکمان کے آیندہ ہونے کا احتمال ہو دفع کر دیگی +

دفعہ ۸ شاہ کمران بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ بلا وقفیت یا رضامندی ایلچی سرکار انگریزی متعینہ دربار اوسکی کسی حاکم بیرون سے نوشت و خواند نکرین گے +

دفعه ۹ بلحاظ ہمیشه کی مدد اور دوستی سرکار انگریز کے که جسکے فوائد قوم افغان کے ساتھ بیان ہین شاہ کمران کسی شخص از قوم یورپ یعنی اہل فرنگ کو سوای شخص از قوم گریٹ برٹن یعنی انگلیش کے اپنی ملازمت مین نہین رکھین گے اور نه اشخاص قوم یورپ کو اپنے ملک مین رہنے دین گے

دفعه ۱۰ شاہ کمران جمله مزاحمت به نسبت آسایش کار تجارت کے رفع کر دین گے اور کار تجارت کی آسایش کی ترقی کرنے کے لیے حسب مشوره ایلچی سرکاری متعینه دربار اپنے کے بندوبست معقول کرینگے ❊

دفعه ۱۱ دس دفعات مندرجه بالا تاوقتیکه حکومت ہرات کی خاندان شاہ کمران مین قائم رہیگی ہمیشه جاری رہین گے ❊

مقام ہرات بتاریخ اور سنه مذکورهٔ بالا
دستخط ای ڈی آر ٹی ٹاٹ صاحب ایلچی ہرات
منظوری گورنر جنرل ہند بتاریخ ۱۶ مارچ ۱۸۴۱ء

حصهٔ اول ختم شد

حصہ دوم

عہدنامجات و اقرارنامجات و اسناد بابت عرب و ترکستان و خلیج فارس

بیان عرب و ترکستان

واضح رہے کہ تعلق سرکار انگریزی کا ساتھ پشاس یعنی حاکم حیدر روزہ بغداد کے حاجت زیادہ تر بباعث تجارت انگریزی بہ نسبت ہندوستانی کے و نیز بباعث شرائط مندرجہ عہدنامجات جو باہم گریٹ برٹن اور ترکستان کے قائم ہوئین تصور کیے جاتے ہین، اور جسکا بیان وسعت سے باہر ہے لیکن دربارۂ کار تجارت سابق موقوعہ خلیج فارس کی بابت برسون تک بلا زیادہ لحاظ دوستی کنسٹنٹ نوپل کے باہم گورنران عرب و ترکستان کے آمد و رفت و نوشت و خواند جاری رہا ۱۶۳۹ء مین معلوم ہوتا ہے کہ بسورہ مین بماتحتی کارخانہ گورٹون کے ایک کارخانہ انگریزی جاری ہوا بذریعہ فرمانون کے محفوظ رہا ۱۶۷۵ء مین مسٹر فرٹ صاحب ایجنٹ متعینہ بسورہ کو بذریعہ فرمان کے اختیار دربارۂ سماعت مقدمات کے جنمین کسی ملازم کارخانہ پر جرم عائد ہو حاصل ہوا اور نیز بہ نسبت تصفیہ دعوے کے جو اوپر رعایا سے سلک کی ہو مجاز ہوے اور ۱۷۳۱ء مین اوسنے ایک دوسرا فرمان مشعر تعین ہونے تین روپیہ سیکڑہ محصول اوپر جملہ اشیاے اجناس انگریزی مقام لنگرگاہ بسورا کے پایا گر فرمان مذکورہ اولے یعنی نمبر ۱۶۵۹ء مین ازجانب بادشاہ کے ملا تھا واضح رہے کہ کارخانہ بسورہ پر ۱۷۶۴ء تک کہ جس سال مین ایلچی متعینہ کنسٹنٹ نوپل نے بمشکل برات[1] نمبری ا ہم کہ جسے اوسنے حفاظت سوداگری انگریز اور نیز ال رعایا انگریزیہ کے ذی بمقام بسورا مین ایک اچھا وسیلہ سمجھا تھا حاصل کیا سرکار عالی کا چندان خیال نہ تھا +

۱۷۶۵ء مین تجویز واسطے تقرری دوام ایک ایجنٹ کے بمقام بغداد کے ہوئی مگر حکام اعلے نے اس تجویز کو نامنظور کیا چنانچہ ۱۷۸۳ء مین ایک ایجنٹ ہندوستانی مقرر ہوا اور ۱۷۹۵ء مین ایک رزیڈنٹ مقرر ہوا اور خاص کام یہ قرار دیا گیا کہ باہم ہندوستان اور انگلستان کی خبر بھیجا کرے و نیز اون کارروائیون پر کہ جو قوم فرانسیس بشرکت نپولن کے دربارۂ چڑہائی کرنے اوپر ہندوستان کے ازراہ مصر اور لال سمندر کے رہے ہون نگران رہکر مطلع کرے ۱۸۰۲ء مین یعنی بعد وفات سلیمان پاشہ کے کہ جو بیس برس تک حاکم بغداد کا تھا اور بعد تقرری اوسکے داماد علی پاشہ بجاے اوسکے کے لارڈ الجن صاحب ایلچی ملکہ معظمہ

[1] برات کسی فرمان کا نام ہے +

ستمبر لفٹنٹ نوبل نے موقع پاکر برات نمبر ۲ مشعر تقرری رزیڈنٹ بمقام بغداد کہ جو تقرری اوسوقت تک از جانب سلطان منظور نہین ہوئی تہی حاصل کیا +

واضح رہے کہ بروقت واقع ہونے عداوت باہم انگلستان و ترکستان کے ۱۸۰۳ء مین سلیمان پاشا نے کہ جو بعد ماری جانے جا علی پاشا کی جانشین اوسکا اور حکومت بغداد کی ہوا تہا رزیڈنٹان بسورا اور بغداد کو اپنی پناہ مین لیجاکر اونکو دربارہ پر جانی اوس ملک سے و غیرہ بعد قرار پانی صلح ۱۸۰۹ء کی اوسنے بوجوہات نامعلوم رزیڈنٹ بغداد کو انواع قسم کی ذلتین دین کہ جسکی باعث سے اوسکو واپس جانا پڑا چنانچہ یہ دوستی اوسوقت تک یعنی ۵ جنوری ۱۸۱۰ء تک کہ حسب شکایت سرکار بمبئی کی پاشانی بذریعہ اقرارنامہ نمبر ۵ کہ چند شرائط دربارہ نکرنی دست اندازی معاملات رزیڈنٹی کی اور بحال کرنی حقوق سابق رزیڈنٹ کی قرار پائی پھر آیندہ نہین ہوئی تہی ۱۸۱۰ء مین رزیڈنٹی بصرہ اور بغداد ایک ہوگئین اور ۱۸۱۲ء مین عرب ترکستان مین نام رزیڈنٹی کا تبدیل ہوکر پولٹیکل ایجنٹ نام رکھا گیا واضح رہے کہ ۱۸۱۵ء مین دو ڈگریان از جانب پاشا کو دربارہ روکنی مفرورین ماجھیان و کاریگران جہاز انگریزی کا بمقام بسورا مین یعنی نمبر ۴ اور دوسری یعنی نمبر ۵ دربارہ رہائی اون باشندگان ہندوستانی کی جو بسورا مین بطور غلامی کی لائی گیے تہے حاصل ہوئین +

حسب الحکم کانسٹنٹ نوبل کی سلیمان پاشا اپنی عہدہ سی نکالدیا گیا اور بباعث حکم عدولی کی لڑائی مین شکست کہاکر پانچوین اکتوبر ۱۸۱۰ء کو مارا گیا اور اوسکا جانشین عبداللہ پاشا منتقل شدہ ہی عرب سی ۱۸۱۳ء مین مارا گیا اور سعید بیگ پاشا گردانا گیا واضح رہے کہ بروقت ورود حکم مقام لفٹنٹ نوبل سے مشعر معزولی اوسکی عہدی سی اوسنی بغاوت کیا مگر شکست کہایا گیا اور داؤد افندی جانشین حکومت ہوا اس پاشا کی چال چلن پولٹیکل ایجنٹ کے ایسی ناشایستہ تہی کہ حد برداشت سے باہر ہی یہانتک بسورا مین وتارتا اسباب کا یا واپس نا زر قرضہ کا مہاجنان ہندوستانی سی بانکار کرا ایک امر محال ہوگیا چنانچہ ۱۸۲۰ء مین اوس رزیڈنسی یعنی جای سکونت رزیڈنٹ کو گہیر لیا بعد اوسکی حسب ایما پولٹیکل ایجنٹ کے اپنی حرکت ظلم سے باز آکر اوسکو ملک سی نکلجانی دیا غرض کہ ملازمان متعینہ بسورے کی نکل گیے جبکہ رشتہ دوستی کا ساتہ پاشا کی ٹوٹ گیا تا وقتیکہ پاشا نے بذریعہ عہد و پیمان نمبر ۶ کی اقرار نسبت بحال کرنی حقوق سابق اور واپس دینی اوسقدر محصول کی جو زاید محصول متعینہ وصول کیا ہوا اور نیز دینی قیمت اشیای خراب و ضائع شدہ کا اور آیندہ کو پیش آنا ساتہ ایجنٹ ہای سرکار انگریزی کی درحالیکہ مسافر اونکی بعزت تمام نہ کیا ہو ۲ جون ۱۸۳۱ء کو داؤد پاشا اپنی عہدہ سی معزول ہوا اور حاجی رضا پاشا اوسکا جانشین ہوا بعد جانشینی کی اوسنی ایک بیورلڈی یعنی حکمنامہ نمبر ۷ مشعر منظوری استحقاق رعایای سرکار انگریزی کی جاری کیا ۱۸۳۴ء مین ایک تدبیر دربارہ نوشت و خواند براہ خشکی باہم ہندوستان اور انگلستان کے از راہ خلیج فارس و عرب ترکستان ہوکر کی گئی چنانچہ

دو دھوان کشتی ولایت سے واسطے جاری کرنے راستہ تری اور جہاز چلانے کے لیے دریاے فرات مین بھیجے اور از جانب سلطان ترکستان کے واسطے حفاظت دھوان کشتان مذکور کے ایک فرمان نمبری ۳۸ جاری ہوا +

۱۸۳۵ء مین پولٹیکل اجنٹ متعینہ عرب ترکستان کہ جو اوسوقت تک ماتحت گورنمنٹ بمبئی کے تھا سوپریم گورنمنٹ کے ماتحت ہوا ۱۸۴۳ء مین اختیارات مشورہ اجنٹ کو از جانب سرکار ملکہ معظمہ عطا ہوئے مخفی نرہے کہ تا وقتیکہ لنگرگاہ ترکستان جہازان سوداگری کے لیے کھولی رہتی تدبیر سرکار انگریزی جو مشعر بند ہونے تجارت غلامان کی تجویز ہوئی تھی اثر پذیر ہو سکتی اسلیے ۱۸۴۷ء مین وزیر ملکہ معظمہ متعینہ کانسٹنٹ نوپل نے ایک فرمان نمبری ۳۹ کہ جسمین ہدایات بنام نجیب پاشا کے جو اوسوقت حاکم بغداد کے تھے مندرج تھے حاصل کیا اور از روے اسناد ہذا کے اختیارات دربارہ ضبط کر لینے جہازان ترکستانی محمولہ غلامان سوداگری اور نکال دینے غلامان عرب و فارسی کو لنگرگاہ ترکستان موقوعہ خلیج فارس سے اور سپرد کر دینے غلامان آزاد کو جہاز انگریزی مین اور بنظر روانہ کرنے اونکو اونکے وطن مین تھے +

اکتوبر ۱۸۶۳ء مین ایک اقرار نامہ نمبری ۵۰ ساتھ عالی پورٹ کے واسطے قیام تار برقی کے مقام بسورا سے بغداد تک اور بغداد سے کانکین تک بنظر ملا دینی اوسی ساتھ تار برقی ہندوستان کے براہ خلیج فارس اور نیز اوس تار برقی کے جو فارس مین ہو کر حد ترکستان تک واقع ہے قرار پایا واضح رہے کہ مالک بیشیہ حال مین گورنر بغداد کے ہین +

نمبر ۴۰

ترجمہ فرمان عام جو سلیمان پاشہ نے جاری کیا تھا

سرداران سیدان وزوس اور معافیداران وآغا متسلم بسورا موجود الوقت دام اقبالہ کو ہمارے احکام ذیل سے وقفیت رہے +

ہمارے عالی سلطان کے شہر بسورا مین ایک انگریزی بلیس یعنے سردار سوداگران وغیرہ کا مقیم ہے جو کہ اونکی قوم ہمارے عالی پورٹ دام اقبالہ کے دوست ہین اسلیے اوس مقام پر اسکی اس شرائط ہماری عالی پورٹ کے کہ جسکی اطاعت ہر شخص کو کرنا چاہیے ہے اور سارے آدمیونکو

لازم ہے کہ احکام مندرجہ سند مذکورہ بالا کو نامین لیس تمکو چاہیے کہ تعمیل اون شرائط عالیہ کی دفعہ بدفعہ خواہ وہ دربارۂ رواج اوس ملک کے ہو یا بہ نسبت اور کسی امر کے ہو خواہ وہ دربارۂ تعظیم و تکریم مدد و حفاظت انگریزی قونصل مذکور اور اسباب کی ہو حسب مندرجہ احکام ہمارے سلطان عظیم کی کرو اور ہر نوع اونکو مانو اور کسی طرح پر اونکے خلاف کاربند نہون اور حکم ہذا خاص اسی غرض سے تمہارے پاس بھیجا جاتا ہے اور بروقت پہونچنے اس حکم کے تم جانب سے ہماری ہدایت بہ نسبت اس امر کے کہ مطابق اقرارنامہ مذکور کے کہ جسمین احکام سلطان اعلی کے درج ہین مدد کرنا قونصل مذکور کی اور حفاظت کرنا اوسکا اور ہر طرح سے تعمیل کرنا اور نہ عمل کرنا خلاف اوسکے اپنے پر فرض متصور کرنا اسلیے تمکو لکھا جاتا ہے کہ مطابق حکم ہذا کے تعمیل کرو +

مہر

نمبر ۱۴
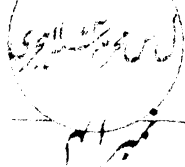
ترجمہ فرمان شاہی

جو ۲ صفر ۱۲۸۲ ہجری کو دربارۂ تقرری رابرٹ کارٹن صاحب کے اوپر عہدہ کنسل مقام بسورا کے جاری ہوا مضمون ذیل ہے +

دستخط سامول منشی رزیڈنٹ

زمانہ حال مین ہنری نوایل صاحب بہادر ایلچی متعینہ دربار ہمارے نے ایک یادداشت بدین مضمون ہمارے پاس بھیجی ہے کہ اپنی بابت گورنمنٹ متعینہ مقامات الیو الگزنڈریہ ٹھری پولی موقوعہ سیریا و جزائر یونان ٹونس ٹرپولی موقوعہ باربری سی یو سمیرانا و مصر اور دیگر بڑی بڑی قصبہ جات عظیم کو جسکے لنگرگاہ ہماری عملداری مین واقع ہے اختیار تقرر کرنے کونسلون کا از قوم خود اور نیز اختیار تغیر و تبدیل کر دینے کا بلا دست اندازی کسی شخص کے عطا کیا جاوے مخفی نرہے کہ از روی عہدنامجات سابق کے یہ تعین ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ قبل اسکے ایسٹ انڈیا کمپنی نے ولیم شاہ نامی ایک شخص کو کہ جسکے پاس کوئی برات کونسلی نہین تھا واسطے گردا وری اور بتلانے اونکے کاروبار کے بمقام بسورا کے بھیجا تھا مگر بعد انقضاے میعاد اوسکی ملازمت کے اور

سپچلے جانے اوسکی بجاے اوسکے حامل خطوط ہذا بادشاہی لیفٹیننٹ رابرٹ کارڈبن کو کہ جسکو ہی از جانب کمیٹی کمیشن ملا ہے مقرر کیا اسلیے اب بموجب اقرار نامجات سابق اور بنظر لوپا کرنے خواہش ایلچی سکے یہ مناسب اور ضرور معلوم ہوتا ہے کہ ہرت اوسکے ہاتہ مین دیدین اسلیے ہم ڈپلومہ شاہی اوسکو دیتے ہین اور بموجب ہماری تحریر کے رابرٹ کارڈبن صاحب موصوف حسب آئین کہ جو ہم لوگ قرار دینگے بلحاظ اوسکے کارروائی اور ضبط اعمال کے مقرر کیے گئے

اول وہ اسکا کونسل مقرر ہوا

دوم حبابہ صوابت اسکی قوم کے مثل کپتان جہاز سوداگران اور رینزوی لوگ جو انگریزی جھنڈے کے نیچے ہین حمایت کرنے کے مجاز ہونگے اور جملہ مقدمات از قسم مذکورہ بالا کی خاص اونکی تخت مین ہونگے یا اونکی تحریر حکم تحریری کے کوئی جہاز انگریزی بصرہ مین نہین آیا ویگا +
ملازمان کونسل مستوجب ادای کسی طرحکی محصول کے نہونگے اور نہ اونکی چیزون سے کسی طرحکا محصول لیا جاویگا بلکہ بعوض جرمانہ کے وہی ہر طرحکی چنگی سے محفوظ رہین گے درحالیکہ وہی خرید غلامان کی مرد یا عورت کی کرین تو ایسی صورتمین بہی محصول مذکورہ بالاسے بری رہینگے کوئی شخص اونکی اسباب واصطبل وغیرہ سے دست اندازی نکریگا اور نہ ایسی چیزون پراونسے محصول لیا جاویگا کیونکہ یہ استحقاق زمانہ سابق سے قائم ہے۔
کسی شخص کے بحال یا قید کرنے یا بیڑی ڈالنے ایلچی کونسل یا اونکے کارپردازون کے نہین رکہیگا اور نہ اونکے مکانات پر قبضہ کرنا چاہیے اور کاش کونسل کے ہمراہ کوئی جزو فوج سنکے ہو کہ جسے وہ کسی علیحدہ مقام مین رکہا جاوے تو ایسی صورت مین کوئی اونکی مزاحمت کرنے نہ پاوے ہم مکرر اس امر کا تذکرہ کرتے ہین کہ اونکے نوکر اور مراعی وغیرہ محصول سے بری ہین جسطرح پر کہ اونکے بوچر لوگ ہین اور یہ سب نتیجہ زمانہ سابق سے ہے درحالیکہ کونسل کسی امر مین رنجیدہ ہون یا کوئی شخص اونپر مستغیث ہو تو ایسی صورت مین حسب اقرار نامجات سابق کے ہم حکم دیتے ہین کہ دربارہ اوس استغاثہ کے ہماری پاس لکہا جاوے اور انفصال اوسکا دربار ہذا سے ہووے اور تم اس قضیہ کی سماعت اور کہین نہین کرسکوگے کاش کونسل مذکور کسی مقام پر از راہ خشکی

یا تری سیر کیا جاے تو ایسی صورت مین وہ اوسکے نوکر اور اوسکا اسباب وغیرہ ہر طرح کی
نقصان سے محفوظ رہیگا اور کاسن ہنگام والیسی بباعث بہم پہونچنے رسد کے اثناء راہ مین
کوئی چیز خرید کیا جاے تو اوس سے کوئی شخص انکار بیچنے سے نکرے اور نہ قضیہ اوسکے ساتھ
کرے اگر کسی مقام پر خطرہ ہو تو وہان پر اجازت باندہنی پگڑی و باندہنی تلوار سوار ہونے گھوڑی پر
اور لیجانے کمان برچہہ اور حملہ اوزار لڑائی کی ہے اور جو کاٹھی[۱] وغیرہ کہ اسکو اسطرح پر دیکھین تو ہرگز
اونسے مزاحم نہون مگر درصورتیکہ وے حدود معینہ اقرار نامجات ہذا سے تجاوز نکرین تو ایسی صورتمین
تم اونکو روکو کیونکہ صلاح ضروری و لحاظ تعمیل حکم فرض ہے واضح رہے کہ ہمیشہ زمانہ آیندہ مین یہ قواعد
اور ہدایات جاری رہین گے کیونکہ اسمین کسی طرح کی کمی و بیشی نہین ہوگی (برات یعنی کمیشن کونسل)
ہمراہ آنریبل ہنری گرین ویل صاحب ایلچی بادشاہ گریٹ برٹن متعینہ اٹومان پورٹ کے
بنام جملہ کسان کے جو تعلق ان تحایف ارام وہ سے رکھتے ہین تحریر کرتے ہین +

ل س

دستخط ہنری گرین ویل صاحب

واضح رہے کہ بنظر مناسب ضرورت عطا کرنے اس تحفہ کے واسطے معرفت آنریبل انگلش ٹنامی
ٹدالت انڈیا کمپنی اور نیز واسطے بہتری اور بہبودی اونکی تجارت کے بصرا مین اور نیز حکومت
اٹومان مین جہاں انکا مقیم رزیڈنٹی کے اور اونکے ایجنٹ اور وزرا کی حفاظت کرنیکے
لیے ہوئی تاکہ ایک کونسل باختیار کلی مقرر ہو کر کل امورات متعلقہ اپنے کو حسب مندرجہ بالا کے
تعمیل کرے واضح رہے کہ ہم بوجہ اختیار عطیہ ازروے سند ثانیہ مہر گریٹ برٹن کے اور نیز بموجب
ایک برات بادشاہی کے جو از جانب سلطان مصطفی بیٹا سلطان احمد دام افضالہ کے عطا ہوا اقرار
کرتے ہین اور منظور کرتے ہین کہ مسٹر رابرٹ کارڈن صاحب ایجنٹ حال آنریبل کمپنی موصوفہ
اور نیز ایجنٹ آیندہ اور ہر کونسل انگریزی واسطے کاروبار مقام بصرہ یا مقامات دیگر متعلق اوسکے
ہین کونسل مقرر کیے گئے اور ازروے سند مذکور کے مسٹر رابرٹ کارڈین صاحب یا ایجنٹ

---

۱ کاٹھی ایک فوج کا نام ہے +

کہ جملہ امورات متعلق اسنپے پرکلی مجاز رہین گے اور اسیطرحپر جملہ رعایا انگریزی کو حکم دیے ہین
کہ کارڈن صاحب موصوف کو کنسل انگریزی متصور کرین اور عالی القاب بادشاہ اور عمدہ دران
دیگر وزراے اور مجسٹریان اور سلطنت اوٹوس سے کہ جنکے پاس یہ مخالف پیش ہون یہ تمنا ہی کہ
اوس عہدہ کنسلی کو امن اور ... رادے تمام جاری رہنے دین اور بنظر نیک اور قدیم دوستی کے
جو ہم بادشاہ گریٹ برٹن اور یورپ کے قایم ستھے عندالضرورت اونکی مدد اور حفاظت کرین
واضح رہے کہ اسپر بیتینے پایانداری تمام دستخط کرکے منظوری صاحب چیف سکرٹری کی
کروائی اور درخواست متضمن مہر ہونے بادشاہی کے کی گئی محررہ ۲۹ اگست ۱۸۶۲ء
بمقام محل شاہی بیرا موقوعہ کانسٹنٹ نوپل +

نمبر ۲۸

ترجمہ شاہی اثوبان ڈپلوما کا کہ جو

ہرفورڈ جونصاحب کنسل انگریزی مقام بغداد و قرب جوار کو دیا گیا حسب ذیل ہے +

حسب درخواست لارڈ الجین صاحب ایلچی متعینہ یورپ عالیہ کے بذریعہ یادداشت صاحب
موصوف جو بایںمضمون تھا کہ بوجوہ شرائط وزیر انگریز نے مقامات الپو الگزنڈریہ ٹریپولی ایسیا
الجیرس ٹریپولی باربری ٹیونس سی او سمرنا مصر اور دیگر لنگر گاہان محتاج محکمہ جونگی مین تعیناتی
کونسلون کی ہوتی ہے اور چندسے بعد اونکی تغیر و تبدیلی ہوگی ہرفورڈ جونصاحب رعایاے
انگریزی وارد شہر بغداد واسطے حفظ رکھنے معاملات سوداگران انگریزی مقیمہ اوس جگہہ
کی کونسل بغداد کے مقرر ہوئی اور ہمنے اپنی برات شاہی حسب منشاء عہد و پیمان مذکور
کے مشعر منظوری تقرری ہرفورڈ جونصاحب مذکور کے اوپر عہدہ کونسلی شہر بغداد مذکور کے
عطا کیا تاکہ بموجب شرائط مذکور کے معاملات سوداگران و مسافران کے جو ملک نہ این
بہ پناہ جھنڈا انگریزی کے ہین درصورت واقع ہونے کسیطرحکی مشکل کی صاحب مذکور کے
پاس پیش کیے جاوین اور روانگی جملہ جہازان کی بھی فقط اوسی کی اجازت پر ہوا کرنگی اور
واضح رہے کہ اوسکے ملازمون سے کوئی شخص بحیلہ خراج یا خرچ یا اوارز یا محصول جہاز یعنی
کسب الیبیی یا اور کوئی محصول خلاف قاعدہ سیلنے ٹکیا لغی آرفی کی مزاحمت نکرے اور ان

دفعہ ۲ پاشا کسی نوع سے انتظام اور معاملات رزیڈنٹ دربارہ اوسکے ملازمین اوسکے دستورات وحقوق و باجے بجانے وغیرہ مین دست اندازی نہین کرینگے اور کسیطرحپر احکام رزیڈنٹ پر عذر نہوگا کیونکہ ایسے معاملات پاشا سے کچہ تعلق نہین رکھتے علی الخصوص دربارہ ماننے سالگرہ بادشاہ انگلستان کے اور کرنے دہوم دہام برسوم وسامان ضروری کے کسیطرح عذر نکرینگے غرضکہ حالات ورسومات رزیڈنٹ مین کسیطرحپر عذر نہین ہوگا *

دفعہ ۳ پاشا اون ملاقات معمولی کو جو باہم رزیڈنٹ اور افسران سرکار ترکستان کے ہوا کرتی ہے ہرگز منع نکرینگے *

دفعہ ۴ رزیڈنٹ نے بھی کبھی نہ کیا اور نہ آئندہ کسیطرح پر پاشا کی حکومت یا معاملات مین مداخلت بیجا کرنے کی نیت کرینگے بلکہ ہمیشہ مرضی پاشا کی پوری کرنے کے لیئے مستعد رہینگے اوسمین کسیطرح کی دست اندازی یا اختلاف دفعات عہدوپیمان ہذا یا خلاف فائدہ سرکار انگریزی کے نہو موجود رہینگے اور اسیطرحپر ہردو فریق کے فائدہ مین اقرار کیا گیا ہے *

دفعہ ۵ جب پاشا کا کوئی کام رزیڈنٹ سے ہوگا تو ویسی صورت مین اطلاع اوس کام کی بذریعہ کسی اہلکار معتمد کے رزیڈنٹ کو کرینگے اور کاش رزیڈنٹ کو بھی کوئی کار عظیم ہو اور بنظر کرنے مشورہ کے کسی اہلکار معتمد پاشا کو طلب کرین تو ایسی صورت مین شخص مطلوبہ فوراً بھیج دیا جاویگا اور کسیطرح کا عذر اسمین نہوگا اور اس دفعہ سے فوائد فریقین متصور ہے *

دفعہ ۶ واضح رہے کہ منجملہ اسکے کسی دفعہ مین کوئی پیچ واقع نہو اور کاش کوئی شبہہ بہ نسبت کسی دفعہ کے علی الخصوص دفعہ ۲ کے مابعد اسکے واقع ہو تو ایسی صورت مین بیان اوسکا مفید مطلب رزیڈیٹ کے ہوگا *

نمبر ۴۴

ڈگری پاشا بغداد کی جو دربارہ روکنے فرار ماجھیان کا مقام بسورا مین ۱۸۲۳ع مین جاری ہوا حسب ذیل ہے

واضح رہے کہ اکثر ماجھیان وملازمان جو جہاز ہاے سوداگری سرکار انگریزی پر تعینات رہتے ہین بباعث شراب خواری یا اور کسی جرم کے بباعث موجب ناخوشی اپنی کپتانون کے ہوکر جسکے سزا اور تنبیہ کے ہوتے ہین اسلیئے تمکو واضح رہے کہ کوئی ماجھی یا کاریگر دار مذکورہ بالا بنظر محفوظی اپنی

سزا پانے سے بھاگ کر تمہارے یا سردار کپتان تشل عرب یعنی کپتان پاشا کی پناہ لیں تو ایسی صورت
مین تم ہرگز اونکو پناہ نہ دینا بلکہ اونکو بیٹ کے ایجنٹ رزیڈنٹ سرکار انگریزی مقیمہ بغداد کو جو بصرہ مین
تعینات ہے حوالہ کر دو اور تاریخ پہونچنے اس حکم عالی سے تم فوراً مطابق اسکے کاربند ہو ٭

نمبر ۴۵

ذکر [illegible] پاشا بغداد جو در بارہ [illegible] اون ہندوستانیون کے جو بصرہ مین بطور غلام کے لائی گئے
تھے سنہ [illegible] مین جاری ہوئی حسب ذیل ہے ٭

واضح ہو کہ بلحاظ نسبت دوستانہ جو باہم ہر دو سرکار عالیہ [illegible] سرکار یورپ اور سرکار
انگریزی کے جس سے دوستی باہمی رونق کرنا چاہی یہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر کوئی ناخدا یا ملاحی
جہازان سوداگری بصرہ یا مسقط کا سرکار انگریزی کی عملداری ہندوستان سے کسی رعایا مرد
یا عورت کو خصوصاً واسطے فروخت کرنے بمقام بصرہ کے بطور غلام حبشی کے لاوے اور جنٹ کو
جو از جانب رزیڈنٹ قدردان سرکار انگریزی مقیمہ بغداد کے بصرہ مین تعینات ہے ثابت
ہو کہ غلامان مذکورہ بالا فی الواقع حبشی نہین ہین بلکہ ہندوستانی ہین کہ جنکو وہ بھگا لاتے ہین تو
ایسی صورت مین وے اون چورون کے ہاتھ سے فوراً چھین لیے جاوینگے اور ایجنٹ مذکور
کی سپرد کیے جاوینگے اسلیے یہ حکم بنظر تعین کرنے اس آئین صاف کو عملداری ہذا مین صادر
ہو کر باجازت عالی اقتدار جاری ہوا اور تمکو لکھا جاتا ہے کہ بعد پہونچنے اسکے تم مطابق اسکے
کاربند ہو

نمبر ۴۶

ترجمہ خط عالی مرتبت پاشا بغداد بنام پولیٹکل ایجنٹ بصرہ

بعد سلام و نیاز آنکہ داروغہ قوم انگریزی سے ایک لفافہ مہری از جانب سرکار اور ایک خط اسکے ساتھ
کہ جسمین مطالبہ ذیل مندرج ہین یہان پہونچا ٭

دفعہ ۱ جملہ شرائط مندرجہ عہدنامجات شاہی اور فرمان شاہی سابق و حال کے پورے
کیے جاوین ٭

دفعہ ۲ او سفد محصول جو اسٹرمی صاحب سے زائد از نرخ واجبی لیا گیا تھا و[illegible]

اسباب اسکنڈڈ صاحب کا کہ جو کھو گیا تھا اور جسکا نقصان ہو گیا تھا واپس ملے ÷

دفعہ ۳ دربارہ حفظ جان و مال و توقیر جملہ اعیان و وکلاے سرکار ہذا و نیز بہ نسبت حفاظت اونکے توابعین اور رعایا کے اور نیز دربارۂ لحاظ اور قدر کرنے اونکے ارادہ اور مرضی کے اور قائم کرنے اونکے حق دربارہ دینے پناہ اور نیز پورا کرنے تمامہ مطالبون کے جو بموجب اونکے حقوق اور دستور قدیم کے ہو کوئی تدبیر مناسب کی جاوے اور وہ مجاز اس امر کے کیے جاوین کہ جسقدر آدمی ضرورت سمجھین اپنی ملازمت مین رکھین ÷

دفعہ ۴ کاش بعد اسکے کوئی اجنٹ جو از قوم انگلشیہ ہو بغداد مین تعینات کیا جاوے تو بلا اعتراض اوسکی قدر و منزلت بموجب اوسکے عہدہ کے کی جاوے :

دفعہ ۵ واضح رہے کہ اونکے مرافون سے کوئی شخص زبردستی ہنڈوی وغیرہ نلیوے اور نہ اونکی رعایا سے روپیہ زبردستی لیوے اور نہ کوئی محصول چندروزہ یا بیقاعدہ جو خلاف اونکے حق اور دستور جائز کے ہو اونکی جائداد اراضی یا اور کوئی جایداد پر لیا جاوے ÷

دفعہ ۶ واضح رہے کہ سواے ٹکس معینہ اور تشخیص شدہ سابق کے اور کوئی ٹکس کشتیان رعایا انگریزی پر جو درمیان بصرہ اور بغداد کے آیا جایا کرتی ہین نلیا جاوے اور اونکی کشتی سرکاری کام کے لیے نہین پکڑی جاوینگی اور نہ اسباب سوداگران انگریزی کا خلاف شرط اور عہد و پیمان کے محصول گھر مین سواے اوسکے کہ وقت پہونچنے بصرہ کی معمول ہے داخل کیجاوین گی ÷

دفعہ ۷ کاش رعایا سرکار انگریزیکا کوئی اسباب بباعث چوری یا لوٹ کے قصبہ یا بستاہ مین جاتا رہے تو ایسی صورت مین اوسکے برآمد کرنے مین نہایت جانفشانی کیجاوے ÷

دفعہ ۸ کاش کسی رعایا سرکار مذکور پر کوئی رعایا ہماری ایذا یا ضرر پہونچاوے تو ایسی صورت مین وہ رعایا کہ جسپر ضرر پہونچایا گیا ہو فوراً راضی کیا جاوے اور اوسکا عوض اوسکو ملے ÷

دفعہ ۹ کاروبار تجارت مین اسباب خرید شدہ بلا کسی وجہ معقول اور مناسب کے واپس نہین کیا جاویگا اور تصفیہ قضیہ سوداگری کا معرفت گروہ سوداگران حسب دستور سوداگری کے ہوا کریگا ÷

دفعہ ۱۰ کہ اگر کوئی جہازی انگریزی یا ہندوستانی بھاگ جاوے تو اوسکو زبردستی مذہب اسلام قبول نہین کراوینگے اور درحالیکہ کوئی شخص بخوشی مذہب مذکور کو قبول کرے تو بعد قبول کرنے کے وہ شخص منظور نہ ہوسکیگا کہ کسیطرح کا ہرج جہاز کے ہو اسلیئے کام پر بھیجدیا جاویگا

دفعہ ۱۱ رزیڈنٹ کے مکان اور باغیچہ بنانے کے لیے جہان کہین وہ پسند کرین اوس جگہ کا پٹہ اوسکو دے دیا جاوے +

دفعہ ۱۲ واضح رہے کہ دعوی ثبوت شدہ رعایاے انگریزی کا ہماری رعایا پر کسی باشا بلا نقصان یا ضرر دعوے کنندہ کی تعمیل کیاجاویگا +

واضح رہے کہ ہمنے مطالبہ ہذا پر بخوبی غور کرکے سمجھ لیا ہے اور زیادہ اور صدق لحاظ عالی القاب کے بحق قوم انگریزی کی اور نیز بلحاظ اوس جزو مضمون کے جو اون بادشاہی اقرارنامجات کو دیگر لین مین جو اونکے پاس مندرج ہین آجتک اوسکی تعمیل بخوبی کیا اور آیندہ کو بھی ہم ہمیشہ اوسیطرح کیا کرینگے اور وفا اوس دوستی بے بہا و ترقی ملاقات اوس ملاپ قدیم کے جو زمانہ سابق سے باہم ہر دو سرکار کے رہی ہے باحتیاط تمام ملحوظ رہینگے +

دربارہ زائد محصول جو اسٹرمی صاحب سے لیا گیا تھا و نیز بہ نسبت اوس اسباب کے جو سکہ ووڈوا صاحب کا کھو گیا تھا ہمنے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ وہ قصداً نہین ہوا تھا بلکہ اتفاقاً ایسا ظہور مین آیا پس ہمنے اسباب مذکورہ بالا کو داروغہ موصوف کو واپس کردیا کیونکہ ہم بحق سرکار انگریزی کے کوئی کام خلاف عہدنامہ و نیز دوستی قدیم کے نہین کرسکتے اور نیز بنظر پورا کرنے عہدنامجات قرارداده از عہد آباے متقدمان تاحال کے ہم کوئی امر خلاف اوسکے نہین کرسکتے اسلیے بموجب دوستی پایدار جو باہم سرکار ہاے شاہی و سرکار انگریزی کے بنظر مستحکم کرنے اور حفظ رکھنے بناے اوس ملاپ صدق کے اور مضبوط کرنے دستاویز اوس ملاپ عظیم اور بڑی تعظیم کے کہ جو عہدنامجات اور فرمان شاہی ہین کہ اونکے پاس موجود ہین درج ہین اور نیز تعمیل مواعید سابق کے ہمنے دوبارہ لحاظ کرنے جملہ شرائط مذکورہ بالا کے اقرار کیا ہے کہ اور بطور ثبوت اپنی رضامندی کے دستاویز ہذا پر مہر کرکے حوالہ داروغہ مذکور کے کردیا اسلیے تم اس سے آگاہ ہوکر استکمال سمجھو +

مہر پاشا

نمبر ۴۷

ترجمہ بایورولڈی یعنی حکم حاجی علی رضا

پاشا بغداد البصرہ دیار بکر بنام پولیٹیکل اجنٹ متعینہ بصرہ محررہ ۲۷ ربیع الثانی ۱۲۴۸ھ ہجری مطابق دوسری اکتوبر ۱۸۳۲ء کا

حسب ذیل [دستخط سرشتہ] ہے

ہادی روحانی اسلام لفٹنٹ یعنی نائب گاہی کانسٹنٹ نویل بمقام بصرہ عالی القاب مفتی افندی متعینہ بصرہ زاد حشمتہ و سردار عالی سرکار مسلم آغا زاد قدرہ ومنزلتہ اور اہالیان ذی رتبہ کونسل اور بزرگان ملک دام منزلتہ کو واضح رہے کہ دربارہ جملہ کاروبار بصرہ کے اور نیز بہ نسبت رزیڈنٹ عالی انگلستان مسٹر ٹیلر صاحب ٹبلیس سنگ متعینہ سرکار ہذا و نیز بلحاظ حقوق اوسکے اجنٹیان توابعین اور جملہ رعایا سے اوسکی سرکار کے و نیز سوداگران وجہازان جو ہندوستان سے ازروے شرائط عہدنامجات قرارداد وسابقہ ہمارے سرکار ممتاز کے جسطرح بر زمانہ سابق مین قائم رہے ہین ہم بھی اوسیطرح قائم ہین بلکہ بہ نسبت سابق کے مرضی ہماری دربارہ حفظ حقوق اونکے کے زیادہ تر ہے اسلیے تم نائب افندی مفتی افندی و مسلم آغا و لیان یعنی وزرا تم کو لازم ہے کہ دربارہ حفظ حقوق اور لحاظ مطالبہ ٹیلر سنگ اوسکے اجنٹ ہاے لوگکے توابعین اور رعایا اونکی سرکار کی جو ہندوستان سے آتے ہین اور نیز اونکے جہازان اور سوداگران وغیرہ کے حسب منشاء بویورولڈی یعنی حکم ہذا کے کاربند رہو اور کسی طرح اوسمین کوتاہی نکرو فقط

نمبر ۴۸

ترجمہ فرمان شاہی دربارہ حفاظت

دھوان کش انگریزی کے جو واسطے جاری کرنے دریاے فرات کے ۲۹ دسمبر ۱۸۳۴ء کو جاری ہوا حسب ذیل ہے ❊

عالی القاب وزراے پاشا تین دم اور نامی میرمیران پاشا دو دم اور عالم جہان دہن اوداس
کپتان پاسے لنگرگاہ اور محبتیشان مقامات موقوعہ ہر دو جانب دریاے فرات کے خوش ہو
بورود حکم ہذا کے معلوم ہو کہ لارڈ پالمسٹن کے از نامورا ن از قوم انگریز کہ جو ایلچی و وکیل مطلق
از جانب سرکار گریٹ برٹن کے کنسٹنٹنوپل مین تعینات ہین ہماری سرکار پورٹی مین
ایک خط مصالحہ کا مشعر طلب اجازت دربارہ چلانے دوکشتیان دہوان کش مطابق یاری کے
دریاے فرات مین کہ جو شہر بغداد سے تہوڑے فاصلے پر بہتی ہے بنظر آسایش کرنے
کار تجارت کے پیش کیا اسلیے ہمنے اپنے گورنر نامی بغداد اور بصرہ یعنی علی رضا پاشا کو ایک حکم بارہ
اطلاع دینے ملحوظ بہ نسبت نفاذ اسے تجویز شدہ کے جاری کیا چنانچہ جواب پاشا کا ہنوز نہین آیا کہ ایلچی
مذکور نے مفصل [illegible] کیا کہ تمام اطلاع بہ نسبت اس امر کے دیا کہ سرکار انگریزی کو
منتظر ہمارے جواب کے [illegible] ہم اجازت بہ نسبت اس امر کے دیتے ہین کہ دہوان
[illegible] دریاے فرات مین [illegible] اور [illegible] ہر دو سرکار کا فائدہ حسب بیان اوسکے ظاہر ہے
[illegible] رہیگا اسلیے ایک قاعدہ مصالحہ کا قائم کر کے
[illegible] کا ایک فرمان بھی بنام پاشا بغداد و بصرہ کے بہیجا گیا

نمبر [illegible]

[illegible] بنام والی بغداد [illegible]

[illegible] مطابق [illegible] جنوری سنہ ۱۸۴۶ع مرسلہ ۲۳ جنوری [illegible]
[illegible] سرکار انگریزی و چند حکام افریقہ کے [illegible]
غلامان [illegible] اور دوسرے مقامات کے [illegible]
[illegible] بھگا لیجا کر دوسرے مقامات کو روانہ کرتے
ہین کہ جس باعث سے عہدنامہ مذکورہ بالا کی تعمیل نہین ہوسکتی اور حال مین از جانب سرکار
انگریز سے کیجائے تدبیر مناسب از جانب پورٹ عالیہ کے بہ نسبت اون مقامات کے
ایک عرضی آئی ہے جو کہ بدسلوکی اور حرکت وحشیانہ جو اون غلامان بھگائے ہوے کے حق مین
کی جاتی ہین مثل اوسکے نہین ہے کہ جو ان مقامات کے غلامون کے ساتھ کی جاتی ہین [illegible]

اسکا انسداد مناسب اور کار رحم ہے اسلیے ہماری مرضی عالیہ یہ ہے کہ تجارت سوداگری کہ جو کنارہ مذکورہ بالا پر از جانب جہازان سوداگری موقوعہ زیر جھنڈا شاہی ہمارے کی ہوتی ہے آیندہ کو مطلق بند کردیجاوے اور یہ امر مشتہر کردیا جاوے کہ اگر آیندہ کو کسی جہاز کو خلاف اس امتناع کے کرتے ہوتے کوئی جہاز شاہی جو بفضل الہی اون دریاؤن مین روانہ کیے جاوینگے گرفتار کرے یا کوئی جہاز لڑائی سرکار انگریزی کا واسطے اونکو گرفتار کر کے سپرد حکام لنگرگاہ متعینہ جانب سرکار ہذا بمقام خلیج بصرہ کے سپرد کردے اوسپر عالی پورٹ یعنی سرکار ہذا قابض ہوگی اور کپتان اوسکا سزایاب ہوگا اسلیے تمکو چاہیے کہ جملہ اشخاص متعلق کو اس سے اطلاع کردو کہ امتناع ہذا کا خیال اور لحاظ ہمیشہ کے لیے بخوبی رہے اسلیے تمکو والی مقام مذکورہ بالا کے موجب اسکے کاربند ہوکر کسیطرح پر اسکا عدول نکرو

ترجمہ ایک تحریر کا جو از جانب پورٹ پاس
ایلچی ملکہ معظمہ کے بھیجا گیا حسب ذیل ہے

ایک خط ضابطہ محررہ دسوین ستمبر والی بغداد کے نام بتاریخ ۲۰ جنوری سنہ ...ء کے بمضمون ذیل روانہ ہوا

جو کہ ایک فرمان شاہی متعلق امتناع روانگی غلامان حبشی افریقہ سے امریکہ یا اور مقامات دیگر کو فی الحال جاری ہوکر آپکی خدمت مین بھیجا گیا اسلیے حکم پادشاہی یہ ہے کہ باحتیاط تمام تعمیل احکام مندرجہ فرمان کو کرو بلا کرنے کوئی تفصیل ساتھ آپکے اس امر کا لحاظ کرنا ضرور ہے کہ اشتہار اس فرمان شاہی کا بلا مطلب نہین ہے اسلیے تم اسکو اپنے پاس رکھکر بلا کسیطرح کی نوشت و خواند کے احکام مندرجہ کو بنام حکام متعینہ اون موقعجات کے کہ جہان ضرورت معلوم ہو جاری کردو اور حضور کا یہ بھی حکم ہے کہ فصل ربیع آیندہ مین چند جہازان منجملہ بحری پادشاہی واسطے کرنے کے تعمیل اس امتناعی کے اور ترقی بہتری اون کنارون کی بھیجی جاوین اور چونکہ استدامین بعض عامل شاہی کا نقصان ہوگا بشرطیکہ تعمیل اس امتناعی کی فوراً جاری ہوجاوے پس تمکو حکم دیا جاتا ہے کہ تاریخ پہونچنے اس نفاذ سے اشتہار ان احکامون کا کرو اور اونسے اطلاع بہ نسبت اس امر کے کردو کہ تاریخ ... صفر مطابق ... جنوری سنہ ...ء سے بعد چار مہینے کے اوسکی کارروائی شروع

گی یعنے [illegible] مطابق [illegible] سنہ ۱۸۷۳ء [illegible] غلامان کہ جو کسی جہاز سوداگری پر زیر جھنڈا اٹومان مین حبشی عہدنامہ مندرجہ کا کیا ہوا ور بعد انقضاے میعاد معینہ کے نظر سے بچکر کسی لنگرگاہ ترکستان مین داخل ہونگی تو وہ [illegible] نہین کر روک لیے جاوینگے اور تم دربارہ اون غلامون کے کہ جو کسی لنگرگاہ شاہی مین پہونچین تدبیر بہ نسبت اس امر کے کرو کہ جس مقام سے اونکو بہگا لائے ہون وہان پہیر اونکو واپس کروا دو +

ترجمہ ہدایات نجیب پاشا بغداد کو دربارہ

غلامان حبشی افریقہ کے کی گئی

بتفصیل ذیل ہے +

آپکو خوب معلوم ہے کہ ہمنے اپنے خط مین جو آپ کے پاس بھیجا ہے بہ نسبت فرمان مجاسے کے دربارہ امتناع غلامان حبشی کے جو افریقہ سے امریکا اور مقامات دیگر کو لیجاتے ہین تحریر کیا ہے کہ تدبیرات بہ نسبت اس امر کے کرنا ضرور پڑیگا کہ جو غلام کسی لنگرگاہ موقوعہ سلطنت اٹومان مین کسی جہاز سرکار موصوف مین آوین وے اوس مقام مین کہ جہان سے اونکو بہگا لائے ہین باسانی تمام پہونچا دیے جاوین مگر بعد غور کے یہ معلوم ہوا کہ تدبیر مذکور قباحات کو رفع نہین کریگی کیونکہ کیا عجب ہے کہ جب غلامان اپنے مکان کو واپس جاتے ہون تو سوداگران غلامان اونکو راستے مین پکڑ کر پہر انواع طرح کی آفتین اونپر برپا کرین +

واضح رہے کہ وے غلام جو سوداگران کے ہاتہ سے چہوڑائے جاوین آزاد متصور ہین اور اونکو اختیار ہے جو چاہین سو کرین اور منجملہ اونکے اگر کوئی شخص اپنے وطن کو واپس جانا چاہے تو ایسی صورت مین اوسکو اختیار ہے کہ جہان چاہے رہے +

چونکہ انسانیت سے فرض ہے کہ تدبیر بہ نسبت [illegible] امن و امان اون غلامون کے جو اپنے وطن کو واپس جانا چاہین ضرور ہے اسلیے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے اور سلطان نے بہی اپنا حکم اسی مضمون سے صادر کیا ہے کہ جو غلام کہ اپنے وطن کو واپس جانا چاہین تو وے حکام انگریزی متعینہ اوس جوانب کے سپرد کر دیے جاوین اور جہاز لڑائی پر یا اور کسی جہاز پر حسب تجویز حکام انگریزی کے روانہ کر دیے جایا کرین +

[illegible] انگریزی سے گفتگو کی گئی ہے اسلیے آپ کونسل انگریزی متعینہ بغداد سے

اس امر کی گفتگو کر کے بموجب اوسکے حکام مجاز کے پاس ہدایات اس مضمون کی بھیجدیجیے اور بہ نسبت اون غلامون کے کہ جو بعد چھپن ابجا نے کے ملک ہذا مین بود و باش اختیار کرنا چاہیں تو آپ اونکو ایک تذکری عطا کیجیے گا تاکہ بعد ازان کوئی شخص اونسے مزاحم نہو +

نمبر ۵۰

ترجمہ

بوجہ تبدیل خطوط جو باہم ایلچی ملکہ معظمہ اور وزیر معاملات بیرونی از جانب سلطان کے درباره بڑھانے تار برقی بغداد سے بصرہ اور خانہ کین تک بغرض ملا دینے دونو تار برقی یورپ سے ایلچی سرکاری متعینہ پورٹ عالیہ و وزیر سلطان معاملات بیرونی نے انتظام ذیل قرار دیا +

دفعہ ۱ تار برقی بغداد سے بصرہ تک بخرچ سرکار اٹومان کے بنیگی اور اوسمین سے ایک تار برقی بغداد سے خانہ کین تک کہ جو سرحد فارس پر واقع ہے بنے گی اور ان دونون تار برقیون پر دو تار رہین گے منجملہ اونکے ایک تار واسطے جز خاص کے رہیگا +

دفعہ ۲ سرکار ہندوستانی بصرف خود لنگر دھوان کش کو کہ جو بنا ٹرمین ملتا ہے خواہ بصرہ مین یا اور کسی مقام موقعہ مہانا شتل العرب کو کہ جسکا ذکر پیچھے سے ہوگا اور جو تار برقی مذکورہ بالا سے ملجائیگا لیجاوین گے :

دفعہ ۳ سرکار ہندوستانی سرکار اٹومان کو اشیاے ضروری مع چوب ہاے آہنی واسطے طیاری ہر دو تار برقی مقام مذکورہ بالا کے دینگے +

دونون انجنیر تار برقی جو بغداد مین موجود ہین و نیز انسپکٹر اور چار دو افسران ماتحت اونکے کہ جنکے شہر مین آ جائینگی بہت جلد امید ہے بہ تحت حکام اٹومان کے رہکر مشورہ درباره طیاری تار برقی مذکورہ بالا کی کرین گے +

دفعہ ۴ واضح ہے کہ سرکار اٹومان قیمت اون اشیاے کی کہ جو سرکار ہندوستانی کی خرید کیجاوین منجملہ زر آمدنی جو محصول تار برقی ہندوستان سے کہ جو سرحد سلطنت یورپ عملداری اٹومان مین ہے آوے دیجاوے گی آیا وہ تار برقی بصرہ تک ہو یا خانہ کین تک اور اسکے معین کرنے کا انتظام و نیز میعاد ادا ے قیمت اون اشیاے کا منحصر اوپر اون دونون سرکارونکی ہے +

تنخواہ انجنیروں کی گورنمنٹ ہند کی طرف سے ملیگی اور جو اسباب گورنمنٹ ہند دیگی وہ حکام اُون کو با خذ رسید سپرد کردیجاوینگی +

دفعہ ۵ حکام شاہی کو دربارہ فوراً جاری کرنے کام تار برقی بغداد سے بصرہ تک حکم دیا جاویگا

دفعہ ۶ واضح رہے کہ لنگر بغداد سے بصرہ تک بغرض ملنے اون تار برقی کو فوراً ڈال دیے جاوینگے +

دفعہ ۷ بعد اختتام تار برقی مذکور کے سرکار اُوہان تار برقی بغداد سے خانہ کین تک کی طیاری بھی شروع کردیگی اور سرکار انگریز دربارہ دینے اشیاے اور انجنیران کی وہی شرط قرار دیتی ہے کہ جو تار برقی بصرہ کے لیے قرار پائی ہے +

دفعہ ۸ بورٹ عالیہ احتیاط بنسبت اس امر کے رکھینگے کہ عند الضرورت واسطے اجراے تار برقی کے ایسے لوگ مقرر کیے جاوین کہ زبان انگریزی سے واقف ہون +

دفعہ ۹ جملہ[1] لفافجات روانگی یا رفتنی ہندوستان سے بحصہ مساوی دونون تار برقیون مین یعنی تار برقی موقوعہ ازجانب بغداد تا بصرہ اور تار برقی خانہ کین پر منقسم ہوجایا کرین بنظر رفع کرنے مشکل کارروائی تقسیم مذکورہ بالا کی حسب مندرجہ ذیل کی ہو یعنی جو لفافجات ہندوستان سے روانہ ہووین تار برقی خانہ کین سے جاوین اور جو کہ ہندوستان کو روانہ کیجاتی ہین وہ تار برقی موقوعہ بغداد سے بصرہ تک کی معرفت جایا کرین +

---

[1] واضح رہے کہ نوین دسمبر ۱۸۶۳ء کو ایک دفعہ اور شامل اس دفعہ کے ہوئی اور اوسکی رو سے یہ قرار پایا کہ بعوض اسکے کہ بصرہ اور خانہ کین کی تار برقی مین جز بمقدار مساوی کے منقسم ہو جایا کرے بلا کسی تقسیم کے متفرق جایا کرے اور سات سو اور نو سو میل کے لیے یعنی فاصلہ مابین بغداد اور بصرہ و بغداد و خانہ کین کے لیے تا وقتیکہ تار برقی مین کارروائی ہوتی ہے دیا جاوے +

دفعہ ۱۰ واضح رہے کہ شرط مندرجۂ دفعہ ۹ دس برس کے لیے مرعی رہیگی اور بعد اختتام اس مدت قرار دادہ کے عہد و پیمان ہذا تبدیل ہو کر باہم ہر دو سرکار از سر نو قائم کیا جاویگا ۞

دفعہ ۱۱ واضح رہے کہ قانون تار برقی کا نبایا جانا منحصر اوپر رائے ہر دو سرکار کے ہی اسلیے ایلچی سرکار انگریزی و وزیر سلطان معاملات بیرونی ذیر ڈبکل یعنی عہد و پیمان ہذا پر دستخط کرکے اپنی مہر کردی فقط محررہ ۵ اکتوبر سنہ ۶۳ء بمقام سوہلام بورٹ یعنی بورٹ عالیہ

واسطے سر ہنری بلور صاحب

ای ایچ ارکن (ل س)

علی (ل س)
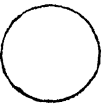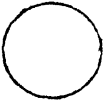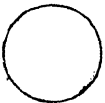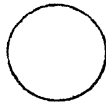
عرب ترکستان ختم شد

بیان خلیج فارس

انتخاب از دفتر سرکار بمبئی نمبر ۱۲ سررشتہ جدید

واضح رہے کہ وہ حصہ جوانب سمندر موقوعہ خلیج فارس کے کہ جو اون قوموں کے
کہ جنکے ساتھ باہم سرکار انگریزی کے اقرارنامہ قرار نہین پایا ہے دخل مین نہین ہے بعملداری
ترکستان یا فارس کے ہین عملداری ترکستان کی بجانب کنارہ جنوب مقام شہتہ العرب سے
یا مقام موقوعہ قریب ڈام کے قرار دیا گیا اور ایک جز خورد قریب شہتہ العرب کے بقبضہ خاص
بادشاہ بغداد کے ہے اور باقی بقبضہ سرداران عرب کے ہے کہ جنہون نے اطاعت سرکار
ترکستان کی قبول کی ہے واقع ہے اور کنارہ جانب شمال موقوعہ قریب شہتہ العرب کے بقبضہ داران
عرب بباعث اونکی اطاعت سرکار فارس کے واقع ہے اور کنارہ بجانب مشرق قریب مقام
موقوعہ جانب غروب جزیرہ کشم کے بہ تحت حکومت افسران شاہ فارس کے ہے ٭

بیان مسقط

واضح رہے کہ آخر سترہویں صدی مین قوم عرب سکناے مسقط نے فارسیون کو مقام اومان سے
نکالکر خلیج فارس مین اپنی حکومت قائم کیا اور زنزی بار اور دیگر حصہ موقوعہ سرحد افریقہ پر ایک قیام
حاصل کیا مگر براے چندے بعد حکومت نادرشاہ کی فارسیون نے اپنی حکومت پھر پائی لیکن بوجہ
کمزوری اور تنزل کے جو بعد وفات نادرشاہ کے ملک فارس مین ہوئی احمد بن سعید حاکم عرب
شہباز نے فارسیون کو مسقط سے نکال کر دینے سے خراج شاہ کو گستاخانہ انکار کیا اور احمد بن سعید امام مسقط کا
دوسرا بیٹا سید سلطان کہ جنے اپنے بڑے بھائی کے حقوق چھین لیے حکومت مسقط پر اوسکا
جانشین ہوا واضح رہے کہ اسی سردار کی عہد حکومت مین یعنی ۱۷۹۸ء مین عہدنامہ اول نمبر ۱۵
ساتھ مسقط کے معرفت مہدی علیخان اجنٹ کمپنی متعینہ بشائر کے بنظر خارج کردینے مسقط سے کل اہل
منصر قوم فرانسیس کا کہ جنکے ساتھ سید سلطان نے بذریعہ اپنی سوداگری ساتھ ماریشش کے سازش
کیا تھا قرار پایا اور جسوقت کہ سر جان ملکم صاحب پہلی مرتبہ فارس کو گئی ہین عہد و پیمان نمبر ۱۶ دربارہ
رکھنے سخت احتیاط عہدنامہ سابق پر و نیز براے سکونت ایک عہدہ دار انگریزی با اختیار کے

بمقام مسقط سے کے ساتہ سید سلطان کے قرار پایا +

۱۴- نومبر سنہ ۱۸۶۶ء کو سید سلطان لڑائی مین جو ساتہ اوسکے دشمنان (اٹوبیس اور جو اس میں سکم) ہوئی تھی مارا گیا اور بہ نسبت حقوق اوسکے دو چھوٹے بیٹون کے اوسکے بھائی یعنی اونکے چچا سید علیش والی سوہار نے کہ جسکی تاک دربارہ چھین لینے حکومت مسقط کے تھی قضیہ کیا چنانچہ بنظر مقابلہ عزم لینے چچا کے اون دونون لڑکون نے اپنی کو سید بدر بن ہلول خالازاد بھائی اپنے کے سپرد کیا اور اونہون نے وہابیون کو بلایا کہ جنکی مدد سے سید علیش کو شکست دیکر بندر عباس اور میں کہ جسپر شیخ کسم نے قبضہ کر لیا تھا پھر لے لیا اور اوس کمزوری نے جو بباعث اوس تخت نشینی جھگڑا الو بسکے ہوئی وہابیون کو موقع قیام کرنیکا مسقط مین دیا کہ جسکو اونہون نے کبھی انہین کھویا واضح رہے کہ اس قوم نے سختی اور حرکات ناشایستہ اختیار کیا اور بہ نسبت محمد کی مرتبہ الہی بجالانے انکار کیا اور تمام پاک قبرون کو توڑ ڈالا اور استعمال تماکو اوٹھا دیا اور حملہ مسلمانون سے کہ جنہون نے اونکے طریقون کو اختیار نہین کیا لڑائی ٹھانی غرضکہ اونکا طریقہ بہت جلد پھیل گیا سنہ ۱۸۰۰ء مین اونکی آمد اول بمقام اوٹمان مین ہوئی اور تمام کنارہ سمندر خلیج فارس کو مقام بصرہ سے ڈوبائی تک لے لیا اور سرداران زبیرہ اور سوہار کو اطاعت مسقط سے آزاد کرکے سید سلطان سے تین برس کی مہلت لڑائی کی جسکو اونہون نے جلد توڑ دیا منگوائی اور غالب ہے کہ اگر بباعث قتل اپنے سردار کے ٹھہر نجاتے تو وہی تمام اوٹمان کو فتح کر لیتے +

واضح رہے کہ قوم وہابی اپنے پابندی زور پر چند سے بعد تخت نشینی سید سعید دوسرا بیٹا سید سلطان کے کہ جو سنہ ۱۸۰۴ء مین بجائے نشین بدر بن ہلول کا ہوا ہوئی اس سردار نے جسکو عرب لوگ نے وہی خطاب امام کا نہین دیا تھا حالانکہ اکثر وہ اس نام سے پکارا جاتا تھا پچاس برس تک حکومت کی اور اوس اثناے مین اوسنے باہم سرکار انگریزی سے خوب ملاپ پیدا کیا سنہ ۱۸۱۱ء مین امام نے جو بباعث ذلت وہابیون کے کہ جنکے کارندہ اوسکی دارالخلافت مین اوسکی رعایا کی تبدیل مذہب کر رہے تھے چلکر قوم عرب مقیمہ اوٹمان کو بلاکر برخلاف اونکے یعنے وہابیون کے اوٹھایا واضح رہے کہ اگر مسقط بدست وہابیون کے آجاتا تو امام بہی طریقہ دیکھتے کہ جسکو وہابیون نے اوسوقت خوب ترقی دی تھی اختیار کرتا اور اسلیے سرکار انگریزی نے

اوسکی مدد دہی کا اراده کرکے ایک جہاز لڑائیکا آخر ۱۸۰۹ع مین روانه کیا اور جہاز نے کو دینے
بطلب کشتیان کشتی سوقعه رسول جیالنگا اور لفت کو تباه کردیا اور غبارہ علاقه رشانا تبس سے لیا مگر جوا
موصوا اوسوقت کی حفاظ رکہنے کے لیے کوئی بندوبست مستقیم نہین کیا گیا غرضکه ڈکیتی سمندر بہت
جلد کی بعد پہر جاری ہوئی اور ۱۸۱۹ع مین ایک دوسری چڑہائی کی گئی جسمین بہی امام مشورہ کار تہا اوسکو
سمندر بیہوئی باستثنای ان واقعات کی ۱۸۲۲ع تک که جسوقت ایک عهد نمبری ۵۳ درباره
روکنے سوداگری غلامان حبشی کے قرار پایا تہا اور کوئی امر بہ نسبت دوستی باہم سرکار انگریزی
اور سعید السعید کے که جو اکثر مصروف بجنگ دشمنان جو اسمس کے اور نیز عزم ہاے عبث
درباره قابض ہونے غیر شہرین کے رہتا تہا قابل لحاظ خاص کے نہین ہین ✣

واضح رہے که عهدنامه ۱۸۲۲ع کا درباره امتناع تجارت غلامان غیر قوم کے صرف ساته قوم انگریز
کے تہا اور نه کہ ساته ملک اسلام اور اندر حکومت مسقط کے بہگا لیجانے کے تہا اور اجازت
جو از روے عهدنامه کے جہازان انگریزی کو درباره گرفتار کرنے جہازان محموله غلام کے بجانب
مشرق از مقام مندرجه عهدنامه کے ملتی تہی صرف جہازان بادشاه پر دلالت رکہتی تہی اور
نه که جہازان بحر ہندوستانی پر ۱۸۳۹ع مین ایک عهدنامه سوداگری نمبری ۵۴ ساته امام کے
معرفت وکیل متعلق سفینه مسقط از جانب ملکه معظمه کے قرار پایا که جسکی پندرہوین دفعه کی روسے امام
نے عهدنامه قرارداد ۱۸۲۲ع کو مشعر امتناع سوداگری غلامان ساته ملک انگریز کے مستحکم کرکے درباره
گرفتاری اور تلاشی جہازان ایسٹ انڈیا کمپنی کے اختیار دیا اور اوسی سال مین ۱۷ ستمبر کو اوسنے زیر نیت
تعنیه خلیج فارس سے درباره قائم کرنے تین دفعات اور سے اپنے نمبری ۵۵ مشمول عهدنامه ۱۸۲۲ع
کے مشعر اختیار تلاشی اور بربادنے حد مندرجه عهدنامه ۱۸۲۲ع کے مقام دیو ہند سے پاسین تک
که جو سواحل کرل کی جانب مشرق سفینه مسقط کے واقع ہے اتفاق کیا تاکه سواحل کیہور کنج کراچی
شامل ہوجاوے اور جانب غروب کے چار درجه زیاده که جہان پر اوسکی رعایا کو ممانعت واسطے کار تجارت غلامان کے
واضح رہے که عهدنامه ۱۸۲۲ع کی دفعه چہارم مین بعبارت عربی درباره مدد دینے امام یا اوسکے توابعین کے نسبت گرفتاری
اون جہازان عایا انگریزی کہ جو سوداگری غلامان کی کرتے ہین کوئی شرط مندرج نه تہی حالانکه ترجمه انگریزی مین
یه شرط صاف مندرج تہی اسلیے امام کو اس سہو کی درستی کرنا ترجمه عربی مین پڑا حالانکه وه کرنے سے کسیطرحکی

تبدیلی عہد و پیمان مین ناخوش تھا لیکن بذریعہ ایک [illegible] علیحدہ مورخہ ۱۷ اگست ۱۸۴۵ء کی اوسنے اپنے اور اپنے ورثا اور تابعین پر مدد مطلوبہ مشعر گرفتاری جہازان انگریزی سوداگری غلامان کی فرض کیا +

۱۸۴۵ء مین امام نے ایک عہد و پیمان نمبری ۶ مشعر ممانعت روانگی غلامان اوسکی حکومت افریقہ سے اور آمد اونکی اوسکی حکومت ایشیا مین از تاریخ یکم جنوری ۱۸۴۷ء کو قرار پایا اور سرداران عرب (ریدسی) یعنے لال سمندر اور خلیج فارس سے اقرار کرنے پیروی دربارہ بند کرنے سوداگری غلامان کے کیا کہ جسکی تشریح حاشیہ مین ہے لیکن اس عہدنامہ مین ممانعت واسطے لیجانے غلامان کے ایک لنگرگاہ موقوعہ عملداری افریقہ سے دوسرے لنگرگاہ تک کی نہین تھی اسلیے امام نے درخواست کیا کہ تین اور دفعات دربارہ ممانعت تلاشی اون جہازون کے اون مقامات مین کہ جہان آمد و رفت غلامان کی ازروی عہدنامہ کے جائز ہے اور نیز بہ نسبت اوسکے جہازون کے جو سمندر عرب اور لال سمندر سے افریقہ کو آتی ہین اور نیز بہ نسبت اس امر کے ہے کہ کاش غلامان ممالک زنزی بار سے چوری ہو جاوین تو امام اوسکا جوابدہ نہین ہوگا قائم ہون چنانچہ وہ تینون دفعات مندرج بحاشیہ ہین +

دفعہ ۱ کسی جہاز سید سعید بن سلطان امام مسقط کے یا اوسکی رعایا کے مابین سرحد لامو بجانب شمال اور کتوار بجانب جنوب مندرجہ عہد و پیمان قرارداده دوسری اکتوبر ۱۸۴۵ء مطابق ۲۹ رمضان ۱۲۶۱ ہجری کے سپاہیان انگریزی تلاشی نلیا کرین +

دفعہ ۲ کاش سرکار انگریزی کو اس امر کی اطلاع ہو کہ عملداری سید سعید سلطان مسقط موقوعہ افریقہ سے کوئی شخص غلامان کو چورا لے گیا ہے تو ایسی [illegible] مین [illegible] کہ [illegible] نہو سید سعید سلطان مسقط سے بازپرس نلیا جاویگا +

دفعہ ۳ جو کہ واضح ہے کہ جہاز سلطان مسقط اور نیز جہاز اوسکی رعایا کے جو سمندر عرب اور لال سمندر سے آتے ہین اون ملکون سے ممالک سلطان مسقط موقوعہ افریقہ مین غلامان نہین لاتے اسلیے سپاہیان انگریزی اونکی تلاشی نہ لین گے اور نہ اونکو کسیطرح حیرد ق کرین گے +

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا پر ایک ایکٹ پارلیمنٹ ۱۱ و ۱۲ وکٹوریا باب ۱۲۸ حاوی ہوگا +

دفعات ایزاد جو اقرارنامہ قرارداده ۲ اکتوبر ۱۸۴۵ء مطابق ۲۹ رمضان ۱۲۶۱ ہجری کے حسب الرضی امام والی مسقط کے قرار پایا حسب بالا ہے +

معلوم ہوتا ہے کہ یہ دفعات سابق مین نہین قرار پائی تھی مگر امام کو بہ نسبت اس امر کے اطلاع ہوئی
کہ جہازان انگریزی صرف اون جہازان امامی کے تلاشی لیوین گے کہ جسمین غلامان کے ہونے کا
احتمال کامل ہوا اور قسم جہازان مندرجۂ دفعات مذکور کی تلاشی تا وقتیکہ شبہہ قوی نہو نہین ہوگی مگر بہر حال
درصورتیکہ اوسکی تلاشی لیجاوے اور سوداگری غلامان مین اونکا مصروف ہونا پایا جاوے تو اونکو زیادہ
توقف نہین ہوا کریگا یعنی یا وقتیکہ سے زیادہ اسپے کرنے سفر سے محروم نہین رہنے پاوین گے +

*

ترجمہ حکم شاہی تہماسپ مرزا معید الدولہ مورخہ شعبان ۱۲۸۴ ہجری
مطابق ۱۸۶۸ء کے حسب ذیل ہے

حسب الحکم و اجازت وزرا سرکار عالیہ فارس کے ہم حکومت بندر عباس جزائر قشم اور ہرمس اور اضلاع
و سرمین بارتان شیمیل و ثنا خمیر اور میناب اور چند قصبجات متعلق اونکے کو کہ ملک سرکار عالیہ کی ہین سید
سعید خان امام مسقط امیر اوسان کی بابت آ ذیل سپرد کرنے ہین جا ہیکہ امام ممدوح بموجب ان شرائط کے
عامل ہوکر خلاف اوسکے نکرین +

دفعہ ۱ سردار بندر عباس سرکار فارس کا تابعدار ہوا اور اس مضمون کا نوشتہ وزرا سرکار ممدوح کو
دیوین اور مثل دیگر سرداران فارس کے وہ بھی حکم گورنر جنرل فارس کا مانا کرین +

دفعہ ۲ امام ممدوح معرفت کسی تاجرین اسپے کے سوا ہزار روپیہ کہ تومان بہ شرح ذیل سالانہ چار قسطون مین
بابت مال گذاری کی بہ تفصیل نقد و تحریر وغیرہ بندر عباس کے داخل کرکے اوسکی رسید گورنر جنرل
فارس سے حاصل کیا کرین +

[illegible]

بالقدار فی ... تومان	بیشکش وزیر اعظم ...
پیشکش گورنر جنرل فارس ال...	نذر شجاع الملک عامر

امام ممدوح اوس خندق کو جو گرد قلعہ بندر عباس کھودی جاتی ہے پٹوادین اور خندق مذکور پھر کبھی نکھودی جاوے

*

دفعہ ۴ بیس برس تک امام مسقط اور اوسکے بیٹے حکومت بندر عباس کے مستحق رہین گے اور

باعث چند تجبون سے کہ جو دربارہ حق محصول امام کے بہ نسبت اشیاے سوداگری کہ اوسکی
لنگرگاہ مین آتے جاتے ہین واقع ہوئی تھین اوسنے قواعد نمبری ۷ دکو ۲۶ سنہ ۱۸ء مین شرح تحصیل
محصول بشرح پانچروپیہ سیکڑہ جملہ اشیاے سوداگری پر جاری کیا لیکن اون جہازون کو کہ جو باعث
بندی ہوا اوسکے لنگرگاہ مین رہ جاوین اور نیز جملہ اجناس سرکار انگریزی کو کہ جو اوسکے لنگرگاہ
مین اوترین بری المحصول کیا +

بعد انقضاے میعاد بیس برس کی دی اوس مقام کو مرمت کرکے پھر بحوالہ سرکار فارس سے کردینگے
اور کاش وزراے سرکار عالیہ کو حکومت بندرعباس کا پھر امام یا اوسکے بیٹے کو دینا منظور ہو تو ایسی حالت
مین بباعث دوستی کے وسے مختار دینے اوسکے بذریعہ ایک فرمان اور ہدایت جدید کے ہونگے ورنہ
وزراے مذکور اپنا قبضہ کرکے ایک سردار وہان پر تعینات کردینگے +

دفعہ ۵ بندرعباس مین جھنڈا فارس کا اوڑا کریگا اور وہان پر چند فارسی بھی واسطے حفاظت اوس
جھنڈہ کے مقیم رہینگے اور ایک شخص کرانچی واسطے رہنے مقام بندرعباس کے ہمیشہ کے لیے مقرر ہوگا اور
ہرطرح کی عزت اور لحاظ مرتبہ جھنڈا فارسی کے کیجاویگی اور ایک قاصد ہر ماہ بندرعباس کو واسطے لانے
خبر اور دیکھنے جھنڈہ اور اوسکے نگہبانان کے جایا کریگا اور جملہ پربون مین اور سالگرہ شاہی مین سلامی ہوا
کریگی صبح اور شام کے وقت حسب معمول توپ سر ہوا کریگی +

دفعہ ۶ سردار متعینہ بندرعباس کسی طرحپر رعایا اور باشندگان اوس مقام پر کہ جنہون نے سنین ماضیہ مین
بہ تحت حکومت سرکار فارس کی خدمت کی ہاے ظلم اور بدعت نکرین بلکہ برعکس اسکے انکی حفاظت کرین

دفعہ ۷ سواے اون مقامات کے کہ جو زمانہ فتح علی شاہ متوفی سے اور نیز زمانہ حال مین اوسکے قبضہ
مین ہین اور کسی مقامات مین سردار بندرعباس دست اندازی نکرین +

دفعہ ۸ کاش کسیوقت گورنر جنرل فارس یا گورنر لارستان تفریحاً یا واسطے تسکار کے بندرعباس کو جانیکا
عزم کرین تو ایسی صورت مین سردار متعینہ مقام مذکورہ بالا مثل سرداران دیگر کے باداب ضروری انکا
استقبال کرکے ہر طرح اطاعت سے حاضر رہے +

دفعہ ۹ درحالیکہ گورنر جنرل فارس یا گورنر کرمان بصورت ضرورت کچی مکران یا بلوچستان کو فوج
روانہ کرنا چاہے تو ایسی صورت مین سردار بندرعباس بھی مثل سرداران دیگر کے کسیطرح کی کوتاہی

واضح رہے کہ سید سعید کی حکومت کے زمانہ اخیر مین اوسکے معاملات عملداری ایشیا مین بباعث
اوسکے زیادہ تر سکونت کرنے بمقام زنجبار کہ جسکو سنہ ۱۸۳۲ء مین اوسنے اپنی حکومت کا پایہ تخت
قرار دیا اور نیز بباعث عدم لیاقتی اوسکے کارندگان متعینہ مسقط اور اوسکے بیٹے سید ثوینی کے
نہایت تنزل واقع ہوا اور بارہا اوسکا اختیار صرف بباعث درمیان ہونی سرکار انگریزی کے بچ گیا سنہ ۱۸۵۳ء
مین وہابیون نے اوسکو دوبارہ دینے [illegible] قرون سالانہ بطور خراج کے دیا یا اور سنہ ۱۸۵۲ء مین
اوس خراج کو تعداد بیس قرون کے ازدیاد کیا منجملہ اوس بیس کے بارہ ہزار واسطے مسقط اور
آٹھہ ہزار واسطے سوہار کے قرار پایا اور واضح رہے کہ اوسی وقت مین اوسکی عملداری موقوعہ سواحل
مکران پر بھی فارسی خلل انداز ہوتے سوائے قبضہ سواحل عرب اور افریقہ کے جزائر ہرمس اور کشم وغیرہ
کوتاہی [illegible] اشیاے ضروری اور رہنما وغیرہ کی اور نیز بہ نسبت کرنے اوسکے [illegible]
اور دیگر [illegible] +

دفعہ ۱۰ درصورتیکہ گورنر جنرل فارس سردار متعینہ بندر عباس کو مرتکب کسی قصور کا پاوین تو ایسی صورت مین
امام فوراً بعد اطلاعی اس امر کے کسی اسباب وحیثیت کے اوس سردار بندر عباس کو موقوف کرکے بجاے
اوسکے کسی دوسرے سردار کو حسب تجویز اپنی کہ جو گورنر جنرل فارس کا فرمان بردار ہے مقرر کرکے تعینات
کرین کا اگر کوئی رعایا لارستان و سابایا اضلاع دیگر فارس یا کسی اضلاع کرمان کا بندر عباس مین جا کر بسی تو ایسی صورتمین بعد اطلاع
پانی سردار اوس ضلع سے سردار بندر عباس اونکو مقام سکونت اصلی پر واپس کر دیگا +

دفعہ ۱۲ واضح رہے کہ یہ شرائط سابقہ امام سید سعید خان موجود الوقت اور اوسکے بیٹون سے قرار
پاتے ہین اور اگر کسی وقت کوئی دشمن حکومت مسقط کو چھین لے تو وزرا سرکار فارس کی شرائط
مذکور کا رہند نہین ہونگے +

دفعہ ۱۳ تاوقتیکہ بندر عباس اور دونون جزائر مذکورہ بالا یعنی شرنل و میناب اور اونکے قصبیات بدست
امام مسقط کے رہی وہ کسی عہدہ داران سرکار اجنبٹ کو وہان نجانے دی اور وہ بہ نسبت اس امر کے بھی
وعدہ کرے کہ خشکی و تری یعنی ہر طرح پر اون مقامات کی محافظت کریگا اور نیز سہم لنگرگاہون مین کہ جسمین جہاز
لگتے ہین جہازان لڑائی وغیرہ مہیا کر دینگے اور بہ نسبت اس امر کے بھی وعدہ کرین کہ سرحد
مقامات مذکورہ بالا کو دست اندازیان اور بدعہدیان اجنبٹ سے دوستانًا یا مخالفتًا محفوظ رکھینگے

خلیج فارس بقبضہ امام کے کہ جسکو قوم عرب مقیمہ کنارہ مکران مابین جاسک اور باسین کے مالک
بھگڑا اوقرار دیتے ہین واقع ہے بندرعباس اوراوسکے قصبجات باواے زرلگان شاہ فارس
کو اوسکے قبضہ مین ہین لنگرگاہ گوآدر جزیرہ کے بھی کہ جسکی نسبت یہ مشہور ہے کہ اوسکا حقوق انگریز
خان خلعت سے ملا تھا بقبضہ اوسکے ہے ۱۸۴۶ع مین حسین خان حاکم فارس مقام فارس نے
ایک فوج بندرعباس پر بنظر چھین لانے زرکثیر کے شیخ سلف بوسجان سے نائب اور حاکم امام کا تھا
بھیجا چنانچہ امام نے اوسکا عوض بذریعہ تباہ کرنے بشائر کے لینی کو دھمکایا تا وقتیکہ تبدیلی ذرائع
بعد وفات محمد شاہ کے وقوع مین نہین آئی امام کا تدارک نہین ہوا ۱۸۵۴ع مین شاہ فارس نے بندرعباس
اوراوسکے قصبجات کو لے لیا لیکن ۱۸۵۶ع مین پھر بشرائط کم مفید از سابق کہ جسکا ذکر حاشیہ مین ہے
اونکو بقبضہ امام کے بحال کیا +
اور کوئی جہاز لڑائی یا اور کسی طرح کا یا اشخاص مسلحہ عرب یا کسی قوم اجنب کو بندرعباس یا ملک مذکور
بارادہ لڑائی یا اور طرح پر قیام اور آنے نہین دینگے +

دفعہ ۱۴ باوجود ان شرائط کے امام مسقط بندرعباس اور مقامات مذکورہ بالا کسی شخص دیگر یا اجنب
کے پاس منتقل کرنیکے مجاز نہین ہین وہ صرف خود قابض رہنے کے مجاز ہین اور ایک کسی قرابت مند کو
کہ جو بموجب ان شرائط کے کاربند ہو واسطے انتظام کے مقرر کردین +

دفعہ ۱۵ سوداگران فارس نے بہ نسبت اس امر کے اطلاع کیا ہے کہ سابق مین ایک ہندوستانی
ٹھیکہ دار متعینہ مسقط نے ایک کارندہ کو بندرعباس مین بھیج کر وہان اون اشیاے کے لیے جو بندرعباس
سے ہندوستان اور دیگر مقامات کو روانہ ہوتے محصول مسقط کا لیا حالانکہ کسی ملک مین یہ قاعدہ نہین ہے
کہ ایک مقام کا محصول دوسرے مقام کے لیے کہ جہان پر وہ اسباب بھیجا نہین گیا لیا جاوے جو کہ یہ کارروائی
محض خلاف ضابطہ اور رواج کے ہے اسلیے امام آیندہ کو ایسی کارروائی خلاف ضابطہ واقع ہونے دین
اور سواے اوس محصول کے کہ جو شیخ سلف اشیاے آمدنی و روانگی پر لیا کرتے تھے اور کوئی محصول نلین +

دفعہ ۱۶ جو اشیاے سوداگری کہ جزیرہ کشم مین روکی جاوے وہ بندرعباس مین لاکر باہم اوسکے مالکان
کی معرفت حاجی عبدالمجید ملک التجار مقام بشائر کے تقسیم ہو کر اونکی رسید حاصل کر کے طہران
کو بھیجدی جاوے +

واضح رہے کہ یہ جمع چھ ہزار سکہ تومان سے سولہ ہزار سالانہ بیسی گیے گئے اور جزائر ہرمس
کشم قبضہ موروثی امام کا فارس کو دیدی گئی سنہ ۱۸۵۵ع مین امام نے ازروے عہد و پیمان نمبری ۵۸ اون
کے سرکار انگریزی کو کوریہ اور جزائر موریہ موقوعہ جانب جنوب سواحل عرب کے دیدیا اور
وہی جزائر صرف باعث خزانہ (　　) جواب اومین برآمد ہوتا ہے قیمتی ہین سنہ ۱۸۵۶ع
مین سید سعید نے جان بحق تسلیم کیا سنہ ۱۸۴۴ع مین اوسنے ارادہ دربارہ مقرر کرنے اپنی بیٹی
سید خلید اور سید ثوانی کو بجاے اپنی حکومت افریقیہ اور ایشیا پر ظاہر کرکے اونکو اپنا نائب مقرر
کیا تھا اور بموجب اوسکے سید ثوانی بعد وفات اپنے باپ کے جانے نشین حکومت مسقط
کا ہوا بلحاظ اپنے جانے نشینی اوپر عہدہ سرداری ملک اومان کے اوسنے دعوی حکومت زنزی بار
پر کیا اور اس دعوی کو بزور لڑائی کے مستحکم کرنے کی طیاری کی چنانچہ تصفیہ حسب قضیہ کا منحصر
اوپر ہجانب لارڈ کیننگ صاحب کے ہوا اور لارڈ صاحب موصوف نے ازروے عہد و پیمان
نمبری ۵۹ کے یہ تصفیہ کیا کہ زنزی بار مسقط سے آزاد رہکر چالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج دیا کرے
سنہ ۱۸۶۵ع مین ایک عہد و پیمان نمبری ۶۰ ساتھ امام کے دربارہ طیاری تار برقی اوسکی حکومت
عرب اور مکران مین قرار پایا +

واضح رہے کہ حاکم حال مسقط کا حسب مندرجہ بالا از خاندان احمد بن سعید حاکم سوہار کے کہ جو
سنہ ۱۸۶۶ع مین مرگیا کہ جو فارسیون نکال کر امام اول مسقط کا ہوا ہین سید عیش والی سوہار کہ جنے
اپنی بھتیجے سید سعید کو حکومت مسقط مین کارسازی سے تغیر کرنے کا ارادہ کیا تھا سنہ ۱۸۲۹ع مین
مارا گیا اور اوسکا خاندان اپنی وراثت سے محروم ہوا سنہ ۱۸۳۰ع مین اوسکا پوتا سید حمود بن
ازن بھائی خالا زاد سید سعید نے اوسکی غیر حاضری مقام زنزی بار سے موقع پاکر سوہار پر
قبضہ پھر حاصل کرلیا اور امام سے زبردستی دیگر اضلاع کو بھی بشرط ادائے خراج کے تقبضہ
اپنی بحال کروایا واضح رہے کہ اوسکی ہر دل عزیزی اومان مین خوب تھی اور غالب تھا کہ اگر
سرکار انگریزی درمیانی نہوا تی تو وہ قبضہ مسقط کو پراگندہ کردیتا چنانچہ سنہ ۱۸۴۹ع مین باہم سید
سعید اور سید حمود کی معرفت رزیڈنٹ خلیج فارس کے میل ہوا اور ایک عہد و پیمان نمبری ۶۱
باہم اونکے کہ جسکی روسے اون لوگون نے وعدہ نسبت باز آنے ظلم اور بدعت باہمی کے

کیا اور نیز بہ نسبت اس امر کے وعدہ کیا کہ ایک دوسرے کی عملداری مین کار تجارت اور آمد رفت بلا زوال اور روک ٹوک کے ہوا کرے گی قرار پایا اور امام نے بہ نسبت اس امر کے بھی وعدہ کیا کہ درصورتیکہ کوئی غنیم سردار سوہار پر حملہ کرے تو اوسوقت مین وہ اوسکی مدد کریگا +

واضح رہے کہ اقرارنامہ ہذا سے سردار سوہار آزاد ہوا جو کہ اقرارنامہ عام دربارہ ممانعت سوداگری غلامان مقام خلیج فارس مین قبل از دوستی سوہار اور مسقط کے قائم ہوا تھا اسلیے اور کوئی اقرارنامہ اسمین ساتہ سید جمود کے نہین قرار پایا تھا چنانچہ ۱۸۴۷ء مین ایک اقرارنامہ نمبری ۶۲ ساتہ اوسکے مثل اون اقرارنامون کے جو اور سرکارون کے ساتہ دربارہ ممانعت سوداگری غلامان کے قرار پائی تہی ۲۲ مئی ۱۸۴۹ء کو ساتہ اوسکے یعنی سید سیف کے کہ جو اوسوقت قابض حکومت تھا قرار پایا سنہ کو کہ جسنے اوسکی باپ کی حکومت کو چہین لیا تھا اوسنے جلد مارڈالا اوسی عہدنامہ مین جو ۱۸۳۹ء مین باہم مسقط اور سوہار کے قرار پایا تھا کوئی دفعہ ایسا نہین مندرج تھا کہ جسکی روسے سرکار انگریزی احتیاطا اون شرائط کی بذمہ داری خود کرتی مگر طریقہ رسمی کہ جسکی روسے اوسکی تحریر ہوئی تھی واسطے کاربندی ہر دو فریق کی زائدازکافی متصور تھی باوجود اسکے کہ سید ثھوانی جو ہنگام عدم موجودگی اپنے باپ کے بمقام زنزیبار کے حکومت مسقط کی کرتا تھا فریب سے بحیلہ مشورت دوستانہ سید جمود کو گرفتار کرکے سوہار پر براہ خشکی و تری کے محاصرہ کرلیا مگر بہ نسبت لینے قلعہ کے کامیاب نہوکر مسقط کو مع اپنے قیدی کے واپس آیا ۳ اپریل ۱۸۵۰ء کے سید جمود باعث سختی قید کے مرگیا اور اوسکا بھائی سید عیش بارادہ بدلا لینے قتل اپنے بھائی کے آمادہ بجنگ ہوا اور بعد چند روز کے سائیس بومین فتوحات دیکر لے لی مگر امام نے مسقط سے واپس آتے ہوئے جو اسمس کو اپنی طرف بلاکر سید عیش کو شکست دی اور سوہار کو اوس سے لے لیا اور صرف اونسک اوسہی اوسکو چہوڑ کر دو سو روپیہ ماہواری مقرر کردیا بعد وفات سید سعید کے اوسکا بیٹا سید ترکی نے کہ جو حاکم سوہار کا تھا کئی مرتبہ قصد دربارہ کرنے اپنے کو آزاد اپنے بڑے بھائی سید ثھوانی سے اور برپا کرنے فساد کے اوہان مین کیا مگر اوسکا قصد پورا نہوا +

۱؎ واضح رہے کہ مشعر تکمیل عہدنامہ ہذا کی پارلیمنٹ سے ایک ایکٹ ۱۶ و ۱۷ وکٹوریا باب ۹۶ مندرجہ ضمیمہ قرار پایا ہے +

نمبر ۱۵

ترجمہ قول نامہ جو از جانب امام مسقط کے ہوا

(ل س)

اقرار نامہ جو باہم سید سلطان دام جلالہ و سرکار انگریزی دام ممتازہ کے قرار پایا حسب دفعات ذیل ہے +

دفعہ ۱ بباعث درمیانی نواب اعتماد الدولہ مرزا مہدی علی خان بہادر حرمت جنگ کے اس قول نامہ مین کسیطرحکا فرق نہین ہوگا +

دفعہ ۲ نواب مذکور کی تقریر سے ہماری طبیعت دربارہ ترقی دوستی اوس سرکار کے نہایت مایل ہے اور آج سے آیندہ کو دوست اوس سرکار کا سرکار ہذا کا دوست متصور ہوگا علی ہذا القیاس دوست سرکار ہذا کا اوس سرکار کا دوست متصور ہوگا اور دشمن سرکار ہذا کا اوس سرکار کا دشمن اور دشمن اوس سرکار کا سرکار ہذا کا دشمن متصور ہوگا +

دفعہ ۳ جوکہ اکثر درخواست از جانب قوم فرانسیس اور ڈنمارک کے دربارہ تعین کرنے ایک کارخانہ یعنے اختیار کرنے قیام خواہ بمقام مسقط یا کون رون کے یا اور کسی لنگرگاہ موقوعہ عملداری سرکار ہذا کی آتین ہین اسلیے یہ لکھا جاتا ہے کہ تا وقتیکہ باہم اونکے اور سرکار انگریز کمپنی کی لڑائی رہیگی بلحاظ دوستی سرکار کمپنی کے وے لوگ ہماری عملداری مین نہین آنے پاوینگے اور نہ کسی زمین موقوعہ عملداری سرکار ہذا مین قیام کرنے پاوینگے +

دفعہ ۴ جوکہ ایک شخص از قوم فرانسیس کئی برسون سے ہماری ملازمت مین ہے اور بالفعل ہمارے ایک جہاز کا کمانیر ہوکر جزیرہ مارشس کو گیا ہے اسواسطے ہم اقرار کرتے ہین کہ اوسکے واپس آنے پر ہم اپنی ملازمت سے اوسکو خارج کرکے یہانسے نکلوا دینگے +

دفعہ ۵ درحالیکہ کوئی جہاز فرانسیس کا مسقط مین آوے تو وہ اوس کھاڑی مین داخل نہین ہونے پاویگا کہ جسمین جہاز انگریزون کے ہون بلکہ باہر رہیگا اور درصورتیکہ باہم جہاز فرانسیس اور انگریز کے یہان سر مخالفت ہو تو اوس صورت مین فوج سرکار ہذا متعینہ خشکی و تری اور نیز ملازمان

سرکار ہذا اوس مخالفت مین شریک انگریزون کے ہونگے لیکن اوس پار سمندر کے ہم مداخلت نہین کرسکتے +

دفعہ ۶ اگر کوئی جہاز یا جہازین انگلش کے ٹوٹ جاوین تو ایسی صورت مین ازجانب سرکار ہذا او نکی ہر طرح کی مدد اور آسایش بہ نیکی اور اونکا کوئی اسباب پکڑا نہین جاویگا +

دفعہ ۷ جسوقت کہ انگلش ارادہ تعین کرنے ایک کارخانہ کا بمقام عباسی باگون رون کی کرین تو ہم بلاعذر اوسکے قلعہ بندی کریں اگر توپ وغیرہ اوسپر جڑھوا دیوین گے جسقدر وہ کہین گے اور چالیس یا پچاس انگریز معہ سات آٹھہ سو انگریزی سپاہی کے وہانپر سکونت اختیار کرین اور بقیہ کی نسبت شرح محصول اشیاے خریدنی و فروختنی کے اوسیطرح قایم کیا جاویگا کہ جو بصرہ اور ابوشہر مین ہے +

محررہ تاریخ اول جمادی الاول ۱۲۱۳ ہجری یعنے ۱۲ اکتوبر ۱۷۹۸ء +

(ل س)

نمبر ۵۲

ترجمہ اوس اقرارنامہ کا جو باہم امام سرکار عمان کے اور کپتان جان ملکم صاحب بہادر ایلچی ازجانب رایٹ آنریبل گورنر جنرل کے بتاریخ ۱۴ شعبان ۱۲۱۴ سنہ ہجری مطابق ۱۸ جنوری ۱۸۰۰ء قرار پایا حسب ذیل ہے +

دفعہ ۱ واضح رہے کہ قول نامہ قرارداد باہم امام عمان اور مہدی علی خان بہادر کے مستحکم اور جاری رہیگا +

دفعہ ۲ جو کہ واہیات خبرین دربارۂ ارادہ خلل اندازی اور پیدا کرنے نفاق باہم ہر دو سرکار کے بہت گرم ہو رہین ہین یہان تک کہ (رایٹ آنریبل گورنر جنرل ارل مارنگٹن صاحب کے لیے) کے پاس تحریر بہ نسبت اس امر کے ہوئی ہے اسلیے ہم بفکر دوستی جانبین کے بنظر دفعہ کرنے ایسی برائیون کو آیندہ کے لیے اقرار بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ ایک رئیس از قوم انگلش کے ازجانب آنریبل کمپنی کے ہمیشہ بندرگاہ مسقط مین مقیم رہیگا اور وہ بطور ایجنٹ کے

کہ جسکی معرفت جملہ نوشت وخواند وغیرہ کی کارروائی باہم ہر دو سرکار کے ہوگی رہیگا تاکہ حرکات ہر سرکار کی بخوبی اور ٹھیک ٹھیک ظاہر ہون اور تاکہ اون شخصون کو کہ جنکی آرزو ہمیشہ بہ نسبت ترقی فساد کے رہتی ہے موقع نہ ملے بلکہ ہر دو سرکار کی دوستی تا قیامت مثل گردش نصف النہار کی بے زوال رہے +

مہر بموجود گی ہماری

دستخط جان ملکم صاحب

(ل س)

ایلچی

واضح رہے کہ اقرارنامہ ہذا بہ منظوری گورنر جنرل کی باجلاس کونسل تاریخ ۲۲ اپریل سنہ ۱۸۰۱ع کی ہوئی

نمبر ۵۳

ترجمہ

+

بسم اللہ الرحمن الرحیم	بسم اللہ الرحمن الرحیم
تفصیل اون درخواستون کی جو کپتان مورسن بی صاحب کمانیر جہاز بمبی نے ۹ ذیحجہ سنہ ۱۲۳۷ ہجری مطابق ۲۷ اگست سنہ ۱۸۲۲ع کے جزیرہ ماریشس سے مسقط مین پہونچکر ازجانب گورنر سر رابرٹ فارقوہر بہادر کے کیا حسب ذیل ہے +	جواب اون درخواستون پر جو کپتان مورسن بی صاحب نے ازجانب گورنر سر رابرٹ فارقوہر صاحب بہادر امام مسقط کے کیا حسب ذیل ہے
سوال آپ یعنی امام اپنی حکومت کے جملہ ملازمین کو دربارہ انسداد فروختگی غلامان کے بدست [illegible] جملہ قومون کے ہدایت کیجیے +	جواب سال گذشتہ مین ہمنے دربارہ انسداد بہ نسبت فروخت غلامان کی مرقوم کے انگریز والعیون کو لکھا ہے اور پھر اس بارہ مین اونکو ہدایت کرین گے +
درخواست ۲ آپ اپنے جملہ افسران متعینہ عملداری اپنی کے وزنزی بار و دیگر مقامات کے	جواب ۲ ہم احکام بنام جملہ افسران متعینہ عملداری نام احکام اپنی کے بہ نسبت اس امر کے جاری کرین گے

بہ نسبت اس امر کے جاری کیجیے کہ اگر ویسے کسی جہاز عرب کو غلامان کو بنظر لیجانے علاقہ
کسی شخص کو جہاز عرب مین بنظر بیجانے عملداری مسیحیین خرید کرتے ہوئے پاوین تو وے اوسکو
مین غلامان کو خرید کرتے ہوئے پاوین تو وے فوراً گرفتار کرکے اہالیان اوسکے کو سزا دیوین
یعنے افسران مذکورۂ بالا اوس جہاز کو معہ مال محمولہ گرفتار چاہیے وہ جبر بزور مدا کا سکر کے ہی سے لیے ہوئین
کر کے ناخدا یعنے کمانیر جہاز کو معہ خلاصی وغیرہ
کے واسطے سزا پانے کے آپ کے پاس
بہیجدیوین +

درخواست ایسے جہاز کے گروہ پر جو خفیہ طور جواب ہم اپنے افسران کو ہدایت کر دینگے
غلامان کو ممالک مسیحی مین لیجاتے ہین بلکہ اپنی عملداری مین مشتہر کرا دینگے کہ ایسے جہاز
سے کہ جب وہ کسی لنگرگاہ عرب کو واپس آوین کے گروہ کو کہ جو غلامان کو ملک مسیحی مین واسطے
تو اوس امر کی اطلاع گورنر لنگرگاہ کو دیوین تاکہ فروخت کے لیجاتے ہین لازم ہے کہ جب
وہ کمانیر ایسے جہاز کو سزا دیوے اور اگر وہ کسی لنگرگاہ عرب کو واپس آوین تو اوس امر کی
اطلاع مین گروہ مذکور کوتاہی کرینگے تو وہ سزا پاوینگے کی اطلاع گورنر لنگرگاہ کو کر دیوین تاکہ وہ کمانیر اوس
ہونگے + جہاز کو سزا دیوے ورنہ اونکی سزا دہی واسطے
اخفاے واردات کے ہوگی +

درخواست حضور ایک حکم تحریری اپنی طرف جواب ہم ایک حکم حسب مرضی تمہاری دربارۂ
بنام گورنر زنزی بار اور دیگر گورنران اوس سمت کے اجازت سکونت ایک شخص کی ازجانب تمہارے
بایں مضمون ہمکو عنایت کیجیے کہ دے ازجانب بمقام زنزی بار یا اور کسی مقام قرب وجوار مین واسطے
ہمارے ایک شخص کو کسی مقام موقوعہ اون ممالک حاصل کرنے خبر کسی جہاز کی جو غلامان کو ملک مسیحی
مین کہ جہان ہم مناسب سمجہین سکونت کرنے کی مین لیجاوین تمکو دیا اور وہ حکم تمہارے پاس معرفت
اجازت دیوین اور نیز ایک مقام ہمکو واسطے عزیز القدر کپتان مارس . بی صاحب کے
سکونت کے دیوین تاکہ وہان سے ہم خبر نسبت بہونچے گا +
کسی جہاز کے جو غلامان کو ممالک مسیحی مین لیجاتے ہون

حاصل کرین +

درخواست آپ ایک اجازت نامہ تحریری **جواب** ایک اجازت نامہ تحریری حسب درخواست
بہ نسبت اس امر کے ہمکو عنایت کیجیے کہ تاریخ تمہاری مشعر مجاز ہونے تمہارے چار مہینے بعد از
تحریر اجازت نامہ مذکور سے چار مہینے کے بعد اگر تاریخ تحریر کے واسطے گرفتاری اون جہازون کی
کسی جہاز کو ہم غلامان کو ملک مین بیچنے کے کہ جو غلامان کو ملک مسمی مین بیچنے کے لیے لیجاتے
لیے لیجاتے ہوتے پاوین تو اوسکو گرفتار کرینگے ہون معرفت کپتان صاحب مذکور کے تمہارے پاس
پہونچیگا +

درخواست آپ اپنے جملہ گورنران کو بہ نسبت **جواب** ہم اپنے گورنران کو دربارہ دینے پاس
اس امر کے ارقام فرمایئے کہ جسوقت کوئی جہاز ہر جہاز کو بتصریح مقام لنگرگاہ روانگی اور اوس لنگرگاہ
روانہ ہو تو اوس جہاز کو ایک پاس یعنے چالان کے کہ جہان وہ جاوین اور نیز بہ نسبت اس امر
بتصریح نام اوس لنگرگاہ کے کہ جہان سے وہ نکلے کہ تاریخ اجازت نامہ سے مندرجہ دفعہ ۵ جاری
ہوا و نیز نام دس لنگرگاہ کا کہ جہانکو وہ جاوے دیں تاکہ ہماری جہاز اگر کسی مہینے کے بعد تم کسی جہاز کو جو اوسطرف جزیرہ ہذا
جہاز بلا یافتہ پاس کو دیکھین کہ جسمین غلامان واسطے کاشغار اور بحر سمندر کے ملین گرفتار کرو اور اگر کوئی جہاز
فروخت کیے جانے کے ملک مسمی ہون فوراً اسطرف مقام مذکورہ بالا کے ملے تو وہ مقدمہ بابت
جہازان انگریزی اوسکو گرفتار کرین اور اگر وہ جہاز پاس آوے بشرطیکہ گورنر لنگرگاہ کا پاس واسطے
درمیان جزیرہ ہذا کاشغار اور قریب تریزی بالا ورا ہو سوائیگی کے ادسکے پاس موجود ہو تحریر کرین گے +
کے پکڑی جاوین تو وہ بمقام مسقط کی پکڑا دین تاکہ
آپ کے ہاتھ سے سزایاب ہون اور اگر جزیرہ
ہذا کاشغر کے اوسطرف اور بحر نالیس مین ملین
تو وہ اونکی گرفتاری خود یعنے جہازان انگریزی
کرلین اور یہ از تاریخ تحریر اجازت نامہ مذکورہ بالا
کے چار مہینے کے بعد جاری متصور ہوگا +

واضح رہے کہ یہان پر چھہ جوابات چھہ سوالون کے ختم ہوتے +

راقم خاکسار عبدالقاہر بن سید محمد علی ماجد
حسب الحکم اپنے آقا سید سعید بن سید
سلطان بن امام احمد بن سعید البوسعیدی
محررہ ۱۷ ذی الحجہ سنہ ۱۲۳۷ ہجری مطابق ۲۲ ستمبر
سنہ ۱۸۲۲ع +

دستخط خاکسار سعید بن سلطان بقلم خود

مہر سعید بن سلطان بن احمد

ترجمہ ایک درخواست ایزاد کہ جو کپتان مورسبی صاحب نے دربارہ امتناعی فروخت غلامان کے جو جہاز پر ملک مسیحی مین جاتے تھی کیا حسب ذیل ہے +

جواب بہ نسبت ایک درخواست ایزاد کے جو کپتان مورسبی صاحب نے دربارہ امتناع فروخت غلامان کے جو جہاز پر ملک مسیحی مین جاتے تھے دیا حسب ذیل ہے +

ایک حد بہ نسبت اس امر کے ضرور معین کرنا چاہیے کہ جہان پر ہم اون جہازان عرب کو کہ جو غلامون کو ملک مسیحی مین لیجاتے ہون چار مہینے بعد از تاریخ اجازت نامہ مندرجہ دفعہ ۵ کے گرفتار کرین اسلیے تصور کرنا چاہیے کہ جملہ جہاز محمولہ غلامان کے جو (کیپ ڈی کالڈام) سے سکوترا سی اور دیو تک ساٹھ میل کے اودہر ملین اونکو ہمارے جہاز گرفتار کرلیا کرین مگر وے جہاز کہ جو باعث تندی ہوا یا اور کسی اتفاق ناگہانی سے حد مذکورہ بالا مین ملین تو وے مستوجب گرفتاری نہین ہونگے +

ہم کپتانان جہاز انگریزی کو اجازت بہ نسبت گرفتاری جملہ جہازان عرب محمولہ غلامان واسطے فروخت بملک مسیحی کے جو (راس ڈی کالڈا) سے باہر او سطرف سکوترا اور ڈیو تی ساٹھ میل مین ملین بعد تاریخ اجازت نامہ مذکورہ دفعہ ۵ کے دیتے ہین مگر وے جہاز کہ جو باعث تندی ہوا یا اور کسی اتفاق ناگہانی سے حد مذکورہ بالا مین ملین تو وے مستوجب گرفتاری نہین ہونگے +

راقم خاکسار عبدالقاہر بن سید محمد علی ماجد

حسب الحکم اپنے آقا سید سعید بن سید
سلطان بن امام احمد بن سعید البوسعید
محررہ ۲۲ ذیحجہ سنہ ۱۲۳۷ ہجری مطابق ۹۔
ستمبر سنہ ۱۸۲۲ء +

ترجمہ خط مشمولہ امام مسقط بنام کپتان
ہمرٹن صاحب کے جو مشعر چوتھی دفعہ
عہدنامہ قرار دادہ بتاریخ ۱۰ ستمبر سنہ ۱۸۲۲ء
باہم کپتان مورس بی. صاحب اور
امام مسقط کے بتاریخ ۲۸۔ اگست
سنہ ۱۸۴۵ء کے بھیجا گیا حسب ذیل ہے

بعد سلام نیاز آنکہ سرفرازنامہ آپکا پہونچا اور خیرخواہ اوسکے مضمون سے آگاہ ہوا جو کہ آپ نسبت اس امر کے تحریر فرماتی ہین کہ آپنی سرکار عالیہ کا ایک خط مشعر اطلاع دہی ہماری بہ نسبت اس امر کے کہ دفعہ چہارم مین اوس عہدنامہ کے جو ہمنے کپتان مورس بی صاحب کے ساتھ سنہ ۱۸۲۲ء مین قرار دیا ہے اوسکے ترجمہ انگریزی مین یہ مندرج ہے کہ ہم اور ہمارے ورثا اور گورنران نسبت بہ گرفتاری اون رعایاے انگریزی کے کہ جو تجارت غلامان کا کرتے ہین مدد دین گے لیکن یہ جملہ عہدنامہ کے ترجمہ عربی مین مندرج نہین ہے بایا مشفق من جو کہ بدانست آپکے عہدنامہ کو تبدیل کرنا مناسب نہین ہے لیکن ہم اور ہمارے ورثا اور گورنران اس امر کو اپنے اوپر فرض تسلیم کرتے ہین کہ دربار گرفتاری اون انگریزی رعایا کے کہ جو مصروف بسوداگری غلامان کے ہین ہمکو مدد کرنا لازم ہے اسلیے جو کوئی سرکار کا معزز ہمسے مدد مانگے ہم مدد دہی کرینگے اور آپ اپنی حاجت سے ہمکو اطلاع بخشیے فقط زیادہ بجز خیر ہو +

محررہ ۴۔ شعبان سنہ ۱۲۶۱ ہجری
مطابق ۱۰ اگست سنہ ۱۸۴۵ء

نمبر ۵۴

عہدنامہ سوداگری جو باہم ملکہ معظمہ نیونائیٹڈ کنگڈم گریٹ برٹن اور ایرلینڈ اور سلطان سید سعید بن سلطان امام مسقط کے قرار پایا حسب ذیل ہے +

دیباچہ

جو کہ ملکہ معظمہ نیونائیٹڈ کنگڈم گریٹ برٹن اور ایرلینڈ اور عالی القاب سلطان مسقط اور اوسکے قرب جوار کی یہ آرزو ہے کہ وہ دوستی جو فی الحال باہم اونکے واقع ہے قائم ملکہ مستحکم اور مضبوط ہوجاوے اور نیز یہ کہ ازروے ایک عہدوپیمان کے کارتجارت کا بھی باہم اونکے رعایا کے خوب ترقی پاوے اور عالی القاب سلطان مسقط کی یہی آرزو ہے کہ عہدنامجات جو سلطان موصوف نے دربارہ انسداد سوداگری غلامان بیچ عملداری اپنی اور قوم مسیحی کی ۱۰ ستمبر ۱۸۲۲ء کو قرارپایا تھا ایک طریقہ رسمی مین بخوبی درج ہوا سلیے ہردوسرکار مذکورہ بالا نے وکلاے مطلق مندرجہ ذیل کو یعنی رابرٹ کوگن صاحب ایک کپتان جہاز ایسٹ انڈیا کمپنی کے بجانب ملکہ معظمہ مذکور اور راس بن ابراہیم اور علی بن ناصر ازجانب سلطان مسقط کے مقرر کیا چنانچہ وکلاے مذکورہ بالا نے بموجب اختیار عطیہ اپنی کے دفعات مندرجہ ذیل کو باتفاق باہمی قرار دیا +

دفعہ ۱ واضح رہے کہ رعایا سلطان مسقط مجاز اس امر کی رہے گی کہ عملداری ملکہ معظمہ موقوعہ ایشیا اور یورپ مین جہان چاہے سکونت کرکے اشیاے سوداگری کالاجایا کرین اور اون عملداری مین وہ اون حقوق کے مستحق رہین گے کہ جو وہان کی اور رعایاے یا باشندہ از قسم قوم معزز کے ساتھ ہوتے ہین علی ہذا القیاس رعایا ملکہ معظمہ کو بھی اختیار رہے کہ عملداری سلطان مسقط مین جہان چاہین سکونت کرکے اشیاے سوداگری کالایا جایا کرین اور وہان وہی نہین حقوق کے مستحق ہونگے کہ جو اوسمقام کی اور رعایا اور باشندہ از قوم معزز کے ساتھ ہوتا ہی +

دفعہ ۲ رعایا انگریزی کو اختیار رہے کہ عملداری سلطان مسقط مین جہان چاہے مکان باذریعہ خرید و فروخت یا کرایہ وغیرہ کے لین دین اور واضح رہے کہ مکان یا کارخانہ یا اور کوئی مکان رعایا انگریزی کی یا کسی شخص دیگر کا جو خاص کر بملازمت رعایا سرکار انگریزی مقیمہ حکومت سلطان مسقط کا ہو بلا رضامندی تا وقتیکہ منظوری کونسل یا رزیڈنٹ انگریزی کے نہو بلا مرضی مالک مکان کے کسی

حیلہ پر تلاشی نہین ہوگی اور نہ اوسمین کوئی زبردستی کیگا لیکن رزیڈنٹ درحالیکہ کوئی عہدہ دار
سلطان کا اوسکو ٹھیک سبب کرنے تلاشی کا ظاہر کرے توکسی شخص لائق کو واسطے کرنے تلاشی
باتفاق رائے عہدہ داران سلطان مسقط کے بھیجدینگے اور ہر طرح پر انسداد ظلم و بدعت کا نگے
دفعہ ۳ ہر دو فریق باہم اس امر کا اقرار کرتے ہین کہ ایک دوسری کی عملداری مین جہان
بباعث کار تجارت کے ایسے افسرونکی ضرورت ہو کونسل مقرر ہو کر سکونت اختیار کرینگے
اور اون کونسلون کا قیام اوس ملک مین ہمیشہ اوسی بنیاد پر ہوگا جو معزز قومون کی کونسلون
کے لیے ہے اور ہر دو سرکار اس امر کا بھی اقرار کرتی ہین کہ ایک دوسرے کی رعایا ایک دوسرے
کے محکمہ مین ملازمت کرسکیگی مگر ایسی رعایا قبل از شروع کرنے کام ملازمت کے اپنے
بادشاہ کی منظوری حاصل کرلیا کرینگے اور بغیر منظوری کے نجایا کرینگے عہدہ دار کی ایک کا ساکن عملداری سرکار دیگر مین ہے
اونہین حقوق اور خاطرداری کا مستحق ہوگا کہ جو دوسرے ملکون کی عہدہ داران اوس قسم

دفعہ ۴ اون رعایا سلطان مسقط پر کہ جو بملازمت رعایا انگریز مقیمہ اونکی عملداری مین ہیز
اوسی طرح کی محافظت کیجاویگی کہ جیسے خاص رعایا انگریزی کے ساتہ کیجاتی ہو لیکن اگر ایسی
رعایا سلطان مسقط کے مرتکب کسی ایسے جرم کی ہونگی کہ جواز روے قانون مستوجب
سزا ہو تو اوس صورت مین ہین وہ ملازمت انگریزی سے موقوف ہو کر افسران سلطان
مسقط کے سپرد کردیے جاوینگے +

دفعہ ۵ حکام سلطان مسقط کے اون قضیون مین جو باہم رعایا انگریز و اور کسی باشندہ
از قوم مسیحی کے واقع ہو دست اندازی نہین کرینگے درصورتیکہ کوئی نفاق باہم رعایا سلطان
مسقط اور رعایا انگریزی کے واقع ہو کہ جسمین رعایا سلطان مسقط کا مدعی ہو تو وہ مقدمہ باجلاس
کونسل انگریزی یعنے رزیڈنٹ کے پیش ہو کر فیصل ہوگا لیکن کاش رعایا انگریزی مدعی ہو اور
رعایا سلطان مسقط یا اور کوئی از قوم اسلام کی مدعا علیہ ہو تو وہ مقدمہ باجلاس حکام سلطان مسقط
کے یا اور کسی شخص کے اجلاس مین کہ جسکو سلطان ممدوح قرار دین پیش ہوگا مگر ایسی مقدمہ کی
کارروائی بلا حاضری رزیڈنٹ انگریزی یا کونسل کے یا اور کوئی شخص متعینہ از جانب اونکی کے کہ جو

دربار مین یا اور کہین کہ جہان انفصال مقدمہ کا قرار پاوے موجود ہوگا نہین ہو سکتے اور اون مقدمات
مین جو باہم رعایا انگریزی اور رعایا سلطان مسقط کی باجلاس کونسل انگریزی یا اور کسی حکام مذکورہ بالا کے
فیصل ہو گواہی اون شخصون کی کہ جنہون نے جھوٹا اظہار دیا ہو قابل پذیرائی نہین ہوگی +

دفعہ ۶ جایداد اوس رعایا انگریزی کی کہ جو عملداری سلطان مسقط مین مرجاوے خواہ اوس رعایا
سلطان مسقط کا کہ جو عملداری انگریزی مین مرجاوے سپرد ورثا سے خواہ کارندگان یا گماشتہ متوفی کی
درصورت نہونے کسی وارث یا کارندہ یا گماشتہ کے سپرد رزیڈنٹ اوس سرکار کے کہ جسکی وہ رعایا ہو ہوگی

دفعہ ۷ درحالیکہ کوئی رعایا انگریزی کا دیوالہ عملداری سلطان مسقط مین نکلجاوے تو اوسکو تمیز
اوس دیوالیے کی کل جایداد کی پیر کونسل یا رزیڈنٹ انگریزی قابض ہو کر اوسکو اوسکے قرضدارون مین
تقسیم کردیوین گے اور واضح رہے کہ بعد ہونے اس کارروائی کے شخص دیوالیے کی نسبت
کل زر قرضہ کا ادا ہوجانا متصور ہوگا اور مابعد دربارہ ادا کرنے بقیہ قرض کے اوسپر کسیطرح کا محاسبہ
نہ کیا جاویگا اور نہ اوسکی کوئی جایداد جو بعد دیوالیے کی وہ پیدا کرے اوس قرضہ کی دیندار متصور کیجاوےگی
لیکن کونسل انگریزی یا رزیڈنٹ کو چاہیے کہ ایسی حالت مین بنظر ادائے زر قرضہ کے دیوالیے
کی اوس جایداد کو جو اور کسی ملک مین ہو برآمد کرنے مین و نیز دربارہ تحقیقات اس امر کی کہ شخص دیوالیہ
کی کل جایداد جو اوسکے قبضہ مین تھی آگئی اور اوسمین سے کچھ باقی نہین رہی خوب جانفشانی کرین گے

دفعہ ۸ درحالیکہ کوئی رعایا سلطان مسقط بہ نسبت ادائے زر قرضہ یافتنی رعایا انگریزی کسیطرح کا
حیلہ حوالہ یا ردو قدح کرے تو اوس صورت مین عہدہ داران سلطان موصوف کے دربارہ دلوانے
قرض مذکور الصدر کی مدد کرین گے علی ہذا القیاس کونسل انگریزی یا رزیڈنٹ بھی دربارہ دلوانے
قرضہ کے جو رعایا سرکار انگریزی سے رعایا سلطان مسقط کو یافتنی ہو مدد کرین گے +

دفعہ ۹ جملہ اشیاے و پیداوار زمین وغیرہ پر جو عملداری سرکار انگریزی سے عملداری سلطان
مسقط مین آوے پانچ روپیہ سیکڑہ سے زیادہ محصول نلیا جاوے اور مخفی نرہے کہ محصول مذکورہ
بالا جملہ مطالبہ کے لیے جو بہ نسبت محصول اشیاے آمدنی و روانگی و چونگی و نیز دیگر محصول ہاے
جو سرکار سے جہازان وغیرہ مین آتے جاتے ہین کافی متصور ہوگا اور بہ نسبت اون اشیاے
کے جو فروخت ہونے سے بچکر جہاز پر رہ جاوے کچھ محصول نہین لیا جاویگا اور نہ اوپر اون اشیاے کے

کہ جو مابعد ایک مقام سے دوسرے مقام کو بھیجے جاوین کہ جنکا محصول ایک مرتبہ ادا ہو چکا ہو محصول دوبارہ لیا جاوے بلکہ وہ بلا دینے اورکسی محصول کے فروخت کیے جاوینگے بشرطیکہ محصول مذکورہ بالا ایک مرتبہ دیے جاتے ہون اور اون جہازان انگریزی پر کہ جو لنگرگاہ سلطان مین بنظر آرام یا دریافت حال بازار کے داخل ہون کچہ محصول لیا نہین جاویگا +

دفعہ ۱۰ واضح رہے کہ دربارہ لانے کوئی جنس عملداری سلطان مین یا لیجانے عملداری مذکور سے ممانعت نہین ہوگی بلکہ کار تجارت مابین عملداری سرکار انگریزی و سلطان مسقط کی بخوبی اور بلا روک ٹوک کے بشرط ادائے محصول قرارداد اوپر اجناس آمدنی کے حسب تذکرہ بالا کے جاری رہیگا اور سلطان مسقط یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ اپنی عملداری مین سوائے اجناس از قسم دانت ہاتھی اور لاکھہ کے اوسکی عملداری مین بجانب مشرق افریقہ کے لنگرگاہ ٹنگینہ سے کہ ساڑھے پانچ درجہ کے قریب واقع ہے لنگرگاہ کویلہ تک کہ سات درجہ جانب قطر دکھن کے واقع ہے بشمول ہردو لنگرگاہ کے فروخت ہوتے ہین اور کسی شے کی نسبت کوئی حق فروختگی یا اجارہ نہین کرینگے لیکن دیگر لنگرگاہ اور مقامات موقوعہ عملداری سلطان مین کسیطرحکا اجارہ نہین ہوگا بلکہ رعایائے سرکار انگریزی کو اختیار رہیگا کہ بلا دین اور کسی محصول کے باستثنائے محصول مذکورہ بالا کے جس سے چاہین خرید و فروخت کیا کرین +

دفعہ ۱۱ کاش دربارہ قیمت اون اشیائے کی کہ جو سوداگران انگریزی عملداری سلطان مسقط مین لاوین کہ جسپر پانچ روپیہ سیکڑہ محصول لیا جاتا ہے کسیطرحکا قصہ واقع ہو تو ایسی صورتمین تحصیلدار محصول کوئی عہدہ دار ذی اختیار منتخبہ از جانب سلطان مسقط بعوض پانچ روپیہ سیکڑہ محصول کے بیسوان حصہ اون اشیائے کا طلب کرے اور سوداگر کو اوسوقت مین لازم ہوگا کہ بیسوان حصہ مطلوبہ کو بشرط موقع ازروئے قسم جنس کے دیدے لیکن اوس سوداگر سے اوسکی باقی اسباب یعنی اونیس ۱۹ حصون پر کسی مقام موقوعہ عملداری سلطان مسقط مین کہ جہان وہ لیجاوین اور محصول نہین لیا جاویگا اور اگر تحصیلدار محصول لینے بیسوان حصہ اسباب سے بعوض محصول مذکورہ بالا کے عذر کرے یا اسباب قابل التقسیم نہو تو اس جھگڑہ کا تصفیہ دو اشخاص قابل پر کہ منجملہ جنکی ایک حسب پسند سوداگر اور دوسرا حسب پسند تحصیلدار محصول کے مقرر ہوگا منحصر کیا جاویگا

اور وہ قیمت اون اشیاے کی ٹھہراویگا اور اگر فریقین مختلف الراے ہوین تو ایک پنچ از جانب اونکے مقرر ہوگا کہ جسکا فیصلہ ناطق منصور ہوگا اور از روے فیصلہ کے جو قیمت اشیاے محمولہ کی پنچ ٹھہراویگا تحصیل محصول بھی بموجب اوسکے کیجاویگی ؎

دفعہ ۱۲ تین روز تک کوئی سوداگر انگریزی مجاز اوتارنے اسباب اور فروخت کرنے اونکے نہین ہوگا الا اوسصورتمین کہ قبل انقضاے اوس میعاد کے باہم سوداگر و تحصیلدار چونگی کے بہ نسبت قیمت اون اشیاے کے تصفیہ ہوچکا ہو اور کاش اندر اوس تین روز کے تحصیلدار محصول دربارۂ تعین کرنے قیمت اون اجناس کی کسیکے از ہر دو طریقہ جات مذکورۂ بالا کے قبول نکیا ہو تو ایسی صورت مین حکام سلطان مسقط بشرط گذراننے درخواست دربارہ اوسکی کے تحصیلدار محصول سے بہ نسبت تجویز کرنے محصول کسیکے از ہر دو طریقہ سے جبراً قبول کرادینگے ؎

دفعہ ۱۳ کاش ملکۂ معظمہ انگلشیان یا سلطان مسقط کسی دوسرے ملک کے ساتھ مصروف بجنگ ہون تو اوسصورتمین رعایا سلطان مسقط خواہ رعایا سرکار انگریزی سواے اشیاے لڑائی کے اور کوئی جنس سوداگری نہین لیجانے پاوینگے اور اوس مقام یا لنگرگاہ مین کہ جہان محاصرہ ہوا ہو نہین داخل ہونے پاوینگے ؎

دفعہ ۱۴ کاش کوئی جہاز انگریزی مصیبت زدہ کسی لنگرگاہ موقوعۂ عملداری سلطان مسقط مین داخل ہووین تو اوسصورتمین عہدہ داران متعینۂ اوس لنگرگاہ کو لازم ہے کہ اوس جہاز مصیبت زدہ کی بخوبی مدد کرین تاکہ وہ جہاز اپنی راہ سفر اختیار کرے اور اگر کوئی جہاز کسی سوانح موقوعۂ عملداری سلطان مسقط مین شکست ہوجاوے تو اوسصورت مین بھی عہدہ داران سلطان مذکور حتی الامکان دربارہ برآمد کرنے اسباب محمولہ اوسکے کو خوب مدد دین اور جسقدر کہ مال بچ جاوے وہ اوسکے مالک کے سپرد کردین علی ہذا القیاس مدد اور حفاظت از جانب سرکار انگریزی کے بھی درحالیکہ جہاز عملداری سلطان مسقط کا ایسی بلاے مین گرفتار ہونا چاہیے ؎

دفعہ ۱۵ سلطان مسقط اوس عہدنامہ کو جو باہم اونکے اور سرکار انگریزی کی ۱۰ ستمبر ۱۸۲۲ع کو متعلق بند کرنے تجارت غلامان مابین عملداری اپنے و ممالک مسیحی کے قرار پایا تھا از سرنو قرار دیکر مستحکم کرتے ہین اور یہ بھی اجازت دیتے ہین کہ جہازان لڑائی ایسٹ انڈیا کمپنی کو اختیار ہے

کہ حسب شرائط مندرجۂ عہد و پیمان مذکورہ بالا کے اوسکی کارروائی بخوبی اوسیطرح پر کہ جسطرح بنسبت ملکہ معظمہ گریٹ برٹن کی نسبت سے جاری کرین +

دفعہ ۱۶ | ہر فریق بہ نسبت اس امر کے بھی اقرار کرتے ہین کہ کوئی عبارت مندرجۂ عہدنامہ ہذا کسی طرح پر کسی حقوق مین جو رعایا سلطان مسقط کے لیے کار تجارت وغیرہ موقوعہ اندر حدود ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہے خارج یا مضر نہین ہے +

دفعہ ۱۷ | واضح رہے کہ منظوری عہدنامہ ہذا کی مقام مسقط یا زنزی بار مین بہت جلد ہوگی غرضکہ بہر حال آج سے ۱۵ مہینے کے اندر ہو جاویگی +

محررہ ۳۱ مئی ۱۸۳۹ء

مطابق ۱۷ ربیع الاول

۱۲۵۵ ہجری بمقام جزیرہ

وقصبہ زنزی بار +

اشتہار

جو از جانب سرکار انگریزی کے قبل از منظوری

عہد و پیمان مذکورہ بالا کے ہوا حسب ذیل ہے

دستخط کنندہ یعنی سامول ہنل صاحب بہادر ایک کپتان ایسٹ انڈیا کمپنی اور رزیڈنٹ خلیج فارس کو کہ جو از جانب ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور ایرلینڈ کے براے تبدیل کرنے عبارت منظوری اوس عہدنامہ سوداگری کے کہ جو باہم رابرٹ کوگن صاحب ایک کپتان جہاز از جانب ملکہ معظمہ ممدوحہ کے اور جن مین ابراہیم اور سہایت علی بن تاجر کے بتاریخ ۳۱ مئی ۱۸۳۹ء کے بمقام زنزی بار کے قرار پایا تھا مقرر ہوا ہے ملکہ ممدوح کا یہ حکم ہے کہ بنظر احتیاط عدم فہمیدگی اوس عبارت کی جو عہدنامۂ مذکور کے دفعہ ۹ مین مندرج ہے یعنی بجاے عبارت کسی اور محصول سرکاری کے سید محمد ابن سید شرف سے کہ جو از جانب سلطان مسقط کے واسطے تبدیل کرنے منظوری کے مقرر ہوتے ہین بیان کردو کہ عبارت مذکورہ بالا کے معنی اسطرح پر سمجھے جاوینگے یعنی کوئی دوسرا محصول از جانب اس سرکار یا اور کسی حاکم متعلقہ سرکار کے نہین تعین ہوگا

۲۲-جولائی ۱۸۳۹ع مقام مسقط- دستخط ہنل صاحب +

ل س

اشتہار

جواز جانب سرکار مسقط کے قبل از منظوری عہدوپیمان مذکورہ بالا کے ہوا حسب ذیل ہے

دستخط کنندہ سید محمد ابن سید شرف کہ جسے سلطان مسقط نے واسطے کرنے تبدیل از جانب خود عبارت مندرجہ دفعہ نہم اوس عہدنامہ سوداگری کو کہ جو بتاریخ ۳۱-مئی ۱۸۳۹ع باہم رابرٹ کورمر صاحب کپتان از جانب ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور ایرلینڈ کے اور حسن بن ابراہیم اور مہابت علی بن ناصر کے از جانب سلطان مسقط بمقام زنزی بار کے قرار پایا تھا تقرر کیا جس عبارت کو ملکہ موصوف نے معرفت ساموول ہنل صاحب کپتان الیسٹ انڈیا کمپنی اور رزیڈنٹ خلیج فارس کے اسطور پر بنظر غلط فہمی کے تبدیل کروایا یعنی عبارت مندرجہ دفعہ ۹ کی کہ جسمین لکھا ہے کہ کسی طرحکا محصول دیگر سرکار تعین نکریگی اوس سے مراد ملکہ معظمہ کی یہ ہے کہ کوئی دوسرا محصول سرکار یا کوئی تو تعین اوسکا قائم نہین کریگا تبدیلی مذکور کو حسب الاختیار عطیہ از جانب سلطان بحق سلطان ممدوح منظور کرتا ہے + محررہ ۲۲ جولائی ۱۸۳۹ع دستخط سید محمد ابن سید شرف +

ل س

ترجمہ اوس سارٹیفکٹ کا کہ جو دربارہ تبدیلی عبارت مذکورہ بالا کی ہوا ہے حسب ذیل ہے ++

واضح رہے کہ آج ہم دستخط کنندگان براے تبدیلی عبارت ایک عہدنامہ تجارتکے کہ جو باہم ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور ایرلینڈ اور سلطان مسقط کے ۳۱-مئی ۱۸۳۹ع کو بمقام زنزی بار کے قرار پایا تھا جمع ہوکر سند مذکورہ بالا کو دیکھکر تبدیلی مطلوبہ عمل مین لاتے اسلیے بشہادت اوسکے ہمنے سارٹیفکٹ ہذا پر اپنے دستخط کرکے مہر کردی + محررہ ۲۲-جولائی ۱۸۳۹ع بمقام مسقط +

دستخط الیس ہنل صاحب

ل س

سید محمد ابن سید شرف

ل س

ترجمہ منظوری کا جو امام مسقط نے عہدنامہ
سوداگری پر کیا حسب ذیل ہے +

بعد ملاحظہ کے ہمنے دفعات مندرجہ عہدنامہ مذکورۂ بالا کو قبول اور منظور کیا اور عہدنامہ مذکورہ ہمپر اور ہمارے جانشینان پر حاوی ہے اور ہم سکو قبول اور منظور ہے نظر بران ہم وعدہ نسبت اس امر کے صدق دلی سے کرتے ہین کہ جملہ شرائط مندرجہ عہد و پیمان مذکورۂ بالا کو پورا کرینگے اور ہیز یہ کہ اپنے حتی الوسع عہدنامہ ہذا کو کسیطرحبر باطل اور نامسموع نہین کرینگے اسلیے ہمنے آج بتاریخ ۲۲- جمادی الاول ۱۲۵۶ ہجری کے مطابق ۲۲- جولائی ۱۸۴۰ء کے بمقام لنگرگاہ مسقط کے اپنی مہر اور دستخط اسپر کردی کہ مشتہر ہو +

دستخط سید سعید

ل س

نمبر ۵۵

ترجمہ اون دفعات کا جو دربارۂ بندکرنے
تجارت غلامان غیر قوم کی سید سعید بن سلطان امام
مسقط کے ساتہ قرار پایا حسب ذیل ہے

مین بہ نسبت ایزاد کیے جانے دفعات مندرجہ ذیل کے عہد و پیمان قرار دادہ کپتان مورسبی صاحب مین خوش اور راضی ہون +

دفعہ ۱ جب کبھی جہاز سرکار کے ملازمون کو کوئی جہاز ہماری رعایا کا کہ جسمین اشتباہ ہونے غلامان کا معلوم ہو اوسطرف راس دلگاڈوسی بفاصلۂ دو درجہ از جانب سمندر جزیرہ سکوترہ سے پسینی تک ملے تو وہ مجاز اس امر کے ہونگے کہ اوس جہاز کو روک کر اوسکی تلاشی لین

دفعہ ۲ کاش عند الامتحان کے کوئی جہاز رعایا ہماری کا غلامان مرد اور عورت نکو لیے جاتے ہوئے باہر سرحد مذکور کے بیچنے کے لیے پایا جاوے تو اوسصورت مین ملازمان جہاز سرکاری اوسے

جہاز کو پکڑ کر مع اسباب اوسکے سے کے ضبط کر لین لیکن کاش جہاز مذکور بمقام مسطور بہ باعث تبدیلی ہوا یا اور کسی وجہ سبب اختیاری سے گیا ہو تو اوس صورت مین گرفتار نہین ہوگا +

دفعہ ۳ جوکہ بکری مرد اور عورتون کی خواہ کم سن یا سن سیدہ کہ جو خر آزاد ہین اسلام مذہب کے خلاف ہے اور جوکہ قوم شمالی خبر یعنی آزاد مین شامل ہین اسلیے ہم اتفاق بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ بکری مرد یا عورت از قوم شمالی مثل ڈکیتی سمندر کے متصور کیجاویگی اور آج کی تاریخ سے چار مہینے کے بعد جو شخص مرتکب اوس حرکت یعنی فروختگی کا ہوگا اوسکی سزا واسطے ڈکیتی کے دیجاویگی + محررہ ۱۰ شوال ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۱۷ دسمبر ۱۸۳۹ء

سید بن سلطان

نمبر ۵۶

ترجمہ اقرارنامہ جو باہم ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور آیرلینڈ کے اور سید سعید بن سلطان مسقط کے دربارہ بند کرنے روانگی غلامان سلطان مسقط کی عملداری افریقہ سے قرار پایا ہے حسب ذیل ہے

جوکہ ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور ایرلینڈ کی نہایت آرزو بہ نسبت اس امر کے ہے کہ روانگی غلامان کی علملداری سلطان مسقط موقوعہ ملک افریقہ سے بند ہوجاوے اسلیے ہر دو فریق مذکورہ بالا نے یہ ارادہ کیا کہ اوس بارہ مین ایک عہدو پیمان سچائی اور مضبوطی کے ساتھ قرار پاوے کہ جس سے یہ کار بالکل بند ہوجاوے نظر بران ملکہ معظمہ ممدوح نے کپتان ہمرٹن صاحب متعینہ دربار سلطان مسقط کو بہ نسبت کرنے ایک قول و قرار ساتھ سلطان مذکور کے بجانب اپنے مجاز کیا چنانچہ سید سعید بن سلطان واسطے خود اپنے ورثا اور جا نشینان کے اور کپتان ہمرٹن صاحب واسطے ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور ایرلینڈ اور اوسکے ورثا اور جا نشینان کے آپس مین اتفاق کرکے شرائط مندرجہ ذیل کو قائم کیا ہے +

دفعہ ۱ سلطان مسقط بہ نسبت اس امر کے اقرار کرتے ہین کہ اپنی حکومت افریقہ سے روانگی غلامان کی بتنبیہ سخت سے بند کردینگے اور اپنے تابعداران کے نام احکام بہ نسبت بند کرنے

ایسی تجارت سے کے جاری کرین گے +

دفعہ ۲ سلطان مسقط بہ نسبت اس امر کے بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی مقام موذوعہ افریقہ سے اپنی عملداری موقوعہ ایشیا مین غلامان نہین آنے دین گے اور سرداران عرب اور لال سمندر اور خلیج فارس سے کے بھی دربارہ ممانعت سوداگری غلامان کی جو افریقہ سے اونکے ملک کو جاتے ہین خوب کوشش اور پیروی کرین گے +

دفعہ ۳ سلطان مسقط جہاز انگریزی اور ایسٹ انڈیا کمپنی کو یہ اجازت دیتے ہین کہ جو جہاز سلطان یا اوسکی رعایا کا کسی مقام پر سوا اون کشتیون کے جو مصروف سوداگری غلامان اوسکی سرحد موقوعہ افریقہ مین ہین لنگرگاہ و لاموجانب شمال اور اسکے گرد نواح کے کہ جسکا سرحد شمالی جزیرہ کبور کی سرحد شمالی مین ایک درجہ ۲ دقیقہ پر واقع ہے اور لنگرگاہ کلوا کی بجانب جنوب اور قصبجات کی کہ جسکی دکھن سرحد پر سو ... درجہ ۹ اور دو منٹ پر شمول جزائر زنزی بار ہمبا او ... واقع ہے لیجاتے ہوئے غلامان [illegible] گرفتار کرین +

دفعہ ۴ واضح رہے کہ اقرار [illegible] ۱۸۴۵ [illegible] ہجری سے جاری منصور ہوگا + محررہ ۲ اکتوبر ۱۸۴۵ء مطابق ۲۹ رمضان ۱۲۶۱ ہجری + مقام زنزی بار

دستخط انگلس ہمرٹن صاحب کپتان از جانب
ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور ایلنیڈ اوسکے وارثان
اور جانشینیان +

مہر کپتان ہمرٹن صاحب

نمبر ۵۷

قواعد جو امام مسقط نے دربارہ لیے جانے
محصول آیندہ کو اون جہازون کے جو انگلستان
سلطان مسقط مین قیام پاوین اپریل ۱۸۴۶ء
مین قرار دیے حسب ذیل مندرج ہین +

کپتان ہمرٹن صاحب کنسل ملکہ معظمہ اور اجنٹ آنریبل کمپنی متعینہ عملداری

امام مسقط نے بذریعہ خط مرقومہ ۱۳ اپریل ۱۸۴۶ء کی اطلاع بہ نسبت اس امر کے کی ہے
کہ امام مسقط نے چند قواعد مندرجہ ذیل پر دربارہ درودگی اشیاے اون جہازون کے جو کسی لنگرگاہ
عملداری سلطان مین یا لنگرگاہ مسقط مین واقع ہو آیندہ کو لحاظ کیے جانے کا ارشاد فرمایا ہے +

قاعدہ اول جملہ اشیاے پر کہ جو ایک جہاز سے دوسرے جہاز پر رکھا جاوے کل لنگرگاہ
موقوعہ عملداری امام مین بشرح پانچروپیہ سیکڑہ کے محصول لیا جاویگا +

قاعدہ دوم اگر کوئی جہاز کسی قوم کا باعث تندی ہوا کے مجبور ہو کر کسی لنگرگاہ سلطان مین آسایش
کے لیے ٹک جاوے تو اوس حالت مین اون اشیاے پر کہ جو باعث مرمت جہاز کے
ہنگام مرمت مین جہاز سے اوتر کے خشکی مین رکھی جاوین اور پھر بعد مرمت کے اوسمین لادی
جاوین محصول نہین لیا جاویگا +

قاعدہ سوم سرکار انگریزی کے اسباب پر کہ جب کسی لنگرگاہ سلطان مین جہاز سے اوترے
محصول نہین لیا جاویگا +

نمبر ۵۸

بخشش نامہ جو بہ نسبت جزائر کوریاموریا کے
ازجانب امام مسقط کے بموجودگی کپتان
فری منٹل صاحب کمانیر جہاز ملکہ معظمہ موسومہ
جنو کے بتاریخ ۱۴ جون ۱۸۵۴ء کے تحریر
ہوا بمضمون ذیل ہے

ازجانب خاکسار سعید بن سلطان بنام جملہ ناظرین دست آویز ہذا مسلمین یا اور کوئی قوم کو
واضح رہے کہ میرے پاس ازجانب ملکہ معظمہ کے کپتان فری منٹل صاحب کمانیر جہاز کی اکثر
درخواست ہے واسطے چھوڑ دینے جزائر کوریا موریا یعنی ہلانیا جبلیا سودا ہسکی اور گرزند
کے آئین چنانچہ مین نے جزائر مذکورہ بالا کو ملکہ معظمہ اور اوسکے ورثا اور جانشینان کو
دے دیا اسلیے اپنی مہر اور دستخط بجانب خود اپنے ورثا اور جانشینان کے
بلا زور و خوف و طمع کے بخوشی و رضامندی اپنی کر دیا کہ سند رہے اور جملہ ناظرین سند ہذا کو

واضح رہے +

محررہ ۱۷ شوال ۱۲۷۳ ہجری مطابق ۱۴ جولائی ۱۸۵۷ء

دستخط امام بقلم خود +

(مہر)

واضح رہے کہ تکمیل اسکی ہمارے سامنے ہوئی دستخط اشیفل جی فری مل صاحب کپتان جہاز انگریزی موسومہ جنو

نمبر ۵۹

خط بنام سید ثہوانی بن سعید سلطان مسقط بمضمون ذیل ہے

مشفق قدردان من ہم آپکو دربارہ اوس نفاق ناپسند کہ جو باہم آپکے اور آپکے بھائی حاکم زنزی بار کے واقع ہوا ہے کہ جسکے تصفیہ کے لیے آپ نے منجانب ویس رائے و گورنر جنرل کشور ہند کی منظور کیا ہے تحریر کرتے ہین جو کہ ہمکو خیال اوس دوستی کا ہے کہ ہمیشہ ہی باہم سرکار ملکۂ معظمہ و سرکار اومان و زنزی بار کے قائم ہے و نیز ہماری آرزو دربارہ روکنے لڑائی آپسی کے ہے اسلیے ہمنے پنچایت قرارداد آپکو منظور کیا اور بغرض حاصل کرنے بخوبی و قفیت نسبت جملہ امورات متنازعہ کے سرکار بمبئی کو ہدایت بہ نسبت اس امر کے کیا ہے کہ واسطے کرنے تحقیقات ضروری کے ایک افسر مسقط اور زنزی بار کو بھیجا جاوے چنانچہ برگیڈیر کوگلن صاحب کہ جسکی انصاف و ہوشیاری اور عدم طرفداری پر گورنمنٹ ہند نہایت اعتبار رکھتی ہے واسطے اوس کام کے مامور کیے گئے اور برگیڈیر کوگلن صاحب مذکور نے جملہ امورات تنقیح طلب باہم آپ اور اپنے بھائی کے نسبت ایک پوری اور صاف کیفیت گذرانی اور مین نے ہر امر تنقیح طلب پر بخوبی غور کرکے تصفیہ اوسکا حسب ذیل کیا ہے +

اول سید مجید زنزی بار اور اپنے بھائی متوفی سید سعید کی حکومت موقوعہ افریقہ پر حاکم کردانے جاوین +

دوم حاکم زنزی بار چالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج حاکم مسقط کو دیا کرین +

سوم سید مجید سید ثوینی نے کو دو سال گذشتہ کی بقایا یعنی اسی ہزار روپیہ ادا کر دین ہم نہایت خوش ہین کہ شرائط ہدایات دونون صاحبون کے لیے واجبی اور مقرر ہین اور جو کہ آپ نے دیدہ و دانستہ اور صدق دلی سے ہماری پنچایت کو منظور کیا ہے اسلیے ہمکو امید ہے کہ آپ بایمانداری اور خوشی اوسپر قائم رہینگے اور تعمیل اونکی بلا توقف ظہور مین آویگی —

واضح رہے کہ وہ چالیس ہزار روپیہ علامت تابعداری زنزی بار کی بہ نسبت مسقط کے نہین متصور ہوگی اور نہ یہہ باہم آپ اور اپنے بھائی سید مجید کے صرف بطور انتظام ذاتی کے متصور ہوگا بلکہ یہہ انتظام آپ دونون صاحبون کے جانشینان پر بھی حاوی رہیگا اور ہمیشہ کے لیے پائدار متصور ہوگا اور حاکم مسقط جملہ مطالبہ زنزی بار سے آزادی اور دونون وراثتون کی ناہمواری کہ جو آپ کے والد سید سعید دوست معزز سرکار انگریز سے نکلی تھی ٹھیک ہوگئی چنانچہ آپ سے دونون وراثت الگ اور متفرق متصور ہونگی اور راقم دوست صادق اور خیرخواہ

دستخط کیننگ صاحب مقام کلکتہ

یعنے فورٹ ولیم ۲۔ اپریل سنہ ۱۸۶۱ع

ترجمہ خط بنام عالی القاب لارڈ کیننگ صاحب

گورنر جنرل کشور ہند

بعد سلام و نیاز آنکہ ایک نہایت خوشوقت مین ہم ورودگی آپ کے خط معزز سے سرفراز ہوکر اوسکے مضمون سے نہایت ممنون ہوئے آپ نے جو کچھہ ارقام فرمایا ہے علی الخصوص وہ فیصلہ جو آپ نے باہم ہمارے اور ہمارے بھائی مجید کے کیا ہے نہایت دلپذیر ہے اور ہم اوسکو بدل و جان تسلیم کرتے ہین اور ہم اوس تاسف کا جو ہمکو بوجہ تکلیف آپ کے ہے بیان نہین کرسکتے اور نہ ہم آپ کی شفقت کی جو اس معاملہ مین ظہور مین آئی تعریف کرسکتے اور آپ کی اس جانفشانی پر جو واسطے ہمارے کی ہے شکر خدا کو بھیجتے ہین اور دعا گو بہ نسبت اس امر کے ہین کہ آپ کی نیک نیتی کا اجر خداوند تعالے سے ملے اور نیز یہہ کہ آپ کبھی ہماری دستگیری اور اعانت سے باز نہ آوین ہم اس امر کی بھی دعا مانگتے ہین کہ ہماری محبت بیچ سرکار انگریزی کے ساتھہ ہمیشہ رہے بلکہ ترقی پاتی جاوے اور

نیز آپکی محبت عالیہ ہمپر رہے اور فکر ہماری ہمیشہ رہے اور ہم اوس سے کبھی محروم نہوئین اور نسبت اپنے بھائی مجید کے ہم خدا سے یہہ دعا مانگتے ہین کہ ہماری حین حیات مین سوا ے مہربانی اور اچھی نیت کے ہماری جانب سے اوسکے حق مین اور کوئی بات نہ پائی جاوے غرضکہ ہم آپکے فیصلے کی تعمیل مین نہایت توقع رکھتے ہین اور درحالیکہ کوئی کام آپکا قابل تعمیل اس عزیز آپ کے ہو تو صرف آپکی جانب سے اشارہ کافی ہوگا کہ جسکی تعمیل کو ہم اپنا فخر متصور کرینگے دعاے اخیر ہماری یہہ ہے کہ آپ کا مرتبہ اور تندرستی قائم رہے زیادہ سلام ـ

رقیمۂ نیاز آپ کا دوست خیرخواہ بندہ خدا

کہ عنایت کنندہ جملہ بہتری کا ہے

دستخط ثوانی بن سعید بن سلطان (ل س)

محررہ ۴ ـ ذیقعدہ ۱۲۸۰ہجری

مطابق ۱۵ مئی ۱۸۶۴ء

نمبر ۶۰

اقرارنامہ جو باہم سرکار انگریزی اور سید ثوانی بن سعید بن سلطان سلطان مسقط کے دربارہ بنانے تار برقی بیچ عملداری اوسکی موقوعہ عرب اور مکران کے قرار پایا حسب ذیل ہے

دفعہ ۱ سرکار انگریزی کو اختیار ہے کہ کسی ملک عملداری سلطان موصوف موقوعہ عرب اور مکران مین جس مقام پر اپنی آسایش سمجھین ایک یا زیادہ تار برقی اور اسٹیشن وغیرہ تار برقی کے طیار کروائین ـ

دفعہ ۲ قیمت لوازمات تار برقی و محصول اوترائی و مزدوری و کرایہ مکان و قیمت رسد وغیرہ کی ازجانب سرکار انگریز کے دیجاویگی اور اونکو اختیار ہے کہ جب آسایش اپنی رسد اور مزدور وغیرہ کا بندوبست بطور خود کرلین اور سلطان مسقط بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ اونکے مہیا کرنے مین کسیطرح کی خلل اندازی نہین کیجاویگی بلکہ برعکس اسکے ازجانب

سلطان اونکی ہر طرح کی مدد اور محافظت کیجاویگی —

دفعہ ۳ سلطان مسقط حتے الامکان تار برقی اور اوسکے اسٹیشنون کی اور نیز اون شخصون کی جو اوسکی طیاری او کارروائی مین مصروف رہینگے محافظت کرینگے —

دفعہ ۴ کاش باہم ملازمان ٹیلی گراف اور رعایاے سلطان مین قریب عرب کے کسیطرح کا نفاق پیدا ہو تو اوس صورت مین بشرطیکہ تصفیہ اوس مکان کا موقع پر بخوبی نہو سکے وہ مقدمہ رزیڈنٹ انگریزی متعینہ مسقط کے پاس بھیجا جاویگا —

دفعہ ۵ علی ہذا القیاس کاش باہم ملازمان ٹیلی گراف اور رعایا سلطان مسقط ساکن مکرین مین کسیطرح کا نفاق پیدا ہو تو اوس صورت مین بشرطیکہ تصفیہ اوس نفاق کا موقع پر بخوبی نہو سکے تو وہ مقدمہ رزیڈنٹ انگریزی متعینہ گوادر کے پاس بھیجا جاویگا + —

دفعہ ۶ واضح رہے کہ یہہ اقرارنامہ مع کوئی دفعات جو مابعد اسکے ایزاد کی جاوین بشرط منظوری سرکار انگریز کے قابل تعمیل متصور ہوگا محررہ ۱۹ جنوری سنہ ۱۸۶۵ء مطابق ۲۰ شعبان سنہ ۱۲۸۱ ہجری روز چہارشنبہ مقام مسقط —

دستخط ہربرٹ ڈس پرڈ لفٹننٹ کرنیل رزیڈنٹ سرکار انگریزی متعینہ مسقط از جانب سرکار انگریزی

نمبر ۶۱

ترجمہ ایک عہد و پیمان صلح کا جو باہم سید سعید بن سلطان امام مسقط اور سید حمود سردار سوہار کے قرار پایا بمضمون ذیل ہے

حمد ہے اوس باری تعالے کو کہ جسنے صلح کو ذریعہ تصفیہ کرنے معاملات انسان کا قرار دیا ہے اور نیز حمد ہے اوس خالق کو جو باہم مخلوق کے دوستی کی ترقی کرتا ہے —

غرض تحریر اس کاغذ اور ان الفاظ صدق کی یہہ ہے کہ باہم سید سعید بیٹا سید سلطان امام مسقط اور آنریبل سید حمود بیٹا سید ازن سردار سوہار کے معرفت کپتان مل صاحب رزیڈنٹ انگریزی متعینہ خلیج فارس کے آج بتاریخ ۱۷ شوال سنہ ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۲۳ دسمبر سنہ ۱۸۳۹ء کے

صلح بشرائط مندرجہ ذیل کے قرار پایا ہے —

دفعہ ۱ آج سے باہم ہر دو فریق کے کامل اور پائدار صلح قائم رہیگی —

دفعہ ۲ ہر دو فریق کی رعایا ایک دوسرے کے ملک مین آمد و رفت وکار تجارت کا بلا روک ٹوک کریگی —

دفعہ ۳ درحالیکہ کسی فریق کی رعایا ایک فریق کے ملک سے نکل کر فریق ثانی کی عملداری مین سکونت اختیار کرے تو وہ ایسی صورت مین حاکم اوس مقام کا کہ جہان اوسنے سکونت اختیار کی ہو ملزم نہین متصور ہوگا اور نہ وہ اوس شخص کو کہ جسنے سکونت اختیار کی ہو دوبارہ واپس آنے اپنے ملک اصلی کے جبر کریگا تاوقتیکہ وہ اسکو مناسب نسمجھے —

دفعہ ۴ ہر دو فریق مین سے کوئی فریق ایک دوسرے کی عملداری مین نحو خفیۃً یا علانیۃً ظلم و بدعت کریگا اور نہ اونسے کروائیگا —

دفعہ ۵ درحالیکہ یکے از ہر دو فریق کسی اپنی رعایا سرکش کو تنبیہ دے تو اوس صورت مین دوسرا فریق خفیۃً یا علانیۃً اوس شخص سرکش کی مدد دیگا اور نہ اوسکی سرکشی مین تحریراً یا تقریراً اوسکو تقویت دیویگا —

دفعہ ۶ چونکہ ضلع روہتک ملکیت سید حمود بن ازان کے گرد و نواح عملداری سید سعید بن سلطان کے ہیچ اسلیے ضلع مذکورہ بالا اور دیگر مقامات عملداری سید حمود کی شرک وغیرہ بندرگاہون اور نہ اوپر کسیطرح کی روک ٹوک ہو —

دفعہ ۷ درحالیکہ کوئی غنیم سید حمود پر چڑھ کر لڑائی کرے تو اوس صورت مین سید سعید حتے الامکان اپنے اوسکی مدد دہی کرینگے —

واضح رہے کہ اقرارنامہ ہذا بشرائط مذکورہ بالا کہ جسکو ہر دو فریق نے خدا کو حاضر و ناظر جانکر قبول کیا قرار پایا ہے محررہ ۱۷ – شوال ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۲۳ – دسمبر ۱۸۳۹ء

مہر سید حمود بن ازان

مہر سعید بن سلطان

نمبر ۶۲

ترجمہ اوس اقرارنامہ کا جو ازجانب سید سیف بن حمود سردار
سوہار کے دربارہ اوٹھادینے سوداگری غلامان افریقہ
کے لنگرگاہ اوسکے سے قرار پایا حسب ذیل ہے

جو کہ میجر ہل صاحب رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس نے ہمکو دربارہ اس امر کے لکھا ہے کہ باہم سرکار اٹومی پورٹی اور دیگر سرکارہاے اور سرکار انگریز کے چند اقرارنامجات دربارۂ امتناعی روانگی غلامان سرحد افریقہ اور مقامات دیگر سے قرار پائے ہین اور نیز ہمکو بہ نسبت اس امر کے بھی خبر ہوئی ہے کہ واسطے تعمیل اقرارنامجات مذکورۂ بالا کے سرداران چند لنگرگاہ موقوعہ سرحد عرب خلیج فارس کے اتفاق اور مشورت مطلوب ہے نظر بران مین سید سیف بن حمود سردار سوہار بنظر مضبوط کرنے دوستی موقوعہ باہم اپنے اور سرکار انگریز کے بہ نسبت اس امر کے اقرار کرتا ہون کہ مین کنارہ افریقہ یا اور کسی مقام سے روانگی غلامان کا اوپر اپنے جہاز یا جہاز رعایا یا توابعین اپنے پر نہین ہونے دونگا اور یہہ امتناع ۲۹ رجب سنہ ۱۲۶۵ ہجری مطابق ۲۱ - جون سنہ ۱۸۴۹ع سے جاری ہوگا اور ہم اس امر مین بھی اپنی رضامندی ظاہر کرتے ہین کہ اگر جہاز انگریزی کو کسی ہمارے جہاز یا جہاز رعایا یا توابعین ہمارے کے نسبت احتمال ہونے غلامان حبشی کے ہو تو اوس صورت مین اوسکو روک کر تلاشی لین اور اگر اوسمین غلامان حبشی کو پاوین کہ جو خلاف عہد و پیمان کے متصور ہے گرفتار کر کے ضبط کر لین —

محررہ ۲۰ - جمادی الآخر سنہ ۱۲۶۵ ہجری مطابق ۲۲ - مئی سنہ ۱۸۴۹ع

دستخط سید سیف بن حمود (ل س)

واضح ہووے کہ سرکار گورنمنٹ بمبئی کی منظوری ۲ - اگست سنہ ۱۸۴۹ع کو ہوئی فقط

بیان فرقہ بحری یعنی دریائی

واضح رہے کہ روے سرداران از فرقۂ موسومہ بالا خلیج فارس کے کہ جنکے ساتھہ سرکار انگریز نے

عہد و پیمانجات قرار دیا ہے جو اسی سردار رسول خیمہ او رشرکا کے سردار قوم بنیا ابو تہانی یا بو دیبی کے
اور سردار بو قلاسا قوم دیبی کہ جو ایک شاخ بنیا کی ہے اور سرداران اہل گورین اور اجمن کے ہین
ان سردارون کی حکومت رسول خیمہ سے بجانب پچہم سرحد اوس طرف جزیرہ بحرین کے واقع ہے
حالانکہ وے وہابی سردار نجد کو خراج دیتے ہین مگر فی الواقع آزاد ہین جو رسمیون نے کہ زمانہ سابق
سے قابض صوبہ سمتہ پر رہی اور راہ سمندر تا ۱۸۰۹ع یعنے جسوقت وے تابع وہابیون کے
ہوکر مصروف بدکیتی اوس قوم مفسد کے ہوئے خوب منفعت کے ساتھہ کار تجارت کا کیا اونکی بیغر
وہابیون کے اغوا مین جو رسمیون نے دو کشتیان انگریزی کو لوٹ کر اونکے کمانیرون پر بڑا ظلم کیا
چنانچہ خلیج فارس پر بنظر سزا دہی اونکے واسطے اس ظلم کے اور مشورہ کرنے ساتھہ امام مسقط کے کہ
اوسوقت مصروف بجنگ تھا ایک فوج خلیج فارس کو بھیجی گئی اور انجام اوس چڑہا ئی کا یہہ ہوا
کہ چھٹی ۶ فروری ۱۸۰۶ع کو ایک اقرارنامہ نمبری ۲۳ کہ جسکی روسے جو رسمیون نے دربارہ تعظیم کرنے
نشان اور جائداد انگریزون کے اور مدد کرنے اونکے جہازون کے جو انکی سرحد مین آوے وعدہ
کیا قرار پایا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ اقرارنامہ بلا توسط وہابیون کے قرار پایا امان مین وہابیون کے
پہیل جانے سے امام مسقط کو خوف تباہی کا ہوا اور سرکار انگریزی نے ارادہ مدد دینے اوسکے
کا و نیز نیست و نابود کر دینے بہمیر ڈاکیون کے کہ جسکو صرف بہ نسبت محفوظ رکھنے اپنی خلیج کا
ذریعہ مناسب متصور تھا کیا ۱۸۰۹ع مین ایک فوج کثیر بھیجی گئی کہ جس فوج نے رسول خیمہ لنکا
لقب اور سپاہی کو لیکر کشتیان ڈاکون کو نیست و نابود کر دیا پس کوئی عہد و پیمان اوسوقت
شاید جو رسمیون کے کہ جسکی حکومت وہابیون نے تہ و بالا کر دیا تھا قرار نہین پایا اور نہ کوئی
تدبیر مستقیم بہ نسبت حفظ رکھنے فوائد محصولہ ۱۸۰۹ع کے کی گئی اسلیئے ڈکیتی پہر ظہور مین آئی ۱۸۱۲ع
مین جو رسمیون نے سرکار انگریزی کے ساتھہ صلح کرنیکا ارادہ باین شرط ظاہر کیا کہ اونکو عرب کے
فرقہ قرب و جوار پر چڑہائی کرنیکا اختیار حاصل رہے بلکہ اونہون نے اپنی آمادگی بہ نسبت
باز آنے مزاحمت اپنے ہمسایہ عرب سے بہی اس شرط پر ظاہر کیا کہ سرکار انگریز بدلا سردار وہابی
سے اونکی محافظت کرنیکا ذمہ دار ہووے لیکن اپنے قول کو پورا نکر سکے بلکہ بعد قرار پانے
وجوہات سے خلیج کے ساتھہ رزیڈنٹ متعینہ بشائر کے جو اسامیون نے حملہ کرکے جہازان انگریزی کو

لوٹ یا واضح رہے کہ اوس فرقہ بھی وہابیون کے زور مین آگئے اور ترقی ڈکیتی کی زاید از برداشت ہوئی
چنانچہ سنہ ۱۸۱۹ء مین بنظر بالکل نیست و نابود کر دینے اونکے ایک فوج بہ تحت حکومت سر ولیم گرانٹ کیر
صاحب کی خلیج فارس مین بھیجی گئی اور رسول خیمہ کو ۹ دسمبر سنہ الیہ کو لیکر ساتھہ سرداران عرب کے
ایک اقرارنامہ نمبری ۲۴ بطور ضمیمہ اقرارنامہ عام نمبری ۲۵ کے قرار پایا غرض اس اقرارنامہ ضمیمہ کی
یہہ تھی کہ جملہ معاملات بطور مختصر اور چند روزہ کے اوسمین قرار پاوین تا کہ عہدنامہ عام ما بعد اسکے
ساتھہ جملہ سرداران کے جو ارادہ شامل ہونے اوسمین کا کرین مفصل اور پایدار قرار پاوے
عہدوپیمان قرارداده سنہ ۱۸۲۰ء کی دفعہ نہم کو کہ بہ نسبت لیجانے غلامان سرحد افریقہ یا اور کسی جگہہ سے
اور نیز روانہ ہونا اونکا جہازون مین تہا لوٹ اور ڈکیتی گردانا گیا اور اسکا مطلب صرف ممانعت
بہ نسبت بہگا لیجانے غلامان کے ٹھہرایا گیا نہ کہ ممانعت سوداگری غلامان کے اسلیے لنگرگاہ
لال سمندر اور خلیج فارس مع کیٹور کچھہ اور سکنائے ممالک پچھم سرحد ہندوستان کی جانب
سے خوب تجارت غلامون کی پہیلی کہ جسمین از روے ترجمہ کے جو اقرارنامہ سنہ ۱۸۲۰ء مین قائم
ہوا تہا سرکار انگریزی مجاز دست اندازی کی نہین تہی سنہ ۱۸۳۹ء مین حسب الہدایہ سرکار کے
رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس نے سرداران بحری رسول خیمہ و بای ابوتہالی اور احمق سے ایک
اقرارنامہ نمبری ۲۶ مشعر ہونے مجاز ملازمان جہاز انگریزی کے بہ نسبت روکنے اور تلاشی لینے
اون جہازون کے کہ جنمین احتمال لیجانے غلامان کا ہو اور ضبط کرنے اون جہازون کے کہ
جنمین سے غلامان برآمد ہون حاصل کیا ایک ایکٹ پارلیمنٹ ۱۲ و ۱۳ وکٹوریا باب ۸۴ بہ نسبت ان
اقرارنامون کے جاری ہوا ہے دوسرے سال مین سرداران رسول خیمہ دبی ابوتہالی اور ام القوین نے
ایک اقرارنامہ نمبری ۲۷ متضمن بہ دفعات ۳ کے قائم کیا منجملہ اونکے دفعہ اول و دوم دربارہ
ہونے مجاز سرکار انگریز کو بہ نسبت تلاشی اور ضبطی جہازان سوداگری محمولہ غلامان کے کہ جو اوسط
راس ودلگاڈو سی سرحد افریقہ پر دو درجہ یورپ سکوترہ سے لیکر راس کو اوّل موقوعہ
سواحل مکران تک ہے بشرطیکہ حد مذکورۂ بالا مین کوئی جہاز بوجہ تندی ہوا یا اور کسی خاص وجہ کے
نکلے ہون ہے اور دفعہ سوم بہ نسبت اس امر کے ہے کہ فروختگی اشخاص از قوم شمالی کے ڈکیتی
متصور ہوگی اور سنہ ۱۸۴۷ء مین اونہین کے سردارون نے اور نیز سرداران اجمن اور بحرین نے

اقرارنامہ نمبری ۶۰ کہ جسکا ذکر حاشیہ مین ہے قائم کرکے اپنے اوپر یہہ فرض کیا کہ ا دسمبر سنہ ۱۸۴۷ء
آیندہ کو سرحد افریقہ یا اور کسی مقام سے اپنے یا اپنے رعایا کے جہازون مین روانگی غلامان نہین ہونے
دینگے اور ملازمان جہاز انگریزی مجاز بہ نسبت اس امر کے ہین کہ جس جہاز کو کار ممنوعہ مین مصروف
پاوین ضبط کرلین — واضح رہے کہ عہدنامہ مین جو بحری سرداران عرب کی ساتھہ سنہ ۱۸۲۰ء مین قرار پایا
تھا کوئی شرط محدود بہ نسبت اس امر کے نہین تھی کہ سرداران ایک دوسرے ساتھہ لڑائی
سمندر مین کہہ بدکر کیا کرین (اور معنی کہابدی کے یہہ ہین کہ قبل از ہونے لڑائی کے اوس
فریق کو کہ جس سے لڑائی کرنی منظور ہو خبر لڑائی دے کر اوسے منظوری لڑائی کی حاصل کرین)
اور جملہ بدعت مخالفانہ ڈکیتی متصور ہونگی مگر مخفی نرہے کہ لڑائی کہابدی کے نام پر بہت سی کارروائیان
ڈکیتی کی ہوجایا کرتی تھین علے الخصوص فصل ماہی ڈر مین اسلیے سنہ ۱۸۳۵ء مین سرداروں نے یہہ
ارادہ کیا کہ لڑائی بحری سے مہلت لیکر چھہ مہینے تک کسیطرح کی لڑائی ازراہ سمندر نکرین اور اونہون
نے یہہ حوصلہ اسبات کو سمجھہ کر کیا تھا کہ سرکار انگریزی اونکی لڑائی خشکی مین کسیطرح کی دست اندازی
نہین کریگی غرضکہ یہہ مہلت ایسی اثر پذیر ہوئی کہ سرداروں نے دوسرے سال یعنے سنہ ۱۸۳۶ء
مین پھر آٹھہ مہینے کے لیے اس مہلت کو پھر قائم کیا اور مابعد اوسکے سنہ ۱۸۴۳ء تک ہرسال
وہ مہلت ازسرنو قائم ہوتی گئی اور سنہ الیہ مین وہ ازروے عہدوپیمان نمبری ۶۹ کے دس برس
کے لیے قائم ہوئی اور بعد انقضاے میعاد دس برس کے سنہ ۱۸۵۳ء مین ایک عہدوپیمان
نمبری ۷۰ دربارہ صلح دوام کے قرار پایا اور اوسکی رو سے یہہ امر طے پایا کہ باہم رعایا ہردوفریق
کے لڑائیان تری بالکل بند ہوجاوین اور درحالیکہ کسی طرحکا ظلم کسی پر ازراہ تری کیا جاوے تو شخص
مظلوم بدلا نہ لے بلکہ اوسمقدمہ کو حکام انگریز متعینہ خلیج فارس کے پاس پیش کرے اور سرکار
انگریز بہ نسبت اس خلیج کے نگران رہکر ہمیشہ لحاظ اوس عہدوپیمان کا کرتی رہے ازروے
عہدوپیمان نمبری ۷۱ کے سرداران دریائی نے بہ نسبت انسداد کرنے اپنے رعایا کو اونکی کرنے
دست اندازی تار برقی موقوعہ اندریا قریب اونکے ملک سے سنہ ۱۸۶۴ء مین اقرار کیا —

نمبر ۶۳

قول نامہ جو باہم شیخ عبداللہ بن کرد شش از جانب شیخ الس شیخ امیر سلطان بن سگر بن کاشد

جواسمی اور کپتان ڈیوڈسٹن صاحب از جانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے مقام بندر عباس مین بتاریخ ۶ فروری ۱۸۲۰ء کے قرار پایا حسب ذیل ہے —

دفعہ ۱ باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور سلطان بن سگر جواسمی اور اوسکی جملہ رعایا و توابعین سکنائے کنارۂ عرب اور فارس کے صلح رہیگی اور وے جھنڈا اور اسباب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور اونکی رعایا کا ہر طرح پر لحاظ رکھینگے علے ہذا القیاس آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی بھی بحق جواسمی ایسا ہی کریگی

دفعہ ۲ اور اگر جواسمی شرط مذکورۂ بالا کو توڑینگے تو اوس حالت مین اونکو ساٹھہ ہزار روپیہ ڈینا پڑیگا اور واضح رہے کہ اس شرط پر کپتان ڈیوڈسٹن صاحب بہ نسبت قبول کرنے امیر سلطان بن سگر کا جہاز موسومہ برگ کہ اسوقت حفظ مین ہے اور نیز بازآنے جملہ مطالبہ بندوق وغیرہ محمولہ جہاز مذکور وشبن کے اتفاق کرتے ہین —

دفعہ ۳ جو اسباب انگریزی بحبر سوری مین ملیگا وہ پھیر دیا جاویگا —

دفعہ ۴ کاش کوئی جہاز انگریزی واسطے لینے پانی یا لکڑی کے یا باعث تندی ہوا اور کسی وجہ سے کسی کنارے جواسمی مین آجاوے تو اوس صورت مین جواسمی اوسکی مدد اور محافظت کرکے حسب مرضی مالک جہاز بلا کسی مطالبہ کے چلے جانے دینگے —

دفعہ ۵ کاش جبور جواسمی کو اس عہدنامہ کے توڑنے کے لیے مجبور کرین تو تین مہینے قبل سے جملہ مقامات مین اوسکی اطلاع کیجاویگی —

دفعہ ۶ واضح رہے کہ جب شرایط مذکورۂ بالا کو ہر دو فریق تسلیم اور منظور کرلین تب جواسمی کو اختیار ہے کہ لنگرگاہ انگریزی مین سورت سے بنگال تک مثل سابق آیا جایا کرین —

دستخط ڈیوڈسٹن مہر عبد اللہ بن کروش

دستخط اور مہر اور منظوری سلطان بن سگر

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا پر ۲۹ اپریل ۱۸۲۰ء کو منظوری گورنر جنرل کی باجلاس کونسل کے ہوئی —

نمبر ۶۴

ترجمہ ضمیمہ عہد و پیمان جو ساتھہ سلطان بن سگر کے قرار پایا حسب ذیل ہے

جملہ اشخاص کو واضح رہے کہ سلطان بن سگر نے روبرو جنرل سر ولیم گرانٹ گیر صاحب کے شرائط مندرجۂ ذیل کو قرار دیا ہے —

دفعہ ۱ سلطان بن سگر جنرل موصوف کو قلعہ اور توپ اور کشتیان جو شرگاہ و امام و امین الگیون مین ہون سپرد کر دینگے اور جنرل موصوف کشتیان ماہی ور کو اور کشتیان شکار ماہی کو چھوڑ دینگے اور باقی کشتیان باختیار جنرل موصوف کے رہینگی —

دفعہ ۲ سلطان بن سگر جملہ قیدیان ہندوستانی کو جو اونکے قبضہ مین ہون رہا کر دینگے —

دفعہ ۳ جنرل موصوف افواج کو گانون مین خراب کرنیکے لیے گھسنے نہ دینگے —

دفعہ ۴ بعد تحریر ان اقرارنامون کے سلطان بن سگر اونہین شرائط صلح پر قائم رہینگے کہ جو عرب باقی دوستان عرب کے ہین منجملہ ان شرائطون کے یہہ بھی ایک شرط ہے کہ بغیر اسکے کہ انکی کشتیان سمندر مین بجانے پاوین اور کسی امر مین باہم جنرل موصوف اور سلطان بن سگر [illegible] ملازمان مین نفاق نہین رہیگا —

محررہ ۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۶ جنوری سنہ ۱۸۲۰ع دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل

ل س

دستخط سلطان بن سگر بقلم خود

ل س

نقل دفعات کو سلطان بن سگر نے ہمارے سامنے قبول کیا۔ دستخط ولیم گرانٹ گیر

ل س

ترجمہ ضمیمہ عہدنامہ جو ساتھ حسن بن رحما کے قرار پایا ہے حسب ذیل ہے

جملہ اشخاص کو واضح رہے کہ حسن بن رحمہ روبرو جنرل سر ولیم گرانٹ گیر صاحب کے شرائط مندرجہ ذیل کو قرار دیا ہے —

دفعہ ۱ قصبہ جات رسول خیمہ اور مہارا اور قلعجات موقوعہ قریب قصبہ کے بدست سرکار انگریز کے رہینگے —

دفعہ ۲ کشتیان حسن بن رحما کی کہ جو مقام شارگہ یا ابین الکیون یا امام مین یا اور کسی مقام مین کہ جہان جنرل صاحب موصوف مع فوج کے جاوین موجود ہون جنرل صاحب مذکور کو سپرد کر دیجاوینگی اور جنرل صاحب اون کشتیون کو کہ جو واسطے ماہی در کے یا شکار مچھلی کے ہونگی چھوڑ دینگے ۔

دفعہ ۳ حسن بن رحما جملہ قیدیان ہندوستانی کو جو اونکے قبضہ مین ہون رہا کر دینگے ۔

دفعہ ۴ بعد تحریر اقرارنامون کے حسن بن رحما اونہین شرائط صلح پر قائم رہینگے کہ جسطرح پر باقی دوستان عرب کے ہین ۔

ل س

محررہ ۲۲ ربیع الاول ۱۲۳۵ ہجری
مطابق ۸ جنوری ۱۸۲۰ء بوقت دوپہر بمقام
رسول خیمہ دستخط ولیم گرانٹ گیر میجر جنرل

ل س

دستخط حسن بن رحما بقلم خود

نقل دفعات کو حسن بن رحما نے ہمارے سامنے قبول کیا دستخط ولیم گرانٹ گیر صاحب

ل س

ضمیمہ عہدنامہ کا جو ساتھ شیخ دوبے کے قرار پایا ہے
حسب ذیل ہے

جملہ اشخاص کو واضح رہے کہ محمد بن ہزا بن زال نابالغ نے بہمراہی احمد بن فتیس کے روبرو جنرل ولیم گرانٹ گیر صاحب کے شرائط مندرجہ ذیل کو قرار دیا ہے ۔

دفعہ ۱ دوبے کے لوگ جنرل صاحب مذکور کو جملہ کشتیان جو دوبی اور اوسکے دیہات مین ہون مع توپون کے جو قصبہ اور قلعون مین ہون حوالہ کر دینگے اور جنرل صاحب کشتیان ماہی در اور شکار ماہی کو چھوڑ دیوینگے ۔

دفعہ ۲ دوبی کے لوگ جملہ قیدیان ہندوستانی کو جو اونکے قبضہ مین ہون رہا کر دینگے ۔

دفعہ ۳ جنرل صاحب فوج کو قصبہ مین خراب کرنیکے لیے نہین جانے دیوینگے اور بطور نشان و یادگاری امام سعید بن سلطان کے جنرل صاحب موصوف قلعجات اور گڑہی وغیرہ کو نہین گرا دینگے

دفعہ ۴ بعد تحریر اقرارناموں کے محمد بن ہزا ابن زال اور اوسکی رعایا اونھین شرائط صلح پر قائم کیجاوینگے کہ جسطرح پر باقی دوستان عرب کے ہین اور منجملہ اون شرائطون کے یہہ بھی ایک شرط ہے کہ باہم جنرل اور محمد ہزا ابن زال اور اوسکے ہمراہیون کے بجز اس امر کے کہ اونکی کشتیان سمندر مین نجاوین اور کسیطرح کا نفاق نہین ہوگا —

محررہ ۲۳ - ربیع الاول ۱۲۳۵ ہجری

مطابق ۹ - جنوری ۱۸۲۰ع مقام رأس الخیمہ

دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل (ل س)

(مہر احمد فیلیتس)

واضح رہے کہ عہد وپیمان ہذا پر دستخط شیخ ہمزہ بن محمد ابو المعزن شیخ کسم کے بقلم خود ہوئے نقل دفعات قرارداده باہم جنرل اور محمد بن ہزا ابن زال کے تصدیق مہر دستخط ہمارے ہوئے

(ل س) دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل

ترجمہ ضمیمہ عہدنامہ کا جو ساتھ شیخ شاہ بوتبہ

والی ابو وبای کے قرار پایا حسب ذیل ہے

جملہ اشخاص کو واضح رہے کہ شیخ شاہ لوده بن دہیاب التلاجح نے روبرو جنرل سر ولیم گرانٹ کیم صاحب کے شرائط مندرجۂ ذیل کو قرار دیا ہے —

دفعہ ۱ اگر مقام ابو وبای یا اور کسی مقامات موقوعہ عملداری شیخ شاہ لوت مین کوئی کشتی ڈکیتی کی ہو کہ جسکو جنرل صاحب نے لڑائی حال مین جو ڈاکوون پر ہو رہی ہے مصروف کیا ہے یا آئندہ کو مصروف کرین تو وے کشتیان جنرل صاحب کے سپرد کردیجاوینگی —

دفعہ ۲ شیخ شاہ توبہ شرائط عہد وپیمان عام مین ساتھہ دوستان عرب کے قائم کیجاوینگے

محررہ ۲۵ ربیع الاول ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱ جنوری ۱۸۲۰ع مقام رسول خیمہ

دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل (ل س)

دستخط شاہ لوتہہ (ل س)

دفعات قرار داده باہم جنرل اور شیخ شاہ بو نمہ کے تصدیق بدستخط اور مہر ہماری ہوئی —

دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل (ل س)

ترجمہ ضمیمہ عہدنامہ کا جو ساتھہ

حسن بن علی کے قرار پایا

حسب ذیل ہے

جملہ اشخاص کو واضح رہے کہ حسن بن علی نے روبرو جنرل سر ولیم گرانٹ کیر صاحب کے شرائط مندرجۂ ذیل کو قرار دیا ہے —

دفعہ ۱ اگر حسن بن علی کی کوئی کشتی سر گہ یا اہل کیون یا امام یا اوو ماہی یا اور کسی مقامات مین کہ جہان پر جنرل صاحب مع فوج کے جاوین موجود ہون تو وے جنرل صاحب موصوف کے سپرد کر دیجاوینگی اور جنرل صاحب کشتیان ماہی ور اور شکار ماہی کو چھوڑ دینگے —

دفعہ ۲ حسن بن علی جملہ قیدیان ہندوستانی کو کہ جو اونکے قبضہ مین ہون رہا کر دینگے —

دفعہ ۳ بعد اسکے حسن بن علی شرائط اقرارنامہ عام پر ساتھہ دوستان عرب کے قائم ہونگے

محررہ ۲۹ ربیع الاول ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۵ جنوری ۱۸۲۰ء

بمقام رسول خیمہ بوقت دوپہر

(ل س) دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل

دستخط حسن بن علی (ل س)

نقل دفعات قرار داده باہم جنرل اور حسن بن علی کی تصدیق بمہر اور دستخط ہمارے بتاریخ ۲۹ ربیع الاول ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۵ جنوری ۱۸۲۰ء کے ہوئے —

(ل س) دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل

نمبر ۶۵

ترجمہ عہدنامہ عام کا جو ساتھہ قوم عرب خلیج فارس کے

قرار پایا حسب ذیل ہے

حمد ہے اوس بار یتعالے کو کہ جسنے خلیج کو اپنی مخلوقات کی برکت کا باعث قرار دیا ہے

واضح رہے کہ باہم سرکار انگریز اور قوم عرب کے کہ جو فریق عہدنامہ ہذا مین ہین صلح دوام بشرائط ذیل قائم ہوئی —

دفعہ ۱ از جانب عرب کہ جو شریک اقرارنامہ ہذا مین ہین غارتگری اور ڈکیتی از راہ خشکی و تری ہمیشہ کے لیے بند ہوجاویگی —

دفعہ ۲ اگر منجملہ اون قوم عرب کے جو شریک اقرارنامہ ہذا مین ہین کیسکے لوگ کسی قوم پر کہ جو خشکی یا تری کی راہ سے آتے جاتے ہون لڑائی (کہا بدی) کے طور پر نہین بلکہ غارتگری اور ڈکیتی کے طور پر حملہ کرین تو وے مستوجب ہلاکت جان اور ضبطی اسباب کے ہونگے لڑائی کہا بدی اوسکو کہتے ہین جو ایک سرکار سے دوسری سرکار کو کہہ کر ہو اور بلا اشتہار یا وقفیت کے آدمیون کو مار ڈالنا اور اونکا اسباب لے لینا غارتگری اور ڈکیتی متصور رہے —

دفعہ ۳ واضح رہے کہ دوستان عرب از راہ خشکی و تری ایک جھنڈا سرخ بحرف یا بلا حرف حسب خواہش اپنے کے لیجایا کرینگے اور اوس جھنڈے کا کنارہ سفید ہوگا اور طول مین سرخ اور سفید کنارہ حسب مندرجہ حاشیہ کے برابر ہوگا اور یہہ جھنڈا صرف دوستان عرب کا ہوگا اور سوائے انکے کوئی اوسکی استعمال نہین کریگا —

دفعہ ۴ وے قوم عرب کہ جنمین ملاپ ہے بہر نوع اپنی نسبت سابقاً مین قائم رہینگے سوائے اسکے کہ وے سرکار انگریز سے صلح رکھینگے اور ایک دوسرے سے لڑائی نہین کرینگے اور وہ جھنڈا صرف اسکی یادگاری کا نشان متصور رہے —

دفعہ ۵ دوستان عرب کی جملہ کشتیون پر ایک رجسٹر دستخطی اونکے سردار کا رہیگا اور اوس رجسٹر مین نام جہاز بتصریح ہوسکے طول اور عرض کے اور نیز اسکے کہ اوسمین کتنا کٹرا بوجھ لدتا ہے مندرج رہیگا اور نیز اونکے پاس ایک اور کاغذ موسومہ پورٹ کلیرنس دستخطی اونکے سردار کا رہیگا اور اوس کاغذ مین نام مالک و نام جھنڈا بتصریح تعداد مردمان و تعداد ہتھیار و مقام جہان سے وہ روانہ ہوے اور وقت روانگی لنگرگاہ جہان کو وہ جاویگی مندرج رہیگا اور ہر وقت ملنے کسی جہاز انگریزی یا جہاز دیگر کے وے دونو کاغذات مذکورہ کو یعنے رجسٹر اور کلیرنس کو پیش کرینگے —

دفعہ ۶ اگر دوستان عرب چاہین تو اونکو اختیار ہے کہ ایک ایلچی از جانب خود مع ہمراہیان ضروری کے واسطے کارروائی اونکے معاملات کے ساتھہ ریذیڈنسی کے ریذیڈنٹ انگریزی مقام خلیج فارس مین تعینات کرین علی ہذاالقیاس سرکار انگریزی بہی اگر چاہے تو اسیطرح پر کرے اور ایلچی مذکور کے بہی دستخط اونکے رجسٹر جہازون پر کہ جسمین طول وعرض اور وزن بار برداری کا مندرج ہے بشمول دستخط سردار کے ہوا کریگی اور دستخط ایلچی کے ہرسال ازسرنو ہوا کرینگے مخفی نرہے کہ تعیناتی اوس ایلچی کی بصرف اونکی سرکار کے ہوگی —

دفعہ ۷ اگر کوئی قوم ڈکیتی اور غارتگری سے باز نہ آویگی تو اوس صورت مین دوستان عرب حسب لیاقت اور روداد واقعات کے خلاف اونکے کاربند ہونگے اور اس امر کا بندوبست بروقت وقوع مین آنے ایسی غارتگری اور ڈکیتی کے باہم انگریزا ور دوستان عرب کے کیا جاویگا —

دفعہ ۸ واضح رہے کہ بعد لے لینے ہتہیار کے اشخاص کو مار ڈالنا کام ڈکیتی کا ہے نہ کہ لڑائی کہا جاویگا اور اگر کوئی قوم کسی شخص کو جو از قوم مسلمان یا اور کوئی ہو کہ جسنے اپنا ہتہیار دیدیا ہو بعد لے لینے ہتہیار کے مار ڈالے تو اوس قوم کی نسبت شکست کردینے صلح کا متصور ہوگا اور دوستان عرب بشرکت انگریزون کے خلاف اونکے کاربند ہونگے اور بفضل الہی لڑائی تاوقتیکہ شخص مجرم یا کہ جنکے حکم سے وہ جرم وقوع مین آیا ہو حوالہ نکردیے جاوین موقوف نہ ہوگی —

دفعہ ۹ واضح رہے کہ لیجانا غلامان اور عورت اور لڑکون کا کنارہ افریقہ سے یا اور کسی مقام سے اور روانہ کرنا اونکا جہازون مین غارتگری اور ڈکیتی ہے اور دوستان عرب اس قسم کی کوئی حرکت نہین کرینگے —

دفعہ ۱۰ جہازان دوستان عرب کے کہ جنپر جھنڈہ مذکورہ بالا ہو جملہ لنگرگاہان انگریزی اور اونکے دوستان مین جہان ممکن ہے داخل ہوا کرینگے اور وہان پر خرید وفروخت کیا کرینگے اور کاش کوئی اونپر حملہ کرے تو اوس صورت مین سرکار انگریزی اوسکی خبر لیگی —

دفعہ ۱۱ واضح رہے کہ شرائط بالا جملہ قوم اور اشخاص پر جو آیندہ کو اوسپر قائم رہینگے اوسیطرح پر عامل متصور ہونگی کہ جسطرح پر بہ نسبت اون لوگون کے کہ جو فی زمانہ ہین اونپر قائم ہے —

محررہ ۲۲ ربیع الاول سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۸ جنوری سنہ ۱۸۲۰ع بوقت دوپہر

مقام رسول خیمہ مین برت اسکی نقل ہوئی ۔

دستخط بوقت اجرا
(ل س)
ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل

دستخط حسن بن رحمان (ل س)
شیخ ہٹ اور فلنا وسابق شیخ رسول خیمہ

دستخط زارب بن احمد (ل س)
شیخ جورتل کرا

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی پی ٹامس کپتان ۰۱ لایٹ رگون اور مترجم

دستخط شد مقام رسول خیمہ بروز منگل بتاریخ ۲۵ ربیع الاول
سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۱ - جنوری سنہ ۱۸۲۰ع

دستخط شاہ بوئہ (ل س)
شیخ بوشابی کا

دستخط شد بمقام رسول خیمہ بوقت دوپہر بروز سشنبہ
بتاریخ ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۵ - جنوری
سنہ ۱۸۲۰ع

دستخط حسن بن علی (ل س)
شیخ زیاہ کا

واضح رہے کہ یہہ مہر کپتان ٹامس صاحب کی ہے کیونکہ
بوقت دستخط کے شیخ حسن بن علی کے پاس مہر نہین تھی

واضح رہے کہ نقل عہدنامہ عام کا جو ساتھ دوستان عرب کے قرار پایا مع دستخطہاے مثبتہ تاتاریخ
۱۵ - جنوری سنہ ۱۸۲۰ع کے بمہر و دستخط ہمارے دیے گئے ۔

دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل (ل س)

دستخط اے پی ٹامس کپتان ۱۷ لائٹ ڈرگون اور مترجم منظوری
گورنر جنرل کی باجلاس کونسل دوسری اپریل سنہ ۱۸۲۰ع کو ہوئی

دستخط از جانب محمد بن ہزا بن زال شیخ دبی نابالغ کے
۱۲ - ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۲۸ - جنوری سنہ ۱۸۲۰ع کے بروز جمعہ بمقام شارگہ کے ہوئی

العبد
سعید بن سیف چچا شیخ محمد کا　　(ل س)

دستخط بتاریخ ۱۹ ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۴ - جنوری سنہ ۱۸۲۰ع بمقام شارگہ بوقت دوپہر بروز جمعہ

العبد
سلطان بن سگر سردار شارگہ　　(ل س)

دستخط وکیل از جانب شیخہائے سلیمان بن احمد وعبداللہ بن احمد باختیار وکالت بتاریخ ۲۰ ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۵ - فروری سنہ ۱۸۲۰ع کے بمقام شارگہ کے ہوئی -

العبد
سید عبدالجلیل بن سید یاسین　　(ل س)

وکیل شیخ سلیمان بن احمد وشیخ عبداللہ بن احمد از خاندان خلیفہ شیخان بحرین -

سلیمان بن احمد از خاندان خلیفہ نے ۹ جمادی الاول سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۲۳ فروری سنہ ۱۸۲۰ع کے منظور کرکے دستخط کیا -　　(ل س)

عبداللہ بن احمد از خاندان خلیفہ بحرین نے ۹ جمادی الاول سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۲۳ فروری سنہ ۱۸۲۰ع کے مقام بحرین میں منظور کرکے دستخط کیا -　　(ل س)

۲۹ رجمادی الاول سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۵ - مارچ سنہ ۱۸۲۰ع کے بوقت دوپہر بروز بدھ بمقام فلیا کے دستخط کیا -

العبد
رشد بن حمید
سردار اجمن　　(ل س)

۲۹ - جمادی الاول سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۲۰ع کے بوقت دوپہر بروز بدھ بمقام فلیا کے دستخط کیا

العبد
عبد اللہ بن راشد
سردار ام لگیواین (ل س)

دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل (ل س)

نمبر ۶۶

مضمون اقرارنامہ کا کہ جو شیخ سلطان بن سگر نے
۲۲ محرم سنہ ۱۲۵۴ ہجری مطابق ۱۷ اپریل سنہ ۱۸۳۸ع
کو بمقام شارگہ مین قرار دیا حسب
ذیل ہے

درصورت اوسکے کہ جہاز ہمارا یا کسی رعایا ہماری کا آتا ہو کہ جسکا سوداگری غلامان مردمان اور عورات اور طفلان مین مصروف ہونیکا احتمال ہو تو ایسی صورتمین مین سلطان بن سگر شیخ قوم جواسمی کا اقرار کرتا ہون کہ سمندر مین جب کبھی اور جہان کہین کپتان انگریزی کو ملین اون جہازون کی روک کر تلاشی لیجاوے اور یہہ بھی اقرار کرتا ہون کہ اگر یہہ بات پایۂ ثبوت کو پونہچ جاوے کہ فی الواقع ہمراہیان اون جہازون نے غلامان سوداگری کو لادا ہے تو اونکو ہمراہیان جہاز سرکار انگریزی گرفتار کرکے ضبط کرلین ۔ (مہر سلطان بن سگر)

واضح رہے کہ اسی قسم کے اقرارنامجات ازجانب شیخ راشد بن حامد والی اجمن کے اور شیخ مکتوم بن بطی والی دبی کے اور شیخ خلیفہ بن شاہ بوت والی ابوتہالی کے جانب سے بھی قرار پائے ہین ۔

نمبر ۶۷

ترجمہ ایک اقرارنامہ کا جو شیخ سلطان بن سگر سردار
رسول خیمہ نے ۳ ۔ جولائی سنہ ۱۸۳۹ع کو بمقام
رسول خیمہ قرار دیا حسب
ذیل ہے

مین سلطان بن سگر شیخ قوم جواسمی کا اپنے کو ساتھہ سرکار انگریزی کے باقرارات ذیل کے پابند کرتا ہون

دفعہ ۱ جب کبھی ناخدا سرکاری کو کوئی جہاز ہمارا یا ہماری رعایا کا راس دل گادوستی جو جزیرہ سوکاترہ سے دو درجہ پر بسمت سمندر کے واقع ہے راس گوادل تک ملے اور اوسمین احتمال ہونے غلامان سوداگری کا ہو تو ناخدا مذکور کو اجازت بہ نسبت اس امر کے ہے کہ اون جہازون کو روک کر اونکی تلاشی لین —

دفعہ ۲ اور اگر عند التحقیقات کسی جہاز ہمارے یا ہماری رعایا کی نسبت مقام مذکورۂ بالا کے باہر غلامان مرد عورت یا لڑکون کا لیجانا واسطے فروخت کرنے کے ثابت ہو تو ناخدا سرکاری اوس جہاز کو پکڑ کر مع اوسکے اسباب کے ضبط کرلین مگر اوس حالت مین کہ بباعث تندی ہوا یا اور کسی بلاے ناگہانی کے مقام مذکورۂ بالا کے اوس پار وہ جہاز چلا گیا ہو تو اس صورت مین مستوجب گرفتاری کے نہوگا —

دفعہ ۳ جو کہ فروختگی مردمان یا عورات سن رسیدہ یا کم سن کی کہ جو حُرّ یعنے آزاد ہین خلاف دین اسلام کے ہے اور جو کہ قوم شمالی کا شمار حُرّ یعنے آزاد مین ہے اسلیے ہم سلطان بن سکر اتفاق بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ فروختگی مرد و عورت سن رسیدہ یا جوان از قوم شمالی کا بطور ڈکیتی کے متصور ہوگا اور تاریخ ہذا سے ۴ مہینے کے بعد جو رعایا ہماری ایسی جرم کی مرتکب ہوگی وہ مستوجب اوس سزا کے ہوگی کہ جو ڈاکوون کے لیے ہے —

مہر سلطان بن سکر

یادداشت

واضح رہے کہ ایک اقرارنامہ حسب مضمون بالا از جانب شیخ خلیفہ بن شاہ بوتہ کے بتاریخ یکم جولائی ۱۸۳۹ع اور شیخ مکتوم والی وبای اور شیخ عبداللہ بن راشد والی اہل گنواین کے بتاریخ دوسری ماہ مذکور کے قرار پایا —

نمبر ۶۸

ترجمہ اوس اقرارنامہ کا جو از جانب شیخ سلطان بن سکر

سردار رسول خیمہ اور شارگہ کے دربارہ اوٹھادینے

سوداگری غلامان افریقہ کے لنگرگاہ

اوسکی سے قرار پایا حسب ذیل ہے

جو کہ میجر ہیل صاحب رزیڈنٹ متعینۂ خلیج فارس نے ہمکو دربارہ اس امر کے لکھا ہے کہ باہم سرکار مسقط اور دیگر سرکار ہاسے اور سرکار انگریز کے چند اقرارنامجات دربارۂ امتناع روانگی غلامان سرحد افریقہ اور مقامات دیگر سے قرار پائے ہین اور نیز ہمکو بہ نسبت اس امر کے بہی خبر ہوئی ہے کہ واسطے تعمیل اقرارنامجات مذکورۂ بالا کے سرداران جنہ لنگرگاہ موقوعۂ سرحد عرب خلیج فارس کے اتفاق اور مشورت مطلوب ہے بنظر اِن مین شیخ سلطان بن سگر سردار قوم جواسمی کا بنظر مضبوط کرنے اسناد دوستی موقوعہ باہم اپنے اور سرکار انگریزی کے بہ نسبت اس امر کے اقرار کرتا ہون کہ مین کنارۂ افریقہ یا اور کسی مقام سے روانگی غلامان کی اوپر اپنے جہاز یا جہاز رعایا یا توابعین اپنے پر نہین ہونے دونگا اور یہہ امتناع پہلی محرم سنہ ۱۲۶۴ ہجری مطابق ۱۰ دسمبر سنہ ۱۸۴۷ء سے جاری ہوگا اور ہم اس امر مین بہی اپنی رضامندی ظاہر کرتے ہین کہ اگر کبہی جہاز انگریزی کو کسی ہمارے جہاز یا جہاز رعایا یا توابعین ہمارے کے نسبت احتمال ہونے غلامان حبشی کے ہو تو اوس صورت مین اوسکو روک کر تلاشی لین اور اگر یہہ ثبوت ہو کہ کسی جہاز نے عہدنامۂ ہذا کو عدول کیا ہے تو اوسکو گرفتار کرکے ضبط کرلین ۔

محررہ ۱۴ - جمادی الاول سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق ۳۰ اپریل سنہ ۱۸۴۷ء

دستخط شیخ سلطان بن سگر

(ل س)

شیخ مکتوم کے اقرارنامہ محررہ ۱۴ - جمادی الاول سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق ۳۰ اپریل سنہ ۱۸۴۷ء کے ہے

اقرارنامہ شیخ عبد العزیز محررہ ۱۵ - جمادی الاولی سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق یکم مئی سنہ ۱۸۴۷ء کے ہے

اقرارنامہ شیخ عبد اللہ بن راشد محررہ ۱۵ - جمادی الاول سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق یکم مئی سنہ ۱۸۴۷ء کے ہے ۔

اقرارنامہ شیخ سعید بن تہنون مورخہ ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق ۳ مئی سنہ ۱۸۴۷ء کے ہے

اقرارنامہ شیخ محمد بن خلیفہ کا محررہ ۲۲ - جمادی الاول سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق ۸ مئی سنہ ۱۸۴۷ء کے ہے

نمبر ۶۹

شرائط توقف جنگ دریائی جو واسطے دس برس کے

بدرمیانی رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس کے باہم سرداران

کنارہ سمندر عرب کے بتاریخ یکم جون ۱۸۳۵ء کے

قرار پائے حسب ذیل ہین

جو کہ ہم مہر کنندگان یعنے سلطان بن سگر سردار قوم جواسمی وخلیفہ بن شاہ بوند سردار قوم مناعر ومکتوم بن بطی سردار بوقلان وعبداللہ بن راشد سردار اہل گنواین وعبدالعزیز بن راشد سردار اجمن کو اون بدانجامیون کا کہ جو بباعث نکرنے دینے کارہائی درکے ہماری رعایا کو بلاخرخشہ اور روک ٹوک کے کہ جسکا باعث فساد باہمی ہے بہت صدمہ ہوتا ہے اور نیز اوس فائدۂ عام کو کہ جو توقف جنگ کے تعین ہونے کے باعث سے ہوگا بہتر معلوم ہوتا ہے نظر بران ہم آپس مین اتفاق کرکے شرائط ذیل پر پابند ہوتے ہین —

دفعہ ۱ یکم جون ۱۸۳۵ء مطابق ۲ - جمادی الاول ۱۲۵۱ ہجری سے لڑائی باہمی ہماری رعایا کی کنارۂ سمندر پر موقوف ہوجاویگی اور تاریخ مذکورہ بالا سے تا ماہ مئی ۱۸۳۵ء ایک توقف جنگ مستحکم تعین ہوگی کہ جس اثناء مین ہمارے چند مطالبہ باہمی کی تعمیل آپس مین ہوا کریگی —

دفعہ ۲ درحالیکہ ہماری کسی رعایا یا توابعین کے جانب سے بحق رعایا کسی فریق متعلق اقرارنامۂ ہذا کے سمندر مین کوئی حرکت ظلم کی وقوع مین آوے تو اوس صورت مین بشرط اطلاعیابی فوراً تدارک اوسکا کرینگے —

دفعہ ۳ درحالیکہ سمندر مین سی ہماری رعایا اور توابعین پر کوئی ظلم ہو تو اوس صورت مین ہم فوراً اوسکا عوض لینے کے لیے نہین مستعد ہونگے بلکہ رزیڈنٹ انگریزی متعینہ کو دریاے ڈور کو کہ جو تدبیر مناسب دربارہ حاصل کرنے تاوان نقصان موقوعہ کے لیے بشرط ثبوت کے کرینگے اطلاع دینگے —

دفعہ ۴ بعد اختتام ماہ مئی ۱۸۳۵ء کے ہم بفضل الٰہی کوشش خواہ دربارہ بڑھا دینے میعاد توقف لڑائی یا قائم کرنے ایک صلح دوامی کے کرینگے لیکن درصورتیکہ ہمارے مطالبہ کا تصفیہ حسب دلخواہ تا تاریخ مذکورۂ بالا آپس مین نہو سکے تو ہم پابند نسبت اس امر کی ہوتے ہین کہ تاریخ یا قریب تاریخ مذکورۂ بالا کی رزیڈنٹ انگریزی کو اپنے ارادہ سے نسبت شروع کرنے لڑائی بعد انقضاے میعاد

قرارداد دو سینے بعد ... تا ۱۹ مئی سنہ ۱۸۵۳ء کے مطلع کرینگے —

نمبر ۷

عہد و پیمان صلح دوام جو باہم سرداران کنارۂ عرب کے بحق خود و اونکے ورثا و جانشینان کے بباعث درمیانی رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس کے قرار پایا حسب ذیل ہے

جو کہ ہم مہر کنندگان شیخ سلطان بن صقر سردار رسول خیمہ و شیخ سعید بن طحنون سردار ابوظبی و شیخ سعید بن بٹی سردار دوبائی و شیخ حمید بن راشد سردار اجمن و شیخ عبد اللہ بن راشد سردار ام لگوین نے اون قواعد کا جو کئی برسون تک بوجہ توقف جنگ جو باہم ہمارے بدرمیانی رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس کے قائم ہو کر وقتاً فوقتاً آج تک از سر نو قائم ہوتا گیا تجربہ کیا اور نیز اون بد انجامیون کو جو سابق مین بہ نسبت نہ کرنے دینے کارروائی ڈر کا ہماری رعایا کو بلا روک ٹوک کہ جسکا باعث فساد و لڑائی باہمی کا تھا بخوبی ذہن نشین کیا اسلیے ہم کسان مذکورۂ بالا نے بحق خود اپنے ورثا او جانشینان کے ایک صلح دوامی آپس مین قائم کرنیکا ارادہ کر کے اتفاق بہ نسبت پابندی شرائط مذکور الذیل کے کرتے ہین —

دفعہ ۱ آج یعنے ۲۵ رجب سنہ ۱۲۶۹ ہجری مطابق ۴ مئی سنہ ۱۸۵۳ء سے آیندہ کو باہم ہماری رعایا اور توابعیون کے لڑائی سمندر مین منع کریگی اور باہم ہمارے اور ہمارے ورثا کے ہمیشہ کے لیے لڑائی موقوف رہیگی —

دفعہ ۲ خدانخواستہ کاش ہم مین سے کسیکی رعایا کسی فریق متعلق عہد و پیمان ہذا کے رعایا کے جان و مال پر ظلم کرے تو اوس صورت مین ہم فوراً مجرم کی سزادہی کرینگے اور بشرط اطلاع عیابی اوسکا خوب تدارک کرینگے —

دفعہ ۳ در حالیکہ از جانب کسی رعایا متعلق اقرارنامہ ہذا کے ہماری کسی رعایا یا توابعین پر کوئی کام ظلم کا کیا جاوے تو اوس صورت مین ہم فوراً اوسکا عوض لینے کو مستعد ہونگے بلکہ رزیڈنٹ انگریزی متعینہ سی ڈورکہ کہ جو دربارہ حاصل کرنے تاوان نقصان موقوعہ کے لیے بشرط ثبوت

تدبیرات مناسب کریگا مطلع کرینگے ــ
ہم بہ نسبت اس امر کے بھی اتفاق کرتے ہین کہ بہ نسبت تعمیل اور حفظ رکہنے صلح قرار دادہ حال کے
سرکار انگریزی کہ جو ہمیشہ دفعات مذکورہ بالا پر ملحوظ رہیگی نگران رہے اور خدا اسکے درمیان ہے

العبد
دستخط عبد اللہ بن راشد
سرداراہل گنواین

ل س

العبد
حمید بن راشد سردار
اجمن

ل س
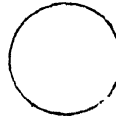
العبد
سعید بن بطی
سرداروبائی
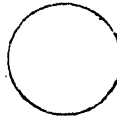
العبد
سعید بن بہنون
سردارمعیاس
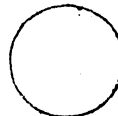
العبد
سلطان بن سکر
سردارجواسمی

واضح رہے کہ اقرارنامہ ہذا پر منظوری گورنر جنرل باجلاس کونسل کی بتاریخ ۲۴ اگست
سنہ ۱۸۵۳ء کے ہوئی ــ

نمبر ۱۲

ضمیمۂ دفعات کہ جو دربارۂ محافظت تار برقی و اسٹیشن اوسکی کے
روبرو لفٹننٹ کرنیل لیوس پیلی صاحب قائم مقام رزیڈنٹ خلیج
فارس کے قرار پا کر شامل بعہدنامۂ صلح قرار دادہ
۴ مئی سنہ ۱۸۵۳ء کے ہوئین حسب ذیل ہے

جو کہ ہم سردار جواسمی و سردار معیاس و سردار اہل گنواین و سردار اجمن نے بتاریخ ۲۵ رجب
سنہ ۱۲۶۹ ہجری مطابق ۴ مئی سنہ ۱۸۵۳ء کے ایک عہدنامہ صلح دریای دوام کے لیے قرار دیا ہے
کہ جسکے باعث سے ہمارے جہازون کی توقیر اور ہماری کار تجارت کی ترقی ہوئی ہے اور جو کہ

سرکار انگریزی بنظر زیادہ تر منفعت سوداگری اور صلح عام کے اکثر مقامات موقوعہ خلیج فارس مین
تاربرقی طیار کرہی ہے اسلیے ہم ازجانب خود اور اپنے ورثا اور جانشینان کے
یہ اقرار کرتے ہین کہ کارروائی تاربرقی مذکور مین جو ازجانب سرکار انگریزی اندر یا قریب ہمارے
ملک کے ہووے کسیطرح کی دست اندازی نہین کرینگے اور کاش خدانخواستہ کوئی ہماری
رعایا یا توابعین مین سے پنسبت تاربرقی مذکور یا اوسکے اسٹیشن یا اور کسی لوازمہ متعلق اوسکے
کے مرتکب ظلم یا خطا کا ہوگا تو بشرط اطلاعیابی فوراً مجرم کی سزادہی کرکے اوسکا خوب تدارک
کرینگے ۔
اور جوکہ تاربرقی مذکور واسطے فائدۂ عام کے مقصود ہے اسلیے ہماری رعایا اور توابعین کو بھی اجازت
واسطے بھیجنے خبر بذریعہ تاربرقی کے بشرط اوسے دین سکہ جو رعایاے انگریزی دیتے ہو
ہوگی ۔

بیان بحرین

واضح رہے کہ جزیرہ بحرین کا بباعث دولت دریاہونیکے واسطے حاکمان متفرق کہ جنہون نے
قریب اختتام آخر صدی دربارہ حکومت خلیج فارس کے کوشش کی بہت روزتک ایک
میدان لڑائی کا رہا سنہ ۱۷۹۹ء مین بعد اکثر تبدیلات حاکمان کے فرقہ اتوبی نے کہ جو ابتدا سے
اسپر باطاعت مسقط کی ایک مرتبہ اور بعد ازان مسلسل باطاعت وہابیان و ترکستان اور
فارس کے اور بالفعل بطور اراده کے قابض ہین فتح کیا ۔
سنہ ۱۸۲۰ء مین بعد اسکے کہ اوس فوج نے کہ جو خلیج فارس مین ڈاکوان سمندر پر چڑھ گئی تھی راس الخیمہ
کو فتح کیا دو سردارون نے یعنے عبد اللہ بن احمد اور سلیمان بن احمد جو اوسوقت حاکم بحرین کے
تھے ملکر ایک ضمیمہ اقرارنامہ نمبری ۲ پر دربارہ نہ فروخت ہونے دینے اون اشیاء کے
جزیرۂ بحرین مین جو بذریعہ غارتگری اور ڈکیتی کے ملین اور دربارہ رہا کردینے جملہ قیدیان
ہندوستانی کو جو اونکے قبضہ مین ہون دستخط کیا واضح رہے کہ یہہ سردار اقرارنامۂ عام نمبری
۰۶ مین بھی جو واسطے ملاپ خلیج فارس کے قائم ہوا تھا شریک نہ تھے سرداران بحرین بحر

عہدنامہ

عہدنامہ نمبری ۶۸ کہ جو ۱۸۴۷ء مین دربارہ بند کرنے سوداگری غلامان کے قائم ہوا تھا اوسکی اقرارنامہ
قرارداد مابعد ۱۸۶۱ء کے شریک نہین ہے اور واضح رہے کہ اقرارنامہ مذکورہ صدر پر محمد
بن خلیفہ نے بھی ۸ مئی ۱۸۴۷ء کو دستخط کیا تھا یہہ سردار سلیمان بن احمد کا کہ جسنے اقرارنامہ عام
پر ۱۸۲۰ء مین دستخط کیا تھا پوتہ تھا ۱۸۲۵ء مین سلیمان مرگیا اور اوسکا بیٹا خلیفہ کہ جو اوسکی
حکومت کے حصہ کا جانشین ہوا تھا ۱۸۳۴ء مین مرگیا کئی برسون تک محمد بن خلیفہ کو اوسکے
دادا کے بھائی عبداللہ بن احمد نے حکومت سے خارج کیا تھا مگر ۱۸۴۳ء مین وہ یعنی
محمد بن خلیفہ نہ صرف اپنی حکومت کے پانے مین کامیاب ہوا بلکہ اوسنے عبداللہ بن احمد
کو بحرین سے نکال دینے مین بھی کامیابی حاصل کی اور اسی نے یعنی عبداللہ بن احمد نے
ڈمام مین پناہ لیکر کئی چڑھائیان بلا کامیابی بمدد وہابیون اور سردار کویت کے دربارہ پھر حاصل
کرنے اپنی حکومت کے کین اور ۱۸۴۸ء مین مرگیا اوسکے بیٹے محمد بن عبداللہ نے فساد
کو قائم رکھا اوسکے سامان لڑائی اور ڈکیتیون نے خلیج کو اسقدر خطرہ مین ڈالا کہ ۱۸۵۹ء
مین وہ ایک دشمن عام گردانا جاکر بذریعہ فوج انگریزی بحر ڈمام سے نکال دیا گیا جلد بعد
اوسکے محمد بن خلیفہ بحرین نے کشتیان وہابیون سے خراج جبراً تحصیل کرنا اور اونکا مال
چھین لینا شروع کیا اور جب نسبت اس امر کے اوسکی چشم نمائی ہوئی تب ظاہرا اوسنے
پہلے فارس کی اور مابعد ترکستان کی اطاعت قبول کی ۔ واضح رہے کہ تدبیر سرکار
انگریزی کی کہ جو نسبت امن و آرام خلیج فارس کے نگران تھے دربارہ اس امر کے بھی کہ
جزیرہ بحرین آزاد متصور ہو اسلیے شروع ۱۸۶۱ء مین جب سردار بحرین نے اقرارنامہ
قرارداد کو توڑ کر لنگرگاہان وہابی کو پھر محاصرہ کر لیا تو اوسوقت رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس
نے اوسکو واسطے بازگردانسنے محاصرہ کے دبایا اور اوس سے ایک عہد وپیمان صلح
اور دوستی دوامی نمبری ۳۷ کا قائم کرنے اور اس امر کی پابندی چاہی کہ بشرط محفوظ رہنے
حرکات ظلم وغیرہ سے وہ لڑائی ڈکیتی اور سوداگری غلامان سے سمندر مین باز رہیگا اور
نیز یہہ کہ رعایا انگریزی رعایا بحرین کے ساتھ بشرط ادائے پانچ روپیہ سیکڑہ محصول
سوداگری کیا کرین ۔

نمبر ۲

ترجمہ اوس ضمیمہ عہدنامہ کا جو ساتھ شیخان بحرین کے قرار پایا حسب ذیل ہے

جملہ اشخاص کو واضح رہے کہ سید عبد الجلیل وکیل از جانب شیخ سلیمان بن احمد و شیخ عبد اللہ بن احمد نے روبرو جنرل سر ولیم گرانٹ کیر صاحب کے شرائط مندرجہ ذیل کو بحق کسان مذکورہ بالا کے قرار دیا ہے —

دفعہ ۱ اب سے آیندہ کو شیخ لوگ بحرین یا قصبہ جات متعلق اوسکے مین کوئی اسباب اوس قسم کا جو غارتگری اور ڈکیتی سے حاصل ہوا ہو نہین فروخت ہونے دینگے اور نہ اپنی رعایا کو کوئی چیز بدست اون اشخاص کے بیچنے دینگے جو کار ڈکیتی اور غارتگری کا کیا کرتے ہین اور جو شخص خلاف اسکے کریگا اوسکی جانب سے گویا ڈکیتی کا سرزد ہونا متصور ہوگا

دفعہ ۲ جملہ قیدیان ہندوستانی جو بقبضہ شیخون کے ہون رہا کردیے جاوینگے —

دفعہ ۳ شیخ سلیمان بن احمد اور شیخ عبد اللہ بن احمد شرائط عہدنامہ عام پر ساتھ دوستان عرب کے قائم ہونگے — محررہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۵ - فروری ۱۸۲۰ء بروز ہفتہ بمقام شرگ نقل اسکی تین پرت ہوئی —

دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل (ل س)

واضح رہے کہ دفعات مذکورہ بالا کو ہمنے باختیار وکالت از جانب شیخ ہاے مذکورہ بالا کے تسلیم کیا —

دستخط سید عبد الجلیل بن سید یاسل تباتبی —

نمبر ۳

شرائط اقرارنامہ دوستی جو باہم شیخ محمد بن خلیفہ حاکم آزاد بحرین از جانب خود و اپنے جانشینان کے اور کپتان فلیکس جونس متعینہ فوج

جہازی رزیڈنٹ سرکار انگریزی متعینہ خلیج فارس کے از جانب سرکار انگریزی قرار پایا حسب ذیل ہے

بلحاظ بد انتظامی قوم کہ جو باعث ظلم و بدعت دریا کے خلیج فارس مین ہوتا ہے ہم شیخ محمد بن خلیفہ حاکم آزاد بحرین از جانب خود اپنے ورثا وجانشینان کے روبرو سرداران اور بزرگان کے کہ سند ہذا کے گواہ ہین اس امر کا وعدہ کرتے ہین کہ سرکار انگریز کے ساتھ ایک دوستی ودوام قائم ہو تاکہ اوسکے ذریعہ سے ترقی تجارت وحفاظت ہر قسم کے لوگون کی کہ جو کنارہ سمندر پر جہاز پر آتے ہین یا ساکن اوسی مقام کے ہین ہو ۔

دفعہ ۱ واضح رہے کہ ہم جملہ عہد و پیمانجات واقرارنامجات کو کہ سابق مین باہم سرداران بحرین ومرکار انگریزی کے خواہ بذات خود یا بذریعہ درمیانی کسی ملازم کے اس خلیج مین قرار پائے ہین جاری اور مستحکم تسلیم کرتے ہین ۔

دفعہ ۲ ہم ہر قسم کے ظلم دریائی سے یعنے کرنے لڑائی ڈکیتی اور سوداگری غلامان از راہ سمندر کے باز آتے ہین تاوقتیکہ سرکار انگریز دربارہ حفظ رکھنے عملداری کے ظلم مثل مذکورہ بالا کے کہ جو از جانب سرداران اور اقوام خلیج ہذا کے ہو ہماری مدد کرے

دفعہ ۳ بشرط تعمیل شرائط مذکورہ کے ہم وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ جملہ ظلم و بدعت سے کہ جو سمندر مین ہوئی ہو یا اوسکی ہر خواہ ہمارے لوگ یا رعایا پر کیے جانیکا ارادہ ہو فوراً رزیڈنٹ انگریزی متعینہ خلیج فارس کو ذریعہ اپنے مقدمون کا سے مطلع کرینگے اور یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ بلا مرضی رزیڈنٹ یا افسر اعلی [illegible] بلا رضامندی سرکار انگریز کے سمندر مین از جانب بحرین یا بنام بحرین خود یا بذریعہ کسی قوابعین اپنے کے کوئی حرکت ظلم یا ایسے کسی شخص کا نکرینگے اور رزیڈنٹ انگریز وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ آیندہ کو تدبیر مناسب دربارہ حاصل کرنے تاوان واسطے نقصان کے کہ جسکا ہونا ثبوت ہو خواہ از راہ سمندر خاص بحرین پر یا کسی قصبہ متعلق اسکے بیچ خلیج ہذا مین یا تدبیر مناسب کرینگے [illegible] شیخ محمد بن خلیفہ کی مدد کرتا ہون کہ [illegible]

بحرین نے بہ نسبت جملہ جرائم دریائی کے کہ جو از روے عدل کے ہماری رعایا یا خود ہم پہ عائد ہو بخوبی تدارک کرونگا —

دفعہ ۴ - واضح رہے کہ ہر قسم رعایا انگریزی کو اختیار ہے کہ عملداری بحرین مین اپنا کار تجارت جاری کرتے رہین اور اونکے اجناس پر صرف پانچ روپیہ سیکڑہ محصول خواہ بذریعہ زرنقد یا جنس کے لیا جاویگا اور جب ایک مرتبہ یہہ محصول ادا ہو جایا کریگا تو اونہین اسباب پر درصورتیکہ وہ بحرین سے کسی اور مقام پر جاوین مطالبہ دوبارہ نہین کیا جاویگا اور قدر و منزلت رعایا و توابعین انگریزی کی اوسیطرح سے کیجاویگی جسطرح پر نہایت ضرر قوم کی رعایا و توابعین سے کیجاتی ہے اور جملہ جرائم جو از جانب اونکی یا بحق اونکے سرزد ہون منحصر بہ تصفیہ رزیڈنٹ انگریزی کے ہونگے بشرطیکہ تصفیہ اوسکا اجنٹ انگریزی متعینہ بحرین حسب دلخواہ نکر سکے علے الٰہذا القیاس رزیڈنٹ انگریزی بھی دربارہ خیریت رعایا بحرین کے کہ جو خلیج ہذا کے قوم دریائی عرب دوست سرکار انگریزی کے لنگرگاہ مین ہون پیروکار رہینگے —

دفعہ ۵ واضح رہے کہ دفعات ہذا دوستی کی تاریخ منظوری سرکار انگریزی سے جاری متصور ہونگے —

محررہ ۲۰ - ذیقعدہ ۱۲۷۷ھ ہجری مطابق ۳۱ مئی ۱۸۶۱ء

دستخط اور مہر فلیکس جونس

پولٹکل رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس
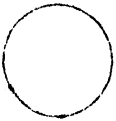
مہر شیخ محمد
حاکم بحرین

مہر شیخ علی
بن خلیفہ بھائی مذکور الصدر

مہر شیخ حمید بن محمد بہائی چچازاد شیخ محمد

مہر شیخ احمد بن مبارک بہائی چچازاد شیخ محمد

مہر شیخ خلیفہ بن محمد بہائی چچازاد شیخ محمد

بزرگان بحرین اور گواہ اقرارنامہ ہذا کے ہین

واضح رہے کہ ۹ اکتوبر سنہ ۱۸۶۱ء کو اسپر منظوری گورنر جنرل باجلاس کونسل کی ہوئی اور ۲۵ فروری سنہ ۱۸۶۲ء کو سرکار مینی نے منظور کیا۔

حصۂ دوم ختم شد

حصۂ سوم

بیان عہدپیمانجات واقرارنامجات واسناد کاجو بہ نسبت کنارۂ سمندر موقوعۂ عرب اور افریقہ کے قرار پائے

بیان عدن

واضح رہے کہ بعد نکال دیے جانے ترکون کے سنہ ۱۶۳۰ء مین بڑا جزو یمن عرب کا بدست امام سنا کے ہوگیا سنہ ۱۷۳۵ء مین امام سنا کو باشندۂ عرب نے بارہا قوم ابدالی لہج عدن اور دوسرے ضلعون سے نکال کر آزادی حاصل کی عدن اور لہج کہ جسکو ابدالی بہی کہتے ہین اور کئی مواضعات موقوعہ بجانب شمال عدن کو مع اونکے قرب وجوار کے قوم ابدالی نے فتح کرلیا ـــ

واضح رہے کہ پہلی آمد ورفت ساتھہ سرداران عدن کے سنہ ۱۷۹۹ء مین کہ جسوقت ایک فوج جہازی گریٹ برٹن سے مع کچھہ فوج ہندوستانی کے واسطے دخل کرنے جزیرۂ برم اور روکنے جملہ نوشت وخواند قوم فرانسیس مقیمہ مصر ساتھہ بحر ہند کے ازراہ لال سمندر کے بھیجی گئی تہی واقع ہوئی جزیرہ برم کا قابل فرودگی فوج کے نہین سنا اور سلطان لہج احمد بن عبدالکریم نے کچھہ روز تک فوج کو عدن مین رکھا اور ارادہ کیا کہ ایک دوستی قرار دیکر عدن کو ہمیشہ کے لیے دیدین مگر یہہ عطیہ قبول نہین ہوا سنہ ۱۸۰۲ء مین اڈمیرل سر ہوم پوفم صاحب نے کہ جسکو ہدایت درباب قائم کرنے ملکی اور تجارتی دوستی ساتھہ سرداران براے عرب لال سمندر کے ہوئی تہی ایک اقرارنامہ ملکی وتجارتی نمبری ۴۔ قرار دیا ـــ

واضح رہے کہ اوسوقت سے تا سنہ ۱۸۳۷ء یعنے جب غارتگری اور بدسلوکی بحق جہاز انگریزی مقیمہ کنارۂ عدن پر توجہ کی گئی تہوڑا بلکہ کچھہ واسطہ ساتھہ عدن کے نہین رہا منجملہ اونکے غارتگری وغیرہ دولت کے کہ جسکے ملازمان کو کیت مارہ اور بہت حیوان پن سے اونکے ساتھہ پیش آئے قابل یاد رکہنے کے ہے اور کپتان ہین صاحب کو کہ اوسوقت مشغول بہ پیمایش کنارۂ عرب کے تہے ہدایت واسطے کرنے مطالبہ رضامندی کے ہوئی۔ اور اسی وقت

اوسکو ہدایت دربارہ کرنے کوشش واسطے خرید لینے عدن کو بغرض جمع کرنے وہان کویلہ واسطے دہوان کش جو مابین ہندوستان اور لال سمندر کے آیا جایا کرتے ہین ہوئی سلطان محسن کہ جو اپنے چچا سلطان احمد کا جانشین ہوا تھا پہلی شرکت غارتگری سے محض منکر ہوا لیکن جب اوسنے کمشنر انگریز کو اپنے مطالبہ مین مستحکم پایا تو اخیر کو جزو اسباب مغرورقہ کو دینا قبول کیا اور مابقی کے لیے تاوان دیا بعد ازان ایک مسودۂ اقرارنامہ دربارہ چھوڑ دینے عدن کے سلطان کے سامنے پیش کیا گیا کہ جسپر زبانی اوسنے اپنی رضامندی بیان کرکے وعدہ کرنے قبول اوسکے کا بعد مشورہ ساتھ اپنے سرداران کے کیا — واضح رہے کہ مسودۂ ہذا مین تعداد وکہ جو عدن کے لیے دیا جاتا مندرج نہین تھا مگر بعد اوسکے یہہ تصفیہ پایا کہ آٹھہ ہزار سات سو کردن سالانہ دیا جاوے بتاریخ ۲۲۔جنوری ۱۸۳۸ء کو سلطان محسن نے ایک خط مہری اپنا ✱ بوعدہ سپرد کر دینے عدن کو بعد دو مہینے کے بشرطیکہ بعد اس واگذاشتگی کے یہی افسران سلطان جو اوسکی رعایا پر عدن مین اب ہین قائم رہین بھیجا مگر نسبت قائم رکھنے اختیار سلطان کے اجنٹ انگریزی نے عذر کیا اسپر سلطان نے جواب دیا کہ اگر تمکو اون شرائط پر کہ جو ہمارے خط مرقومہ ۲۲ جنوری ۱۸۳۸ء مین مندرج ہین منظور ہون تو خیر ورنہ ہماری چٹھی واپس کردو غرضکہ یہہ سوال وجواب درپیش تھا کہ اس عرصہ مین احمد بیٹا سلطان نے اجنٹ کو گرفتار کرکے اوسکے کاغذات چھین لینے کی بندش کی چنانچہ واپسی مال مسروقہ سے جو در دولت سے لوٹ لیا گیا تھا انکار کیا اسلیے سامان واسطے زیر کرنے سلطان کے شروع کیا گیا ۱۹۔جنوری ۱۸۳۹ء کو عدن کو غبارہ چلا کر لے لیا اور سلطان مع اپنے

✱ واضح رہے کہ اوس کتاب عہدنامہ کے صفحہ ۲۸۲ و ۲۸۳ مین کہ جسکو مستر ہیوجس ٹامس صاحب نے حسب الحکم گورنمنٹ بمبئی کے ۱۸۵۱ء مین مرتب کیا انتخاب ایک خط مرسلہ سلطان لحج محررہ ۲۳۔جنوری ۱۸۳۸ء کا مشعر اختتام انتقال عدن کا بہ تحت حکومت انگریزی کے مندرج ہے اور حالات حسب بیان مندرجہ کے ہین یعنے خط مذکور مین سلطان نے یہہ تحریر کیا تھا کہ اگر اوسکا اختیار عدن مین نہین رہیگا تو اقرارنامہ باطل متصور ہوگا اور واقعات مابعد کے باعث سے یہہ امر پایۂ اختتام کو نہین پہونچا مخفی نرہے کہ حق سرکار انگریزی کا عدن پر بباعث فتح کے متصور ہے نہ کہ بباعث خرید کے

خاندان سے لیج کو بہاگ گیا دوسری فروری سنہ الیہ کو سلطان سے کے نام سے اوسکے داماد نے کہ اقرارنامہ صلح نمبری ۵، قائم کیا اور ۱۸۔ جون کو سلطان نے خود ایک دستاویز نمبری ۶، پر دستخط کیا کہ جس اقرارنامہ مین باہم سرکار انگریز کے کہ جنہون نے اوسکو اور اوسکے ورثا کو ساڑہے چھہ ہزار روپیہ سکہ جرمنی اور زر دینے وثیقہ کہ جو از جانب سلطان فوڈہلی باقی حلوشانے اور قوم امیر کو ملتا تہا قبول کیا دوستی اور صلح قائم رکہنے کا اقرار کیا مگر بباعث اسکے کہ سلطان محسن نے نومبر سنہ ۱۸۳۹ع مین ایک حملہ عدم کامیاب دربارہ واپس لینے عدن کے کیا دوستی قرارداده ٹوٹ گئی اسلیے دینا زر مذکورۂ بالا کابہی بند ہوگیا اور واضح رہے کہ دوسرا حملہ بہی جو مئی سنہ ۱۸۴۰ع مین ہوا عدم کامیاب تھا اور تیسرے حملہ نے کہ جو ماہ جولائی سنہ الیہ مین ہوا گویا عرب والون کو چند روز کے لیے بالکل دل شکستہ کردیا سنہ ۱۸۴۳ع مین سلطان محسن نے عدن مین آکر درخواست صلح کی کی چنانچہ ۱۱۔ فروری سنہ ۱۸۴۴ع کو ایک اقرارنامہ نمبری ۷، کہ جسکو سرکار انگریز نے باہم پولٹیکل اجنٹ اور سلطان کے ایک قول وقرار رسمی گردانا نہ کہ ایک عہد وپیمان منظورشده گردانا جانا متصور کیا قرار پایا ماہ فروری سنہ ۱۸۴۴ع کو حالہ ۵۴۱ روپیہ ماہواری وثیقہ سلطان کو دیا جانا مع بقایا ایک سال گذشتہ کے پہر قائم ہوا اور قبل از دینے زر مذکورۂ بالا کے سلطان سے ایک دوسرا اقرارنامہ نمبری ۸، دربارہ پابند رہنے بایمانداری اوپر شرائط مندرجہ اقرارنامجات اوسکے کے قرار پایا —

۳۰ نومبر سنہ ۱۸۴۷ع کو سلطان محسن سردار قوم ابدالی کا مرگیا اور اوسکا بیٹا احمد اوسکا جانشین ہوا ۱۸۔ جنوری سنہ ۱۸۴۹ع کو احمد مرگیا اور بہائی اوسکا علی محسن اوسکا جانشین ہوا چندے بعد اوسکے جانشینی کے ایک اقرارنامہ نمبری ۹، دربارہ دوستی ملاپ اور سوداگری کے کہ جو اوسکے پیشین کے ساتھہ سابق مین درپیش تھے قرار پایا واضح رہے کہ منجملہ مضمونہاے دیگر عہدنامہ ہذا کے ایک شرط بہ نسبت بحالی وثیقہ ماہواری کے کہ جو بباعث شرکت ہونے سلطان محسن کے اوس حملہ مین کہ عدن پر ماہ اگست سنہ ۱۸۴۶ع کے ہوا تھا بند ہوگیا تھا قائم کی گئی تھی ۷،۱۔ اپریل سنہ ۱۸۶۳ع کو علی محسن سلطان لیج کا مرگیا اور حکومت مین اوسکے جانشینی کرنیکے لیے بزرگان اور قومون نے اوسکے بیٹے فوڈہل علی محسن کو منتخب کیا اور وثیقہ

جو اوسکے باپ کو ملتا تہا اوسپر بحال رہا

واضح رہے کہ سلطانان لحج اون قوم قرب و جوار کو کہ جنکے ملک مین ہوکر کارروائی تجارت کی ہوتی تہی سالانہ زر نقد دیا کرتی تہے اور اس وادی کو انگریزون نے بشرط رہنے سرداران کے ساتہہ دوستی و ملاپ کے قائم رکہا واضح رہے کہ بباعث بدچلنی علی محسن کے کہ جسکے ذریعہ سے اجنٹ نے پہلے ارادہ کرنے معاملات ساتہہ قوم عرب ساکن عدن کے کیا تہا اقوام قرب جوار کئی برسون تک عہدہ داران انگریز وغیرہ سے متواتر فساد کیا کرتے رہے کہ جسکو سلطان نہ روک سکا اور نہ تنبیہ کر سکا فی الواقع بباعث اوسکی قصد دربارہ پورا کرنے مطالبہ کہ جو سرکار انگریز نے واسطے ان ظلمون کے اوس سے کیا تہا اوسکے رقیبان فرقہ فوڈہلی کہ جنہون نے چند قاتلون کو پناہ دیکر بہ نسبت اوٹہانے چند فرقہ قرب جوار کو بمخالفت سرکار انگریز کے پیرو کار تہے مخالف ہوئے — واضح رہے کہ قوم فوڈہلی کہ جنکے ساتہ بعد لے لینے عدن کے ایک اقرارنامہ نمبری ۸۰ قرار پایا یکے از قوم نہایت زورآور اور دلیر قریب عدن کے ہین اونکی عملداری عدن کے پورب جانب سرحد پر واقع ہے غرضکہ تاوقتیکہ سردار فوڈہلی اوس مجرم کو کہ جسنے اوسکے ساتہ پناہ لیا تہا نکال ندی وثیقہ بند ہوگیا چنانچہ اوسنے ایسا کیا یعنے اوسکو نکال دیا اور بعد بحالی وثیقہ کی اوسنے بخوشی ایک اقرارنامہ نمبری ۸۱ پہر دربارہ محافظت سڑک جو عدن سے اوسکی ملک مین ہوکر آئی تہی دستخط کیا —

مخفی نرہے کہ سلطان لحج کی کمزوری نے کہ جو بہ نسبت انسداد جرم یا سزا دہی مجرم کے ظہور مین آئی پہلی تدبیر کو کہ جو دربارہ معاملات قوم کے ٹہرائی گئی تہی تبدیل کر دیا یعنے بعوض اسکے کہ معاملات فرقہ کا ساتہہ سرکار انگریز کے معرفت سلطان لحج کے ہوا کرے یہ قرار پایا بنفسہ ساتہ سرداران کے نوشت خواند شروع ہوئی —

واضح رہے کہ فرقہ اکرابی کہ جنہون نے بزیر حکومت شیخ مہدی کے عبدالکریم والی لحج کی اطاعت سے منحرف ہوکر آزادی اختیار کی تہی یکے از شاخ فرقہ ابدالی کے ہین اور اونکی جائے سکونت بیر احمد اور لنگرگاہ عدن خورد ہی بعد فتح عدن کی ایک اقرارنامہ نمبری ۸۲ اونکے ساتہ قرار پایا اور ۱۸۵۷ع مین سردار قوم اکرابی نے بذریعہ اقرارنامہ نمبری ۸۳ کے اسی صلح اور

خیرخواہی کو زندہ کیا اور ۱۸۶۳ء مین ایک اقرار نامہ نمبری ۴۸ کہ جسمین بشرط دینے فوراً تین ہزار

سکہ ڈالر کہ (جو دو روپیہ کا ایک روپیہ ہوتا ہے) اور تیئس ڈالر ماہواری کے اونہون نے

بنسبت اس امر کے اقرار کیا کہ سواے سرکار انگریزی کے اور کسی سے کوئی جزو جزیرہ عدن

خرد کا رہن یا بیع نکرینگے ساتھہ اوسکے یعنے سردار اکرابی کے قرار پایا —

واضح رہے کہ اس فرقہ کا قبضہ کنارہ سمندر پر جانب عرب کے قریب ۵۰ میل اور قریب

۲۰۰ میل کے خشکی مین ہے اور یہہ فرقہ دو حصون پر منقسم ہے ایک موسومہ اولاسکے فہلازی

اور دوسرا شیبی کے ہین اور دونو ماتحت اپنے اپنے سردار آزاد کے ہین ۱۸۶۸ء مین

ایک اقرار نامہ نمبری ۵۰ دربارۂ امتناع سوداگری غلامان کے ساتھہ اونکے قرار پایا ہے

واضح رہے کہ بعد فتح عدن کے پولیٹکل اجنٹ کے بڑی کوشش بنسبت قائم کرنے

واسطہ دوستی کا ساتھہ قوم عرب ساکن قرب وجوار کے رہی اور منجملہ اونکے اکثرون کے

ساتھہ یعنے قوم ہوشابی اور قوم یافائی اور قوم صبیحی اور دیگرون کے اقرار نامجات از نمبر ۵۶

تا ۹۳ قرار پائی —

فہرست سرداران عدن کے جو سرکار انگریزی سے

وثیقہ پاتے ہین حسب ذیل ہے

نام	تعداد وثیقہ سالانہ
سلطان احمد بن عبد اللہ فوڈہلی از قوم فوڈہلی	[illegible] ۱۵
سلطان فوڈہلی علی محسن والی لیج قوم ابدالی	[illegible] ۱۵
شیخ عبد اللہ بہادر مہدی سردار اکرابی	[illegible] ۱۵
سلطان عبید بن یحیی فرقہ ہوشابی	[illegible] ۶ ر ۲ پائی
شیخ صالح فرقہ علوی	[illegible] ۱۱ پائی
سلطان محمد سید قوم امیہ	[illegible] ۱۱ پائی
سلطان علی گلاب قوم یفعی	[illegible] ۱۱ پائی
شیخ دو عد بن ثامن	[illegible] پائی
شیخ عبد اللہ کاکی فرقہ بیبی	[illegible] پائی

نمبر ۴۷

جو کہ عالی القاب موسٹ نوبل مارکیس ویلی صاحب نائٹ آف موسٹ السٹریس آرڈر آف سینٹ پاٹرک پریوی کونسل بادشاہ اور پر جملہ مملکت انگریزی موقوعہ ہندوستان نے ارادہ قائم کرنے ایک عہد و پیمان دوستی اور تجارت کا ساتھ سلطان احمد عبد الکریم سلطان عدن اور اوسکے علاقہ کے کیا ہے اسلیے از جانب اپنے سرہوم پوفن صاحب نائٹ موسٹ ساورن آرڈر آف سینٹ جان آف جروسلم اور ایلچی متعینہ عرب کو تعینات کیا اور سلطان موصوف نے احمد بن شہزادہ عدن کو از جانب اپنے تعینات کیا ہے چنانچہ ہر دو کسان متعینہ نے ملکر واسطے فائدہ باہمی ہر دو فریق کے بشرط منظوری عالی القاب موسٹ نوبل گورنر جنرل ہند کے دفعات ذیل پر اتفاق کیا —

دفعہ ۱ باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی یا اون رعایا انگریزی کے کہ جنھین گورنر جنرل ہند مجاز کرین اور رعایا سلطان احمد عبد الکریم کی ملاپ سوداگری کا رہیگا —

دفعہ ۲ سلطان بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ لنگرگاہان عدن مین جو اشیائے محمولہ جہازان انگریزی کے آیا کرینگے اور اون پر سوائے دو روپیہ سیکڑہ کے مطابق بیجک اجناس اور کسیطرح کا محصول مثل چونگی وزن کرائی وغیرہ کے سلطان یا کوئی توابعین اونکا نہین لینگے اور یہہ شرط واسطے مدت دش برس تک کے ہے —

دفعہ ۳ بعد انقضائے دش برس کے محصول تین روپیہ سیکڑہ معین ہوگا اور اوس شرح کو سلطان اور اوسکے ورثا یا جانشینان کبھی ایزاد نکرینگے سلطان بھی وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ از روے شرط مذکورہ بالا کوئی محصول دیگر مثلاً وزن کرائی یا چونگی وغیرہ نہین تعین کرینگے —

دفعہ ۴ واضح رہے کہ محصول اون اشیا پر بھی کہ جو عملداری سلطان یا ملک قرب و جوار اونکے کے پیداوار ہین اور عدن سے روانہ ہوتے ہین اوسی شرح سے یعنے پہلے دش برس تک بشرح دو سیکڑہ اور ہمیشہ بعد اوسکے بشرح تین سیکڑہ کے لیا جاویگا اور از جانب

سلطان یا کسی توابعین اونکے سے اون اشیائ پر اور کسیطرح کا مطالبہ نہین کیا جایگا

دفعہ ۵ اون اشیاء پر کہ جو پیداوار افریقہ والی سینیا یا اور کسی ملک کے جو بہ قبضہ سلطان کے نہو ہین کہ جسکو انریبل کمپنی یا کوئی رعایا انگریزی قصبہ یا لنگرگاہ عدن مین خرید کرے کچھ محصول نہین لیا جاویگا اور جوکہ بروقت اوترنے سے کے اون اشیاء کو نسبت ایک مرتبہ پہلی محصول کا وصول ہو جانا متصور ہے اسلیے سلطان بہ نسبت اس امر کے اتفاق کرتے ہین کہ اونسے دوبارہ محصول نلیا جاوے —

دفعہ ۶ وسے رعایا انگریزی کہ جو لنگرگاہان عدن مین کاروبار کرتے ہین مجاز کرنے بندوبست اپنے کاروبار کا بطور خود رہینگے اور وسے بہ نسبت سپرد کرنے اپنے کاروبار باہتمام کسی شخص دیگر کے مجبور نکیے جاوینگے اور نہ اون پر بہ نسبت مصروف کرنے کسی دلال یا مترجم کے تا وقتیکہ وہ اوسمین راضی ہون جبر کیا جاویگا اور دلال یا مترجم وہ حسب پسند اپنے بلا شرط منظوری یا حکومت سلطان کے رکھین گے —

دفعہ ۷ واضح رہے کہ رعایا انگریز مجاز اس امر کی ہوگی کہ بلا کسیطرح کے دست اندازی بحالت بیماری و تندرستی کے جسکو چاہین اپنا اسباب سپرد کر دیوین اور کاش کوئی شخص از قوم انگریز بلا تحریر وراثت نامہ کے دفعتہ مرجاوے تو اوسصورت مین اوسکی جملہ جائداد بعد ادائے واجبی زرقرضہ یا فتنی رعایا سلطان کے بحوالہ رزیڈنٹ انگریزی کی بنظر بھیجے جانے اوسکے کے پاس سوپریم گورنمنٹ یا اور کسی پریسیڈنسی کے واسطے فائدہ اوسکے خاندان اور وارث کے کی جاویگی —

دفعہ ۸ باین نظر کہ آیندہ کو بہ نسبت کسی شخص کے کہ جو متدعوی بناہ جھنڈا انگریزی کا ہو خواہ وہ از قوم یورپ یا ہندوستانی کے ہو کچھہ حجت واقع نہو تمام رعایا انگریزی ساکن عدن کی ایک فہرست رکھی جاینگی اور ہر شخص کا نام کہ جو کسی پریسیڈنسی ہندوستان کا سارٹیفکیٹ حاصل کیے ہوگا از روے سارٹیفکٹ کے عدن مین مندرج رجسٹر موجودہ دفتر قاضی اور دفتر رزیڈنٹ انگریزی مین کیا جاویگا اور جو شخص کہ دوبارہ درج کروانے اپنا نام رجسٹر مذکور کے تغافلی کریگا وہ مستحق فوائد مندرجہ دفعہ ۷ کا نہوگا —

دفعہ ۹ واضح رہے کہ فوائد دفعہ ۸ بہ نسبت جملہ سوداگران و رعایاے انگریزی و ملازمان جملہ جہازان پر جو بنیچے جھنڈی سرکار انگریزی کے چلتے ہون بشرط ملنے ایک سارٹیفکٹ کمانیر اوس جہاز سے کہ جنسے وہ تعلق رکھتی تھی بوقت تحریر وراثت نامہ یا مرجانے بلا وراثت نامہ کے حاوی ہونگے۔

دفعہ ۱۰ سلطان از جانب خود اپنے ورثا و جانشینان کے وعدہ کرتے ہین کہ دربارہ وصول کرنے قرضہ کہ جو یافتنی رعایا انگریز کسی رعایا اوسکے کے ذمہ ہو ہر طرح کی مدد دینگے اور تین مہینے بعد اسکے کہ کسی رعایا انگریز نے اپنے دعوے کو قاضی کے پاس واسطے ثبوت قرضہ اور اوسکی مدد کی بھیجا ہو کہ جس عرصہ مین اگر زر متدعویہ ادا نہوا ہو تو قاضی مجاز اس امر کے ہونگے کہ واسطے ادا اسے زر قرضہ یافتنی سائل کے جایداد شخص مقروض کی قرق کر کے فروخت کر ڈالین اور کاشش شخص مقروض کے پاس کہ جسپر رعایا سرکار انگریزی کا قرضہ آتا ہو کوئی جایداد نہو تو اوس صورت مین تا ہونے کوئی تصفیہ حسب دلخواہ سرکار انگریزی کے قاضی اوس شخص کو حوالات مین رکھے گا۔

دفعہ ۱۱ درصورتیکہ کوئی قضیہ باہم رعایا انگریزی مندرجہ رجسٹر کے واقع ہو تو اوس قسم کا مقدمہ پاس رزیڈنٹ انگریزی کے بھیج دیا جاویگا اور رزیڈنٹ مذکور اونکا فیصلہ حسب منشار قانون اپنے ملک کے کرینگے۔ اور واضح رہے کہ تعداد جرمانہ کی دو ہزار ڈالر سے زیادہ نہوگی اور بشرط زیادہ کے وہ مقدمہ قابل اپیل بحکمہ پریزیڈنسی ہاے متفرق ہندوستان کے ہوگا اور درحالیکہ کوئی فریق دینے زر جرمانہ سے انکار کرے تو اوس صورت مین سلطان حسب درخواست رزیڈنٹ کے قاضی کو مجاز قید کرنے اوس فریق کے کرینگے اور منشار جاری ہونے دفعہ ہذا کا یہہ ہے کہ باہم رعایا قوم انگریزی مندرجہ رجسٹر اور رعایا سلطان کے ہمواری اور میل رہے۔

دفعہ ۱۲ واضح رہے کہ انفصال جملہ قضیات موقوعہ باہم رعایاے سلطان و رعایاے قوم انگریز کے از روے قانون ملک کے ہوا کریگا۔

دفعہ ۱۳ سلطان بلحاظ ڈالر کے ایک ٹکڑا اراضی کا موقوعہ بجانب غرب قصبہ تعدادی گز لمباد گز چوڑا قوم انگریز کو دینگے کہ جس اراضی پر کمپنی موصوف کوئی مکان

یا عمارت ہو اگر اوسکی احاطہ بندی یا جو مناسب سمجھین اوسپر بناوین اور سلطان بنسبت اس بات کے وعدہ کرتے ہین کہ کمپنی موصوف کے احاطہ کے سامنے بفاصلہ بیس گز تک اور ہر دو جانب بفاصلہ ۵ گز تک کوئی عمارت نہین بننے دیوینگے —

دفعہ ۱۴ قوم انگریزی پر کسیطرح کی اہانت نہین کیجاویگی اور وے مجاز اس امر کے ہونگے کہ بلا روک ٹوک جس جانب یا پہاٹک کو چاہین آیا جایا کرین اور جس سواری پر چاہین خواہ گھوڑا یا گدہا یا خچر یا اور کسی جانور پر کہ جسپر وہ مناسب سمجھین سوار ہوا کرین —

دفعہ ۱۵ اگر کوئی سپاہی یا رعایا انگریز جو از قوم مسلمان نہین ہے بھاگ کر پاس قاضی یا اور کسی عہدہ دار گورنمنٹ کے جاوے اور مذہب اسلام کا قبول کرنے کی خواہش ظاہر کرے تو اسصورتمین قاضی رزیڈنٹ کو اس امر سے مطلع کرینگے تاکہ اوس شخص کا رعایا انگریز کا دعوے کرین اور اگر بعد اطلاعیابی از جانب قاضی یا اور کسی عہدہ دار کے رزیڈنٹ انگریزی اندر تین روز کے دعوے نکرے تو اوس صورت مین قاضی کو اختیار ہے کہ اوس شخص کے ساتھہ کہ جو اپنے ملک سے بھاگ آیا ہو جسطرح چاہین پیش آوین —

دفعہ ۱۶ سلطان ایک ٹکڑا اراضی واسطے قبرستان کے کہ جسمین جملہ انگریز جو ملک سلطان مین مرین دفن کیے جاوینگے اور سوا اون شخصون کے کہ جو قبرستان کی طیاری مین مدد دینگے اور کوئی شخص دفن نہین کیا جاویگا —

دفعہ ۱۷ واضح رہے کہ سوا دفعات مذکورہ بالا کے اور دفعات بھی کہ جسکو ہر دو فریق پسند کرکے اتفاق کرین عہد و پیمان ہذا مین بعد ازین شامل کیا جاسکتا ہے اور ایلچی سرکار انگریز بھی دربارہ لیجانے کسی اور پیغام کے از جانب سلطان پاس گورنر جنرل کے یا کروانے کوئی قول و قرار دربارہ خرید کرنے کافی یا اور کوئی اشیاے انگریزی بقیمت قرار دادہ باہمی کے موجود ہے دفعات عہدنامہ مذکورہ بالا کے پڑہے گئے اور وکلاے فریقین اور سلطان نے مضمون اونکے کو خوب سمجھا چنانچہ سلطان نے اپنے مہر اور دستخط نقل عربی پر اور ایلچی انگریزی نے نقل انگریزی پر آج بتاریخ ۶ ستمبر ۱۸۰۲ء کو بمقام عدن اوپر جہاز سرکاری موسومہ ... کے کیا —

دستخط ہوم پونم

نمبر ۵۷

نقل اوس عہدنامہ دوستی کی کہ جو باہم قوم ابدالیون اور انگریز کے کہ جسپر سلطان احمد حسین کے کارندہ معتمد اور داماد نے دستخط کیا حسب ذیل ہے —

ہم بقسم اپنے سر کے خدا کے سامنے کمانیر ہین صاحب سے بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ آج سے باہم انگریز اور ابدالی کی آیندہ کو دوستی صلح اور ہر طرح کی بہتری قائم رہیگی اور ہم وعدہ کرتے ہین کہ کوئی حرکت بیجا یا کسیطرح کی ذلت نہین ہوگی بلکہ صلح رہیگی علی ہذا القیاس سرکار انگریزی بھی یہی وعدہ کرتی ہے سلطان احمد حسین و دیگر سلطان ہاے اندرونی بھی اتفاق اسپر کرتے ہین اور ہم اوسکے ذمہ دار ہین اور جملہ اشخاص قصبہ جات اندرونی کو بھی ہم کسیکے ساتھ دست اندازی کرنے سے اوسیطرح پر باز رکھینگے کہ جسطرح پر سلطان احمد حسین نے جسوقت قابض عدن کا تھا کیا تھا — واضح رہے کہ یہ اقرار باہم ہمارے اور کمانیر ہین صاحب متعینہ از جانب سرکار انگریزی کے ہوا ہے اور ہم بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ مرضی الہی ہم عبارت تحریر شدہ سے زیادہ کرینگے اور بعوض اسکے کمانیر ہین صاحب کی ہم سابق سے زیادہ توقیر چاہتے ہین —

دستخط سید احمد حسین دست

دستخط حسین کیتیف

ایس بی ہنس

۱۷ - ذیقعدہ مطابق ۲ - فروری سنہ ۱۸۳۹ع

نقل اوس عہد و پیمان کی جو باہم سلطان احمد حسین اور اوسکے لڑکے اور سرکار انگریزی کی معرفت اوسکے کارندہ کے قرار پایا تھا حسب ذیل ہے

واضح رہے کہ عہد و پیمان ہوا باہم سید محمد حسین اور حسن کاتف کے از جانب سلطان لحیج کے اور کمانیر ہین صاحب اجنٹ سرکار انگریزی کے قرار پایا ہے —

حسب وعدہ اور زبان سلطان محمد حسین کے ہین وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتا ہون کہ سڑک پر کسیطرح کی روک ٹوک اور تولت نہین واقع ہوگی اور نہ باہم انگریزاور ہماری رعایا کے کسیطرح کی زاحمت اور خرخشہ واقع ہونے پاویگا بلکہ ہمیشہ صلح وآرام رہیگا اور ہم یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ باہم ہمارے اور تمہارے رعایا کے کسیطرح کا نفاق یا ظلم نہوگا اور انگریز لوگ بھی اتفاق بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ ہمیشہ صلح رہا کریگی اور سوداگر بھی اپنے کار تجارت مین بلا روک ٹوک مصروف رہینگے —

دستخط سید محمد حسین بن وسٹ

دستخط حسین بن عبد اللہ کالف

یس لی ہنس

گواہ شد	گواہ شد
حاجی محمد حسین	راشد عبد اللہ
گواہ شد	گواہ شد
حاجی جعفر	ساہ معانتی

محررۂ ۴ - فروری ۱۸۳۹ع

واضح رہے کہ سند ہذا کو گورنمنٹ بمبئی نے ۲۳ - فروری ۱۸۳۹ع کو منظور کیا

نمبر ۶۷

ترجمہ ایک اقرارنامہ کا کہ جو باہم سلطان محمد حسین فذتہل اور اوسکے بیٹے سلطان احمد محمد حسین فذتہل اور علے عبد اللہ اور فذتہل اور کمانیر ہین صاحب پولٹیکل اجنٹ متعینہ عدن کے قرار پایا حسب ذیل ہے

سلطان محمد حسین فذتہل اور اوسکے بیٹے مذکورہ بالا بنظر امن اپنے ملک اور محافظت نہیب وکم زور اور بچاو اپنے قوم اور حفاظت رستہ کے اقرار کرتے ہین کہ کوئی شرارت ازجانب اوسکی رعایا کے سڑکون پر وقوع مین آوے تو اوسکے ذمہ دار سلطان ہونگے اور کوئی رعایا سلطان کسیطرح کا مقابلہ سرکار انگریزی سے نہین کریگی اور دونو فریق کے فوائد

یکسان رہینگے اور زر وثیقہ کے لیے جو یافتنی فضلی یفاعی ہوشالمی اور فرقہ ابہرکا ہوگا مطالبہ سرکار انگریزی سے کیا جاویگا اور سلطان محمد حسین اور اوسکے لڑکون کو ہمیشہ تک نسلاً بعد نسل ہر سال [illegible] سنہ ۱۲۵۴ ہجری مطابق جنوری و فروری سنہ ۱۸۳۹ع سے ہمیشہ ساڑھے چھ ہزار سکہ دالر بطور وثیقہ کے سالانہ ادا کیا اور اراضی موقوعہ مابین حورنگ اور لیج کی یعنے جہانتک کہ موسومہ بقبضہ قوم ابدالی کے ہے حکومت سلطان کے متصور ہے اور دوسری صورت ہوے اگر کسی حملہ کے اوپر لیج یا قوم ابدالی یا اوپر عدن یا فوج انگریز کے ہم یعنے سلطان اور انگریز ایک ہوجاوینگے اور جو ہماری رعایا عدن مین جاوے وہ پابند قوانین انگریزی کے رہے اور جو رعایاے انگریزی لیج مین آوے وہ پابند حکومت ہماری کے رہیگی اور ہم یعنے سلطان یا ہمارے لڑکے عدن کو یا عدن سے جائین تو اس صورت مین مستوجب اداے کسیطرح کے محصول کے نہونگے ۔

محررہ ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۱۸ جون سنہ ۱۸۳۹ع

مہر محمد حسین فضل

بروز شنبہ

گواہ شد	گواہ شد	گواہ شد
جعفر وکیل کمانیر	حسن عبد اللہ علی کالقت عبد السفرین	عبد اللہ رسلی

گواہ شد	گواہ شد
علی بے عبد اللہ	علی احمد

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا پر ۲۴ - اکتوبر سنہ ۱۸۳۹ع کی منظوری رایٹ آنریبل گورنر جنرل کشور ہند کی ہوئی

دستخط ٹی ایچ میڈک

قائم مقام سکرٹر گورنمنٹ ہند

متعینہ ہمراہ لشکر گورنر جنرل

نمبر ۲۰

ترجمہ عہدنامہ کا جو سلطان محمد حسین فضل اور اوسکے ورثا اور جانشینان

از قوم ارینی وسلامی سے نے بروقت ہونے ملاقات بمقام عدن

بتاریخ ۲۰ شہر ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۲۵۹ ہجری بروز ہفتہ کے قرار

پایا حسب ذیل ہے

بنظر قائم کرنے صلح ساتھہ سرکار انگریز کے کپتان اسٹافورڈ بیس ورتھہ ہین صاحب نے ازجانب سرکار انگریز کے اپنی رضامندی ظاہر کرکے ساتھہ سلطان محمد حسین فضل اور اوسکے ملازمان اور رفیقان سے صلح کیا ہے اور عہدنامہ ہذا پر سلطان محمد حسین فضل نے اپنی مہر کی ہے اور کپتان اسٹافورڈ بس ورتھہ ہین صاحب نے ازجانب سرکار انگریز کے اپنی مہر کی ہے جو کہ ہر دو فریق کو بہتری اور صلح مرغوب ہے اسلیے سلطان محمد حسین فضل والی لحج نے بحق خود اپنے ورثا اور جانشینان و قوم سلانی وازیبی کے اور کپتان اسٹافورڈ بیس ورتھہ ہین صاحب نے ازجانب ملکہ معظمہ اون گریٹ برٹن اور ایرلینڈ کے اس اقرارنامہ پاک کو قرار دیا تاکہ باہم ہر دو سرکار موصوفہ کے ایک دوستی تا قیامت مضبوط اور مستحکم کہ جو کبھی ٹوٹ نسکے قائم رہین

دفعہ ۱ بلحاظ منزلت سرکار انگریزی کے سلطان محمد حسین فضل وعدہ دوبارہ واپس کردینے اراضیات واشیاے جملہ قسم کے کہ جنکی نسبت حسن عبد اللہ خطیب متوفے اجنٹ انگریزی متعینہ لحج کہ جائداد ہونا ثبوت ہو کرتے ہین لیکن بعوض اسکے سلطان محمد حسین امیدوار نسبت اس امر کے ہے کہ چند کتابین مالگذاری وغیرہ کی کہ جنکا نام ڈیرابس ہے کہ جو خاندان خطیب کے قبضہ مین ہین سرکار لحج کو واپس کردیجائین اور اگر اونکا ارادہ خشکی مین جانیکا ہو تو اونکی حفاظت کیجاویگی۔

دفعہ ۲ واضح رہے کہ اوسی خیال سے سلطان جملہ مطالبہ شمایل یہودی کو بھی فیصل کرینگے بلکہ موجودگی گواہان کے فیصل کردیا اور جملہ مطالبون کو بھی کہ جو اندر میعاد پندرہ روز کے کہ قیام ہمارا عدن مین رہیگا ہماری نسبت رجوع ہون تصفیہ کرینگے۔

دفعہ ۳ اور واضح رہے کہ ازجانب سلطان چند محصول بھی تجویز ہو کر بابعد اسکے مندرج کیے جاوینگے اور سلطان پابند اس امر کے ہین کہ اون محصول معینہ سے ایذا زلیوینگے اور سلطان حتے الامکان ہرطرح کی تدبیر بہ نسبت آسایش کرنے آمد و رفت سوداگران کے کرینگے اور بعوض اسکے وہ مجاز تحصیل کرنے ایک محصول موافق اوپر اجناس روانگی سوداگری کے ہونگے۔

دفعہ ۴ سلطان وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ رعایا انگریز کو لحج مین واسطے

کار تجارت سے کے آنے دینگے اور اونکی ہر طرح کی محافظت کرینگے اور سوا سے جلا سے نے مردہ کے اور رسوم دینی سب کرنے دینگے —

دفعہ ۵ اور اگر کوئی رعایا انگریز جوابدہ قانون کا ہو تو وہ حوالہ احکام متعینہ عدن سے کے کردیا جاویگا علی ہذا القیاس رعایا سلطان بھی اوسکے حوالہ کردیے جاوینگے —

دفعہ ۶ واضح رہے کہ پل کھور مکسا کا ملکیت انگریزی ہے کہ جسکو انگریز لوگ ہمیشہ اچھا رکھینگے لیکن اگر بعیہ ثابت ہو کہ اوسکو رعایا سلطان سے نے توڑا ہے یا اوسکا نقصان کیا ہے تو اوسکی مرمت بذمہ سلطان ہو گی —

دفعہ ۷ سلطان بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ جہانتک ممکن ہو گا راستون کو کسان غارتگر سے محفوظ او رصاف رکھینگے اور اجناس سوداگری کی کہ جو اوسکے ملک ہو کر جاتی ہین محافظت کرینگے —

دفعہ ۸ رعایا انگریز کو اختیار ہے کہ باجازت سلطان لحج مین اراضی بلگان حسب آئین ملک سے کے لیوین علی ہذا القیاس رعایا سلطان بھی مجاز اس امر کے ہین کہ عدن مین بپابندی قوانین انگریز سے کے کوئی ملکیت لیوین —

دفعہ ۹ واضح رہے کہ وے اجناس کہ جو خاص خاندان بادشاہت سے کے لیے ہون عدن سے ہو کر بلا اوسے محصول جایا کرینگے علی ہذا القیاس جملہ تحائف اور اسباب سرکاری جو عملداری سلطان مین ہو کر جاینگے بری المحصول رہینگے —

دفعہ ۱۰ واضح رہے کہ وثیقہ سلطان کا تمام و کمال منحصر اوپر کپتان ہین صاحب اور سرکار انگریز کے ہے اور جو کہ سلطان انگریز کو اپنا دوست صادق سمجھتے ہین اسلیے سرکار انگریز بھی سلطان لحج کو اپنا دوست متصور کرتی ہے — محررہ ۱۱ شہر محرم الحرام شہور سنہ ۱۲۵۹ ہجری مطابق ۱۱ فروری ۱۸۴۳ع

دستخط ایس بی ہیں کپتان پولٹیکل اجنٹ عدن (ل س) (ل س)

نمبر ۸۷

سند جو سلطان لحج نے قبل از پھر اجرا ہونے دینے پانسو اکتالیس روپیہ سکہ جرمنی ماہواری وثیقہ کہ جو بباعث عہد شکنی

اوسکی اقرارنامجات سابق سے بند ہوگیا تھا ۲۰ فروری

سنہ ۱۸۴۴ء کو قرار دیا مضمون ذیل ہے ✤

دفعہ ۱ رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند نے بعنایت مجھکو وثیقہ حالیہ سکہ جسکی عطا کیا با ین شرط کہ مین ہرطرح پر شرائط اپنے اقرارنامہ مرقومہ ۱۱ - فروری سنہ ۱۸۴۴ء پر کہ جو حلف ہوکر اسپنا فورڈ ہینس ورتھہ ہلن صاحب بہادر کپتان فوج جہازی و پولیٹکل اجنٹ عدن کے سپرد ہوا قائم رہکر سرکار انگریزی کا دوست اور خیرخواہ بنا رہون —

دفعہ ۲ مین ازروے حلف و ایمانداری کے اوسکو تصدیق کرتا ہون اور یہ بیان کرتا ہون کہ دربارہ صلح ترقی اور کامیابی عدن کے مین ہرطرح کی کوشش بہ نسبت محفوظی آفت کے کریکے منفعت جھنڈا انگریزی کے لیے مدد کرونگا اور ہرطرح پر ظاہر و باطن دفعات مندرجہ سند محررہ ۱۱ - فروری سنہ ۱۸۴۴ء پر قائم رہونگا —

دفعہ ۳ مین بہ نسبت اس امر کے بھی قسمیہ وعدہ کرتا ہون کہ اگر از جانب میرے یا میرے لڑکے یا سرداران یا اور کسی شخص یا اشخاص از قوم ہمارے یا ملازمان ہمارے یا اور کسی شخص کے جو تعلق ہماری سرکار سے رکھتا ہو کسیطرح کی بددیانتی یا عدول بہ نسبت سند مذکورہ بالا کے ظاہر ہو اور کوئی شخص از کسان متذکرہ بالا کسیطرح پر اوس بددیانتی یا عدول عہد وپیمان کا مرتکب ہو یا مرتکب کسی غارتگری موقوعہ رستہ عدن کا ہو تو اوس صورت مین اوسکا ذمہ دار رہون اور سرکار انگریز مجھکو جواب دہ متصور کرین اور اگر ما بین اشخاص مذکورہ بالا خفیۃً یا علانیۃً کسی مجرم کو پناہ دون اور سرکار انگریز کو بخوبی راضی نرکھون تو اوس صورت مین قسمیہ بیان کرتا ہون کہ مین جملہ مطالبہ سے بہ نسبت اپنی تنخواہ عطیہ رایٹ آنریبل گورنر ہند کے باز آؤنگا اور تمام خلقت کے سامنے اپنے کو جھوٹھا گردانونگا —

دفعہ ۴ مین نسبت اس امر کے بھی قسم کھاتا ہون کہ اگر سند مورخہ ۱۱ - فروری سنہ ۱۸۴۴ء وجملہ شرائط مذکورہ بالا ہر آیندہ سے قائم نرہون تو جو کچھ کہ میرا مطالبہ بہ نسبت مہربانی و دوستی وسخاوت سرکار انگریز کے [illegible] متصور ہوا اور باعث کسی بددیانتی یا عہدشکنی کے کہ جو ہماری جانب [illegible] آیندہ کو ظہور مین آوے ہم مستوجب بدبختی کے ہونگے —

مورخہ ۲۰ - فروری ۱۸۸۲ء

دستخط سلطان محمد حسین فدتہل

مہر سلطان

پس ہی ہنس کپتان فوج جہازی
اور پولٹیکل اجنٹ متعینہ عدن

نمبر ۷۹

عہد و پیمان جو واسطے حفظ فوائد تجارت دوستانہ و خیرخواہی
اور قائم رکھنے دوستی و دوام باہم ہر دو سرکار کے قرار پایا
کہ جسپر سلطان علی ابن محمد حسین فدتہل سنے از جانب خود و
اپنے ورثا و جانشینان و قوم ارابی و سلامی و دیگر اقوام ماتحت
حکومت اپنے کے اور اسٹافورڈ بیٹیس ورتہہ ہین صاحب
بہادر کپتان فوج جہازی و پولٹیکل اجنٹ عدن سنے
از روے اختیار عطیہ از جانب رایٹ آنریبل گورنر جنرل
ہند کے جسپر منظوری اخیر گورنمنٹ ہند سے ہونا چاہیے
جسپر دستخط اور مہر کیا مضمون ذیل ہے

جو کہ تمام قومون کے لیے علی الخصوص حکام مذکورۂ بالا کے لیے صلح تجارت و کامیابی بہتر اور مفید متصور ہے اسلیے سلطان علی محمد حسین فدتہل والی لیج از جانب خود و اپنے ورثا و جانشینان اور تمام اقوام کے کہ جو بہ تحت حکومت اونکے ہین اور کپتان اسٹافورڈ بیٹیس ورتہہ ہین صاحب از جانب رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند کے یہہ اقرار کرتے ہین کہ باہم ہر دو سرکار کے ایک دوستی مستحکم اور پایدار کہ جو کسیطرح پر ٹوٹ نسکے گی رہیگی اور ہر دو فریق سنے دفعات مندرجۂ ذیل کو متفق ہو کر تسلیم کیا اور اپنی مہر و دستخط کر دیے

دفعہ ۱ بلحاظ منزلت سرکار انگریزی کے سلطان علی محمد حسین فدتہل بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ اگر کسی رعایا انگریزی ساکن عدن کی کوئی جائداد از قسم اراضی و مکان وغیرہ کی اونکی عملداری مین ہو تو وہ اوسکے مالک مستحق کو دیدینگے اور جو لوگ کہ واسطے تحصیل لگان

یا نگرانی اوس جائداد کی یا اور کسی مطلب خاص سے آوینگے تو اوس صورت مین اونکی نہ راور مواقفت کیجاویگی —

دفعہ ۲ سلطان علی محمد حسین فضل وعدہ کرتے ہین کہ رعایا سرکار انگریزی اور تمام باشندگان عدن کو لہج یا اور کسی جزو عملداری اونکی مین واسطے تفریح طبع یا کار تجارت کے آنے کی اجازت رہیگی اور اونکے مذہب کے رسوم کو بجز جلانے مردہ کے ہونے دینگے —

دفعہ ۳ اگر کوئی رعایا انگریز جو ابدہ قانون کا ہو تو وہ واسطے روبکاری اور سزادہی کے حکام متعینہ عدن کے سپرد کر دیا جاویگا —

دفعہ ۴ رعایا سرکار انگریز کو اختیار ہے کہ باجازت سلطان کے لہج مین اراضی بہ لگان حسب آئین ملک کے لیوین علی ہذا القیاس رعایا سلطان بھی مجاز اس امر کے ہین کہ عدن مین بپابندی قوانین انگریزی کے کوئی ملکیت لیوین —

دفعہ ۵ پل کھورکسا کا اور میدان موقوعہ درمیان اوسکے اور پہاڑی عدن کے کہ جو جزیرہ متنازعہ ہے ملکیت انگریزی ہے اور جانب شمال کو وہین تک حد ہے —

دفعہ ۶ سلطان علی محمد حسین فضل وعدہ بنسبت اس امر کے کرتے ہین کہ اون سڑکون کو کہ جو عدن کو جاتی ہین غارتگرون سے صاف رکھینگے اور اشیاے سوداگری کہ جو اونکے ملک مین ہوکر جاتی ہین حفاظت کرینگے اور اون لوگون کو کہ جو دوسرے کو لوٹتے ہین یا روک ٹوک کرتے ہین یا ضرر پہونچاتے ہین سزا دینگے بشرطیکہ اونکے اختیار مین ہو —

دفعہ ۷ اور اون اشیاے پر کہ جو خاص سلطان لہج کے گھر کے لیے عدن سے ہوکر جاوینگی کسیطرح کی چونگی نہین لیجاویگی اور علی ہذا القیاس وہ اشیاے سرکاری کہ جو سلطان کی عملداری مین ہوکر جاوین بری المحصول رہینگے —

سلطان لہج وعدہ کرتے ہین کہ اونکی عملداری مین اون اشیا پر یعنی اشیاے تجارت عالم انگریزی پر کہ جو بہکر عدن مین ہوکر جاوین محصول بشرح ذیل لیا جاویگا —

شرح محصول

گندم دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

جوار دو روپیہ بشرح ایضاً

سیدا دو روپیہ بشرح ایضاً

گھی دو روپیہ بشرح ایضاً

پہل گہاس ہر قسم دو روپیہ ایضاً

شہد دو روپیہ بشرح ایضاً

فوا دو روپیہ بشرح ایضاً

دال دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

سیندھا دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

لاکھ ولوبان وغیرہ دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

درس دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

کافی دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

کہات دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

ترکاری ولکڑی وگہاس وکربی جو عملداری ابدالی مین پیدا ہوتی ہین بری المحصول رہینگی اور جملہ اجناس پر کہ جو مندرج فہرست نہین ہین بشرح دو روپیہ سیکڑہ لیا جاویگا

شرح محصول اون اجناس کی کہ جو عدن سے اوسکے ملک کو جاتی ہین

اوتب روئی دو روپیہ سیکڑہ

ماش دو روپیہ سیکڑہ

سیاہ مرچ دو روپیہ سیکڑہ

سفید اور سوتی کپڑی دو روپیہ سیکڑہ

شیشہ دو روپیہ سیکڑہ

حقہ دو روپیہ سیکڑہ

خرما دو روپیہ سیکڑہ

واضح رہے کہ جملہ اشیاء کہ جو مندرج نہین ہین مستوجب ادائے دو روپیہ سیکڑہ کی ہونگی

دفعہ ۸ سلطان علی محمد حسین فضل وعدہ بہ نسبت ترقی کروانے کاشتکاری ترکاری ولایتی اور دیسی کے واسطے بازار عدن کے کرتے ہین —

دفعہ ۹ سلطان علی محمد حسین فضل با یمانداری تمام اقرارنامہ ہذا کو تصدیق کرکے بیان کرتے ہین کہ جملہ امورات متعلقہ رونق وامن وبہبودی عدن مین کوشش بنظر فائدہ انگریز کے کرینگے اور جہانتک ممکن ہوگا اہلکار سرکار انگریز متعینہ عدن کی صلاح جملہ امورات مین لیا کرینگے —

دفعہ ۱۰ سلطان علی محمد حسین فضل بہ نسبت اس امر کے بھی قسمیہ وعدہ کرتے ہین کہ اگر ازجانب میرے ومیرے لڑکے یا سرداران یا اور کسی شخص یا اشخاص از قوم ہمارے یا ملازمان ہمارے یا اور کسی شخص کے جو تعلق ہماری سرکار سے رکھتا ہو کسیطرح کی بددیانتی یا عدول بہ نسبت سند مذکورہ بالا کے ظاہر ہو اور کوئی شخص از کسان متذکرہ بالا کسیطرح پر اوس سے بددیانتی یا عدول عہد وپیمان کا مرتکب ہو یا مرتکب کسی غارتگری موقوعہ رہستہ عدن کا ہو تو اوس صورت مین اوسکا ذمہ دار ہون اور سرکار انگریز مجھکو جوابدہ متصور کرین اور اگر مین یا اشخاص مذکورہ بالا خفیتہً یا علانیتہً کسی مجرم کو پناہ دون اور سرکار انگریز کو بخوبی راضی نرکھون تو اوس صورت مین مین قسمیہ بیان کرتا ہون کہ مین جملہ مطالبہ سے بہ نسبت اپنی تنخواہ عطیہ رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند کے باز آؤنگا اور تمام خلقت کے سامنے اپنی کو جھوٹا گرا ؤنگا —

دفعہ ۱۱ اسٹافرڈ بیس ورتہ ہین صاحب کپتان جہازی اور پولیٹکل اجنٹ متعینہ عدن حسب الاختیار عطیہ ازجانب رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند کے یہہ وعدہ کرتے ہین کہ تا حینیکہ پابندی شرائط مندرجہ عہد وپیمان ہذا کی رہیگی اور سرکار انگریز کے ساتھہ دوستی صدق دلی اور ایمانداری سے پیش آوینگے حالہ بعد روپیہ ماہواری سکہ جرمنی سلطان علی محمد حسین فضل اور اوسکے ورثا اور جانشینان کو دیتے رہینگے — محررہ ۷ - مارچ سنہ ۱۸۴۹ع

مہر

بشہادت اسکے ہمنے اپنی مہر اور دستخط کردیا
دستخط ایس بی ہس کپتان وپولیٹکل اجنٹ

واضح رہے کہ تیسوین اکتوبر ۱۸۴۹ع کو موسٹ نوبل یعنی عالی القاب گورنر جنرل ہند نے اوسکو منظور فرمایا ہے —

دستخط ایچ ایم ایلیٹ
سکرٹر گورنمنٹ ہند ہمراہ گورنر جنرل

نمبر ۸۰

ترجمہ ایک سند قراردادہ سلطان احمد بن عبد اللہ

قدہلی کا بمضمون ذیل ہے

سلطان بن عبد اللہ قدہلی اور اوسکے بہائیان صالح اور تاجر اور قدل اور اوسکے بہائیان چچازاد اتفاق بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ وے ساتھ اپنی قوم اور تواہان اپنے اور اونکے سے ایک اقرارنامہ مثل سابق قراردادہ ساتھ کمانیر ہینس صاحب کے کہ جو ان لوگون کو زر وثیقہ کہ سلطان محسن قدل ابدالی سے اونکو ملتا تھا دینا قبول کرتے ہین قائم کرین اور مضمون اوس اقرارنامہ قراردادہ باہم اونکے یعنے سلطان اور کمانیر ہینس صاحب کے یہہ ہے کہ جو کچھہ سلاطین ابدالی اور قدہلی کا سابق سے رہا ہو یا اب ہو وہ اونکا متصور ہوگا اور جملہ نقصان یا غارتگری وغیرہ کے لیئے جو لحج مین یا اوسکے قرب وجوار مین یا اوسکے حدود مین یا عدن مین یا اوسکی سڑکون پر یا اوسکے حدود مین واقع ہون قوم ابدالی جوابدہ ہونگے اور سلطان احمد مذکور بہ نسبت جملہ امورات زیادتی کے جو از جانب کسی قدہلی یا اونکے خاندان یا توابعون کے واقع ہو جوابدہ ہونگے درحالیکہ سلطان احمد کسی اور فرقہ یا سلطان کے مددوہی کرینگے تو اوس صورت مین اقرارنامہ ہذا باطل اور منسوخ متصور ہوگا اور ہمارے سلطان احمد اور محمد حسین کا ہاتھہ ایکہی ہے اور ہمارے اور اونکے دوست یکسان ہین اور اگر کوئی شخص از قوم مذکورۂ بالا کے کوئی غارتگری یا ظلم سرکون پر یا لحج مین کرے تو اوس صورت مین وہ دستاویز جو ہمارے قبضہ مین سے تا واپسی مال مغروقہ باطل اور منسوخ متصور ہوگی اور اگر لحج یا عدن مین خواہ اونکی سڑکون پر کوئی خانہ جنگی یا قتل واقع ہوا اور مرتکب اوسکا کوئی قدہلی یا کوئی شخص از قوم اونکی کے ہو تو وہ شخص گرفتار ہوکر مجرم متصور ہوگا ۔ مخفی نرہے کہ سند ہذا ہمیشہ کاربند متصور ہوگی اور کبھی منسوخ نہین ہوگی اور اپنا وثیقہ ہم شش ماہی لیا کرینگے اور بروقت کسی ضرورت شدید کے سرکار ہمکو ایک جزو اوسکا فوراً دیدیا کریگی اور مہینہ ذیقعدہ ۱۲۵۴ ہجری مطابق جنوری اور فروری ۱۸۳۹ء سے اوا سے

وثیقہ شروع ہوگا اور جو کچھہ کہ قوم مذکورۂ بالا کے لیے معین ہے وہ اونکو معرفت ہمارے یا سلطان محمد حسین یا اوسکے لڑکون کے ملا کریگا ۔ واضح رہے کہ ان شرائط کو سلطان احمد فدتھلی نے بوساطت سلیم بن شیخ و سید بن صلاح وکلاے سلطان احمد کے منظور کیا ہے اور اقرارنامہ ہذا کو بتاریخ ۲۶ ربیع الاخر ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۸ جولائی ۱۸۳۹ع کے روز دوشنبہ قبول کیا ہے شش ماہی جو ہمکو سرکار سے ملیگی ایک سو اناسی کروش کہ جسکا آدھا اکیانوے و ایک آٹھوان حصہ ایک کروش کا ہوتا ہے اور جو وثیقہ کہ اشخاص مذکورۂ بالا کو ملا کرتا ہو وہ معرفت سلطان یا اوسکے لڑکون کے اونکو بیچ مین ملا جاتے ہے —

دستخط سلطان احمد بن عبدل بن احمد فدتھلی

گواہ شد — ملا جعفر وکیل کمانیر پیتھی

گواہ شد — علی بن عبد اللہ احمد

گواہ شد — سلیم بن تاجر عرب

گواہ شد — قاضی عبد الرزاق بن علی

نمبر ۱۸

مہر — فدتھلی عبد اللہ — مہر احمد بن

واضح رہے کہ مین نے کہ جسکی مہر اور دستخط اس مین مندرج ہے عزیز الولی بن زین الیدرو کو صلح اور دوستی قرار داده باہم اپنے اور گورنر ولیم کوگلن صاحب حاکم عدن پر ونیز حفاظت سڑک اور غربا کے جو بیچ سے عدن کو جاتے ہین عہد کیا ہے اور مین ہر طرح کے فساد کا کہ جو از جانب قوم فدتھلی کے خواہ باشندگان بہار یا کنارہ سمندر کے سڑک پر سرزد ہو جوابدہ ہون اور جملہ حرکات موقوعہ سڑک ہاے ابیان و عدن کے ہے ہم ذمہ دار ہین اور جو غارتگری کہ ہماری رعایا پر ہو اوسکے لیے ہم سید انولی سے بازپرس کرینگے اور گورنر عدن اسمین درمیانی ہین —

اور اگر خدا نخواستہ باہم فدتھلی اور ابدالی کے کوئی نزاع پیدا ہو تو اوس حالت مین انگریز قوم

رب مین دست اندازی نہین کرینگے بلکہ آپس مین دوست رہینگے اور ہرایک اپنے قاعدہ اور قول کے مطابق کاربند رہینگے اور اگر کوئی شخص باہم ہمارے یعنے فدنثلی اور انگریز کے نفاق پیدا کیا چاہے تو ایسے دشمن کے کہنے کی سماعت نہو گی اور گورنر عدن اوس اتحاد کو کہ جو دروازہ عدن پر ہماری رعایا غریب اور دوسرے کی نسبت تعین کیا ہے اوٹھا دین اور بلحاظ اچھی شرائط مطلوبہ کے ہم اور انگریز آپس مین دوست اور خیرخواہ اور محافظ رعایا آپس کے ہین —

واضح رہے کہ یہ شرط ہمنے اپنے عزیز الوی سے کیا ہے اور وہ از جانب ہمارے ولیم کوگلن صاحب سے عہد کرینگے —

بموجودگی اشخاص ذیل کے تحریر ہوا

صالح بن عبد اللہ — ناصر بن عبد اللہ — فدنثل بن عبد اللہ — علی بن احمد آزاد

نمبر ۸۲

عہدنامہ صلح و دوستی کا جو باہم سلطان حیدر بن مہدی قوم اکرابی و شیخ عبد الکریم بن صلاح مہدی و شیخ فدنثل بن حیدر بن احمد والی ملاح سرداران اکرابی یک طرف اور کماندین صاحب از جانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی طرف ثانی کے قرار پایا مضمون ذیل سے ہے

باہم قوم انگریز اور اکرابی کے دوستی صلح اور مستحکم رہیگی عدن ملکیت انگریز کی ہے اور قوم اکرابی ساتھ امن کے دوست قائم رہینگے اور ہر دو فریق کا رعایا کو اختیار ہے کہ بلا کسیطرح کے روک ٹوک اور ذلت کے ایک دوسرے کی عملداری مین آیا جایا کرین — اور اگر انگریز عملداری اکرابی مین جایا چاہین تو اوس صورت مین اکرابی اونسے بعزت اور شفقت کے پیش آوینگے کیونکہ وہ دوست ہین اور کاشش باہم رعایا ہر دو فریق کے کوئی فساد واقع ہو تو اگر مجرم از قوم انگریز ہے تو حکام عدن کے سپرد کیا جاویگا اور اگر از قوم اکرابی ہے تو وہ حوالہ حاکم سلطان واسطے سزایابی کے کیا جاویگا اسلیے خدا کو حاضر جانکر اسکو قرار دیا —

محررہ ۴ - فروری ۱۸۳۹ء مقام عدن

دستخط سلطان حیدر بن مہدی

گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد
سید ہوسلے راشد عبداللہ جعفر بن ملا اول ایس ای ہنس

نمبر ۸۳

حمد ہے اوس خدا کی جو قابل حمد کے ہے

واضح رہے کہ باتفاق شیخ عبداللہ بن مہدی اور جملہ بزرگان اکرابی کے کہ جنکا نام مندرج ذیل ہے ہمنے عالی القاب گورنر ولیم کوگلن صاحب حاکم عدن سے بنسبت قائم رہنے صدق دلی اور دفع کرنے فساد عملداری اپنے ہین اور دوستی صادق کے قول و قرار کیا ہے اپنے حتی الامکان بموجب دوستی کے سرکار انگریز اور اوسکی رعایا کے فواید کے محفوظ رکھنے مین برقرار رہینگے اور جسوقت کوئی از قوم انگریز تفریح کے لیے بیر احمد کو آیا چاہے تو اوسوقت مین ہمکو اطلاع اسکی دین اور اونکی تعظیم اور محافظت کے ذمہ دار ہم ہین اور جو حاجت گورنر جنرل کو ہو ہم شب و روز اونکے تابعدار ہین ہمارا ملک اور ہماری جانئداد سرکار انگریز کی خدمت کے لیے موجود ہے اور خداوند کریم اس دوستی کو برقرار رکھے غرضکہ حسب مندرجۂ بالا ہمنے قول و قرار کیا ہے اور دعا خدا سے مانگتے ہین کہ ہمکو اپنے قول و قرار کے پورا کرنے مین بایمانداری تمام مستقیم رکھے — محررہ ۸ رشعبان ۱۲۷۳ ہجری مطابق ۱۲ - اپریل ۱۸۵۷ء

دستخط عبداللہ

عبدالکریم صلاح مہدی

حاجی امید علی سیحیے

علی بن احمد علی

گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد
سید محمد بن زین اللہ رودآ سید الدروس بن زین شیخ علی الرحمٰن احمد
باب والامجب

بحاضری الوی امم زین اللہ روس

نمبر ۸۴

غرض تحریر اس سند جات کی یہہ ہے کہ از روے اس اقرار نامہ کے باہم عبد اللہ بجید را مهدی سردار قوم اکرابی کے ایک طرف اور برگڈیر ولیم مارکس کوگلن صاحب گورنر عدن از جانب ملکہ معظمہ انگلستان طرف ثانی کے یہہ عہد و پیمان ہوا ہے کہ شیخ عبد اللہ بجید را مهدی موصوف بذات خود و اپنے ورثا و جانشینان کے پابند بہ نسبت اس امر کے ہوتے ہین کہ سواے سرکار انگریز کے اور کسی شخص کے پاس کوئی جز جزیرہ جبل بہارہ کمور بیر احمد و اتعام مندرہ خور مکہ جملہ سوانح اندرونی و کنارے وغیرہ رہن یا بیع نہین کرینگے اور نہ کسیطرح پر دوسرے کا قبضہ و سپرد دینگے اور بلحاظ اوس کارروائی دوستانہ کے برگڈیر ولیم مارکس کوگلن صاحب گورنر عدن نے سمہ روپیہ سکہ ڈالر ایک مشت شیخ عبد اللہ بجید را مهدی کو دیا ہے اور آیندہ کو سہ روپیہ سکہ مذکور بطور وثیقہ ماہواری ملا کریگا اور یہہ وثیقہ بشرط حفاظت جملہ سوداگران و رعایا انگریزی کے جو عملداری اکرابی مین رہتے ہین یا اوسمین ہوکر جاتے ہین و نیز بشرط قائم رکھنے شرائط صلح و دوستی باہم قوم اکرابی اور گورنر عدن ملازم سرکار ملکہ معظمہ انگلستان کے بحق شیخ عبد اللہ بجید را مهدی و اوسکے ورثا اور جانشینان کے فرض ہے —

اور بتصدیق اس عہد و پیمان معززکے برگڈیر ولیم مارکس کوگلن صاحب نے اور شیخ عبد اللہ بجید را مهدی نے الگ الگ اسپر اپنی مہر و دستخط بتاریخ ۲۳ — جنوری ۱۸۶۳ء مطابق ۴ شعبان ۱۲۷۹ ہجری کے بمقام عدن بروز جمعہ کے ثبت کیا —

دستخط عبد اللہ بجید را مهدی — بمقابلہ محمد بجید را مهدی بن زین الدروس

ڈبلیو ایم کوگلن برگڈیر — الدروس بن زین

پولیٹکل اجنٹ عدن — ایچ رسام اسسٹنٹ پولیٹکل رزیڈنٹ عدن

نمبر ۸۵

غرض تحریر سند ہذا کی یہہ ہے کہ بغرض انسانیت مستحکم کرنے آئین کارروائی سرکار عالیہ انگریزی کے

ہم اپنے صادق دوست برگڈیر ولیم مارسس کوگلن صاحب گورنر عدن سے کے تجویزات پر بغور تمام
توجہ کرکے عہد وپیمان بہ نسبت اس امر کے کرینگے کہ ہماری عملداری موتوعہ افریقہ یا اورکسی مقام
موتوعہ افریقہ یا ایشیا وغیرہ مین تجارت غلامان حبشی کی امتناعی کرینگے بلکہ بالکل بند کردینگے
اسلیے ہم دستخطا کنندگان دست آویز ہذا خدا اور انسان کے سامنے حلفاً اپنا ارادہ دربارہ
امتناع روانگی غلامان حبشی کا افریقہ سے حتے الامکان اپنے قرار دیتے ہین ہم نہ خود انکو
لیجاوینگے اور نہ کسی رعایا اپنی کو لیجانے دینگے اور جو جہاز محمولہ غلامان حبشی کے سلے
اوسکو گرفتار کرکے ضبط کرلیا جاوے اور غلامان چھوڑ دیے جاوینگے - گواہ دستخط
سید محمد بن عبد الرحمان النقری

دستخط سلطان ناصر بن ابوبکر بن مہدی قوم اولا کی

بتاریخ ۱۴ - اکتوبر ۱۸۵۵ع مقام ہور

دستخط سلطان ابوبکر بن عبد اللہ بن مہدی قوم اولا کی

تاریخ و مقام ایضاً

اقرارنامہ قرارداد ازجانب علی محمد زید بزرگ جرجرا حبر
قوم سومالیون کا یہی جو بتاریخ ۵ صفر ۱۲۷۲ ہجری
مطابق ۱۰ - اکتوبر ۱۸۵۵ع کے قرار پایا
مضمون بالا ہے

دستخط ہاجی علی محمد بزرگ جرجرا حبر
تاریخ ۵ - صفر ۱۲۷۲ ہجری مطابق
۱۰ - اکتوبر ۱۸۵۵ع

گواہ دستخط
عمر بن احمد بن سعید باسطیار

دستخط محمود محمد بزرگ قوم جرتالی جالا
تاریخ ۵ صفر ۱۲۷۲ ہجری مطابق
۱۰ - اکتوبر ۱۸۵۵ع مقام ہایس

دستخط ابوبکر بن محمد بزرگ قوم جرتالی جالا
تاریخ ۵ - صفر ۱۲۷۲ ہجری مطابق ۱۰ - اکتوبر ۱۸۵۵ع مقام رکودا

دستخط عبید و عمر بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۶ - صفر سنہ ۱۲۷۵ ہجری مطابق ۱۸ - اکتوبر سنہ ۱۸۵۸ع مقام انکور

دستخط علی احمد بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۶ - صفر سنہ ۱۲۷۵ ہجری مطابق ۱۸ - اکتوبر سنہ ۱۸۵۸ع مقام ایضاً

دستخط حسن یوسف بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۶ - صفر سنہ ۱۲۷۵ ہجری مطابق ۱۸ - اکتوبر سنہ ۱۸۵۸ع مقام کرم

دستخط محمد لیبن بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۶ - صفر سنہ ۱۲۷۵ ہجری مطابق ۱۸ - اکتوبر سنہ ۱۸۵۸ع مقام کرم

دستخط یوسف اوثمن بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۷ - صفر سنہ ۱۲۷۵ ہجری مطابق ۱۹ - اکتوبر سنہ ۱۸۵۸ع مقام انتراد

دستخط احمد ابوبکر محمد لیبن بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۷ - صفر سنہ ۱۲۷۵ ہجری مطابق ۱۹ - اکتوبر سنہ ۱۸۵۸ع مقام ایضاً

نمبر ۸۶

نقل عہدنامہ دوستی و صلح قرار داده باہم قوم انگریز
اور ہزابی کے بمضمون ذیل ہے

واضح رہے کہ اقرارنامہ ہذا واسطے صلح باہم ہزابیون کے ہے اور امین از جانب شیخ عبداللہ ہرات کے شیخ حامد بن عبداللہ ہزیل ملی ہزابی اور کمانیر ہین صاحب اجنٹ انگریز از جانب سرکار انگریز کے فریق ہین اسلیے ہم آپس مین دوست ہین اور وعدہ صلح اور دوستی مستحکم کا کرتے ہین اور ہمارا دل اور ہماری خواہش ایک متصور ہے اور یہہ بھی واضح رہے کہ عدن سے کے ساتھہ بھی صلح اور دوستی قائم رہیگی اور کاشش ہمارے اور انگریز کی رعایا ایک دوسرے ملک مین جائین تو وہان پر وہ ذلیل نکیے جاوین اور کسیطرح کا ضرر انکو نہ پہنچے کیونکہ ہم ایک ہین اور اگر کسی از ہر دو فریق کا کوئی رعایا مرتکب کسی جرم کا ہو تو وہ حوالہ حاکم اپنے کے

واسطے سزایابی حسب قانون ملک سپرد پنے کے کردیا جاویگا —

بمقابلہ دستخط سید لوی بن حمد روس علی بن بکیر راشد عبد اللہ

دستخط شیخ محمد بن عبد اللہ ہزیب مکی ہزابی

دستخط ایس بی ہنس ۱۵- ذیقعدہ مطابق ۳۱ جنوری ۱۸۳۹ء

ترجمہ سند قرار دادہ از جانب سلطان مانع بن سلام از
قوم ہوشابی اور اوسکا بیٹا سلام بن مانع از قوم ہوشابی کا
بمضمون ذیل ہے

سلطان مانع بن سلام ہوشابی اور اوسکا لڑکا سلام بن مانع ہوشابی بخوشی و رضامندی اپنے بیان کرتے ہین کہ وے ساتھ جملہ اشخاص متعلق قوم ہوشابی اونکے قرابتان اور توابعین اور سردار ہم ہر دو لواحر اور تمام قوم ہوشابی کی حسب انتظام سابق قرار دادہ کمانیر ہلن صاحب گورنر عدن کے کہ جو اتفاق درباب دینے بشقہ جو اونکو سلطان محمد حسین فدل ابدالی سے ملتا تھا اقرار کرتے ہین متفق الراے ہین واضح ہے کہ ازروے انتظام باہم کمانیر ہنس اور سلطان کے یہہ قرار پایا کہ جو کچھہ سلاطین ابدالی سابق اور حال کا حق ہے وہ اونکا رہیگا اور جو کچھہ قوم ہوشابی کا بشرح ایضاً اونکا رہے —

واضح ہے کہ بہ نسبت جملہ ہرجات کے کہ جو لحج مین خواہ اوسکے قرب وجوار مین خواہ اوسکے سرحدین خواہ عدن مین خواہ [illegible] خواہ اوسکے حدود مین واقع ہون حسب اقرار اسکے جوابدہ متصور ہونگے اور مانع بن سلام [illegible] ہرجات وغیرہ کا ذمہ دار ہوگا کہ جو از جانب قوم ہوشابی یا اونکے قرابت مند یا رعایا سے کے سرزد ہو درحالیکہ مانع کسی اور سلطان یا قوم کو مدد دیوے تو اوس صورت مین سند ہذا باطل اور منسوخ متصور ہوگی ہم سلطان مانع کا ہاتھہ اور سلطان محمد فدل کا ہاتھہ ایک متصور ہو علی ہذا القیاس سلطان محمد حسین کے ساتھہ ہمارا دوست یکسان متصور ہو درحالیکہ کوئی شخص از قوم مذکورہ بالا کے سڑکون پر یا لحج مین غارتگری کرے تو اوس صورتین ملا وقتیکہ باز دہ وس حرکت کی نسبت نہو لیوے دست آویز ہذا باطل اور منسوخ متصور ہوگی کاش کوئی شخص مقام لحج یا عدن یا سڑکون پر مار پیٹ یا خون کرے اور یہہ ثابت ہو کہ وہ شخص از قوم

ہوشابی یا اونکے قرابت مندان کے سبب سے تو اوس صورت مین وہ گرفتار ہوکر بعوض قرار دیا جاویگا محقق
رہے کہ سعد ہا ہمیشہ کے لیے بطور روزینہ کے واسطے پرورش باہمی مین ہمارے سرکار سے ملا کریگی
اور کاش کبھی ضرورت لاحق ہو تو بعد دو مہینے کے پیشتر اوس روزینہ کا ملیگا اور اوسکی کارروائی ماہ ذیقعدہ
۱۲۵۴ ہجری سے مطابق ۴ جنوری و فروری ۱۸۳۹ع کے شروع ہوگی اور اشخاص مندرجہ بالا کا
وثیقہ معینہ معرفت ہمارے یا سلطان محمد حسین یا اوسکے لڑکون کے ملا کریگا واضح رہے کہ ان شرائطون
پر سلطان بانیح بن سلام اور سلام بن بانیح نے بدرمیانی ابی محمد حسین بن وحسن بن قاسم شفیعان
وکیل قوم ہوشابی کے اتفاق کیا ہے قرار دادہ ۲ ربیع الثانی ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۱۴ جون ۱۸۳۹ع
بروز جمعہ کے — واضح رہے کہ سالیہ ۵ سکہ کرونش فرونسا کہ جسکا ادہا سالیہ ۵ کرونش ہوتا ہے
قوم ہوشابی کا روزینہ سالانہ مقرر رہے —

گواہ شد محمد حسین وحسن شفیعیان جعفر شد — گواہ شد احمد عبد الرزاق بن علی — گواہ شد علی بن عبد اللہ علی

نمبر ۸۷

اقرارنامہ دوستی وصلح جو باہم شیخ ارسل بن حیدی بن احمد شیدی
حاکم یک ضلع متعلق قوم یفای اور اجنٹ معتمد قدیم سردار
سلطان علی غالب از قوم یفای اور کمانیر مہنس صاحب کے
ازجانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بتاریخ ۱۲ فروری ۱۸۳۹ع
کو قرار پایا بمضمون ذیل ہے

ہم اقرار کرتے ہین کہ باہم ہمارے صلح اور دوستی رہیگی اور قوم انگریز مقیمہ عدن ہمارے دوست رہینگے
اور کاش کبھی ادہر دو سرکار کے رعایا ایک دوسرے کی عملداری مین جاوے تو اوس سے
کوئی مزاحمت نکرے اور نہ اوسکو ذلیل کرے بلکہ اوسکو دوست متصور کرے اگر قافلہ ضلع یفائی
سے گہر والے کے ملک ہوکر سوداگری کے لیے عدن مین جانا چاہین تو اوس صورت مین اونسے
کوئی مزاحمت نکرے بلکہ اسباب ہر دو فریق بلا ادای محصول آیا جایا کرین اور آپس مین اولا بدلا
کیا کرین اور اونکو اختیار ہے کہ عدن سے اجناس سوداگری لیجایا کرین اور اونکی قدر و منزلت کریگی

دستخط شیخ ہاسل بن ہادی بن احمد — محررہ ۲۱ فروری سنہ ۱۸۳۹ع

گواہ
علی عبد اللہ سید علوی

ترجمہ ایک عہد و پیمان کا کہ جو سلطان علی غالب اور اوسکے
بیٹے احمد بن علی غالب از قوم یفائی الاقیفی نے قرار دیا
بمضمون ذیل ہے

ہم بایمانداری از جانب خود اپنے توابعین و فرقہ یفائی اور اونکے توابعین اور فرقہ مریدیہ و سلاے
و اونکے توابعین بحق کمانیر ہنس صاحب گورنر عدن اور ہر کل و جزو متعلقہ اونکے کے امر قرار داد
از جانب سلطان محسن فضل علی اور کمانیر ہنس صاحب گورنر عدن ملازم کمپنی موصوفہ پر اتفاق
کرتے ہین اور حسب طریقہ سابق مجاریہ بعہد سلطان عبید علی کے آیندہ کو بہی اوس قوم کی ملکیت
جو کچھ رہی ہے رہیگی اور جو نقصان ادکا لیج یا اوسکے قریب و جوار مین یا اسکے سرحد مین یا عدن
مین یا اوسکے سڑکون پر واقع ہوا وہ عہد و پیمان قرار داد از جانب عبید علی سے مستثنی متصور نہین
ہوگا اور اگر کوئی نقصان از جانب قوم یفائی یا اسکے توابعین سے کے ہوگا اور اسکے ذمہ دار
علی غالب متصور ہونگے اور کاسنس کبہی علی غالب کسی دوسرے سلطان یا قوم کو مدد دین
تو اوس حالت مین یہہ عہد و پیمان جو خدا کے سامنے قرار پایا ہے باطل ہوجاویگا اور ہمارا اور
سلاطان محشمہ کا ہاتھ ایک متصور ہوگا اور اسیطرح ہمارے اور اونکے دوست بہی ایک ہی
متصور ہونگے واضح رہے کہ اگر کوئی شخص از متذکرہ بالا لیج کے سڑک پر لوٹا جاوے تو اوس
صورت مین عہد و پیمان ہذا شکست ہوجاویگا اور اگر کوئی شخص ہماری کسی چیز کو توڑ دے یا لیلے
یا لیج مین لڑائی کرے خواہ لیج مین یا عدن مین یا عدن کی سڑک پر کسیکو مار ڈالے اور معلوم ہو کہ
وہ شخص از قوم یفائی یا اسکے توابعین کا ہے تو اوس صورت مین سلطان علی غالب جوابدہ ہونگے
اور عہد و پیمان ہذا الہی کبہی مجیب نہین بلکہ ہمیشہ جدید متصور ہوگا ہم اپنا روزینہ معینہ ابتداے
پہلی ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۴ ہجری مطابق ۱۸ - جنوری سنہ ۱۸۳۹ع سے ششماہی لیا کرینگے اور روزینہ
مذکور خواہ ہم خواہ سلطان خواہ اوسکا بیٹا لیا کریگا - واضح رہے کہ یہہ اقرارنامہ باہم سلطان علی غالب
اور اوسکا بیٹا احمد بن علی غالب کی معرفت اونکے ملازمان ہاسل بن احمد بن ہادی اور حید بن

احمد کے کہ جنکو اونھون نے بھیجا تھا اور وے علی غالب کے مصاحبین ہین بتاریخ ۲۵ ربیع الاول ۱۲۵۵ھ ہجری مطابق ۸ جون ۱۸۳۹ء کے قرار پایا - گواہ شد گواہ شد

سید محمد بن زین بن زبیوکر قاضی عبد الرضا بن علی بن سعد بن مسعود

گواہ شد گواہ شد گواہ شد

ہاسل بن احمد بن داودی قوم مریدی محمد علی یحیے جعفر منشی سرکار کمپنی

وکلاے علی غالب

گواہ شد

حیدر بن احمد یفای وکیل علی غالب

نمبر ۸۸

اقرارنامہ جو شیخ محمد سید سیدی اور شیخ جواس عبد اللہ و شیخ محمد بن احمد و شیخ کدیل عملداری میدی موقوعہ سبھی نے ساتھ کماینر ہینس صاحب کے بحق آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بتاریخ ۱۹ فروری ۱۸۳۹ء کے قرار دیا بمضمون ذیل ہے

واضح رہے کہ باہم ہمارے ہمیشہ دوستی اور صلح رہیگی اور ہم آپس مین مہربانی سے پیش آوینگے عدن بامن تمام رہیگا اور ہم دونون فریق کی رعایا امن سے رہیگی اور اونکی آمد و رفت مین کسیطرح کی مزاحمت باہمی واقع نہین ہو گی —

محررہ ۱۹ فروری ۱۸۳۹ء

دستخط سرداران

گواہ شد

عبد الرسول

گواہ شد

جعفر بن ہلال اثول

اقرارنامہ صلح اور دوستی کا کہ جو شیخ محمد بن علی یشابی از قوم کمر
سبیحی نے ساتھ کماینڈر ہینس صاحب کے بجانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے
بتاریخ ۲۰ - فروری ۱۸۳۹ء قرار دیا مضمون ذیل بابت

ہم خدا کو حاضر و ناظر جانکر اتفاق کرتے ہین کہ باہم ہمارے ہمیشہ صلح و دوستی رہیگی اور ہماری دوستی مثل ایک سے کے رہیگی اور عدن مین امن ہیگا اور ہماری رعایا اور رعایا انگریزی سبنے علت آمد و رفت باہمی جائز رکھینگے اور یکے از ہر دو فریق سے کے ملک مین مزاحمت یا ذلت اونکی نہین ہوگی —

واضح رہے کہ بہ نسبت عہد شکنی اقرارنامہ ہذا کے یا بہ نسبت ایذا رسانی کے جو از جانب ڈاکوان لال سمندر کے سڑکون پر ہو شیخ محمد بن علی ذمہ دار متصور ہے اور وہ بہ نسبت اس امر کے بھی جوابدہ ہے کہ کسی قافلہ کی روک ٹوک نہووے - واضح رہے کہ بہ نسبت اس امر کے شیخ محمد بن علی صرف اپنے ضلع کے لیے وعدہ نہین کرتا ہے بلکہ ضلع مقبوضہ قوم ارنقی کے لیے بھی کہ جنکا وہ حاکم ہے —

کاش مال عدن یا عملداری سبیحی سے دوسرے ملک مین ہوکر جایا چاہے تو اوس صورت مین اوس مال کی قدر و حفاظت کیجاویگی —

مخفی نرہے کہ عہد شکنی کے ذمہ دار شیخ محمد لبلی متصور ہونگے -

محررہ ۲۰ - فروری ۱۸۳۹ء

بدستخط شیخ محمد بن علی لبسی

گواہ شد
سید علوی

گواہ شد
علی بن عبد اللہ

گواہ شد
شیخ ارسل مشیدی

دستخط ایس بی ہنس

نمبر ۸۹

نقل اوس عہد و پیمان کی جو باہم سید محمد جعفر
بن سید حیدر روس سردار وحید اور اوسکے
تابعداران و کماینڈر ہینس صاحب اجنٹ

گورنمنٹ کے قرار پایا مضمون ذیل ہے

ہم ہمیشہ کی دوستی اور صلح پر اتفاق کرتے ہین اور دروازہ عدن کا ہماری آمدورفت اور دوستی کے لیے کھلا ہے علے ہذ القیاس ہمارا ملک بھی ایسا ہی رہے گا اور فریقین اتفاق بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ ظلم اور بدعت نہین ہوگا ❖

دستخط سید محمد جعفر بن سید حیدروس

محررہ ۲ ۔ فروری ۱۸۳۹ع

نمبر ۹۰

اقرارنامہ قرارداد باہم شیخ جواس بن سلم العبادی اور اوسکی قوم اور کمانڈر ہنیس صاحب از جانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی بتاریخ ۱۸ ۔ فروری ۱۸۳۹ع کا بمضمون ذیل ہے ❖

ہماری عملداری باہمی مین صلح اور دوستی رہے گی اور باہم عدن اور آبادی کے صلح رہے گی آمدورفت باہمی بلا ظلم وبدعت ہوا کرے گی اور بصداقت اسکے شیخ جواس بن سلم اقرار بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ اوسکے لوگ عدن کی سڑکون پر روک ٹوک یا غارتگری نہ کرین گے اور درصورت واقع ہونے ایسی حرکت ناشایستہ کے وہ جوابدہ متصور ہونگے ❖

محررہ ۱۸ ۔ فروری ۱۸۳۹ع

دستخط جواس بن سلم العبادی

دستخط ایس بی ہنیس

گواہ شد

سید علوی

نمبر ۹۱

اقرارنامہ صلح اور دوستی کا جو شیخ مہدی بن علی زباری نے کمانڈر ہنیس صاحب کے ساتھ بہ حق آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بتاریخ ۱۸ ۔ فروری ۱۸۳۹ع کے کیا حسب ذیل ہے ❖

باہم ہمارے اور ہمارے ملکون کے صلح اور دوستی ہمیشہ رہے گی ہمارا فائدہ ایک متصور ہوگا اور ہم اتفاق بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ عدن ہماری اور انگریزی قوم کے دوست رہینگے

اور رعایا ہر دو فریق مجاز آمد و رفت باہمی سے رہینگے اور اونپر کوئی ظلم و بدعت نہ کرے گا اور بلکہ اونکے ساتہ مہربانی پیش آوینگے یہ وعدہ جانبین سے ہے اور قوم شیخ مہدی کا کوئی شخص عدن مین جاوے تو اوسکی تعظیم ہونا چاہیے اور اوسکی آمد و رفت مین کسیطرح کی خلل اندازی نہو مگر لحاظ قانون کا بھی رہے اور اگر سٹرکون پر از جانب کسی شخص از قوم شیخ مہدی یا اور کسی شخص ساکن اوسکے ضلع کے ڈکیتی سرزد ہو تو اوسکے ذمہ دار شیخ مہدی ہونگے +

محررہ ۱۸ فروری سنہ ۱۸۳۹ء

دستخط شیخ مہدی بن علی

گواہ شد

محمد حسن شاہ بنی

دستخط

گواہ شد

ایس بی ہینس

سید علوی

نمبر ۹۲

اقرار نامہ جو شیخ زیدی اور شیخ صلاح عمودی نے ساتہ کپتان ہینس صاحب تعینہ از جانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بتاریخ ۱۸ فروری سنہ ۱۸۳۹ء قرار دیا بمضمون ذیل ہے +

ہمارے ملک مین باہم صلح اور دوستی رہے گی اور عدن سے ہمیشہ دوستی رہیگی فریقین کی رعایا ایک دوسرے کے ملک مین بلا روک ٹوک آیا جایا کریگی مگر احتیاط قانون کی رہے گی +

محررہ ۱۸ فروری سنہ ۱۸۳۹ء

دستخط شیخ صلاح عمودی

گواہ شد

عبد الرسول قاضی

دستخط ایس بی ہینس

نمبر ۹۳

اقرار نامہ دوستی اور صلح جو عمران بن یوسف شیخ زبلی نے کپتان ہینس صاحب کے ساتہ بحق آنریبل

ایسٹ انڈیا کمپنی کے کیا حسب ذیل ہے +

دست آویز ہذا کو شیخ قاسم بن سید شیرزی نے لکھا ہے اور ترجمہ صحیح ہے اور یہی سند ہماری گواہ ہے ہم قوم انگریز کے دوست بلکہ بڑے دوست ہین اور یہ دوستی سچی اور پایدار ہے اور خدا سے امید ہے کہ اسمین کبھی فرق نہین ہوگا اور یہ امید ہے کہ کوئی امر بیجا نہین واقع ہوگا اور نہ کسی طرح کی خفت ہوگی اور ہماری رعایا تمھارے ملک مین اور تمھاری رعایا ہمارے ملک مین موافق دوست کے آمد و رفت رکھے گی اور جو کچھ مرضی انگریزون کی ہوگی وہ ہی ہوا کرے گی دوسری بات کبھی نہین ہوگی اور ہم ہمیشہ تمھاری مہربانی کار بند رہین گے اور ہماری دوستی خدا پر واضح ہے اور وہی گواہ ہے +

محررہ ۱۰ - مارچ سنہ ۱۸۳۹ء

دستخط عوان بن یوسف

شیرزی

گواہ شد

سید علوی بن زین بن سید حید روس

جعفر ہادی شیخ اونھن

دستخط بی بی ہنیس پولیٹکل اجنٹ

بیان عدن ختم شد

بیان ستنان

واضح رہے کہ یہ بیان تواریخ مین وکوا غذات صیغہ غیر سے انتخاب ہوا

ابتدا سنہ ۱۸ صدی مین انگریزون نے گورنر موکہا سے ایک فرمان مشعر تعین ایک کارخانہ اور اجازت کرنے تجارت بشرط ادا سے محصول جو تین روپیہ سیکڑہ سے زاید نہو حاصل کیا اور اس دستاویز کو پاشا ترکی مین نے مستحکم کیا واضح رہے کہ اونھین دنون مین قوم ڈچ یعنی باشندگان ڈنمارک نے ایک کارخانہ موکہا مین کہ جو اوسوقت عرب دکھن کا واسطے کار تجارت کے ایک بڑی آڑہت

کا بمقام تھا مقرر کیا اور سو برس بعد قوم فرانسس نے بھی ایک کارخانہ جاری کیا ۱۷۳۰ع مین نینے
بعد نکالے جانے ترکون کے تمام یمن بحکومت امام سنا کے آگیا مگر ہنگام پہونچنے کار بستن
کے بمقام سنان کے ۱۷۶۳ع مین قوم عرب صوبہ عدن کی یعنی ابو عمرش تایز اور دیگر کسان اطاعت
امام سے منحرف ہو گئے ۱۷۹۹ع مین جیسا کہ سرکار انگریزی نے تدبیر بہ نسبت مقابلہ کرنے اوس
چڑھائی کے جو قوم فرانسس کی جانب سے ہندوستان پر ہونے والی تھی اور نیز بہ نسبت پھر
قائم کرنے تجارت لال سمندر مین کہ جس سے وہ محروم ہو گئی تھی کیا اوسوقت ڈاکٹر برنگل صاحب
مع تحایف کے ازجانب گورنر جنرل کے سنا کو روانہ کیے گئے چنانچہ ڈاکٹر مذکور نے احکام امام علی
منصور کا بنام گورنران موکھا وہودیدا و لوہایہ کے مشعر کرنے ہر طرح آسایش بہ نسبت کار تجارت کے
حاصل کیا بعد دو برس کے سر ہوم لونم صاحب نے کہ جو سرکار عرب مین ایلچی معین ہوے تھے
بہ نسبت قائم کرنے ایک عہدہ مال سوداگری ساتھ سنا کے کوشش کی مگر گورنر موکھا نے اوسکو ذلیل
کیا اور شرایط عہد پیمان تجویز شدہ کو امام نے نامنظور کیا ✣
واضح رہے کہ صدی حال کی ابتدا مین امام علی منصور نے وہابیون کے ہاتھ سے کہ جنھون نے
حملہ کر کے چند اچھے اضلاع عملداری اوسکی سے چھین لیے تھے بہت سختی اوٹھائی ۱۸۱۶ع
مین محمد علی پاشا نے بعد پامال کر دینے اختیار وہابی کے اون اضلاع کو امام علی منصور کے بیٹے
اور جانشین احمد کو بشرط ادا سے ایک لاکھ سکہ ڈالر بطور خراج سالانہ کے پھیر دیا ۱۸۱۷ع مین
احمد کا بیٹا عبد اللہ اوسکا جانشین ہوا مگر وہ اون صوبون کو جو اوسکے باپ کو پھیر دیے گئے تھی
رکھہ نہ سکا ✣
۱۸۲۰ع مین بوجہ ایک تصفیہ کے کہ جس مین ایک قوم عرب کو تھوڑے روز کے لیے کارخانہ
موکھا مین قید کر رکھا تھا محکمہ رزیڈنسی پر حملہ کر کے لوٹ لیا اور ایک افسر انگریزی کو گورنر کے
سامنے کھینچ لے گئے چنانچہ گورنر نے اوسکو نہایت حیوانپن سے ذلیل کیا بعد چندے
توقف ایک فوج انگریزی واسطے مطالبہ عوض اس ظلم کے بھیجی گئی اور ۲۶ دسمبر ۱۸۲۰ع کو
قلعہ موکھا کو لے لیا اور بعد چندے ایک عذرخواہی یعنے خوشامد بہ نسبت اوس ذلت کے
جو سرکار انگریزیہ پر کی گئی تھی باضابطہ کیا اور ایک عہدوپیمان نمبری ۹۴ ازجانب امام سنان اور

اوسکی کونسل کے بہ نسبت محدودی حقوق رعایاے انگریزی اور تخفیف محصول اوپر اشیاسے روانگی
کے دستخط کیا اور محصول سے ۔ ۵ سے ۵ فی سیکڑہ قرار پایا مگر یہ عہدنامہ نہایت واہیات و مدعیر معتبر
طریقہ پر تحریر کیا گیا یہان تک کہ بعدازان معلوم ہوا کہ انگریزی اور عربی ترجمہ مین بڑا فرق ہے
امام نے بہ نسبت کرنے کسی طرحکی تبدیلی عہدنامہ مین انکار کیا خیر سرکار انگریزی نے بہ نظر محفوظ
رکھنے واسطے دوستی کے ہر مراتب مندرجہ کو بجز دفعہ ۲ کے قبول کیا اور دفعہ مذکور کے ترجمۂ
انگریزی کی یہ عبارت ہے کہ ملازمان کارخانہ صرف زیر حکومت رزیڈنٹ کے رہین ترجمۂ عربی مین
مندرج نہین تھی امام کو اطلاع بہ نسبت اس امر کے ہوئی کہ جملہ مراتب قبول ہوے مگر درحالیکہ
کسی شخص ملازم رزیڈنٹ کو سزا دینے کے لیے امام گرفتار کرین تو اوس صورت مین رزیڈنٹ
اوسکو واپس لے لین اور جو تدبیر کہ بدانست سرکار انگریزی مناسب معلوم ہو وہ کیجاوے سنہ ۱۸۴۰ع
مین ایک عہد و پیمان سوداگری کا کپتان مورسبے صاحب نے حاکم موکھا سے قرار دیا اور اوسی
سال مین ساتھ سردار زیلا کے اوسی قسم کا اقرارنامہ قرار دیا بعد چندے نشان انگریزی کو کاٹ ڈالا
اور رعایاے انگریزی سے محصول ۱۰ سیکڑہ ایزاد کرکے تحصیلا جو کہ موکھا زیر حکومت سوبلائم پورٹ
کے آگئی تھی اسلیے شبہہ بہ نسبت اس امر کے تھا کہ آیا شریف حسین مجاز قائم کرنے کسی عہد و پیمان
کہ جو بنیاد متصور ہو ہین یا نہین سرکار انگریزی نے بھی بہ نسبت چند زاید دفعات مندرجہ عہدنامہ
کے کہ جو خلاف تجارت اقوام دیگر یورپ کے تھین اعتراض کیا تھا چنانچہ اس قضیہ کا ملکۂ معظمہ کے
ایلچی متعینہ کانسٹنٹ نوپل نے تصفیہ کیا ۔ واضح رہے کہ سنین گذشتہ مین ملک سنا مین تزلزل
واقع رہا سنہ ۱۸۳۲ع مین موکھا اور تمام کنارۂ سمندر بدست ترکون کے آگیا مگر بعد براے چندے
پھر واپس آیا لیکن آخر کو سنہ ۱۸۴۰ع مین پھر جاتا رہا علی منصور جو بجاے اپنے باپ کی سنہ ۱۸۳۴ع
مین امام سنا کا ہوا تھا تین برس بعد نکال دیا گیا مگر سنہ ۱۸۴۴ع مین بعد وفات اپنے چچا کے
وہ پھر حکومت کا جانشین ہوا اور صرف سنہ ۱۸۴۵ع مین محمد یحیے ایک دور کے رشتہ دار نے
اوسکو پھر نکال دیا سنہ ۱۸۴۹ع مین محمد یحیے نے پورٹی کی اطاعت کو حلفاً قبول کیا اور سنا ان
پر بطور رعیت سلطان کے بہ شرط دینے نصف مالگذاری اور رکھنے ایک فوج ترکی اپنے
پایۂ تخت مین قابض ہونے کا اقرار کیا تھا چنانچہ یہ باشندگان کو اسقدر ناگوار ہوا کہ وہ ترکون کے

خلاف اوٹھکر اونکو مارڈالا اور علی منصور کو کہ جسنے محمد یحیے کے قتل کا حکم دیا تھا پھر بحال کیا
اندر چند ماہ کے امام علی منصور محمد یحیے کے بیٹے غالب کے ہاتھہ مین آگیا مگر باشندگان صنعا
نے غالب کی اطاعت کو قبول کرنے سے انکار کرکے اپنے ہمقوم سے ایک شخص کو حاکم مقرر
کیا واضح رہے کہ چند روز تک غالب ایک قصبہ تا یک مین کہ جو صنعا سے تھوڑے فاصلے پر تھا
متوالا اور واہیات پھر اکیا چنانچہ یہی کیفیت ١٨٥٠ء تک یعنی جسوقت کہ اوسکو بلاکر صرف بطور نام
کے حکومت پر بحال کیا رہی مخفی نرہے کہ ہنگام تزلزلات اندرونی موقوعہ صنعا اور لڑائی ترکستانون کے
اماموں نے بارہا کوشش بہ نسبت لینے مدد اور مشورہ سرکار انگریزی کے اپنے کام مین کیا مگر
سرکار موصوف نے اونکے معاملات مین دست اندازی کرنے سے بالکل انکار کیا +

نمبر ٩٤

[illegible] ساتھ ۵ [illegible] ١٨٢١ء کو قرار پایا [illegible] ہے +
واضح رہے کہ [illegible] کا ربعاہم امیر [illegible] امام مہدی [illegible] صنعا و شہر [illegible] کے اور
اجنٹ سرکار انگریزی آغا مسٹر بروس خان کے سنہ ١٢٣٦ ہجری مطابق ١٨٢١ء کے قرار پائے تھے
حسب ذیل ہین +

عبارت انگریزی

دفعہ اول – رزیڈنٹ کے ہمراہ اوسیقدر گارد واسطے حفاظت کے رہیگا کہ جسقدر بغداد بصرہ اور بشائر مین ہین یعنی ٣٠ آدمی +

دستخط ولیم بروس
گورنمنٹ اجنٹ

دفعہ ٢ – رزیڈنٹ اون رسومات کے قبول کرنے سے کہ جو حسب مرتبہ ملازم سرکار انگریزی کے مین بہی رہیگا اور گھوڑے پر سوار ہو کر جہان

ترجمہ عربی

دفعہ اول – رزیڈنٹ یعنی وکیل جو از جانب سرکار انگریزی لشکر کا دیکہا مین مقیم ہے اون کی جمعیت مین سے تیس آدمی اپنے ہمراہ مثل رزیڈنٹان یعنے وکلاے متعینہ بصرہ و بغداد و ابوشہر عرف بشائر کے رکہیگا +

دستخط جمہ گواہان

دفعہ ٢ – رزیڈنٹ یعنی وکیل کی جو سرکار انگریزی کی جانب سے کارخانہ پر تعینات رہے گورنر تعظیم و تکریم کریگا اور قواعد مین سرکار انگریزی

عبارت انگریزی

چاہے آنے جانیکا مجاز رہیگا اور وہ موکھا اور
شیخ سید بلی کے جملہ پھاٹکوں سے ہوکر کہ جس
سے قوم یورپ اتبک محروم تھی آنے جانیکا
مجاز رہیگا اور اوسی طرح یہ آزاد رہیگا کہ
جس طرح پر رزیڈنٹ بشایر و بصرہ و بغداد و
مسقط کا ہے ✤
دستخط ولیم بروس
اجنٹ گورنمنٹ

ترجمہ عربی

حسب مرضی اپنے سواری گھوڑے یا اور کسی چیز
کی کیا کرین رزیڈنٹ کو اختیار ہے کہ شہر مین
یا باہر شہر کے تفریح طبع کے لیے جایا کرین اور
اونکو یہ بھی اختیار ہے کہ جس پھاٹک سے
چاہین علے الخصوص پھاٹک شاڈولی سے آیا
جایا کرین اور اونکو اختیار ہے کہ حسب مرضی اپنے
خواہ پیدل خواہ سوار آیا جایا کرین اور کوئی شخص
اونکو نہ روکے اور نہ اون سے کچھ کہے اور اونکی قدر
ومنزلت [illegible] طرح پر ہوگی جس طرح پر کہ [illegible]
دیگر یعنی بغداد بصرہ ابوشہر اور مسقط مین ہوتی ہے
دستخط جمیع صاحبان کونسل موکھا

دفعہ ۳ — ایک ٹکڑا اراضی واسطے قبرستان کے
دیجاوے اور کسی شخص سے جو زیر جھنڈا سرکار انگریزی
ہوں سے مزاحمت یا ذلت مذہبی نکرنی جاوے
دستخط ولیم بروس
اجنٹ گورنمنٹ

دفعہ ۳ — مردہ انگریز کا کہ جسکی ارواح بحکم
قادر مطلق خدا کے قبض کرلیجاوے تو وہ ایک
مقام معینہ مین کہ جو خاص اونکے لیے ہے مدفون
ہونگے اور اونکو کوئی شخص یہ نکہے کہ تمھاری قوم
کی رسم ایسی اور ویسی ہے اور اچھی رسم نہین ہے
دستخط جمیع ممبران یعنی مصاحب

دفعہ ۴ — جب کبھی رزیڈنٹ کو ضرور ہو تو وہ
مجاز ہو کہ سنا مین جاکر امام سے گفتگو کرے اور
اوس صورت مین ڈولا بشرط ضرورت اوسکے ہمراہ
ایک گارد واسطے پہرہ وغیرہ کے کردینگے ✤
دستخط ولیم بروس اجنٹ گورنمنٹ

دفعہ ۴ — اجنٹ یعنی وکیل سرکار انگریزی
مقیمہ لنگرگاہ موکھا کو جب ارادہ سیر کرنے کا
ہوا کرے تو اوسکو اختیار ہے کہ سنا مین تفریح
طبع کے لیے امام کے پاس جایا کرے اور اوسکو
کوئی شخص مجاز روکنے کا نہین ہوگا اور حاکم

عبارت انگریزی

ترجمہ عربی

موکہا راستہ مین محافظت کے لیے ایک گارد
اپنی پلٹن سے دیگا خلاف اسکے کوئی امر نہوگا +
دستخط چہہ ممبران

دفعہ ۵ — چار سو روپیہ سکہ جرمنی جو بروقت اوترنے
اسباب کے جملہ جہازہاے سوداگری پر لیا جاتا تہا
آیندہ سے جہاز انگریزی پر لیا جاویگا اور اب سے
یہ محصول خواہ اسباب اوترے یا نہ نہین لیا جاویگا
جس طرح پر کہ بہ نسبت جہازان لڑائی ملکہ معظمہ
اور آنریبل کمپنی کے ہے +
دستخط ولیم بروس
اجنٹ گورمنٹ

دفعہ ۵ — جہازان سوداگری رعایاے سرکار
انگریز پر چار سو روپیہ محصول معین تھا مگر آج
سے وہ بند ہوگیا اور اونسے کچہ نہین لیا جاویگا
اور وہ جہاز بھی مثل جہازان سرکار اور پادشاہی
کے متصور ہونگے اگر اونکا اسباب اوتارا جاوے
تب بھی منجملہ چار سو روپیہ محصول کے کچہ نہین
لیا جاویگا چنانچہ اس امر کا عہدنامہ بابت تحریر
کرنے مناکے ابتدا دفع کرنے مخالفت اور
محاصرہ لنگرگاہ کے ہوچکا ہے +
دستخط چہہ ممبران

دفعہ ۶ — جملہ رعایاے سرکار انگریزی جو موکہا
مین سوداگری کرتے ہین علے الخصوص سوداگران
سورت کے کہ جو بہ پناہ جھنڈا انگریزی کے ہونگے
ایسا ہی کرینگے اور لوگ انکے تضیون کا تصفیہ
رزیڈنٹ کرینگے اور اگر اونمین سے کوئی از
مذہب اسلام ہو اور چاہے کہ اوسکا تصفیہ حسب
شرع محمدی کے کیا جاوے تو اوس صورت
مین وہ مجاز کرو ا پانے ایسے تصفیہ کے ہونگے
اور ایک شخص از جانب رزیڈنٹ ہمراہ اونکے

دفعہ ۶ — جملہ سوداگران کو جو سرکار انگریزی کی
توابعین ہین اور اونکی جھنڈی اور پناہ کے
نیچے ہین علے الخصوص ملکہاے سورت کو
اختیار ہے کہ اپنا کاروبار تجارت کا موکہا مین
کرین اور اگر اونمین قوم مسلمان ہو اور باہم اونکے
تضیہ ہو اور کوئی شخص خواستگار شرع محمدی کا
ہو تو اوسکی خواستگاری مین کسی طرح کی رکاوٹ
نہین کیجاویگی جب باہم لوگ یعنی جماعت
رزیڈنٹ اور رعایاے موکہا کے کسی طرح کی

عبارت انگریزی

رہے گا اور درحالیکہ اوس قضیہ مین کوئی عمال یا
امام کا شریک ہو تو اوس صورت مین تصفیہ
اوسکا ایک اجنٹ ازجانب رزیڈنٹ خواہ رزیڈنٹ
خود اور گورنر مقام کا ملکر کرینگے اگر رعیت امام
کی بیجا ہے تو اوس صورت مین سرکار اوسکو سزا
دیگی اور اگر واقعات برعکس اسکے ہین تو اوسکو
سزا رزیڈنٹ دینگے اور جملہ توابعین گو وامام یعنی
ہر قسم کے دلال وغیرہ اوسکے نیچے ہون تمام و کمال
بہ پناہ جھنڈا انگریزی کے رہکر بہ تحت حکومت رزیڈنٹ
کہ جو صرف مجاز اونکی سزا دہی اور تدارک کرنے بہ نسبت
جملہ درخواستون کے کہ جو اوپر گذرین ہوگا رہینگے
واضح رہے کہ دفعہ ہذا یعنی ششم کو امام نے
بطور جداگانہ کے کپتان بروس صاحب کے ساتھ
قرار دیا ہے ؛؛

دستخط ولیم بروس صاحب
اجنٹ گورنمنٹ

دفعہ ۷ ــ اب سے آیندہ کو محصول بہ نسبت جملہ
اشیاے سوداگری کے جو قوم انگریز لیجاوین بعوض
ساڑھے تین روپیہ سیکڑہ کے جو ابتک تھا اونسے
بھی مثل قوم فرانسس کے سوا دو روپیہ سیکڑہ لیا جاویگا
اور اشیاے آمدنی وروانگی پر بھی انگریز اور اونکی
رعایا سے اوسی شرح سے یعنی سوا دو روپیہ سیکڑہ کے

ترجمہ عربی

نزاع واقع ہو تو اوس صورت مین ایک شخص از
جانب رزیڈنٹ حاکم موکہا کے روبرو حاضر ہو اور
حاکم مذکور بہ نسبت ارتکاب و مرتکب جرم کے
تحقیقات کریگا اور اگر زیادتی ساکن اوس ملک کی
ذمہ عائد ہو تو حاکم موکہا اوسکو سزا دینگے اور
اگر بیجائی یعنے جرم ازجانب فوج انگریز یعنی عسکر کے
وقوع مین آیا ہو تو اوس صورت مین سزا دہی
اوسکی رزیڈنٹ کرینگے +

واضح رہے کہ یہ دفعہ ششم منجملہ اون دو دفعات
کے ہے کہ جو امام مہدی کے پاس واسطے غور
کے بھیجی گئی تھین اور بعد آنے جواب شریف
کے یہ دفعہ بعد داشت نقل از قلم امیر فتح اللہ کے
مسٹر بروس صاحب کے حوالہ کر دی گئی تھی اور بوقت
آنے جواب کے باہم مسٹر بروس اور امیر فتح اللہ
کے ایک حجت تھی کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے ؛؛

دفعہ ۷ ــ بہ نسبت محصول اون اشیا کے کہ جو
لنگرگاہ موکہا سے روانہ ہوتی ہین سوا دو روپیہ
سیکڑہ سکہ ڈولر یعنے جو قوم فرانسس دیتی ہین
قرار پایا ہے اور اسی طرح پر محصول بہ نسبت اون
اشیاکے بھی لیا جاویگا جو سوداگران انگریزی
و سرکار انگریزی موکہا سے لیجاتے ہین واضح رہے

ترجمہ عربی	عبارت انگریزی
کہ یہ ساتوین دفعہ منجملہ اون دو دفعات کے ہے	لیا جاویگا واضح رہے کہ یہ دفعہ جداگانہ بذریعہ
کہ جو شریف مہدی کے پاس واسطے تصفیہ اور	فرمان امام کے بطور علامت دوستی قوم انگریز
غور کے بھیجی گئی تھی کہ جن کا جواب شریف	کے قرار پائی +
نے حسب ذیل دیا +	دستخط ولیم بروس
ہمنے منجملہ تین روپیہ کے تین حصہ محصول فی سیکڑہ	اجنٹ گورنمنٹ
کے بہ نسبت جملہ اشیا کے کم کردیا اور یہی محصول	مقام موکہا محررہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۲۱ء
اون اشیا پر بھی کہ جو سرکار انگریز اور اونکے سوداگران	نقل مطابق اصل کے ہے
لنگرگاہ مین لاوین لیا جاویگا اور اون سے	دستخط ولیم بروس
سوا دو روپیہ سیکڑہ سے زیادہ بہ نسبت جملہ اشیاے	اجنٹ گورنمنٹ
آمدنی و روانگی کے نہ لیا جاوے اور یہ گویا علامت	واضح رہے کہ ان ہر ایک دفعہ پر امیر فتح اللہ
منزلت سرکار انگریزی اور اونکے سوداگران کی	اور جملہ ممبران کونسل موکہا کے اور کپتان بروس
اور نیز محافظت آمدورفت و دوستی جانبین کی	صاحب کے مہر و دستخط ثبت ہوے منظور کیا
حسب موجودہ زمانہ سابق کے ہے +	دستخط
محررہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۶ ہجری مطابق سنہ ۱۸۲۱ء	جان کش لملی کپتان
دستخط	جہاز ملکہ معظمہ موسومہ ٹوپار
جملہ ممبران	و افسر اعلے

بیان سنا ختم شد

بیان مکلا اور شہر

واضح رہے کہ مکلا اور شہر دو بڑی لنگرگاہان ازجانب دکھن کنارہ عرب کے واقع ہین کہ جس مین تجارت غلامان کی ہوا کرتی تھی اور اس مقام مین زنزی بار اور سمالی اور ڈنکالی کے کنارہ سے ہر سال غلام لائے جاتے تھے ۱۴ مئی سنہ ۱۸۶۳ء کو برگیڈیر کوگلن صاحب پولیٹکل رزیڈنٹ

متعینہ عدن سے نے ایک اقرارنامہ نمبری ۹۵ مشعر اوٹھا دینے اور بند کرنے آمدنی وروانگی غلامان کے نقیب صلاح بن محمد والی مکلا اور نقیب علی نجی والی شہر کے قرار دیا ٭

نمبر ۹۵

واضح رہے کہ باعث تحریر سند ہذا کا یہ ہے کہ بغرض انسانیت وستحکم کرنے آئین کارروائی سرکار عالیہ انگریزی کے مین اپنے دوست صادق برگڈیر ولیم مارکس کوگلن صاحب گورنر عدن کی تجویزات پر بغور تمام توجہ کر کے عہد و پیمان بہ نسبت اس امر کے کرتا ہون کہ اپنے ملک خاص یا عملداری میری موتوعہ افریقہ یا ایشیا وغیرہ مین تجارت غلامان کا امتناع کرونگا بلکہ بالکل بند کرونگا اسلیے مین دستخط کنندہ دست آویز ہذا خدا اور انسان کے سامنے صلفاً اپنا ارادہ دربارۂ امتناع روانگی غلامان حبشی کے افریقہ سے حتے الامکان قرار دیتا ہون مین نہ خود اونکو لیجاونگا اور نہ کسی رعایا اپنی کو لیجانے دونگا اور جو ہماری رعایا کا جہاز محمولہ غلامان حبشی کے ملے وہ گرفتار ہو کر ضبط ہو جایا کرے گا اور غلامان چھوڑ دیے جاوینگے واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا تاریخ ہذا سے ایک سال کے بعد جاری ہوگا ٭

دستخط

صلاح محمد

ڈبلیو ایم کوگلن

پولیٹکل رزیڈنٹ متعینہ عدن

محررہ ۴ مئی ۱۸۶۳ء

گواہ شد — گواہ شد

عمر باسلیم کیبسن — ترہی رائم اسسٹنٹ پولیٹکل رزیڈنٹ

محررہ ۲۵ ذیقعدہ ۱۲۷۹ ہجری

واضح رہے کہ ایک عہد و پیمان بجنسہ مضمون مذکورۂ بالا بتاریخ مذکور الصدر ساتھ علی بن نجی لفٹنٹ شہر کے قرار پایا ہے ۲۹ جون ۱۸۶۳ء کو دلیسرا سے اور گورنر جنرل نے منظور کیا ٭

بیان مکلا شھر ختم شد

بیان شوا

واضح رہے کہ سنہ ۱۸۴۰ء مین سہیلا سلاسی بادشاہ شوا مالک عملداری متوعہ وکہن ابوسینا نے اپنی خواہش بہ نسبت قائم کرنے دوستی ساتہ سرکار انگریز کے ظاہر کر کے سرکار بمبئی سے توپین اور سامان لڑائی کا بذریعہ ایک تحریر کے مانگا مخفی نرہے کہ منجملہ صوبجات ابوسینا کے شوا اوس زمانہ مین ایک نہایت قوی او صوبہ عظیم تھا اس مین قوم گلا رہتی تھی جسوقت کہ سہیلا سلاسی نے یہ ترقیان کین اوسوقت آمد و رفت جہازان لال سمندر نے تجارت ابوسینا کو نہایت رونق اور ترقی دی اسواسطے دربار شوا مین کہ جنکے ساتہہ ملک فرانس بھی واسطہ دوستی کا قائم رکھنے کے آرزومند تھا ایک ایلچی بھیجے جانے کی تجویز ہوئی اور ۱۶ نومبر ۱۸۴۱ء کو ایک سوداگری اقرارنامہ نمبری ۹۶ ساتہ بادشاہ کے قرار دیا +

نمبر ۹۶

عہد و پیمان دوستی اور سوداگری کا جو باہم سہیلا سلاسی بادشاہ شوا و ایفات و گلا کے ایک طرف اور کپتان ولیم کارنِ والیس ہیرس ... کے از روے اختیار عطیہ از جانب گورنر بمبئی کے بحق ملکہ معظمہ کوین وکٹوریا بادشاہزادی گریٹ برٹن آیرلنڈ اور انڈیس یعنے ہندوستان کی [illegible] +

چونکہ کا تجارت اون قومون سے کہ جو سلسلہ بندی دوستی مین مضبوطی سے قائم ہین باعث بڑی دولت اور بہبودی کا ہے اور قائم ہونا ایک عہدنامے کا بہ نسبت دوستی دوام اور سوداگری کے باہم شوا اور گریٹ برٹن کے کہ جسکی نسبت ہر دو بادشاہون نے التجا کی ہے مفید اقوام جانبین کے متصور ہے اور علامت دوستی اور خیرخواہی کی نسبت باہم بادشاہ شوا اور ملکہ معظمہ موصوف کے گفتگو ہو چکی ہے اور ضرور ہے کہ چند دفعات اور شرائط کہ جنکی روسے تجارت مطلوبہ کا کارروائی باہم ہر دو قوم کے ہو تشخیص کیجاوین اسلیے ہم دفعات مندرجہ ذیل پر اپنی رضامندی اور اتفاق ظاہر کرتے ہین +

دفعہ ۱ ـــ باہم سہیلا سلامی بادشاہ سوابقات اورگلا اور اوسکے جانشینان اور ملکہ معظمہ بادشاہزادی گریٹ برٹن آیرلنڈا اور ہندوستان اور اوسکے جانشینان ہمیشہ دوستی آزاد اور مستحکم قائم رہے گی +

دفعہ ۲ ـــ بنظر محفوظ اور قائم رکھنے یگانگت موجودہ باہمی کے بادشاہ شوا اور اوسکے جانشینان اوس شخص کو قبول کرکے اوسکی پرورش کرینگے کہ جسکو ملکہ معظمہ اور اوس کے جانشینان بطور ایلچی کے تعینات کرین اور اوسکے حقوق وغیرہ کو یکسان محفوظ رکھین گے +

دفعہ ۳ ـــ علےٰ ہذا القیاس بغرض مذکورہ بالا ملکہ معظمہ اور اوسکے جانشینان بھی اوس شخص کو کہ جسے شاہ شوا اور اوسکے جانشینان بطور ایلچی کے تعینات کرکے بھیجین قبول کرکے اوسکی پرورش کرینگے اور اوسکے جملہ حقوق کو محفوظ رکھین گے +

دفعہ ۴ ـــ باہم رعایاے شوا اور رعایاے گریٹ برٹن کے کاروبار تجارت کا بہ شرائط ذیل جاری ہوکر ترقی پاوے +

دفعہ ۵ ـــ جملہ اشیاے انگریزی وسوداگری پر جو سلطنت مین آوین خواہ وہان فروخت ہون یا اور کسی ملک بیرونی مین فروخت ہون صرف ۵ سیکڑہ بادشاہ شوا اور اوسکے جانشینان بطور محصول لیا کرین اور اس سے زیادہ نہین +

دفعہ ۶ ـــ واضح رہے کہ اس محصول کی تشخیص بہ شرح ۵ سیکڑہ کے اوپر قیمت اشیاے سوداگری کے حسب نرخ بازار اعلیٰ وادنیٰ کے ہوگا اور وہ محصول اوپر مرضی سوداگر کے منحصر ہے یعنی خواہ نقد دے خواہ جنس +

دفعہ ۷ ـــ بعد اداے پہلے محصول کے سوداگر مجاز اس امر کا ہوگا کہ عملداری شوا مین جہان چاہے وہان خواہ اپنا اسباب فروخت کرڈالے اور خرید کنندہ سے کوئی مزاحمت نکریگا اور جہان چاہے بلا روک ٹوک کے لے جاوین +

دفعہ ۸ ـــ سوداگران انگریز کو اختیار ہے کہ حسب تجویز اپنے جو جنس از قسم کھانے وغیرہ یعنے اشیاے ضروری کے چاہین خرید لین خواہ وہ پیداوار اس ملک کا ہو یا کہین باہر سے آیا ہو اور وہ اوس شے کو بلا اداے کسیطرح کے محصول کے لیجاوین +

دفعہ ۹ — علے ہذا القیاس اون اشیاے سوداگری پر بھی کہ جو رعایا بادشاہ شوا کی ہون اور ولایت کو جاوین زیادہ اوس محصول سے نہ لیا جاوے جو اتبک رعایاے انگریز سے لیا گیا ہو یا آئندہ کو لیا جاوے ÷

دفعہ ۱۰ — بلحاظ رونق اور ترقی کار تجارت باہم شوا اور گریٹ برٹن کے بادشاہ شوا اور اوسکے جانشنیان اون سوداگرون کو کہ جو عملداری شوا مین پیداوار افریقہ اندرونی کا کہ جو خاص کر بازار انگریزی کے لائق ہے لاتے ہین دلاسا دینگے ÷

دفعہ ۱۱ — علے ہذا القیاس ملکۂ معظمہ اور اوسکے جانشنیان بھی سوداگران انگریزی کو بہ نسبت لیجانے ایسے اشیا کے ملک شوا مین دلاسا دینگے کہ جو وہانکے قابل اور پسندیدہ ہون ÷

دفعہ ۱۲ — بنظر اچھی حفاظت سوداگران اور اونکے مال کے شاہ شوا اور اوسکے جانشنیان اور ملکۂ معظمہ اور اوسکے جانشنیان اپنے حتے الامکان اون گذرگاہون کو جو بیچ کنارۂ سمندر اور ابوسینا کے واقع ہے خوب محفوظ رکھینگے ÷

دفعہ ۱۳ — بنظر ترقی اور رونق آمدورفت دوستانہ رعایاے جانبین کے یہ قرار پایا کہ مسافران انگریز کو کہ جو عملداری شوا مین رہتے ہون یا اور ملک کو جاتے ہون کسیطرح کی مزاحمت یا روک ٹوک نہ کیجاوے ÷

دفعہ ۱۴ — اور اون مسافرون کے وہ اسباب کہ جو بیچنے کے لیے نہین ہین مستوجب ادائے کسیطرح محصول کے نہونگے اور وہ اپنا مال بتصور ہو کر لازوال رہنے ÷

دفعہ ۱۵ — علے ہذا القیاس رعایا بادشاہ شوا کے ساتھ بھی درحالت اوسکی سکونت کسی ملک موقوعہ عملداری ملکۂ معظمہ اور نیز اوسکے جانے کسی اور ملک مین کسیطرحکی روک ٹوک اور مزاحمت نہ کیجاوے گی ÷

دفعہ ۱۶ — جملہ سولہ دفعات اور شرائط مذکورۂ بالا پر باحتیاط تمام لحاظ کیا جاویگا اور یہ بطور ثبوت تمسک کے ازجانب ہردو بادشاہان کے بہ نسبت دوستی پایدار اور مستحکم کے سمجھا جاوے گا ÷

تاریخ ۱۰ امید ر ۱۸۳۲ سنہ ابی سینا مطابق ۱۶ نومبر ۱۸۴۱ء یعنی ۹ ۲ سال حکومت سہیلا سلاس اور پانچوین برس

بجلدوے پادشاہت ملکہ معظمہ کے مقام انگولالا پایہ تخت شوا مین قرار پایا +

دستخط ڈبلیو سی ہارس

دستخط سہیلا سلاسی

پادشاہ شوا لقب امرگالا

بیان شوا ختم شد

بیان ریلا
و تجورا

سنہ ۱۸۳۹ع مین بعد لینے عدن کے محفوظ رکھنا حکومت لنگرگاہان ریلا اور تجورا موقوعہ کناری ڈنکالی کا ضرور معلوم ہوا واضح رہے کہ یہ لنگرگاہ کنارہ افریقہ پر عدن کے سامنے واقع ہے اور دکھن ابو سیناک کے سوداگری کی خاص لنگرگاہ ہین اور تجورا ریلا کا ایک قصبہ ہے اور دونون مقامات سابق مین امام سعیا کے زیر حکومت تھے مگر ہنگام انقلاب سلک کے سرداران ریلا اور تجورا نے آزادی اختیار کرلی اور انیسوین اگست سنہ ۱۸۴۰ع کو ایک عہد و پیمان نمبری ۹۷ کہ جسکی روسے جزائر موست سرکار انگریز کو چھوڑ دیے گئے ساتھہ سردار تجورا کے قرار پایا اور ستمبر سنہ ۱۸۴۰ع مین اوسی مضمون کا ایک عہد و پیمان نمبری ۹۸ بہ نسبت واگذاشتگی جزیرہ اباد کے سلطان ریلا سے قرار دیا سرکار انگریز نے ان عہدنامون کی تبدیلی اور منسوخی اوس عبارت کی جو خلاف کار تجارت اقوام دیگر کے تھا چاہی مگر بباعث تنازعات ان دو اور سکے علاقہ کے تبدیلی مذکور عمل مین نہین آئی اور چندے بعد ریلا و تجورا زیر حکومت ترکون کے آگیا ؛

نمبر ۵

عہد و پیمان سوداگری جو باہم سلطان محمد بن محمد سردار تجورا اور کپتان رابرٹ مورسبی [illegible] کے از جانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار پایا بمضمون ذیل ہے ؛

جو کہ قائم ہونا ایک عہد و پیمان سوداگری و صلح کا منفعت مطلب فریقین کے متصور ہے [illegible]

جب سے عدن لنگرگاہ انگریزی قرار پایا ہے ضرور ہے کہ آپس مین [illegible]

سلطان محمد بن محمد اور کپتان رابرٹ مورس بی صاحب باختیار عطیۂ شرائط اور دفعات مندرجہ ذیل پر اتفاق کرتے ہین +

دفعہ ۱ — باہم سرکار تجورا اسکے علاقہ اور سرکار انگریزی کے دوستی اور صلح قائم رہے گی +

دفعہ ۲ — قوم انگریز اور جملہ جہاز کہ محمول اشیاے سوداگری ہر قوم کے جو زیر جھنڈا انگریزی ہون مستوجب تعظیم ہونگے اور بلا روک ٹوک لنگر گاہان موقوعہ عملداری سرکار تجورا مین داخل ہو کر کار تجارت کا کرنے پاوینگے اور کوئی شخص اونکے مردمان یا اسباب سے مزاحمت نکریگا اور جملہ پیداوار پر بشرح ۵ سیکڑہ کے اونسے محصول لیا جاوے گا علے ہذا القیاس رعایا سلطان تجورا کی بھی جملہ لنگر گاہان انگریزی مین اونہین حقوق کے مستوجب ہونگے +

دفعہ ۳ — واضح رہے کہ لنگر گاہ تجورا اور لنگر گاہان قرب جوار موقوعہ عملداری سلطان محمد بن محمد کے واسطے لینے یا رکھنے جملہ اسباب محمولہ اون جہازان کے کہ جو زیر جھنڈا سرکار کے ہون کھلے ہین اور سلطان تجورا حتے الامکان دربارہ ایجاد کرنے پیداوار انگریزی علاقہ اندرونی لقات و شوا وابی سینا مین بخوبی کوشش کرینگے اور بعوض اوسکے حکام متعینہ عدن تجورا مین کار تجارت کو رونق دینگے +

دفعہ ۴ — سلطان محمد بن محمد سردار تجورا وعدہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ ہر حالت مین مشورہ دوستانہ کا جو کوئی شخص ذی اختیار از ملازم سرکار انگریز کا دے قدر اور لحاظ کرینگے اور بلا واقفیت ملازمان سرکار انگریزی متعینہ عدن کے کسی دوسری قوم یورپ سے کوئی عہد و پیمان یا سند قرار نہین دینگے تا کہ کسی طرح دوست انگریز یا اونکی سوداگری مین مخل نہو اور بعوض ان شرائط کے سرکار انگریز فوائد سرکار تجورا پر ملحوظ رہیگی اور حتے الامکان ترقی کار تجارت مین مدد کرینگے +

دفعہ ۵ — جانبین کی رعایا جب مرتکب کسی جرم کی ہو بموجب قانون اپنی سرکار کے سزایاب ہوگی +

دفعہ ۶ — سلطان محمد بن محمد سردار تجورا وعدہ نسبت محفوظ رکھنے اور قدر کرنے اوس رعایا انگریز کے جو انکی عملداری مین رہے ہون کرتے ہین بشرطیکہ قبل از سکونت اوس کے منظوری سرکار کی حاصل کی ہو علے ہذا القیاس سرکار انگریز بھی بحق رعایا سے تجورا اور اوسکے

علاقجات کی نسبت یہی وعدہ کرتی ہے ✦

دفعہ ۷ — درصورتیکہ کسی شخص دیگر خواہ از قوم یورپ یا اور کسی سرکار کے ساتھہ کوئی عہد و پیمان یا اقرارنامہ تجارت کا قرار پاوے تو اوسوقت مین سلطان محمد بن محمد بہ نسبت اس امر کے اقرار کرتے ہین کہ کوئی عہدنامہ یا اقرارنامہ ایسا نہین قرار پاوے گا جو وقت حال یا آیندہ کو مضر یا مخل بحق فوائد سرکار انگریزی کے انتظام ملک یا کار تجارت مین ہو اور بعوض اوسکے سرکار انگریز بھی تو عدہ کرتی ہے کہ اونکی جانب سے بھی کوئی کارروائی ایسی نہین واقع ہوگی کہ جو کسیطرح پر مضر مطالب سرکار تجورا کے ہو ✦

دفعہ ۸ — ہم سلطان محمد بن محمد اور کپتان رابرٹ مورس بے صاحب نے ملکر برضامندی اپنی اپنی سرکار کے دفعات مذکورۂ بالا کو واسطے فائدہ ہردو سرکار کے منظور کیا کہ جسکی شہادت مین ہمنے آج بتاریخ ۱۹ اگست ۱۸۴۰ع مطابق ۲۲ جمادی الآخر ۱۲۵۶ ہجری کے اپنی مہر اور دستخط ثبت کیے ہین ✦

ترجمہ بیعنامہ کا جو سلطان محمد بن محمد نے سرکار انگریز کو نسبت جزیرہ موسی کے دیا ہے بمضمون ذیل ہے

واضح رہے کہ ہم سلطان محمد بن محمد حاکم تجورا نے ازجانب خود و اپنی کونسل کے جزیرہ موسی کا سرکار انگریز کو بعوض ۱۰ اگٹھہ چانول کے دیا اور ہم اقرار کرتے ہین کہ جزیرۂ مذکور کو بعوض چانول مذکور کے فروخت کیا اسلیے اب وہ جزیرہ ملک سرکار انگریزی کا ہے کہ جسکا گواہ خدا ہے ✦

مرقومۂ جمادی الآخر ۱۲۵۶ ہجری مطابق ۱۹ اگست ۱۸۴۰ع

دستخط سلطان محمد بن محمد — گواہ شد — بٹھا ابن محمد وزیر

گواہ شد — ابوبکر مرجن

گواہ شد — شماکا بن علی

گواہ شد — حاجی عبدالرسول جنٹ انگریزی متعینہ موہچا

دستخط رابرٹ مورس بے صاحب کپتان کمانیر جہاز سیش اوسٹرس ✦

نمبر ۹۸

عہد و پیمان سوداگری جو باہم سید محمد یار حاکم ریلا از جانب خود اور اپنی اولاد اور کپتان مورس بے صاحب از جانب ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار پایا بمضمون ذیل ہے ؛

جو کہ قائم ہونا ایک عہد و پیمان سوداگری و صلح کا مفید مطلب فریقین متصور ہے لہٰذا بابن ہم سلطان محمد بن محمد اور کپتان رابرٹ مورس بے صاحب باختیار عطیہ شرائط اور دفعات مندرجہ ذیل پر اتفاق کرتے ہین +

دفعہ ۱ — قوم انگریز اور جملہ جہاز کہ محمولہ اشیاے سوداگری ہر قسم کے کہ جو زیر جھنڈا انگریزی ہون مستوجب تعظیم ہونگے اور بلا روک ٹوک لنگر گاہان موقوعہ عملداری سرکار تجورا مین داخل ہو کر کار تجارت کرنے پاوینگے اور کوئی شخص اونکے مردمان یا اسباب سے مزاحمت نکرے گا اور جملہ پیداوار پر بشرح ۵ ٪ سیکڑہ محصول لیا جاویگا علیٰ ہذا القیاس رعایا حاکم کی بھی جملہ لنگر گاہان انگریزی مین مستوجب ادائے اوسیقدر زر محصول کے ہونگے +

دفعہ ۲ — گورنر ریلا حتے الامکان کوشش دربارہ ایجاد کرنے جنس انگریزی و اشیاے سوداگری وغیرہ کے علاقہ اندرونی ریلا مین کرینگے اور بہر حال شخص یا اشخاص از قوم انگریزی اور اون کی رعایا کی قدر اور منزلت و حفاظت کرینگے اور کسان ذی اختیار از ملازمان سرکار انگریزی مثلاً ایجنٹ وغیرہ کے مشورہ دوستانہ پر لحاظ کرینگے اور جب تک کہ وہ ریلا مین رہینگے اونکی قدر و منزلت کرینگے علیٰ ہذا القیاس انگریز لوگ بھی اپنی طرف سے اپنے لنگر گاہ عدن یا اور کسی مقام مین اوسی طرح پر پیش آوینگے اور کار تجارت ریلا مین خوب مدد دینگے +

دفعہ ۳ — گورنر ریلا بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی دیگر قوم یورپ سے کسیطرح کا عہد و پیمان یا اقرار نامہ بلا وقفیت سرکار انگریزی عدن کے نہ کرینگے اور نہ کسی اور یورپین کو اپنے ملک مین بود و باش کرنے دین اور نہ اونکو گذرنے دینگے تا کہ کسیطرح جبر و دست انگریز یا اونکی سوداگری مین خلل یا ضرر نہ پہونچے بعوض اسکی سرکار انگریز حتے الامکان دربارہ ترقی کار تجارت حاکم ریلا کی بخوبی مدد کرینگے +

دفعہ ۴ — اگر فریقین مین سے کسیکی رعایا مرتکب کسی جرم کی ہو تو وہ بموجب آئین اور

دستبردار اسکے ہونگے سے کے سزایاب ہوگا +

دفعہ ۵ - ہم سید محمد یار جزیرہ اوباد کو کہ جو متصل ریلا کے واقع ہے سرکار انگریزی کو لنگرگاہ کے واسطے اونکے جہاز اور کشتیون کے عطا کرتے ہین اور اسمین کسی طرح کی امتناعی واقع نہوگی ہم سید محمد یار گورنر ریلا اور کپتان رابرٹ مورسبے ازجانب سرکار انگریزی ممالک ہند کے دفعات مندرجۂ بالا کو قبول کرکے اقرار کرتے ہین کہ اوسکی کارروائی با پائداری تمام عمل مین آکر ہمیشہ دوستی اور صلح باہم ہمارے قائم رہیگی اور شہادت اسکی اپنی مہر و دستخط ثبت کیے +

دستخط رابرٹ مورسبے

کپتان کمانیر جہاز

سس اشرس

مقام موکہا

محررۂ ۲ ستمبر ۱۸۴۰ء

بیان ریلا وتجورا ختم شد

بیان سمالی

۱۸۲۷ء مین ایک جہاز تجارت انگریزی پر بربرا مین ہر اول قوم سمالی نے حملہ کرکے لوٹ لیا واضح رہے کہ مقام بربرا ایک لنگرگاہ ہے اور ریلا اور تجورا کی پورب جانب کو عدن کے سامنے واقع ہے اور بباعث ناقص ہونے آب و ہوا کے ہر سال مین چھ مہینے لوگ اوسکو چھوڑ کر بھاگ جاتے ہین اور مابقی ایام سال مین افریقہ کی ہر قوم کے قافلے وہان پر آتے ہین چنانچہ اوس حرکت ظلم کی سزادہی کے واسطے ایک جنگی جہاز روانہ ہوا ۶ فروری ۱۸۲۷ء کو ایک عہد و پیمان نمبری ۹۹ بہ نسبت صلح اور سوداگری کے بزرگان اوس قوم نے دستخط کیے +

۱۸۵۴ء مین بنظر دریافت کرنے ملک کے جو قوم سمالی مین بربرا اور زنزبار کے کچھ صدر بھیجی گئی کہ چند سمالیان از قوم موسی نے ۱۹ اپریل ۱۸۵۵ء کو حملہ کرکے دو افسران انگریز کو زخمی کیا اور ایک کو مار ڈالا اور اونکا اسباب نکال کے لیا چنانچہ فوراً قوم ہر اول بر نسبت سپردگی

اور سزا دینے سرغنہ مجرمان کے سرکار انگریز سے نے دعوی کیا اور بنظر پورا کروانے مطالبہ مذکور
کے بربرا پر محاصرہ کر لیا بزرگان قوم سے نے درباب پورا کرنے مطالبہ کے بڑی جانفشانی کی مگر اصل
قاتلون کو جنھون سے نے اندرونی ملک سے لے لیا تھا گرفتار نکر سکے آخر کو سرکار انگریزی محاصرہ سے باز
آئی دباین شرط راضی ہوئی کہ سمالی ازروے ایک عہدنامہ نمبر ۱۰۰ کے اس امر کی نسبت وعدہ
کرین کہ اون قاتلون کے حوالہ کرنے مین بخوبی پیروی کرین سے گے اور اپنے ملک مین کار تجارت کو بلاروک
ٹوک کے ہونے دین سے گے اور سوداگری غلامان حبشی کو بند کروا دین سے گے اور جو ایجنٹ انگریزی واسطے
دیکھنے کارروائی شرائط عہد و پیمان کے وہان بھیجا جاے اوسکی قدر و منزلت کرینگے +

سنہ ۱۸۵۶ع مین بزرگان حبر گرہا جس اور حبر تلجالا اقوام سمالی سے نے ایک اقرارنامہ نمبری ۱۰۵ بہ نسبت
بند کرنے سوداگری غلامان کے ساتھ پولیٹیکل رزیڈنٹ عدن کے قرار دیا +

نمبر ۹۹

دفعات جو نسبت کار تجارت اور دوستی کے باہم جی جی کاردن بریمر صاحب بہادر سی بی کپتان
جہاز انگریزی موسومہ نامر کے ازجانب قوم انگریزی مقیمہ افریقہ شمالی اور شیخ ہاے قوم جراول کے
قرار پائے مضمون ذیل ہین +

دفعہ ۱ — یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ اب سے آیندہ کو باہم رعایاے پادشاہ انگلستان اور شیخ ہاے
جراول اور اونکی رعایا اور باشندگان اوس کنارہ افریقہ کے کہ جس پر اونکی حکومت ہو صلح اور
دوستی قائم رہے گی +

دفعہ ۲ — یہ بھی اقرار کیا جاتا ہے کہ اون جہازون پر کہ جھنڈا انگریزی لنگرگاہ بربرا یا اور کسی لنگرگاہ
موقوعہ علاقہ شیخ ہاے از قوم جراول مین واسطے کار تجارت کے آوین کسیطرحکی مزاحمت یا ضرر
رسانی نہین کیجاوے گی بلکہ شیخ ہاے مذکور اونکی محافظت اور مدد کرینگے اور اونکو اختیار ہے کہ
جس قسم کی سوداگری چاہین کرین — اور حسب مرضی اپنے بلا کسیطرحکی دست اندازی یا روک ٹوک
کے جب چاہین لنگرگاہ سے چلے جاوین +

دفعہ ۳ — علے ہذا القیاس یہ بھی اقرار کیا جاتا ہے کہ اون جہازان یا مردمان کی جو شیخ ہاے

از قوم حبراول کے ہوون اور کسی لنگر گاہ موقوعہ عملداری پادشاہ انگلستان مین آوین ہر طرح کی محافظت اور مدد کیجاوے گی اور اونکی قدر و منزلت مثل دیگر جہازان سوداگری اوس لنگر گاہ کے ہوگی +

دفعہ ۴ — یہ بھی اقرار کیا جاتا ہے کہ برابر قیمت جہاز برگرین اور اوسکے اسباب محمولہ کے کہ جو بربرا مین لوٹ لیا گیا تھا شیخ ہاے از قوم حبراول مذکور کپتان جی جی کارڈن بریر بی صاحب کو یا اور کسی شخص کو جو مجاز اوسکا ہو پندرہ ہزار سکہ ڈالر اسپین خواہ نقد خواہ بذریعہ جنس کے تین قسطون پر دینگے یعنی پانچہزار ڈالر نقد یا جنس اوسقدر قیمت کے سال حال یعنے ۱۸۲۷ء اور مطابق ۱۲۴۲ ہجری مین دینگے اور اوسی قدر دو سال مابعد مین دینگے یعنے قبل از اختتام موسم تجارت بماہ اپریل یا دوسنوزین دن نوروز کے +

دفعہ ۵ — چونکہ دو لشکریان متعلق جہاز مذکور کے ہنگام غارت گری مین مارے گئے تھے اسلیے حسب شرع محمدی واسطے پرورش خاندان اشخاص مقتول کے شیخ ہاے تعدادی سکہ ڈالر دینے کا وعدہ کرتے ہین +

محررہ ۶ ۔ فروری ۱۸۲۷ء مطابق ۹ ۔ رجب ۱۲۴۲ ہجری بمقام بربرا واقع ملک افریقہ

دستخط جی جی کارڈن بریر

ایم ای بیگ تولڈ پولٹیکل اجنٹ گواہ

گواہ شد

شرمارکی علی صالح

دستخط اسمعیل گملا واسطے خود اور عمر کاظم حسین اور اسمعیل گولد شیخ ہاے قوم حبراول +

منظور شد از سرکار بمبئی بتاریخ ۱ اشتن ۱۸۲۷ء

نمبر ۱۰۰

دفعات صلح اور دوستی جو باہم قوم حبراول سمالی ایکطرف اور برگڈیر ولیم مارکس کوکلن صاحب پولٹیکل رزیڈنٹ متعینہ عدن کے ازجانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی طرف ثانی کے قرار پاے بمضمون ذیل ہین +

چونکہ بتاریخ ۱۹ اپریل ۱۸۵۵ء مطابق یکم شعبان ۱۲۷۱ ہجری کے ایک حملہ نمک حرام اور قتل از جانب ایک غول قوم جراول کے ایک گروہ افسران انگریز پر جو اوس ملک مین عزم سفر کا رکھتے تھے لنگرگاہ بربرا مین برضامندی و لشت دہی بزرگان قوم مذکور کے سرزد ہوا کہ جس ظلم کے باعث سے سرکار ہندوستان نے جنانہ مطالبہ کرکے کنارہ جراول پر محاصرہ کر لیا اور اب معلوم ہوا کہ قوم مذکور نے حتے الامکان اپنے اون شرائط کو پورا کرکے التجا واگذاشتگی محاصرہ کی کی ہے اسلیے ہم اتفاق کرتے ہین ❊

دفعہ ۱ — بزرگان جراول اپنے حتے الوسع اور علی قائل لفٹنٹ اسٹروٹن صاحب کے حوالہ کر دینے مین بخوبی کوشش کرینگے ❊

دفعہ ۲ — تا وقتیکہ یہ پورا نہو لیوے قوم عیسی موسی کہ جنھون نے اب اوسکو پناہ دی ہے خواہ اور کوئی قوم جو آیندہ کو اوسکو یعنے اوعلی مذکور کو پناہ دی عدن مین آنیسے محروم رہیگا ❊

دفعہ ۳ — جملہ جہاز جو جھنڈہ انگریزی سے چلتے ہین لنگرگاہ بربرا یا اور کسی مقام موقوعہ عملداری جراول مین واسطے کارتجارت کے بلا روک ٹوک آنے جانے پاوینگے اور جملہ رعایا سے انگریزی کی ہر مقام عملداری مذکور مین بخوبی محافظت کیجاوے گی اور اونکو اجازت بہ نسبت کرنے کارتجارت یا سیر کے بہ نیابت بزرگان قوم کے ہوگی علے ہذا القیاس اشخاص از قوم جراول بھی عدان یا اور کسی مقام عملداری سرکار انگریزی مین اونھین حقوق کے مستحق متصور ہونگے ❊

دفعہ ۴ — تمام عملداری جراول مین مع لنگرگاہ بربرا کے سوداگری غلامان حبشی کی ہمیشہ کے لیے موقوف ہوجاوے گی اور کارش خلاف اقرارنامہ ہذا کے عملداری مذکور مین ایسے غلام برآمد ہوں تو وہ حوالہ انگریز کے کر دیے جاوین اور کمانیر کسی جہاز ملکہ معظمہ یا آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کا مجاز بہ نسبت اس امر کے ہوگا کہ وہ ایسے غلام یا غلامان کی سپردگی کا دعوی کرے بلکہ بشرط ضرورت زبردستی بھی اوس دعوی کی تایید کرے ❊

دفعہ ۵ — پولیٹیکل رزیڈنٹ متعینہ عدن بشرطیکہ اوسکو ضرورت معلوم ہو مجاز بہ نسبت اس امر کے ہونگے کہ موسم میلا مین ایک ایجنٹ کو مقام بربرا مین تعینات کرین کہ وہ دیکھے آیا مضمون

اقرارنامہ ہذا کی تعمیل ہوتی ہے یا نہیں اور اوس اجنٹ کی اوسیطرحپر قدرومنزلت کیجاویگی کہ جو سرکار انگریزی کے خیرخواہ کے لیے واجب ہے +

دفعہ ۶ - جو کہ بزرگان جراول نے بنسبت پابندی دفعات اقرارنامہ ہذا کے بذات خود اور اقوام دیگر کے اور حوالہ کر دینے پولٹیکل اجنٹ متعینہ عدن کے اوس فریق کو کہ جو عہدشکنی کرے قول صادق کیا ہے اسلیے محاصرہ کنارہ جراول کا واگذاشت کیا جاویگا اور باہم انگریزیا اور جراول کے ہمیشہ دوستی قائم رہیگی +

محررہ ۷ - نومبر ۱۸۵۶ء مطابق ۹ - ربیع الاول ۱۲۷۳ ہجری مقام بربرا

نشانیان

۱	محمد ارالی	عیال یونس
۲	احمد علی بکری	
۳	نور فراح	
۴	احمد غالد	عیال احمد
۵	محمد وایس	
۶	مکن محمد	
۷	ربلی نہبا	مکاہل
۸	اتیا ہلدہیر	
۹	فراہ بنین	
۱۰	اواوتہ شرمارکی	عیال حمود

واضح رہے کہ بتاریخ ۷ - نومبر ۱۸۵۶ء کے مقام بربرا میں ہمارے سامنے دستخط ہوے +

دستخط ارایل پلی فیر — دستخط ڈبلیو یم کوگلمن

اسسٹنٹ پولٹیکل رزیڈنٹ عدن — پولٹیکل رزیڈنٹ مقام عدن

محررہ ۹ - نومبر ۱۸۵۶ء

واضح رہے کہ ۲۳ - جنوری ۱۸۵۷ء کو اقرارنامہ ہذا پر منظوری رایٹ آنریبل گورنر جنرل کی باجلاس

کونسل کے بمقام فورٹ ولیم یعنی کلکتہ کے ہوئی ✣

دستخط کینبس	بی پی کاک
جارج انسن	حسب الحکم
جی ڈورن	دستخط جی ایف ایڈمنسٹن
جی لو	سکرٹیر گورنمنٹ ہند
جی پی گرانٹ	

بیان شمالی ختم شد

بیان زنزی بار

واضح رہے کہ سنہ ۱۶ صدی کی ابتدا مین لوٹگیون نے جزیرہ زنزی بار اور زیادہ تر شرقی کنارہ افریقہ کو فتح کرلیا باشندگان ممباسا نے اپنے حاکمان کے ظلم کی وجہ سے ناامید ہوکر سنہ ۱۶۹۸ء مین امام سقط سے کہ جنھون نے بہت لوٹگیون کو قتل کرکے اونکو نکال دیا مدد چاہی مخفی نرہے کہ قبل از سنہ ۱۷۸۴ء کے یعنی بعہد احمد بن سعید کے عرب سقط کا قیام مستحکم جزیرہ زنزی بار مین نہین ہوا بلکہ بعد اسکے بھی کئی برسون تک یعنے تا جلوس فرمانے سید سعید کے سنہ ۱۸۰۶ء مین اطاعت زنزی بار کی صرف چند روز سے برای نام تھی ✣

سنہ ۱۷۴۶ء مین باشندگان ممباسا نے اطاعت سقط سے منحرف ہوکر شیخ احمد کو اپنا سلطان قرار دیا اور تا سنہ ۱۸۲۳ء یعنے جب تک کہ بخوف چڑھائی امام کے سلیمان بن علی سلطان ممباسا نے بنفسہ اپنی رعایا کے سرکار انگریز کی پناہ پکڑی آزاد رہے ہے ۔ فروری سنہ ۱۸۲۴ء کو اوسکے ساتھ ایک اقرارنامہ کہ جسکی رو سے لنگرگاہ ممباسا اور اوسکے علاقہ مع جزیرہ پمبا اور کنارہ سمندر موقوعہ مابین ملنڈہ اور دریاے نبگالی کے بہ تحت گریٹ برٹن کے قائم کی گئی قرار پایا مگر منظوری اس اقرارنامے کی عمل مین نہین آئی کہ سنہ ۱۸۲۸ء مین امام سقط نے ممباسا پر ایک فوج بھیجکر اوسکو لے لیا ✣

حکومت زنزی بار کی راس ڈلگاڈو سے کنارۂ سمندر پر قریب کنارۂ سو میل بجانب شمال کو ہے

سنہ ۱۸۴۴ء مین سید سعید والی مسقط نے اپنے بیٹے سید خلید کو اپنا نائب اور جانشین حکومت زنزی بار پر مقرر کیا اور سید ثھوانی دوسرے بیٹے کو حکومت مسقط پر مقرر کیا سنہ ۱۸۵۴ء مین سید خالید مر گیا اور امام نے اپنے چھوٹے بیٹے سید مجید کو اوسکا جانشین کیا بعد وفات امام کے سنہ ۱۸۵۶ء مین سید ثھوانی نے کہ مسقط کا حاکم تھا زنزی بار کا دعوی کیا چنانچہ اوس نے ساتھ اپنے بھائی سید مجید کے ایک اقرارنامہ کہ جسکی روسے سید مجید بشرط دینے چالیس ہزار روپیہ سالانہ کے حکومت افریقہ پر قابض رہا قائم کیا مگر خلید کے بعد ایک تضیہ واقع ہوا خواہ وہ بہ نسبت ادای زر مذکورۂ بالا کے متصور ہو یا بہ نسبت تابع ہونے زنزی بار کے بحکومت مسقط کے غرضکہ خوف لڑائی کا ہوا مگر فریقین آمادہ بہ نسبت اس امر کے کرائے گئے کہ گورنر جنرل کی پنچایت پر انفصال اس ماجرا کا منحصر کیا جاوے اور اونکے فیصلہ پر ہر دو فریق کاربند ہوں چنانچہ ایک کمیشن واسطے تحقیقات اس امر کے مقرر ہوا اور اسکی روسے وجہ ثبوت کے جو کمیشن نے حاصل کیا تھا لارڈ کیننگ صاحب نے فیصلہ نمبری ۱۰۱ کہ جسپر دونوں فریق راضی ہوے کیا یعنے یہ کہ سید مجید حکومت زنزی بار اور حکومت افریقہ پر جو سید سعید کے قبضہ مین تھا رہے اور ہمیشہ چالیس ہزار روپیہ مع بقایا کے امام مسقط کو دیا کرے مگر اوس دن سے زنزی بار کا مسقط کے تابع ہونا متصور اور اسمین کچھ شک نہین ہے کہ سلطان زنزی بار عہدنامجات کی اون دفعات پر پابند متصور رہے کہ جو اوسکے باپ کے ساتھ بہ نسبت زنزی بار کے قرار پائی ہوں حال مین اوسنے ایک حکم مشعر ممانعت آمد و رفت غلامان کے جو اوسکی حکومت مین موسم غلامان مین یعنے یکم جنوری سے ۳۰ اپریل تک ہوا کرتا تھا جاری کیا ✤

نمبر ۱۰۱

خط بنام سید مجید بن سعید والی زنزی بار

مشفق مہربان قدردان — ہم آپ کو دوبارہ اوس نفاق کے جو باہم آپ کے اور آپ کے بھائی امام مسقط کے واقع ہوا تھا کہ جسکے تصفیہ کے لیے آپ لوگون نے پنچایت ویسرائے گورنر جنرل کی قبول کرنی کو اقرار کیا لکھتے ہین — واضح رہے کہ بلحاظ اوس دوستی کے جو باہم سرکار ملکہ معظمہ اور سرکار اومان و زنزی بار کے ہمیشہ سے چلی آئی و نیز بغرض انسداد لڑائی آپس کے یعنے آپکی

پنچایت کو قبول کیا اور بغرض حاصل کرنے پوری وقفیت امورات متنازعہ کے ہمنے سرکار بنبئی کو واسطے تعینات کرنے ایک افسر کے مسقط اور زنزی بار مین بغرض کرنے تحقیقات ضروری کے ہدایت کی چنانچہ برگڈیر کوگلن صاحب کہ جنکے انصاف وتیز فہمی اور عدم طرفداری پر سرکار ہند نہایت اعتبار رکھتی ہے واسطے تحقیقات مذکورۂ بالا کے تعینات ہوے اور برگڈیر کوگلن صاحب موصوف نے بہ نسبت جملہ امورات کے جو باہم آپ اور آپ کے بھائی کے تنقیح طلب تھے ایک رپورٹ کامل اور مفصل گذرانا ہے اور ہمنے ہر سوال پر بخوبی غور کر کے فیصلہ حسب ذیل کیا ہے +

اول - سید مجید زنزی بار اور اوس حکومت افریقہ کا کہ جو سید سعید متوفی کی تھی حاکم گردانا جاے +

دوم - حاکم زنزی بار چالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج حاکم مسقط کو دیا کرے +

سوم - سید مجید سید ٹھوانی کو دو سال کا بقایا یعنی اسی ہزار روپیہ دیدین +

ہم بہت خوش ہین کہ شرائط ہر فریق کے حق مین واجب اور مقرر ہین اور جو کہ آپ لوگون نے بخوشی و نیک نیتی سے ہماری پنچایت کو قبول کیا ہے اسلیے ہمکو امید ہے کہ آپ لوگ اسپر بخوشی اور ایمانداری کاربند رہینگے اور تکمیل اسکی بلا توقف عمل مین آویگی +

واضح رہے کہ ادائے چالیس ہزار روپیہ کا زنزی بار مسقط کے تابع ہونے کی علامت نہین تصور کیجاوے گی اور نہ یہ آئین صرف بذات آپ کے اور آپ کے بھائی سید ٹھوانی کے قایم رہیگا بلکہ یہ انتظام پایدار اور ہمیشہ کے لیے متصور ہوکر نسلاً بعد نسل مرعی رہے گا اور حاکم مسقط جملہ مطالبہ زنزی بار سے باز آوینگے اور دونون وراثتون کی ناہمواری کہ جو آپ کے والد سید سعید دوست معزز سرکار انگریز سے پیدا ہوئی تھی ٹھیک ہوگی چنانچہ اب سے دونون وراثت الگ اور متفرق متصور ہونگی فقط راقم دوست صادق اور خیر خواہ +

دستخط کیمبل صاحب مقام کلکتہ

فورٹ ولیم - ۲ - اپریل ۱۸۶۱ع

ترجمہ خط عربی مرسلہ سید مجید بن سعید سلطان زنزی بار بنام لفٹنٹ کرنیل سی پی رگبی صاحب کونسل ملکۂ معظمہ متعینہ زنزی بار مورخہ ۱۹ - ذیحجہ ۱۲۷۷ ہجری مطابق ۲۹ - جون ۱۸۶۱ع کے بمضمون ذیل ہے +

بعد سلام و پیار کے مدعا یہ ہے کہ ہمکو ورود کی خطوط نواب گورنر جنرل کشور ہند اور عالی القاب

گورنر بمبئی سے نہایت سرفرازی حاصل ہوئی اور خوشخبری تصفیہ قضیہ موقوعہ باہم ہمارے اور ہمارے
بھائی ثہوالی بن سعید نے ہمارے دلکو شاد کیا اور اوس فیصلہ کو جو دربارہ دینے لعہ ہزار روپیہ ہمارے
بھائی ثہوالی کو مع لننٹ ہزار تقایا دو سال کے قرار پایا ہے ہم قبول کرتے ہین اور شرائط فیصلہ پر
بھی ہم راضی اور پابند ہین اور جو کہ مرضی سرکار انگریزی یعنے جو ابل سرکار کی یہ ہے کہ ہر ایک ہم مین سے
یعنے ہم اور ہمارے بھائی ثہوالی اپنی اپنی عملداری مین آزاد رہکر اپنی رعایا پر حاکم رہین یعنے زنزی بار
اور جو جزائر پمبا اور منفیہ اور حکومت افریقہ کے جو تابع اوسکے ہے ہمارے تحت حکومت رہے
اور مسقط اور اوسکے علاقہ مع جزیرہ اومان کے تحت حکومت ہمارے بھائی ثہوالی کے رہے اور
نیز یہ کہ ہم آپس مین برادرانہ دوستی اور صلح کے ساتھ رہین اسلیے ہم اوسکو منظور کرتے ہین اور دعا
مانگتے ہین کہ بمرضی الہی ایسا ہی ہو اور ہم سرکار کی مہربانی اور شفقت کے اور نیز رفع کرنے ان قصہ
اور فساد کو ہماری حکومت سے نہایت ممنون اور مشکور ہین اور تا حیات اپنی اس مہربانی کو جو ہم پر
سرکار انگریزی نے ظاہر کی ہے فراموش نہ کرینگے اب آپ سے ہماری یہ التجا ہے کہ آپ عالی القاب
گورنر جنرل کشور ہند سے یہ ذکر فرمائیے کہ بہ نسبت دینے چالیس ہزار روپیہ سالانہ بھائی ثہوالی کو اس
طرح پر تصفیہ فرماوین کہ ہر سال موسم یعنے قریب اپریل کے بیس ہزار دیا کرے اور باقی بیس ہزار
روپیہ ہر سال ذمن مین یعنے قریب ستمبر اور اکتوبر کے کہ جب سالانہ حساب تیار ہوتا ہے اور مالگذاری
تحصیل ہوتی ہے دیا کرین چنانچہ اسیطرح پر سابق مین ہمنے اپنے چچازاد بھائی محمد بن سالم کے
ساتھ بہ نسبت دینے چالیس ہزار روپیہ کے مسقط کو بندوبست کیا تھا اور اسی ہزار روپیہ تقایا
ہم جسقدر جلد ممکن ہوگا ادا کرینگے اور یہ التجا ہماری بغرض محفوظ رکھنے قصہ آئندہ کے ہے —
یقین ہے کہ آپ اپنی ضروریات سے ہمکو سرفراز فرمایا کرینگے فقط راقم نیاز بندہ مجید بن سعید
محررہ ۱۹ - ذیحجہ سنہ ۱۲۷۷ ہجری مطابق ۲۹ - جون سنہ ۱۸۶۱ء +

خط مرسلہ سلطان زنزی بار بنام رایٹ آنریبل گورنر جنرل محررہ ذیحجہ سنہ ۱۲۷۷ ہجری مطابق ۲۵ - جون سنہ ۱۸۶۱ء
کے مضمون ذیل ہے +

بعد تسلیمات معمولی مدعا یہ ہے کہ ہم یہ نیازنامہ بدریافت خیر و عافیت مزاج عالی کے لکھتے ہین اور
خداوند تعالے سے ہمیشہ دعا مانگتے ہین کہ آپ کو ہر طرح کی بلا سے محفوظ رکھے اور حال اینجانب کا

کہ ہمیشہ اوس صاحب کا ممنون رہتا [illegible] کہ بفضل الہی و باقبال آنصاحب خوش وخرم ہین اور ہمیشہ آپ کے حفظ جان اور پامالی دشمنان کی دعا مانگتے مین مصروف رہتا ہے آپ کا سرفرازنامہ ایک موقع خوش وقت پر میرے پاس پہونچا اور اوسکے مضمون سے مین بخوبی واقف ہوا مخفی نرہے کہ جبکہ مین نے تصفیہ تنازع باہم اپنے اور بھائی سید ثہوانی بن سعید کے آپ پر منحصر کیا تھا ہمنے بدل وجان پابند ہونے تصفیہ آپ پر مستعدی بیان کی تھی اور ہم حسب ہدایت آپ کے چالیس ہزار سالانہ اور اسی ہزار روپیہ بابت بقایا دو سال کے دینے پر راضی ہین اور یقین ہے کہ آپ ہمکو اپنا دوست صادق سمجھکر کبھی فراموش نکیجیے گا اور جو کام کہ آپ ہمارے لائق سمجھکر ہمکو سپرد کرینگے ہم بسر وچشم اوسکو انجام کو پہونچاوینگے +

خط بنام سید بن سعید سلطان زنجبار

مشفق مہربان — خط آپ کا محررہ ۱۵ ذیحجہ سنہ ۱۲۷۷ ہجری ہمارے پاس پہونچا اور ہمکو نہایت خوشی ہوئی اور اس امر سے ہمکو بہت خوشی حاصل ہوئی کہ آپ اوس فیصلہ سے جو ہمنے بہ نسبت تنازع متنازعہ باہم آپ اور آپ کے بھائی سید ثہوانی بن سعید حاکم مسقط کے کیا تھا خوش ہوے +

واضح رہے کہ اگر دو قسطون مین یعنے اول قسط موسم مین اور دوم زمان مین صورت بیباقی چالیس ہزار روپیہ کی جو ہر سال یعنی آپ کے بھائی کو ہونگے ہوجایا کرے تو شرائط فیصلہ پوری متصور ہونگی +

واضح رہے کہ ہمکو آپ کا بڑا خیال ہے اور ہم آپ کو ہر طرح پر مدد دینے کو موجود ہین فقط

راقم دوست صادق — دستخط کیننگ ۲۲ - اگست سنہ ۱۸۶۱ء

سپلیمنٹ یعنی تتمہ اون اقرارنامجات اور عہدنامجات اور اسناد کا جو بعد مرتب ہونے اس کتاب کے قرار پائے ہین +

بیان جینتیا اور کاسیا اقوام پہاڑی

جلد اول کے صفحہ ۲۷ سے صفحہ ۲۱ آتک اسکا حال تفصیل وار مندرج ہے +

اقرارنامجات جو جینتیا اور کاسیا کے سرداران ذیل یعنے سردار نٹنگ و سردار مولم و خیرم لنگری و محرم سے قرار پائے ہین بمضمون ذیل ہین +

نٹنگ - واضح رہے کہ موت سنگہ راجہ اس علاقہ خود نے اپنی التجا دربارہ قائم کرنے ایک اقرارنامہ بہ نسبت محدود کرنے ذمہ شرائط اپنی تابعداری کے سرکار انگریز کو ظاہر کیا مگر قبل از قرار پانے اس اقرارنامہ کے مرگیا اور بعد ازان بہیاون سنگہ اوسکا جانشین ہوا اور سرکار انگریز نے اوسکی جانشینی کو منظور کرکے بشرط دستخط کرنے اقرارنامہ نمبری ۱۰۲ بہ نسبت تابعداری اور خیرخواہی کے اوسکو خطاب راجہ بہادر کا دیا +

مولم و خیرم - سنہ ۱۸۶۲ء مین یہ مناسب معلوم ہوا کہ بعوض چیرہ پونجی کے شیلانگ مین کہ ملک مولم مین واقع ہے ایک لشکرگاہ قائم کیا جاوے چنانچہ از روے عہدنامجات مندرجہ جلد اول صفحہ ۹۲ کے راجہ مولم کا پابند بہ نسبت اس امر کے ہوا کہ جسقدر اراضی کار مذکورہ بالا کے لیے مطلوب ہو راجہ مذکور دیگا اور بعوض اوسکے جو کچھ زر مناسب سمجھا جاوے راجہ کو دیا جاوے اور راجہ مذکور بعوض اوس زر کے الاضیات قضیہ مساوی اوسکے موقوعہ بجانب دکھن اور پورب اور دریاے امبان یعنے لوکاپالی کے معافی چاہتا تھا جو کہ رعایاے انگریز کو زیر حکومت سرار ہندوستانی کے رہنے مین عذر ہوا اسلیے سرکار انگریز نے اقرارنامہ نمبری ۱۰۳ بہ نسبت چھوڑ دینے بالکل حقوق بادشاہی اور ذاتی موقوعہ اوس اراضی کے بعوض دو ہزار روپیہ کے اور حقوق مالکانہ بعوض سمت بالا عہدہ کے اور دینے ایکسو ساٹھ روپیہ سالانہ بطور لگان کے اوس سے تحریر کروایا جو کہ راجہ نرائن سنگہ خیرم والا بھی راجہ مولم کا کسیقدر اوس اراضی مین شریک تھا اس لیے اوس سے بھی بیعنامہ پر دستخط کروانا ضرور ہوا +

لنگڑی - دسمبر سنہ ۱۸۶۲ء مین سردار لنگڑی کا مرگیا اور اوسکے جانشین اومت کو سرکار انگریز نے قبول کرکے بشرط دستخط اقرارنامہ نمبری ۱۰۴ کے جو دربارہ تابعداری اور خیرخواہی کے تھا خطاب راجہ کا دیا +

محرم — اکتوبر ۱۸۶۲ء مین اوسای سنگہ سرداری محرم پر جانشین اوسنت سنگہ کا ہوا اور اوسکو سرکار انگریزی نے بشرط دستخط کرنے اقرارنامہ خیرخواہی وتابعداری نمبری ۱۰۵ کے قبول کیا +

نمبر ۱۰۲

ترجمہ اقرارنامہ کا جو ون سنگہ راجہ نسٹنگ نے ساتہ ڈپٹی کمشنر چیرہ پونجی موقوعہ پہاڑی کاسیا مین کیا بمضمون ذیل ہے +

واضح رہے کہ مین ون سنگہ میا اولی بیانگ کنور راجہ نسٹنگ موقوعہ پہاڑی کاسیا کا نسٹنگ کے حاکم مقرر ہوکر اپنے کو قواعد مندرجہ ذیل پر پابند کرتا ہون +

دفعہ ۱ — ہم اپنے کو بحکومت اور گردآوری پولٹیکل افسر متعینہ چیرہ پونجی کے تصور کرتے ہین اور جملہ مقدمات جو باہم ہمارے اور کاسیا کے دیگر سرداران کے واقع ہون واسطے تصفیہ کے عدالت انگریزی مین رجوع کیا کرینگے +

دفعہ ۲ — ہم علاقہ نسٹنگ مین ہمیشہ [illegible] جملہ مقدمات دیوانی اور فوجداری موقوعہ اوس علاقہ کو بجز صورت [illegible] رعایا [illegible] علاقہ کی [illegible] کی [illegible] کے اختیار سے باہم [illegible] سرداران و بزرگان [illegible] حسب الرواج قدیم ملک کے فیصلہ کیا کرینگے اور اون مقدمات کو جو باہم انگریزون کے [illegible] بزرگان اوس [illegible] یا اور علاقہ کاسیا کے ہون پولٹیکل افسر متعینہ چیرہ پونجی منفصل کیا کرینگے +

دفعہ ۳ — ہم جملہ احکام کو جو [illegible] بجانب پولٹیکل افسر متعینہ چیرہ پونجی کے صادر ہون تعمیل کیا کرینگے اور ہروقت [illegible] کے حکامون کو [illegible] ان [illegible] وغیرہ [illegible] مضمون سے ہماری علاقہ مین سکونت اختیار کی ہو حوالہ کردینگے +

دفعہ ۴ — عند الطلب ہم اپنے علاقہ اور اوسکے باشندگان کی حقیقت و کیفیت سے افسران سرکاری کو مطلع کیا کرینگے اور ہمیشہ اپنی رعایا کی خوشی اور بہبودی کے پیروکار رہینگے اور افسران سرکاری اور اون مسافرون کی حفاظت کے لیے جو ہمارے ملک ہوکر آتے جاتے ہین یا وہان پر سکونت اختیار کیے ہوے ہین مدد ہر طرح کی دینگے اور نسبت آسائش کرنے کار تجارت باہم رعایا اپنے ملک اور رعایائے انگریز اور علاقہ کاسیا کے نہایت کوشش کرینگے +

دفعہ ۵ — سرکار انگریز کو اختیار ہے کہ جہاں چاہیں ہمارے علاقہ میں بشرط دست برداری کے لشکرگاہ و ڈاک گھر و سڑک وغیرہ حسب تجویز اپنے بناویں کہ جسمین ہم بھی امداد ممکن دینگے *
محررہ ۲۲ - جولائی سنہ ۱۸۶۲ء مطابق ۷ - ساون سنہ ۱۲۶۹ فصلی *

سند دربارہ عطا کرنے خطاب راجہ بہادر کا ون سنگہ حاکم لٹنگ کو محررہ ۲۶ - جنوری سنہ ۱۸۶۳ء کا مضمون حسب ذیل ہے *

جوکہ تم لٹنگ کے حاکم قرار دیے گئے ہو اسلیے بہ اینشرطیکہ تم شرایط مندرجہ اقرارنامہ مورخہ ۲۲ - جولائی سنہ ۱۸۶۲ء مطابق ۷ - ساون سنہ ۱۲۶۹ فصلی کے قرار پایا ہے بایمانداری تمام لحاظ رکھکر قایم رہو تمکو خطاب راجہ بہادر کا دیتے ہیں *
دستخط - ایلجن اور کنکنگ کارڈاین

نمبر ۱۰۳

جوکہ اقرارنامہ قرار دادہ ہمارے یعنے میلی سنگہ راجہ ملک تم محررہ ۱۹ - مارچ سنہ ۱۸۶۲ء میں کہ جو ساتھہ سرکار انگریز کے قرار پایا ہے یہ شرط قائم ہوئی تھی کہ مقامات لشکرگاہ و کچہری و ڈاک خانہ وغیرہ جو ہمارے ملک میں سرکار کی طرفسے قائم ہون اونکی تجویز اور قائم کرنا اوپر اختیار اور مرضی سرکار انگریز کے موقوف ہے اور جوکہ لفٹنٹ کرنیل جی سی ہاٹن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل حدود شمالی و مشرقی نے حسب ہدایت سرکار ممدوحہ کے واسطے کارہاے متذکرہ بالا مقامات مندرجہ ذیل کو تجویز اور پسند کیا ہے اسلیے ہم بمشورہ اور رضامندی اپنے وزرا اور سرداران کے جملہ حقوق پادشاہی و ذاتی اون مقامات کے ملکہ معظمہ پادشاہزادی انگلستان و سرکار انگریزی کو عطا کرتے ہیں اور یہ بھی شرط ہے کہ کاشتکار اندر حدود مندرجہ ذیل کے کسی اراضی کے مالکان اپنے اراضی کو بدست سرکار انگریزی کے بیچا نچاہیں تو اوس صورت میں وہ قابض اپنی اراضی پر بلا کسی محصول یا خراج کے حسب سابق رہینگے مگر بہرحال اختیار و حکومت ملکہ معظمہ ممدوحہ اور سرکار انگریز اور افسران سرکار ممدوحہ کو اراضی مذکورہ بالا و باشندگان اونکے پر اور سزادہی مجرمان ساکنان اوس اراضی کی باختیار

پھر سرحد اراضیات مین میلی سنگ نے بحق خود اپنے وزرا اور جملہ کسان متعلق کے راج حقوق اراضی سلونگ اور اراضیات راج موقوعہ بجانب جنوب اوم سرلی کے کہ جو مشہور بنام کرکون ناناٹ نانگیش کے ہے اور اراضی پوددوئی جو مشہور با راضی تیلانگ لیانگ کے ہے سرکار انگریزی ملکہ معظمہ کو مع سائر و تالاب وغیرہ کے جو اون مین واقع ہین عطا کیا اور ایک ہزار روپیہ معرفت لفٹنٹ کرنیل ایجنٹ گورنر جنرل مذکورہ بالا کے اوسکے لیے وصول پایا ✦

دستخط میلی سنگہ

دستخط راجہ راہن سنگہ

مقام پوڈدوئی

محررہ ۵ - دسمبر ۱۸۶۳ء

راجہ راہن سنگہ بجانب خود اور اپنے لوگون کے حقوق مذکورہ بالا عطا کرنے مین راضی ہے

دستخط جی سی ہاٹن

قائم مقام ایجنٹ گورنر جنرل سرحد شمالی و شرقی ؛ گواہ شد یوجی ولی مترجم

مذکور کے کنارے کنارے کھیت دہان ملکیت اوبیہ اور ترائی پہاڑی سے ہوکر موضع لمبرا کو بجانب پورب یعنے بائین کو چھوڑتی ہوئی بشمول اراضی پہاڑی کہ جسکو اوبیہ نے حوالے سرکار کے کیا ہے گذر کر کے کھیت مذکور تک جاکر جانب پورب اور بائین کو بائین دونون پہاڑون کے گذر کرتی ہوئی کنارہ دریاے اوم یونگ ٹینگ کوم تک ہوکر اوسی کے نیچے ہوتی ہوئی سنگم دریاے مذکور کا ساتھ اوم جیا کے کہ جسکو اب اوم سوپی کہتے ہین واقع ہے اور یہی دریا اوس مقام تک سرحد ہے کہ جہان پر ستون سنگین بنا ہے کہ متصل جسکے سرحد اراضی کے کہ جو اودن سینا سے خرید کی گئی واقع ہے اور سرحد بجانب جنوب و غروب کے ہوتی ہوئی اوس مقام تک کہ جہان پر دریاے اوم تیلانگ کا پھیر ہے اور اوسی جگہ ایک ٹیلے پر بمقابلہ دس درختان یوادارا اور پانچ درخت سروکے ستون سنگین بنا ہے واقع ہے اور وہان سے سرحد مذکور کنارے دریاے اوم تیلانگ پر سرحد اراضی اودن سینا تک ہو کر اوس مقام تک واقع ہے کہ جہان سے

حاضر الوقت

دستخط او رام منتری

دستخط او جی منتری — مولم پونجی

دستخط او صوبہ منتری

دستخط او سونہ منتری

دستخط او رامین

دستخط او بامن

دستخط او مویک لانگ سکدر — کہامی رم پونجی

دستخط او سونکھا لانگ ڈو

دستخط جی سی ہاٹن قائم مقام ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۱۰۴

اقرارنامہ قرار دادہ ازجانب سردار لنگری مضمون ذیل ہے ÷

مین ہتھم سنگھ بجاے اپنے چچا [illegible] سنگھ راجہ [illegible] کے راج لنگری پر حسب دستور ملک منظوری سرداران و بزرگان وغیرہ منظوری ویسراے گورنر جنرل کشور ہند کے جانشین ہوکر وعدہ کرتا ہون کہ ملکہ معظمہ ہندستان اور انگلستان اور اسکے ورثا اور جانشینان کی اطاعت کرونگا اور دفعات مندرجہ ذیل کا پابند رہونگا ÷

دفعہ ۱ — مین اپنے کو ڈپٹی کمشنر متعینہ پہاڑی کاسیا و جنتیا کے سردارون اور افسرون کا جو وقتاً فوقتاً ازجانب سرکار مقرر ہون ماتحت سمجھونگا اور جملہ قضیات کو جو باہم ہمارے اور دیگر سرداران کاسیا کے واقع ہون ڈپٹی کمشنر مقام مذکورہ بالا کے محکمہ مین رجوع کرونگا اور ہم اپنی تقرری کو بہ تحت سرکار انگریزی کے متصور کرینگے اور سرکار موصوف کو اختیار ہے کہ درحالیکہ ہم رعایاے ضلع اور سرکار موصوف کو راضی نرکھین ہمکو عہدہ سرداری سے موقوف کرکے دوسرا سردار بجاے ہمارے رکھین ÷

دفعہ ۲ — مین ضلع لنگری مین راج کرونگا اور حسب رواج اور معینہ ملک کے بدستور سرداران و بزرگان راج کے جملہ مقدمات دیوانی و فوجداری بجز جرائم سنگین کے کہ جو رعایا سے ضلع مذکور مین واقع ہوتے ہین کھلے دربار مین فیصل کیا کرونگا اور اون مقدمات کو جو باہم رعایا سے اوس ریاست کے اور قوم انگریزی کے یا کسی قوم دیگر کے واقع ہون ڈپٹی کمشنر پہاڑی کاسیا اور جنتیا کے پاس رجوع کردیا کرینگے اور نیز اون مقدمات کو بھی صاحب موصوف کے پاس بھیجدیا کرینگے جو کاشیائے دو سرکارون سے نسبت رکھتے ہون اور نیز جملہ مقدمات جرائم سنگین کے ڈپٹی کمشنر مذکور کے پاس رجوع ہوا کرینگے ✣

دفعہ ۳ — ہم جملہ احکام کو جو از جانب ڈپٹی کمشنر یا اور کسی عہدہ دار معینہ اضلاع پہاڑی کے جاری ہون تعمیل کرینگے اور عند الطلب افسران سرکاری اون مجرمون کو جو ضلع لنگری مین رہتے ہون یا وہان پناہ لیا ہو سپرد کردینگے ✣

دفعہ ۴ عند الطلب ہم ضلع لنگری اور اوسکے باشندگان کی جملہ کیفیت سے افسران سرکاری کو مطلع کیا کرینگے اور ہمیشہ اپنے ملک کی بہبودی کے پیروکار رہینگے اور افسران سرکاری اور اون مسافران کی حفاظت کے لیے جو ہمارے ملک مین ہوکر سے جاتے ہین یا وہان پر سکونت اختیار کیے ہوے ہین مدد ہر طرح کی دینگے اور بہ نسبت آسایش کرنے کار تجارت باہم رعایا اپنے ملک و رعایا انگریزی اور علاقہ کاسیا کے نہایت کوشش کرینگے ✣

دفعہ ۵ — سرکار انگریزی کو اختیار ہے کہ جہان چاہین ضلع لنگری مین لشکرگاہ و ڈاک گھر و سڑک وغیرہ حسب تجویز اپنے بناوین اور ہم اقرار کرتے ہین کہ جس قدر اراضی کار مذکور کے لیے مطلوب ہوگی دینگے اور اوس اراضی کے لیے جسکا مالک راج کے باہر رہتا ہو عوض دینا ہوگا ✣

دفعہ ۶ — ہم اور ہمارے ورثا اور جانشینان اون شرائط پر جو باہم راجہ متوفی اور سرکار انگریز کے بتاریخ ۲۲ ستمبر [illegible]ع کے قرار پائے تھے کہ جنکی رو سے بخیال پانے نصف منافع کے اپنے جملہ حقوق معدنی کو سواے اون اراضی کے کہ جسمین پتھر کا چونہ ہوتا ہے اور نیز اون اراضیات اور سرکو کہ جنکے لیے جمع نہین دیجاتی اور جنکو رعایا لنگری کاشت

نہین کرتے اور جسکی کاشت ہونے سے وے مستوجب تاوان کے ہونگے سنہ ۱۸۶۳ء فصلی تک کا
ٹھیکہ مستر ہنری صاحب انگلس کو دیا ہی قائم رہین گے ۔

محررہ ۲۵ جنوری سنہ ۱۸۶۴ء

مقام چیرہ پونجی

گواہ جی بی شیڈویل
اسسٹنٹ کمشنر انچارج

مہر اور نشانی امیت سنگہ
راجہ لنگری
نشان
⊙ سیدی منتری مقام لارنگ
⊙ اودن منتری ایضاً
⌿ اوسم منتری ایضاً
m اورام سنگہ منتری ایضاً

واضح رہے کہ

تاریخ ۲۵ جنوری سنہ ۱۸۶۴ء کو ہمارے سامنے مہر اور دستخط ہوکر حکم ہوا کہ ازجانب ویسرائے
اور گورنر جنرل کے راجہ کے پاس خلعت اور سند بھیجی جاوے ۔

دستخط
جی بی شیڈویل
اسسٹنٹ کمشنر انچارج

سند دربارہ عطا ہونے
خطاب راجہ کا امیت سنگہ سردار
لنگری کو بمضمون ذیل ہے

جوکہ تم حاکم لنگری کے قرار دیے گئے ہو اس لیے ہم بشرطیکہ تم شرائط مندرجہ اقرارنامہ پر
جو ۲۵ جنوری سنہ ۱۸۶۴ء کو قرار پایا ہے بایمانداری تمام لحاظ رکھکر قائم ہو تمکو خطاب راجہ کا
دیتے ہین ۔

دستخط
جان لارنس

محررہ ۷ جون سنہ ۱۸۶۴ء

نمبر ۱۰۵

اقرارنامہ قراردادہ ازجانب
راجہ محرم کے قرار پایا ہے
بمضمون ذیل ہے —

مین اوسی سنگہ ساکن محرم کا ہون، جو کہ ہم حسب رواج ملک اور بمنظوری سرداران و بزرگان محرم و بحکم ویسراے و گورنر جنرل ہند کے اوسیب سنگہ ڈہولا راجہ محرم کا جانشین اور وارث ہوے ہین اسیلیے اقرار کرتے ہین کہ ہم ملکۂ معظمہ بادشاہزادی گریٹ برٹن اور اوسکے ورثا و جانشینان کی اطاعت کرینگے اور دفعات مندرجۂ ذیل پر پابند رہینگے

دفعہ ۱ مین اپنے کو ڈپٹی کمشنر متعینۂ پہاڑی کاسیا اور جنتیا کے ونیز اون افسرون کے جو وقتاً فوقتاً ازجانب سرکار مقرر ہون ماتحت سمجھونگا اور دربارۂ جملہ قضیات کے جو بابت ہم ہمارے اور دیگر سرداران کاسیا کے واقع ہو ڈپٹی کمشنر مقام مذکور کے پاس رجوع کیا کرینگے اور ہم اپنے عہدے کو بتحت سرکار انگریزی متصور کرینگے اور سرکار موصوف کو اختیار ہے کہ درحالیکہ ہم رعایای محرم اور سرکار موصوف کو راضی نرکھین تو ہمکو عہدۂ سرداری سے موقوف کرکے دوسرا سردار بجاے ہمارے مقرر کرین —

دفعہ ۲ مین ضلع محرم مین - ہا کرونگا اور حسب رواج معینۂ ملک کے بمدد منتری سرداران و بزرگان کے جملہ مقدمات دیوانی و فوجداری بجز جرائم سنگین کے کہ جو باشندگان ضلع مذکور کی نسبت دائر ہو کھلے دربار مین فیصل کیا کرونگا اور اون مقدمات کو جو باہم رعایا اوس دیار کے اور قوم انگریز یا کسی قوم دیگر کے واقع ہو ڈپٹی کمشنر پہاڑی کاسیا اور جنتیا کے پاس رجوع کردیا کرونگا اور نیز اون مقدمات کو بھی صاحب موصوف کے پاس بہیجدیا کرونگا جو کاسیا کے اور سرکارون سے نسبت رکھتے ہون اور نیز جملہ مقدمات جرائم سنگین صاحب موصوف کے پاس رجوع ہوا کرینگے —

دفعہ ۳ ہم جملہ احکام کو جو ازجانب ڈپٹی کمشنر یا اور کسی عہدہ دار متعینۂ اضلاع پہاڑی کے جاری ہو تعمیل کرینگے اور عندالطلب افسران سرکاری اون مجرمون کو جو ضلع محرم مین رہتے ہون

یا وہان پناہ لی ہو سپرد کر دینگے فقط

دفعہ ۴ عند الطلب ہم ضلع محرم اور اوسکے باشندگان کی جملہ کیفیت سے افسران سرکار کو مطلع کیا کرینگے اور ہمیشہ اپنے ملک کی بہبودی کے پیرو کار رہین گے اور افسران سرکاری اور اون مسافران کی حفاظت کے لیے جو ہمارے ملک ہوکر آستے جاتے ہین یا وہان پر سکونت اختیار کیے ہوے ہین مدد ہر طرح کی دینگے اور بہ نسبت آسایش کرنے کار تجارت باہم رعایا اپنے ملک اور رعایاے انگریز کے اور علاقہ کاسیا کے نہایت کوشش کرین گے ۔

دفعہ ۵ سرکار انگریز کو اختیار ہے کہ جہان چاہین ضلع محرم مین لشکرگاہ اور ڈاک گھر اور سڑک وغیرہ حسب تجویز اپنے بناوین اور ہم اقرار کرتے ہین کہ جسقدر اراضی کارندگو ر کے لیے مطلوب ہوگی دینگے مگر اوس اراضی کے لیے کہ جسکا مالک راج کے باہر رہتا ہو البتہ عوض دینا ہوگا ۔

دفعہ ۶ ہم اور ہمارے ورثا اور جانشینان اون شرایط پر جو باہم راجہ اوسیپ سنگ اور سرکار انگریز کے تباریخ ۲۲ ستمبر ۱۸۵۹ء کے قرار پایا ہے کہ جسکی روسے بخیال پانے نصف منافع اپنے جملہ حقوق معدنی کو سواے اون اراضی کے کہ جسمین پتھر کا چونہ ہوتا ہی اور نیز اون اراضیات اوسر کو کہ جسکے لیے جمع نہین دی جاتی اور جسکو رعایاے محرم کاشت نہین کرتے کہ جسکے کاشت ہونے سے وے مستوجب تاوان کے ہونگے ۱۸۶۸ء انفصالی تک کا ٹھیکہ مسٹر ہنری صاحب انگلس کو دیا ہے قائم رہین گے ۔

محررہ ۵ اکتوبر ۱۸۶۲ء

مقام یودوئی

علامت ۵ دستخط اوسی سنگہ راجہ	گواہ کرنل ہیلڈ کوس
نشانی ۵ رام سنگہ منتری	یو رام گوسنی
۵ ۵ اوسنگہ منتری	خلات واسیند
۵ ۵ ڈبلو نار منتری	

نشانی ٹو ڈبلو سار سنگھ گوشٹی

" " سنٹو گوشٹی

" " اتر سائی منتری

" " ڈبلو سونیا منتری

٥ ڈبلو ساہی منتری

واضح رہے کہ تاریخ ٥ - اکتوبر ١٨٦٤ء ہمارے مقابلے مین اسپہ مہر و دستخط ہوا اور راجہ سے اظہار کیا گیا کہ بروقت صدور حکم گورمنٹ خلعت اور سند عطا کیا جائیگا -

دستخط
ایچ ایس ہابی ورڈ
ڈپٹی کمشنر پہاڑی کاسیا و جنتیا

سند دربارہ مستقل کرنے
اوسائی سنگھ کو اوپر راج محرم
کے مضمون ذیل ہے

جو کہ تمکو سرداران اور رعایا محرم نے بجای راجہ اوسیپ سنگھ سردار متوفی کے جانشین کرنا پسند کیا ہے اسلیے ہم اوس تجویز کو منظور کر کے تمکو محرم کا راجہ مستقل کرتے ہین مخفی نرہے کہ تا وقتیکہ تم بادشاہ انگلستان کی اطاعت کروگے اور اپنے قول و قرار کو پورا کرتے رہوگے راج محرم کا بلا زوال تمہارے قبضے مین رہے گا -

دستخط جان لارنس
محررہ ٥ - دسمبر ١٨٦٤ء

بیان آسام

جلد اول صفحہ ۱۲۶ سے ۱۴۹ تک

اخیر ۱۸۶۱ء مین قوم ابور میانگ نے ایک موضع موقوعہ عملداری سرکار انگریزی پر حملہ کر کے لوٹ لیا چنانچہ سامان بہ نسبت قائم کرنے حکومت جنگی ملک ابار موقوعہ کنار دکھاری آسام پر ہو رہا تھا کہ اس اثنا مین اوس قوم کے لوگون نے پھر دوستی قائم کرنے کی خواہش کر کے معافی جرم چاہا ۵ - نومبر ۱۸۶۲ء کو ایک اقرارنامہ نمبری ۱۰۶ بہ نسبت لحاظ رکھنے اوپر عملداری انگریز کے اونکے ساتھ قرار پایا اور اوسی اقرارنامے مین ۱۶ - جنوری ۱۸۶۳ء کو کیانگ ابور نے بھی شرکت کیا ۸ - نومبر ۱۸۶۲ء کو ایک اقرارنامہ نمبری ۱۰۷ ساتھ قوم ابور سکناے ڈہانگ ڈبانگ دبارہ ... قرار پایا —

نمبر ۱۰۶

جو کہ ضلع لکھیم پور اپر آسام یعنے آسام بالا موقوعہ حدود میانگ ابور کی نسبت جو عملداری سرکار انگریز کے ہے کوئی تدبیر قرار واقعی دربارہ حفظ رکھنے اونکے کے اور نیز رکھنے صلح و امن کے وا آزروی چٹھی قائم مقام کمشنر آسام مثبتہ چٹھی گورنمنٹ بنگال نمبری ۲۶۵ حررہ ۵ مرقومہ ۵ - اگست ۱۸۶۲ء کہ جسکی رو سے ڈپٹی کمشنر لکھیم پور کو اجازت دربارہ کارروائی مقدمہ ہذا کے ہو نی تھی منظور و مناسب ہے اسلیے ساتھ میانگ قوم ابور کے ایک اقرارنامہ بمضمون ذیل آج بتاریخ ۵ - نومبر ۱۸۶۲ء بمقام لانے ملہ کے قرار پایا -

دفعہ ۱ جو ہنگام مخالفت کے میانگ ابور کی جانب سے ایک مرتبہ سرکار انگریز پر جرم سرزد ہوا تھا کہ جس جرم کے لیے اب سرداران مواضعات نے عفو تقصیر چاہا ہے اسلیے وہ تقصیر معاف کی گئی اور آیندہ کو صلح پھر واقع ہوئی —

دفعہ ۲ ... رہے کہ عملداری سرکار انگریز پر کہ جو کنارہ ڈہانگ کے ہی اور جسکو میانگ ابور نے تسلیم کیا ہے حفظ رکھنے کا وعدہ کرتے ہین —

دفعہ ۳ شاہی میدان مین سرکار انگریز کو اختیار ہے کہ جہان چاہے اشٹیشن وچوکی و سڑک و قلعہ وغیرہ بنوالین اور قوم میانگ ابور کو اوس بندوبست مین کسیطرحکا ملال نہوگا

اور نہ ایسے مقامات مین کلام کرینگے۔

دفعہ ۴ جملہ اشخاص کو جو متصل پہاڑ میانگ کے میدان مین رہتے ہین میانگ ابور رعایاے انگریزی تصور کرینگے۔

دفعہ ۵ میانگ ابور وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ وے سرحد سے باہر بنظر محل ہونے بہ نسبت سکناے عملداری سرکار کے سنجاوینگے۔

دفعہ ۶ واضح رہے کہ میانگ ابور اور دیگر اشخاص کو اختیار ہے کہ سرحد کے باہر آوین جاوین اور رعایاے انگریز بھی مواضعات میانگ ابور مین واسطے کار تجارت کے اور دوستی وغیرہ کے آیا جایا کرین۔

دفعہ ۷ میانگ ابور کو اختیار ہے کہ جن بازارہاے یا مقامات تجارت مین چاہین آمدورفت کیا کرین مگر ایسی حالت مین وہ مسلح یعنے ساتھ برچھی و تیر و کمان وغیرہ کے نہ آیا کرین بلکہ صرف اپنی لاٹھی ہمراہ لایا کرین۔

دفعہ ۸ واضح رہے کہ درصورتیکہ کوئی میانگ ابور کسی مقام عملداری سرکار انگریزی مین قابض اراضی کا ہوا چاہے یا قیام کیا چاہے تو اوس صورت مین سرکاری جمع مشخصہ ڈپٹی کمشنر کو ادا کیا کرینگے پہلے مرتبہ مطالبہ کم ہوگا۔

دفعہ ۹ میانگ ابور وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ عملداری انگریزی مین کاشت افیون کی نکرینگے اور نہ کسی اور ملک سے وہان کو لاوینگے۔

دفعہ ۱۰ درحالیکہ باہم میانگ ابور اور عملداری انگریز کے کسیطرح کا نفاق واقع ہو تو اوس صورت مین ابور آئین کو بدست خود نلینگے بلکہ واسطے تدارک کے ڈپٹی کمشنر کے پاس اپیل کرینگے اور اوسکے فیصلہ پر پابند رہینگے۔

دفعہ ۱۱ بنظر اسکے کہ میانگ ابور اٹھہ کھیل کے کہ جو اقرارنامہ ہذا مین شریک ہین ایک پولیس واسطے محفوظ رکھنے مجمع بدکارون اور انسداد کرنے بدی اور گرفتاری مجرمان کے رکھین ڈپٹی کمشنر از جانب سرکار انگریز وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ کھیرہ مذکورہ بالا کو اجناس مندرجہ ذیل بتعداد مذکورۃ الذیل کے سرکار سے سالانہ ملا کرینگی

اجناس

یکصد عدد کودالی	تماکو	آفیون آبکاری	شراب	نمک
لوہی کے	۵ من	۲ ثار	ب بوتل	م

دفعہ ۱۲ واضح رہے کہ اجناس مذکورۂ بالا سال اول مین بعد دستخط ہونے اقرارنامہ ہذا کے دیا جاوے گا اور مابعد اسکے ہر سال کسی شخص متعلق اٹھہ کھیل میانگ بور کو عند الملاقات ڈپٹی کمشنر کے مقام لالی لکھہ مین یا اور کسی مقام موقوعہ بسمت میانگ دوار کے ملا کرینگے۔

دفعہ ۱۳ میانگ ابو بنظر دوستی اور مروت کے اقرار بنسبت اس امر کے کرتے ہین کہ معوض اوسکے کہ جو اونکو ملیگا عند الملاقات صاحب ڈپٹی کمشنر کے کو سور اور چڑیان دا ایک مٹن نذر دیا کرینگے۔

دفعہ ۱۴ درصورتیکہ میانگ ابو کسی منشاء اقرارنامہ ہذا کی تعمیل مین کوتاہی یا دریغ کرین تو اوس صورت مین یہ باطل و منسوخ متصور ہوگا اور آیندہ کو موثر نہو گا۔

دفعہ ۱۵ واضح رہے کہ اقرارنامہ ہذا کی اصل کاغذ کہ جو انگریزی مین ہے پاس ڈپٹی کمشنر لکھیم پور موقوعہ اپر آسام کی رہیگی اور ایک پرت نقل میانگ ابور شریک اقرارنامہ ہذا کو دیجاوی

دفعہ ۱۶ بتصدیق اقرارنامہ مذکورہ بالا جو متضمن پندرہ دفعات کے ہے صاحب ڈپٹی کمشنر لکھیم پور آسام نے ازجانب سرکار انگریزی اور سرداران اٹھہ کھیل میانگ ابور نے آج بتاریخ ۔۔ نومبر ۱۸۶۲ء کی اوسپر اپنے اپنے دستخط و مہر و نشانیان کردین —

دستخط ایچ ایس بی وریجر

ڈپٹی کمشنر درجہ اول لکھیم پور

اور ایجنٹ گورنر جنرل شمالی و مشرقی

مہر

ازجانب کھیرہ منکو

نشانی لومیر گھام ×

ٹاکو گھام ×

میانگ گھام ×

چاپیر گھام ×

تائینگ گھام ×

از جانب کھیرہ رام کونگ	نشانی پوڑونگ گھام	×
	ازرگی گھام	×
	کاکوگھام	×
	کولینگ گھام	×
	گولینگ گھام	×
	ڈالینگ گھام	+
از جانب کھدرہ موگونگ	نشانی موزنگ گھام	×
	سوتم گھام	×
	گنڈل گھام	×
	بدوگھام	×
	ٹاکور گھام	×
	یالینگ گھام	×
از جانب کھیرہ پدمنہ	نشانی کیری گھام	×
	تاڈانگ گھام	×
	ٹنوگھام	×
از جانب کھیرہ کیمی	نشانی شبی گھام	×
	سومینگ گھام	×
	تاکوکھہ گھام	×
	تانی گھام	×
	تاکم گھام	×
	ٹاکور گھام	×
	لولینگ گھام	×
	لوبا گھام	×

از جانب موضع لیکایک	نشانی بینگ گھام	×
از جانب موضع کالونگ	نشانی تامینگ گھام	×
	تاکر گھام	×
	تسن گھام	×
	دوکاہک گھام	×
از جانب موضع لیدوم	نشانی لوکینگ گھام	×
	ٹی مینگ گھام	×

واضح رہے کہ ۱۶ - جنوری ۱۸۶۳ء کو ساتھ کیبانگ ابور کے ایک اقرار نامہ اسی مضمون کا قرار پایا اور اونکو تیس من نمک چالیس بوتل شراب چار من تمباکو یا مبلغ ۔/۵ نقد بعوض تمباکو اور بیس لوہاری و ۲۰ مار افیون سالانہ دیا جانا قرار پایا۔

نمبر ۱۰۷

چونکہ ضلع لکھیم پور ایر آسام یعنی اسام بالا موقوعہ سعدیا ڈوڈمی لو وسیلو کھہ و بوم پن و پورا بور کی پہاڑیون کی نسبت جو بعملداری سرکار کے ہے کوئی تدبیر قرار واقعی درباره حفظ رکھنے اونکے کے اور نیز رکھنے صلح وامن کے وازروے چھٹی قائم مقام کمشنر آسام مثبتہ چھٹی گورمنٹ بنگال نمبری ۲۶۵ مورخہ ۸ - اگست ۱۸۶۲ء کہ جسکی روسے ڈپٹی کمشنر لکھیم پور کو اجازت درباره کارروائی مقدمہ ہذا کے ہوئی تھی منظور و مناسب ہے اسلیے ساتھ قوم سیانگ ابور کے ایک اقرارنامہ بمضمون ذیل آج بتاریخ ۸ - نومبر ۱۸۶۲ء بمقام بہانگ ڈبانگ مکھہ کے قرار پایا۔

دفعہ ۱ - واضح رہے کہ قوم ابور اوس عملداری انگریزی پر جو کنارہ پہاڑی تک واقع ہے لحاظ رکھین گے۔

دفعہ ۲ - ابور جملہ سکنائے میدان کو رعایای انگریزی گردانین گے۔

دفعہ ۳ - ابور وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ وہ اپنے یگانون مین سے

ہی شخص کو اشخاص سکنائے عملداری انگریز پر روک ٹوک نہین کرنے دینگے۔

دفعہ ۴ سامنے میدان مین سرکار انگریز کو اختیار رہے کہ جہان چاہے اسٹیشن وچوکی پیشرک وقلعہ وغیرہ بنا لین اور قوم ابور کو اوس بندوبست مین کسیطرح کا ملال نہوگا اور نہ ایسے مقدمات مین کلام کرینگے۔

دفعہ ۵ واضح رہے کہ ابور اور دیگر اشخاص کو اختیار رہے کہ سرحد کے باہر آوین جاوین اور رعایائے انگریز بھی مواضعات ابور مین واسطے کار تجارت اور دوستی وغیرہ کے آیا جایا کرین۔

دفعہ ۶ ابور کو اختیار رہے کہ جن بازار ہائے یا مقامات تجارت مین چاہین آمدورفت کیا کرین مگر ایسی حالت مین وہ مسلح یعنے ساتھ برچھی وتیر وکمان وغیرہ کے نہ آیا کرین بلکہ صرف اپنی لاٹھی ہمراہ لایا کرین۔

دفعہ ۷ واضح رہے کہ درصورتیکہ کوئی ابور کسی مقام عملداری سرکار انگریز مین قابض کسی اراضی کا ہوا چاہے یا قیام کیا چاہے تو اوس صورت مین سرکاری جمع تشخیص شدہ ادا کیا کرے پہلے مرتبہ مطالبہ کم ہوگا۔

دفعہ ۸ ابور وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ عملداری انگریزی مین کاشت افیون نکرینگے اور نہ کسی اور ملک سے وہان لاوینگے۔

دفعہ ۹ درحالیکہ ہم ابور اور عملداری انگریز کے کسیطرح کا نفاق واقع ہو تو اوس صورت مین ابور آئین کو بدست خود نلینگے بلکہ واسطے تدارک کے ڈپٹی کمشنر کے پاس اپیل کرینگے اور اوسکے فیصلے پر پابند رہینگے۔

دفعہ ۱۰ بنظر اسکے کہ ابور آٹھ کہیل کے جو اقرارنامہ ہذا مین شریک ہین ایک پولیس واسطے محفوظ رکھنے مجمع بدکارون اور انسداد کرنے بدی اور گرفتاری مجرمان کے رکھین ڈپٹی کمشنر از جانب سرکار انگریز وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ کھیشہ مذکورہ بالا کو اجناس مندرجہ ذیل بتعداد مذکورۃ الذیل سرکار سے سالانہ ملا کرینگے۔

تفصیل اجناس

کوداری آہنی	نمک	شراب	تمباکو
۱۲عدد	۲من	۱۰بوتل	۲من

دفعہ ۱۱ واضح رہے کہ اجناس مذکورہ بالا سال اول مین بعد دستخط ہونے اقرارنامہ ہذا کے دیجاویگی اور مابعد اسکے ہر سال مین کسی شخص متعلق ابور مذکورہ بالا کو دے دیا جایا کریگا

دفعہ ۱۲ ہر سال عندالملاقات ڈپٹی کمشنر اور ابور کے نذر معمولی گذرانی جایا کریگی —

دفعہ ۱۳ درصورتیکہ ابور کسی منشاء اقرارنامہ ہذا کے تعمیل مین کوتاہی یا دریغ کرین تو اوس صورت مین یہ باطل اور منسوخ متصور ہوگا —

دفعہ ۱۴ واضح رہے کہ اقرارنامہ کی اصل پرت کہ جو انگریزی مین ہے پاس ڈپٹی کمشنر لکھیم پور موقوعہ اپر اسام کے رہے گی اور ایک پرت نقل ابور شریک اقرارنامہ ہذا کو دی جاوے گی —

دفعہ ۱۵ بتصدیق اقرارنامہ مذکورہ بالا جو متضمن پندرہ دفعات کے ہے صاحب ڈپٹی کمشنر لکھیم پور آسام نے ازجانب سرکار انگریزی اور سرداران اٹھہ کھیل ابور نے آج بتاریخ ۵ نومبر ۱۸۶۲ء کے اوسپر اپنے اپنے دستخط و مہر و نشانیان کردین —

دستخط
ایچ یس بائی ور
ڈپٹی کمشنر

ازجانب می با	پوبنگ گھام	×
ازجانب پاڈو	ٹونگر گھام	×
ازجانب ہلوکہ	مسکوکہ گھام	×
ازجانب بوم جین	جولونگ گھام	×
ازجانب بور ایبو	جن بانگ گھام	×
ازجانب بورسلکہ تو	کرمو ولد انو گھام	×
ازجانب م تونگکو پادو ابو	میانگ گھام	×

بیان بھوٹان

جلد اول صفحہ ۱۴۲ سے ۱۵۰ تک

واضح رہے کہ اضلاع بھوٹان متوسطہ مابین پہاڑی اور سرحد انگریزی کے بنام دوار کے مشہور ہین اور اونکا نام انواع گذرگاہون سے جو پہاڑی ہوکر بھوٹان کو جاتے ہین رکھا گیا علاوہ دوار گوریاپارہ کے جو سابق مین بحکومت راجہ ٹوانگ کے کہ زیر حکومت لاسا کے تھا رہے اٹھارہ دوار تھے منجملہ اونکے گیارہ سرحد بنگال پر واقع ہین اور سات سرحد آسام پر واضح رہے کہ دوار بنگال جو تشتا کے بجانب سرحد پورب سکھم کے موہن تک واقع ہے بہت روز تک بھوٹیون کی حکومت رہی اور قبل از شمول آسام کے بحکومت سرکار انگریزی کے جو ہنگام لڑائی اول برہما کے واقع ہوا بھوٹیون نے بھی منجملہ دوار آسام کے چار دوار کو حکومت ہندوستانی سے چھین لیا تھا اور باقی تین دوار بشرکت بھوٹیون اور آسامیون کے رہے بہ نسبت اس امر کے کہ یہ حال کب تک قائم رہا ٹھیک حال معلوم نہین اور بھوٹیا لوگ واسطے اون دوارون کے حکومت آسام کو تین ہزار پچاس روپیہ نقد و قدرے جنس بطور خراج دیا کرتے تھے اور بعد شمول ہونے اونکے عملداری سرکاری مین وہ خراج سرکار انگریز کو دیا جاتا تھا اور سرکار انگریز بھی تین دوار یعنے کوریاپارہ و بوری گوما و کلنگ پر بشراکت قابض رہی ہر سال مین دوار مذکور چار مہینے تک بقبضہ سرکار انگریزی رہا کرتے تھے اور باقی آٹھ مہینے بقبضہ بھوٹان —

تفصیل اٹھارہ دوار

دوار بنگال	
۱ دالم کوٹ	۲ زمرکوٹ
۳ چمارچی	۴ لکھی
۵ بکسا	۶ بلکا
۷ یارہ	۸ گوما
۹ ریپو	۱۰ چیرنگ یا سدلی
۱۱ باغ یعنی بجنی	
دوار آسام	
کامروپ دوار	
۱۲ گھرکولا	۱۳ بالسکا
۱۴ چپاگوری	۱۵ چپاخمر
۱۶ بجنی	
درنگ دوار	
۱۷ بوری گوما	۱۸ کلنگ

سنہ ۱۸۲۸ع مین بھوٹیون نے حدود انگریزی پر بدعت کرنا شروع کیا اور انجام اوسکا یہ ہوا کہ جملہ دوار بشمول عملداری سرکار انگریز کے ہوگئی پہلا حملہ بوری گوما دوار کے رہزنون نے

وقبضہ چپٹ گاری موقوعہ ضلع ورنگ پر کیا جسکا انجام یہ ہوا کہ دوار بقبضہ سرکار انگریزی ہوگیا مگر ۱۳۔ جولائی ۱۸۳۴ء کو کہ جب اون رہزنون کے سرغنہ کا مرنا ثابت ہوا کہ جو جبر بعد اسکے چھوٹی پائی گئی اونکا قبضہ پھر بحال ہوا مئی ۱۸۳۶ء مین موضع نوگام ضلع کامروپ پر سکنای بجنی دوار نے حملہ کیا اور اوسی سال مین بماہ نومبر سکنای کلنگ دوار نے ضلع دانگ مین دوسرا حملہ کیا۔

واضح رہے کہ دو مہینے بعد اسکے یعنے بماہ جنوری ۱۸۳۷ء کے ضلع کامروپ مین سکنا سے بانسکا دوار نے ایک حملہ کہ جسمین جان ومال اکثر ضائع ہوا تھا کیا اور سرغنہ اونکا ایک تعلقداری اختیار کہ جسنے راجہ دیوان گری کے پاس پناہ لی تھی اور بباعث اس حملہ کے بانسکا دوار پر چند روز قبضہ سرکار انگریز کا رہا راجہ دیوان گری نے تا وقتیکہ لڑائی مین شکست نہین کھائی مجرمون کو حوالہ نہین کیا بعد ازان رفتہ رفتہ بسبب عاجزی ومنت بھوٹیون کے دوار اونکے قبضہ مین کردیا گیا۔

واضح رہے کہ بباعث ابتری حالات وقوعہ سرحد کے سرکار انگریز نے دربار بھوٹان ونیز بشرط ممکن دربار لاسا کو ایک ایلچی بھیجنے کا ارادہ کیا اور کپتان پیم برٹن صاحب ایلچی مقرر ہوے مخفی نرہے کہ علاوہ حصول خبر وواقعات ملک واسطے باہمی نیپال اور چین کے خاص غرض اس پیغام کی یہ تھی کہ بھوٹان کے ساتھ سرحد انگریزی کی ایک نسبت قرار واقعی قائم ہو اور خراج کہ جو قریب ۲۰۰۰ روپیہ کے پچھلا بقایا ہوگیا تھا ہمیشہ ادا ہوا کرے اور اس غرض کو حتی الامکان بباعث ترغیب دینے بھوٹانیون کو بہ سبب چھوڑ دینے دوارون کو اہتمام سرکار انگریزی مین بعوض اسیقدر خراج کے جو تعین پاوے خواہ نقد خواہ بعوض زر نقد کے اراضی محفوظ رکھنے کا منشا تھا واضح رہے کہ یہ انتظام باعث ترقی کار تجارت ساتھ بھوٹان کے متصور تھا ایلچی یکم اپریل ۱۸۳۸ء کو مقام پوناکھا کے پہونچا اور وہان اسکی خوب خاطرداری ہوئی مگر کپتان پیم برٹن صاحب ساتھ سرکار بھوٹان کے کوئی امر پسندیدہ قرار نکرسکے اور اوس ملک مین غدر ہورہا تھا جدید راجہ دیب کہ جو راجہ سابق کے نکال دیے جانے کے باعث سے جانشین گدی کا ہوا تھا خوب زور نہین کرنے پایا تھا اور دیب راجہ

جو کالا گیا تھا ہنوز سسس لیدن پر قابض تھا اور پارو پلو حاکم دوار بنگال نے اور ٹانگسو پلو حاکم دوار اسلام نے اپنے کو آزاد قرار دیا چنانچہ ٹانگسو پلو نے باعث اسکے کہ اوسنے پیشوایان دین سے اپنے بیٹے کو دہرم راج قرار کرانے کے لیے ورغلانا تھا خوب زور پکڑ لیا تھا انہین وجوہات سے ایلچی ۹ - مئی کو واپس آیا اور سرکار انگریزی نے بجز کرنے تدبیر دربارہ محافظت سرحد کے اور کوئی امر مناسب نہین سمجھا -

اس اثنا مین غارتگری سرحد کی موقوف نہین ہوئی چنانچہ ۱۸۳۹ء عیسوی مین بھوٹیون نے ۱۲ نفر رعایاے انگریزی کو لیجا کر بعض کو اون مین سے قتل کر ڈالا واضح رہے کہ دوار مغربی مین جو بحکومت پارو پلو کے تہی بہ نسبت دوار شرقی کے جو بحکومت ٹانگسو پلو کے تہی اور دوار کوریاپارہ جو بحکومت ٹوانگ راجہ کے تھا اور بہ تحت حکومت سرکار لاسا کے تھا کمتر ظلم و بدعت ہوتی تہی اسلیے ایک انتظام دوستی کا لیجانا ساتھ گورنران سرحد بھوٹان کے مناسب سمجھا گیا اکتوبر ۱۸۳۹ء عیسوی مین دوار کلنگ و بوری گوما و کوریاپارہ کو لے لیا اور سرکار بھوٹان کو اطلاع نسبت اس امر کے دی کہ تا وقتیکہ رعایاے سرکار انگریزی کہ جنکو زبردستی سے وہ بھگالے گئے ہین رہا نکرینگے اور نیز تا وقتیکہ کل خراج بقیہ بیباق نہوا ور سرکار انگریزی کو بہ نسبت اس امر کے اطمینان نہوے کہ سرکار بھوٹان اپنے افسران متعینہ سرحد پر خوب نگران رہینگے واگذاری ان دواروں کی ہرگز عمل مین نہین آویگی -

۱۸۴۱ء مین ایک دوسری پیغام کا بھیجا جانا قرار پایا اور یقین تھا کہ راجہ دیب اپنا کی دوار کا ٹھیکہ سرکار انگریز کو دیدیتا مگر چونکہ بھوٹان اوسوقت ایک حالت تنزل مین گرفتار تھا کسی عہدنامہ سے کوئی نتیجہ بہتر کی امید نہ تھی اسلیے ۱۴ - جون کو ایک خط بنام راجہ دیب بایں مضمون بھیجا گیا کہ اگر ملک مین حالت تنزل قائم رہے گی اور ہماری سرحد مین فتور واقع ہوگا تو سرکار انگریزی چار ناچار باقی دواروں پر بھی اپنا قبضہ کرے گی مگر یہ خط کسیطرح پر موثر نہوا اور چونکہ کورٹ آف ڈایرکٹرز نے تدبیر تجویز شدہ کو پسند کیا تھا ایجنٹ گورنر جنرل کو بتاریخ ۲۰ ستمبر ۱۸۴۱ء عیسوی کے اجازت بہ نسبت اس امر کے ہوئی کہ باقی دوار آسام کو بھی جسطرح پر مناسب سمجھین لے لیوین -

واضح رہے کہ قبضہ تین دواروں کا ۱۸۳۹ عیسوی مین صرف بطور چند روزہ کے قرار دیا گیا تھا
مگر جو کہ ستمبر ۱۸۴۱ عیسوی تک مطالبہ سرکار انگریزی کو پورا نہین کیا اور بجالی دواروں کی
قبضہ بھوٹان مین بہ نسبت آبادی اور ترقی ضلعون کے مانع متصور ہوئی اسلیے اجنٹ گورنر جنرل
نے چاہا کہ شمول اول ضلعون کا ہمیشہ کے لیے مشتہر ہو جاوے اور مالگذاری خالص مین ایک
ثلث سے نصف تک شریک سرکار بھوٹان متصور ہو واضح رہے کہ یہ شمول مستحکم نہ صرف بہ بنیاد
انتظام اخلاق کے قرار دیا گیا بلکہ باین بنیاد ہے کہ ازروے اوس شرط کے کہ جس سے ہر سال
بھوٹیا واسطے چند ایام کے دوار پر قابض رہتے تھے کوئی حق اونکا بہ نسبت دعوے کرنے
اونکو بطور اپنی ملک کے پایا نہین جاتا اور مشہور ہے کہ حق اعلے حاکمان اسام کو کہ جنہون نے
ہر سال چند روز کے لیے بطور زر عوض اون کے باز رہنے غارتگری کے اونکو قابض رہنے
کی اجازت دی تھی حاصل تھا اور بھوٹیا کا مطالبہ صرف بہ نسبت قیمت اون دواروں کے جو
اونکے قبضہ مین تحصیل دربارگیری کے سبب ہو سکتا ہے اور یہ زر عوض اس شرط پر دیا جاتا
تھا کہ وہ فساد وغیرہ عملداری سرکار سے باز آوین اور ازروے حساب اوسکا منافع جو بھوٹیون کو
دوار سے پانچ یا دس برس قبل اون کے ترقی ہو جانے کے ادا ہو دیا جاتا قرار پایا تھا مگر کوئی
تاریخ ایسی فراغت پائی نہی کہ جسکو بنا حساب قائم کیا جاوے [illegible] مارچ ۱۸۴۲ عیسوی کو سرکار
نے مالگذاری کا ایک ثلث بھوٹیون کو دینے کا وعدہ کیا سب پیشتر دربار بھوٹان نے جسکو انکار
کیا اور ۱۸۴۲ مین [illegible] راجا اور [illegible] نے کلکتہ مین ایک وکیل کو بہ نسبت
مطالبہ واپسی دوارون کے بھیجا اور یہ وکیل بلانے پاس کسی امر کے بھیجا گیا تھا اور رفتہ رفتہ
سرکار بھوٹان نے انتظام قرار داد پر اتفاق کیا اور تعداد [illegible] بھوٹان کو آٹھ ہزار تین سو
چونتیس روپیہ صرف واسطے دوار اسام کے دیا گیا تھا اور علاوہ اوسکے ازروے ایک عہدنامہ
[illegible] مندرجہ جلد اول [illegible] ۵۲ تا ۵۶ کے [illegible] ہزار روپیہ بہ نسبت دوار کوریہ
پارہ کے دیا گیا تھا —

واضح رہے کہ یہ آٹھ ہزار تین سو چونتیس روپیہ مالگذاری ۱۸۴۲ عیسوی کا کہ جو ذیل مین
مندرج ہے ایک ثلث قرار دیا گیا —

تفصیل

بوہی گوبا	کلنگ	بانسکا	گھرکولا
[illegible] ۲ر ۸ پائی	[illegible] ۸ر	[illegible] ۷ر ۵ پائی	[illegible] ۸ر
ججنی	**چاپاگوری**	**چاباخمر**	**میزان کل**
[illegible] ۱۰ر ۳ پائی	[illegible] ۲ر	[illegible] ۷ پائی	[illegible] ۶ر ۱۱ پائی

واضع رہے کہ اوس سال مین مالگذاری کوریا پارہ کی [illegible] ۱۴ر ۲ پائی تھی مگر جوکہ بھوٹیا لوگ اس رقم کے ایک ثلث پر راضی نہین ہوئے تھے اسلیے [illegible] ہزار روپیہ دیا گیا۔ اور زرلگان سام دوار کا اضافہ ہوکر [illegible] ہزار روپیہ قرار پایا یعنی ہگی دین سالانہ [illegible] ہزار روپیہ [illegible] واسطے دوار کوریا پارہ اور [illegible] ہزار روپیہ واسطے دیگر دوار ہاے اسام کے قرار پایا ــــ

۱۸۵۵ عیسوی مین دو راجہ یعنی ایک چپا دہرم راجہ اور دوسرا جادو یا راجہ دیوان گیری کہ یکے از قرابت مندان دہرم راج کا تھا واسطے پیشی کرانے حصہ مالگذاری دوارون کے بھوٹان سے گوہٹی کو روانہ کیے گئے مگر وہ کامیاب نہوئے اور ہنگام واپسی اپنے بسمت بھوٹان اونھون نے بانسکا دوار پر کئی حرکات ظلم علی الخصوص اوپر جان و مال عہدہ داران سرکار کے کیا اونھون کا مال قیمتی دو ہزار آٹھہ سو ارسٹھہ روپیہ کا لوٹ کر لوگون پر درباره حوالہ کردینے خزانہ کے بڑی بدعت کی اور اونھین دنون مین بھوٹیون نے پہاڑ سے کئی چڑھائیان باغواے راجہ دیوان گیری کے کہ شریک سیلے مال مسروقہ کا تھا لیکن اون دنون مین دھرم راج بھوٹان مین بے اختیار تھا صوبہ ہاے باغی نے اوسکی عہدون کو اوس سے چھین لیا اور وہ خود اپنے کو بہ پناہ سرکار انگریزی ڈالنے کی فکر مین تھا لیکن سرکار انگریز نے قضیۂ اندرونی موقوعۂ بھوٹان مین مداخلت کرنے سے انکار کیا اور راجہ دیپ و دہرم وٹانگسو پلو سردار حکومت بھوٹیا سرحد شرقی سے بہ نسبت حوالہ کردینے اون اشخاص کے کہ جنھون نے عملداری انگریزی مین فتور برپا کیا تھا مطالبہ کیا اور حکم درباره بند کردینے راستہ پہاڑ سے دوار کو بہ شرط نہ پورا ہونے مطالبہ کے خواہ واقع ہونے اور ظلم و بدعت کے جاری کیا

دیپ راجہ نے راجہ دیوان گیری کو عہدہ سے معزول کیا اور اوسکے بھائی
ٹانگسو پلو پر مال مسروقہ کا دوچند جرمانہ کیا ان وجوہات سے راستہ پھر جاری ہوا اور
سرکار نے بہ نسبت واپسی قیمت مال مسروقہ کے بھی مطالبہ کیا اور بعوض اوسکے منجملہ
حصہ بھوٹیا کے مالگذاری دوار سے دو ہزار آٹھ سو اڑسٹھ روپیہ منہا ہو گیا۔
بعد اسکے ٹانگسو پلو نے افسران انگریز متعینہ سرحد کو ایک خط دہمکی کا مشعر دینے نصف روپیہ
جرمانہ کا جو دیپ راجہ نے اوسپر کیا تھا و نیز حوالہ کر دینے اون مجرمان بھوٹیا کو کہ جنکو عہدہ داران
انگریز نے پکڑ کر زیر تجویز رکھا تھا لکھا اور خبر بہ نسبت اس امر کے بھی پہونچی کہ راجہ دیوان گیری
طیاری قلعہ کی کر رہے ہین اور راستون کو کھولدیا ہے اور سامان برپا کرنے فتور ہماری سرحد پر
کر رہے ہین چنانچہ تدبیر مناسب واسطے حفاظت سرحد کے کی گئی اور درحالیکہ کسیطرح کی
حرکت ناشائستہ ازجانب بھوٹان ظاہر ہو تو بہ نسبت دوار بنگال کے تصرف واسطے دخل مستحکم
کے دہمکی دی گئی تھی بلکہ حکم قطعی جاری نہوا اور راجہ دیپ کو اطلاع بہ نسبت اس امر کے
ہوئی کہ باوجودیکہ ظاہرا وہ خیرخواہ سرکار انگریز کا متصور ہے تاہم اگر وہ اپنے توابعین کو عمداً یا قصداً
یا غفلتاً اونکی حرکات ناشائستہ سے باز رکھیگا تو اوسکی کوتاہ اندیشی یا صاحب اختیار یا صاحب مرضی
کے باعث سے رعایاے سرکار انگریزی پر ظلم و بدعت ہونا گوارا نہین ہوسکتا اسلیے وہ بھی
شریک اوس سزا کا متصور ہوگا جو باعث ظلم کے اوسکے توابعینون پر کہ جسکے ظلم اور بدعت سرزد
عملداری سرکار سے لیے وہ جواب دہ متصور ہوگا۔
واضح رہے کہ راجہ دیپ و دہرم و ٹانگسو پلو و دیوان گیری نے اپنی حرکات ناشائستہ سابق کے
سے عذرخواہی کی کہ اس عرصہ مین ضلع کول پارہ مین ایک دوسری غارتگری ہوئی آرنگ سنگہ
زمیندار موروثی گوما دوار کو کہ جسنے قیدخانہ سے بھاگ کر عملداری انگریزی مین پناہ لی تھی ایک گروہ
بھوٹیان مسلح اوسکی جاے سکونت موضع ٹپیا سے لے گئے اور سرکار بھوٹان پر مطالبہ واسطے
سزادہی اون مجرمان اور عذرخواہی حرکات اونکے توابعان کے کیا گیا اور اس مطالبہ
کے ساتھ اونکو یہ بھی جتایا گیا کہ اگر اس ظلم کے لیے کفارہ نہوگا تو سرکار
ہندوستان کو اختیار ہوگا کہ دوار بنگال پر مستحکم قابض ہوجاتین اور اگر اوس

بدعت کا کہ جسمین وہ ارنگ سنگہ کو دے گئے مطالبہ پورا ہوجاوے تو ٹانکسوپیلو کے ساتہ یہ نوشت وخواند جاری ہوگی اور حصہ بھوٹیون کا مالگزاری دوار مین ... روپیہ تک بیشی کی جاوے گی۔

واضح رہے کہ دہرم راج نے مطلق اسکا جواب ندیا اور جواب دیپ راجہ کا نہ صرف بعدمہٗ ارنگ سنگہ کا بلکہ بجواب مطالبہ حوالہ کیے جانے اون مجرمان کے بھیجے کہ جنھون نے ایک رعایا ہ انگریزی پر مقام سنتہ باری ضلع رنگ پور مین ڈانکہ مار کر قتل کیا تھا نہایت کریہ اور ناپسند تھا چنانچہ اور ظلم و بدعت کے لیے خبر پہونچی ایک سوداگر انگریزی ساکن رام اساول نامی کو جو میناکوری کو واسطے تجارت کے گیا تھا گرفتار کرلیا اور رہا اوسکے چھوڑنے سے انکار کیا اور دو آدمیون کو بھی مع اونکے جوروون کے کوچ بہار سے زبردستی لیگئے کچھہ فوج واسطے نگھبانی کے سرحد پر بھیجی گئی مگر قبل از کرنے کارروائی بہ نسبت شمول دوار کے کہ جسکے لیے دہمکایا تھا سرکار ہندوستان نے بھوٹان کی حالت ملکی کہ جنکے نسبت اونکی خبر نامکمل تھی مفصل حال دریافت کرنا چاہا۔

تحقیقات موصولہ گورنمنٹ بنگال سے یہ ظاہر ہوا کہ سرکار بھوٹان موقوعہ بستی سدن حالات معمولی مین گورنران وصوبہاے ماتحت پر گردآوری کرتے ہین لیکن وہ اختیار گردآوری بہ نسبت اہالیان دربار کے متفرق ہے اور بعہد دیپ راجہ کے کم زور ہوگیا۔

اطلاع بہ نسبت اس امر کے پہونچی کہ دیپ راجہ ایک دست دراز تھا حال مین مرگیا اور بجاے اوسکے ایک نیا حاکم برضامندی مطلق لوگ دہرم راج کے مقرر ہوا یہ تبدیلی بہ نسبت امن سرحد کے نہایت مفید متصور ہوئی اور حکومت سرحد کی اس طرح پر منقسم کی گئی یعنے دوار شرقی بہ تحت حکومت ٹانکسوپیلو کے اور دوار غربی بہ تحت حکومت پاروپیلو اور دوار درمیانی بہ تحت دیپ راجہ کے قرار پائی اور ہر دوارون پر ایک صوبہ یعنے گورنر مقرر ہوا نظر بران بلحاظ تبدیلی جو حکام سرکار بھوٹان مین واقع ہوئی ایکبارگی جنگ کرنا مناسب نہین سمجھا بلکہ یہ مناسب سمجھا کہ دہرم اور دیپ راجہ سے ایک مرتبہ اور مطالبہ کیا جاوے اور بہ اونسے جتا دیا جاوے کہ اگر بہ نسبت پورا کرنے اس مطالبے کے

کوتاہی اونکی طرف سے ظاہر ہوگی تو اوس صورت مین سرکار ہندوستان تدبیر مناسب واسطے
اسکی تعمیل کے کرے گی اور اس تدبیر سے غرض قبضہ مستحکم اوس جزو ملک سے ہے
جو تشتا کے اسطرف بقبضہ سرکار بھوٹان کے کہ جو زائد از ۷۰ برس کے عرصے سے اونکو
چھوڑ دیا گیا تھا کہ جسکا انگریزون نے ٹھیکہ لیا تھا ہے اور درصورتیکہ یہ کافی نہ معلوم ہو تو قبضہ
ضلع جلپیش کا باہر حد تشتا کے لیکن اسطرف دوار کے بھی کرلیا جاویگا —
واضح رہے کہ ان تدبیرون کی کارروائی بباعث غدر کے نہوئی ۱۵ اپریل ۱۸۵۹ء کو
گورنمنٹ بنگال نے اون غارتگری وغیرہ کی جو بھوٹیون نے از ابتدای ۱۸۵۷ء کے کی تھی
ایک فہرست بھیجی کہ جس سے معلوم ہوا کہ کل تینتیس وارداتین ہوئین اور اوسمین ۵۶ آدمیونکو
بھوٹیے پکڑ لیگئے منجملہ اونکے ۲ کی رہائی ہوئی ایک فرار ہوگیا اور ۴ قید رہے اور
ایک مقدمے مین بھوٹیے مال بھی قیمتی عہ ۲ مالیتی کا لیگئے اور بہ نسبت ان واقعات کی گورنر جنرل
نے باجلاس کونسل کے یہ تصفیہ کیا ہے کہ وقت ضبطی کا آن پہونچا چنانچہ ملک موسومہ انباری
فلاکوٹہ جو تشتا کے اسطرف واقع ہے کہ جسکو بھوٹان سے ٹھیکہ لیا تھا دخل کرلیا اور دیب راجہ کو
ایک خط مشعر حالات ہر مقدمہ غارتگری کے لکھا اور بہ نسبت واپسی قیدیان و سزادہی مجرمان کے
مطالبہ کیا اور راجہ سے بہ نسبت اس امر کے مطالبہ کیا کہ تا وقتیکہ مطالبہ پورا نہولیوے واگذاشتی
ملک کی عمل مین نہ آوے گی اس اثنا مین غارتگری وغیرہ عملداری انگریزی اور عملداری راجہ
کوچ بہار اور سکھم مین جاری رہی ان ڈکیتی جدید مین بلکا و سدلی و چرنگ کے آدمی بشتیر تھے
واضح رہے کہ ہنگام قول و قرار کے جو سکھم کے ساتھ بروقت اختتام لڑائی سکھم کے قرار پایا
سرکار بھوٹان نے بارہا کوشش بہ نسبت اس امر کے کی کہ معرفت سپرنٹنڈنٹ دارجیلنگ
اور ایلچی سکھم کے مالگذاری انباری فلاکوٹہ کو حاصل کرین اور بعد قرار پانے عہد و پیمان سکھم کے
حکام بھوٹان سکھم کو اس قید پر دھمکاتے تھے کہ بباعث عداوت باہم سرکار انگریز
اور سکھم کے مالگذاری انباری فلاکوٹہ کی ضبط کرلی گئی مگر دیب راجہ کو اطلاع بہ نسبت
اس امر کے دی گئی کہ صرف بباعث انکار از جانب سرکار بھوٹان بہ نسبت پورا کرنے مطالبہ
سرکار انگریزی کے ضبطی مالگذاری کی عمل مین آئی مگر یہ مشتبہ تھا کہ آیا یہ بباعث زبردستی گورنران

سرحد کے وقوع مین آئی اسلیے خطوط بنام گورنمنٹ درمیانی بھوٹان کے نسبت کسی نے مزاحمت نہین کی سرکار بنگال نے بھوٹان کو ایک پیغام بھیجنے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ دربار آدیپ مین ایک ایجنٹ انگریزی متعین رہے گورنمنٹ ہند نے منظوری سکرٹری اعظم کے باجلاس کونسل تجویز فرمایا کہ ایک ایلچی بھیجا جاوے کہ وہ جا کر مطالبہ سرکار انگریزی کو بیان کرے اور یہ بھی ظاہر کرے کہ درصورتیکہ مطالبہ مذکور پورا نہو کونسی کارروائی اختیار کیجاوے اور نیز ہمارے اقرارنامہ قرارداد باہم سکھم کے مضمون سے بھوٹیون کو بخوبی ذہن نشین کرادے نسبت تعیناتی ایک ایجنٹ کے بھوٹان مین بعد آنے جواب اس پیغام کے غور کیا جاویگا۔

چنانچہ ایک قاصد مع ایک نامہ بنام دیپ اور دہرم راجہ کے مشعر اطلاع دہی اوسکے عزم دربارہ بھیجنے ایک ایلچی اور دریافت کرنے راستہ کہ جدہر سے سرکار بھوٹان کا جانا چاہیے بھیجا ۱۱ اکتوبر ۱۸۶۲ع کو گورنمنٹ بنگال نے چاہا کہ ایلچی ۵ دسمبر ۱۸۶۲ء سے زیادہ دیر لگونہ روانہ ہووے اور دارجیلنگ سے ٹسٹا کے اوسطرف ہوکر بھوٹان مین جاوے اور وہان سے سیدھا اور قریب تر راستے سے تاسی سدن یا پوناکہا کو جاوے بشرطیکہ اوس مقام کو ایلچی کے پہونچنے تک باعث موسم سرما کے دربار راجہ وہان سے چلا نہ گیا ہو اونھون نے ایک قاصد خاص مشعر اطلاع دہی دربارہ تقرری و نام ایلچی اور راستہ کہ جدہر سے وہ جائیگا بھیجا مگر جبکہ تجویز راستہ ایلچی کی منحصر اوپر دیپ اور دہرم راجہ کے تھی اسلیئے گورنر جنرل نے باجلاس کونسل ارادہ کرنے انتظاری جواب پیغام خاص کا کیا اور اخیر ۱۸۶۲ء مین وہ مع ایک خط مرسلہ راجہ دیپ کے آیا اور بذریعہ اوس خط کے راجہ دیپ نے اپنی مستعدی بہ نسبت قبول کرنے ایجنٹ گورنر جنرل و گفتگو کرنے اوس سے دربارہ دوار آسام کے ظاہر کرکے انباری فلاکوٹہ کی مالگزاری چاہی اور بیان کیا کہ دہرم راجہ ملاقات کرنے مین راضی نہین ہے اور حسب موقع زین کاف واسطے تصفیہ تنازعہ کے بھیجے جاوینگے۔

اسپر بجواب اسکے گورنمنٹ بنگال نے چاہا کہ بعوض کرنے انتظاری زین کاف کے بہتر طریقہ تصفیہ اوس تنازعہ کا یہی ہے کہ ایلچی فوراً بھیجا جاوے مگر گورنر جنرل کی یہ رای ہوئی کہ جبکہ سرکار بھوٹان سے بہ نسبت روانگی ایلچی کے بھوٹان مین راستہ دریافت کیا گیا ہے اسلیے

یہ مصلحت نہین ہے کہ بعد اسقدر توقف کے موسم سرما مین بلا انتظاری جواب حاکمان بھوٹان کے خود راستہ تجویز کر کے ایک امن جدید قائم کیا جاوے۔

واضح رہے کہ ۱۹ ۔ مارچ ۱۸۶۳ء تک بہ نسبت روانگی زین کا فون کے کہ جنکے لیے وعدہ ہوا تھا کچھ خبر نہین ملی * اور جو کہ قاصدان نے بھی حسب معمول واسطے تحصیلنے اپنے حصہ مالگزاری بہ نسبت دوار آسام کے آئے تھے کچھ خبر بہ نسبت بھیجے جانے وکیل از جانب سرکار بھوٹان کے نہین پایا آخر کو یہ تجویز ہوئی کہ بعد برسات ۱۸۶۳ء کے ایلچی مع ہدایات مجوزہ سرکار ملکۂ معظمہ و مسودہ عہد و پیمان کے کہ جو وہ قرار دے گا دارجیلنگ سے روانہ ہو۔

واضح رہے کہ قبل از شروع کرنے سفر ایلچی کے خبر بہ نسبت غدر بھوٹان کے کہ جسکا سرغنہ صوبہ پونا کھا کا تھا اور مدد اوسکی ٹانگسو پیلو و صوبجات بھوٹان شرقی اور صوبہ ڈالم کوٹ اور بعض سرداران غربی نے بنظر اوکھاڑ دینے راجہ دیب کے کہ جسکا باعث پارو پیلو صوبہ تسی سدن و چند صوبجات مغربی کے کیا تھا پہونچی غدر مذکور مطلب بر آر تھا اور جو کہ ایلچی نے بہ نسبت اس امر کے اطلاع کیا کہ بدولت اوسکے اثناے راہ مین کسیطرح کی قباحت واقع ہوگی اور نیز یہ کہ صوبہ ڈالم کوٹ نے راستہ تسی سدن پر حتی الامکان اپنے ہر طرح کی مدد کرنے کا وعدہ کیا ہے اسلیے بتاریخ اکیسوین دسمبر ۱۸۶۳ء ایلچی کو حکم روانگی کا ہوا ۱۳ ۔ مارچ کو ایلچی مقام پونا کھا مین پہونچا اور وہان پر اوسنے راجہ دیب اور دہرم کو دیکھا کہ وے بدست ٹانگسو پیلو کے کہ سرغنہ کامیاب سابقہ کا تھا بطور پوتلہ کے ہین۔

واضح رہے کہ اس شخص کے ہاتھہ سے کہ جو سواے بشرط بہتر پانے دوارہاے آسام کے اور کسیطرح پر معاملہ کرنے پر راضی نہ تھا ایلچیون نے نہایت ذلت اور جفاکشی اوٹھائی بدشواری تمام ایلچیون کو بعد زبردستی دستخط کروا لینے اونسے ایک قرارنامہ باینمضمون کہ سرکار انگریزی حد موضعہا بین ہر دو ملک کے از سر نو تعین کرے گی اور دوارہاے آسام کو واپس دیدی گی اور جملہ مجرمان و غلامان مفرور کو جو عملداری انگریز مین پناہ لیے ہون سپرد کر دے گی اور در صورتیکہ بھوٹان پر کوئی دست درازی از جانب اونکے سرزد ہو تو اوس صورت مین سرکار ہاے

بھوٹان اور کوچ بہار ملک اونکی تنبیہ کرینگے واپس آنے کی اجازت ہوئی مگر ایلچی نے چاہا کہ بعد غور و مشورہ دیگر عہدہ داران متعینہ پنعام کے اقرارنامہ ہذا پر دستخط کرے اور اون مراتب کو کہ جو اوسکی دانست مین مضر سرکار تھے انکار کیا تھا۔

واضح رہے کہ اوس اقرارنامے کو کہ جو جبراً ایلچی سے قرار دلوایا گیا تھا سرکار انگریزی نے فوراً نامنظور کیا اور بطور سزا ہی واسطے اونکی بدسلوکی کے کہ جو ایلچی پر کیا تھا بذریعہ نوشتہ نمبری ۱۰۰ کے انباری فلاکوٹا کو بحکومت سرکار انگریزی واسطے دوام کے شامل ہو جانا اور نیز بند کر دینا ادای مالگزاری کا جو دوار ہاے آسام سے بھوٹان کو دیا جاتا ہے ہمیشہ کے لیے کر دیا اور سرکار بھوٹان کو بہ نسبت اس امر کے اطلاع دی کہ اگر یکم ستمبر ۱۸۶۴ء تک مطالبہ سرکار انگریزی پورا نکر دیا جائیگا تو تدبیر مناسب واسطے جبراً پورا کروانے اون مطالبون کے کی جائیگی چنانچہ اندر میعاد معینہ کے کوئی تدبیر دربارہ پورا کرنے مطالبہ سرکار انگریزی کے نہوئی اسلیے بذریعہ نوشتہ نمبری ۱۰۹ کے دوار ہاے بنگال دوام کے لیے شامل عملداری انگریز کر لیے گئے اور افواج انگریزی نے اون اضلاع پر زبردستی قبضہ کر لیا۔

نمبر ۱۰۸

خریطہ بنام راجہ دیپ محررہ ۱۶ جون ۱۸۶۶ء مقام شملہ۔

آپکو واضح ہے کہ بہت روز سے آپ کی رعایا عملداری سرکار انگریز مین و نیز عملداری راجہای سکھم اور کوچ بہار مین کہ بہ پناہ سرکار انگریزی کے ہین ظلم و بدعت کر رہے ہین اور مرد و عورت اور لڑکے بھگا لیجا کر فروخت بغلامی کیے گئے ہین بعض قتل کیے گئے ہین اور بہت سے بظلم تمام مجروح کیے گئے ہین اور مال بھی بقیمت بیش لے لیا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ بدعت کہ جس سے صاف بیقدری قانون بھوٹان کی متصور ہے کسی خاص مجرم کی نہین ہے بلکہ بوقعیت اور باشارہ بعض سرداران بھوٹان کے سرزد ہوئی ہے اور یہ بدعت ۲۶ برس سے جاری ہے کہ جس عرصے مین سرکار بھوٹان سے بارہا شکایت اور گلہ گزاری کی گئی مگر اوس سے کچھ فائدہ نہوا آخر کو مجبور ہو کر سرکار انگریز نے بنظر حفاظت اپنے اور اپنے ماتحت و زیر پناہ

رفیقان کی تدبیر واسطے لینے عوض اونکے کے کرنا مناسب سمجھا سنہ ۱۸۳۶ و ۱۸۴۱ء مین بافسوس اور مجبوری تمام دوار پوری گوما اور بانسکا پر قبضہ کرلیا مگر بعدازان پہیر اون ضلعون کو سرکار بھوٹان کو باین منشا واپس کردیا کہ سرکار بھوٹان مراتب دوستی کو بحق اپنے ہمسایہ کے بباعث باز رکھنے اپنی رعایا کو کرنے سے ایسے حرکات ظلم آئندہ کو پورا کرے گی۔

مگر افسوس کہ یہ امید باطل ثابت ہوئی اور بعدازان کہ سرکار انگریز نے بیفائدہ کوشش بہ نسبت حفظ رکھنے دوستی ساتھ سرکار بھوٹان کے بذریعہ پیغام دوستانہ کے کیا سنہ ۱۸۴۱ء مین ضرور ہوا کہ سرکار انگریزی ساتو دوار آسام مندرجہ حاشیہ کو دوام کے لیے اپنی عملداری مین شامل کرلے اور یقین ہوا کہ اسی تدبیر سے سرکار بھوٹان قائل بہ نسبت اس امر کے ہوگی کہ عملداری انگریز نا حق عمداً وقصداً اپنے پر ظلم و بدعت کو گوارا نہین کرتی اور سرکار انگریز نے بباعث دوستی تمھارے سرکار و احتیاط فساد سرحد و رکھنے صلح ساتھ رعایای بھوٹان کے دس ہزار روپیہ سالانہ منجملہ مالگزاری اون دوارون کے تمھاری سرکار کو دینا قبول کیا مگر باوجود اس بردباری سرکار انگریز کے کہ یہ تردد کہ جسکی امید نہ تھی کہ جو بحق امن کے سب سے بڑھکر ہے ظہور مین آئی اور ظلم اور بدعت مجرمین قائم رہی تدبیرات بہ نسبت حفاظت سرحد انگریزی کے کی گئین اور نہ صرف راجہ دیپ اور دہرم بلکہ اور گورنران متعینہ سرحد کو علی الخصوص ٹانگسو پیلو کو فہمایش بہ نسبت اس امر کے کی گئی کہ اگر ان ذلتون کو سرکار انگریزی کے ساتھ موقوف نکرینگے تو سوا اسکے کہ سرکار انگریزی تدبیر اونکے معاوضے کی کرے اور کوئی چارہ نہین ہے۔

یہ فہمایش کسیطرح پر اثر پذیر نہین ہوئی پس حرکات ظلم کو کہ جسکو سرکار انگریز نے بہ بردباری تمام برداشت کیا اور اون شکایتون کا کہ جو تمھارے سرکار مین قبل از بند کرنے دینے دو ہزار روپیہ سالانہ کا جو آبیاری فلاکوٹا کے لیے کہ سرکار انگریز کے قبضے مین بطور ٹھیکہ کے تھا ازجانب سرکار انگریز کے ندین دوبارہ ذکر کرنا فضول ہے اور اوس باعث سے کہ جس سے سرکار انگریز کو یہ کارروائی اختیار کرنی پڑی آپ بخوبی مطلع ہوے اور آپ کو بہ نسبت اس امر کے بھی جتا دیا گیا تھا کہ تاوقتیکہ تاوان اوس نقصان کا آپ بخوبی ندین اور قیدیون کو چھوڑ ندین اور مجرمان سزایاب نہون مالگزاری آبیاری فلاکوٹا کی آپ کو نملے گی مگر یہ کارروائیان بھی

اثر پذیر نہوئین اور جو کہ سرکار انگریز کا یہ منشا رنہ تھا کہ بعوض اسکے کسیطرح کی زبردستی آپ کے
ساتھ کرین اسلیے یہ قرار پایا کہ بصلح تمام ایک ایلچی کو آپ کے پاس دوستانہ بھیجین کہ وہ
سرکار انگریز کے مطالبہ کو آپ سے بخوبی سمجھا دیوے اور واسطہ ہر دو سرکار کا ایک طریقہ
پسندیدہ پر قائم کرے چنانچہ بذریعۂ ایک قاصد خاص کے کہ دیپ اور دہرم راجہ کے پاس
خط لیگیا تھا اور نیز بذریعۂ اور خطوط کے جو مرسلہ آنریبل لفٹنٹ گورنر بنگال بنام آپ کے
سنہ ۱۸۶۲ کو سرکار بھوٹان اس ارادہ سے مطلع کی گئی اور پیغام باہتمام آنریبل ایشلی اڈن صاحب
ایک نہایت معتمد سرکار انگریز ہے اور ہمارے ایلچی اور وکیل مطلق کی آپ کے دربار مین
بمقام پونا نکہا کے ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۶۴ع کے پہونچا اور مسٹر اڈن صاحب اس مسودہ عہدنامہ کے
کہ جسکو آپ کے ساتھ قرار دیے جانے کے لیے صاحب موصوف کو ہدایت کی گئی تھی
حامل تھے شرایط اوس عہدنامہ کے ایسے ٹھیک اور واجبی و مفید بحق ہر دو سرکار کے
تھین کہ ہمکو کسیطرح سے اسکے انکار کیے جانے کا خیال نہ تھا علی الخصوص اس وجہ سے
کہ کاش کوئی امر مندرجہ اوس اقرارنامہ کا سرکار بھوٹان کے ناموافق ہوتا تو اوسکو اڈن صاحب
موصوف بہوشیاری تمام تبدیل کرتے البتہ منظوری و عدم منظوری عہدنامۂ مذکور کی
کلیًا یا جزوًا ئین آپ کا اختیار تھا اور کاش آپ ہمارے ایلچی کے ساتھ مطابق مرتبہ اوسکے کہ
وکیل ہمارا ہے اور مطابق رسم قوم کے پیش آکر آپ نے بیان کیا ہوتا کہ ہم مطالبۂ سرکار
انگریزی کو پورا نہین کر سکتے تو یہ امر باوجودیکہ سرکار انگریزی کو ملال ہوتا اور واسطے حفاظت
جان و مال اپنی رعایا کے تدبیرات زبردستی کرنی پڑتین اسقدر ناگوار خاطر نہوتا —

مگر آپ کو خوب معلوم ہے کہ آپنے مطالبہ سرکار انگریزی سے نہ صرف انکار کیا بلکہ وہ انکار ایسا
طریقے پر ہوا کہ جس سے آج تک آپ کی اور آپ کے دربار کی ذلت اور سرکار انگریز کی ہولی
اور نہ صرف یہ کہ آپ اوس ایلچی کے ساتھ جو آپ کے دربار مین بھیجا گیا تھا مطابق اوسکے
مرتبے کے نہین پیش آئے بلکہ اوسکو ذلت و ظلم جس معنی سے کہ مطابق قانون جملہ قومون
سوای وحشیون کے بحق ایلچی کے ممنوع ہے محفوظ نرکھا اور اوس خط کو جو سرکار انگریز نے
تمہارے پاس بھیجا تھا ٹانگسو پیلو اور اوسکے اہالیان دربار نے نہایت حقیر کیا اور علانیہ ہمارا

وکیل ذلیل کیا گیا اور تمھارے سامنے اوسکی خندیدگی ہوئی اور جبراً بدھمکی ذلت جسمانی کے اوس سے ایک اقرارنامہ بشعر واپس کردینے دوارہاے آسام پر دستخط کروایا۔

ہم اوس اقرارنامے کو بالکل نامنظور نہ صرف باین وجہ کرتے ہین کہ اوڈن صاحب کو ایسے اقرارنامے کے قرار دینے کی ہدایت نہین ہوئی تھی بلکہ اس باعث سے کہ یہ اقرارنامہ بظلم مع تمام بدھمکی ذلت جسمانی وقید کے زبردستی دستخط کروایا گیا اور غرض یہ ہے کہ وہ سلوک جو ساتھ ایلچی کے کہ تمھارے دربار مین واسطے تمھارے تصفیہ تنازعہ کے بھیجا گیا تھا ظہور مین آیا اسقدر ذلیل ہے کہ سرکار انگریز بلا سزادہی سرکار بھوٹان کے ہرگز ہرگز درگذر نکرے گی۔
حالانکہ ہمکو معلوم ہے کہ ٹانگسو پنلو اور دیگر سرداران نے تمکو بے اختیار کردیا ہے لیکن گوارا نہین ہوسکتا کہ بباعث سرکشی تمھارے سرداران و آشفتگی اندرونی کے کہ جسکے باعث سے سرکار بھوٹان کمزور ہوگئی ہے رعایا و ایلچی سرکار انگریزی رسوا اور ذلیل ہون نظر بران ہم آپ کو اطلاع دیتے ہین کہ ضلع انباری فلاکوٹا کہ جواب تک سرکار بھوٹان سے بشرط ادائے زرلگان کے لیا گیا تھا دوام کے لیے شامل عملداری سرکار انگریز کے ہوگیا اور جسقدر مالگزاری اوس ضلع سے منجملہ مالگزاری دوارہاے آسام کی سرکار بھوٹان کو دیا جاتا تھا مدام کے لیے بند ہوگیا اور جبکہ تمکو بذریعہ تحریر و نیز ایلچی ہمارے کے بنسبت اس امر کے بھی اطلاع دی گئی تھی کہ جملہ رعایاے انگریز ساکنانے کوچ بہار و سکھم کو کہ جنکو تمھارے سرداران نے قید کرلیا ہے کہ جو تخمیناً تین سو سے زیادہ ہین اور اب تک بستی بھوٹان مین قید ہین چھوڑ دیے جاوین اور نیز بنسبت اس امر کے اطلاع دی گئی کہ وہ اسپی اوس مال کی جو پانچ برس مین عملداری انگریزی کوچ بہار یا سکھم سے لوٹ لے گئے ہین کردیوا سلیے ہم تمکو جتا دیتے ہین کہ اگر آج سے تین مہینے کے اندر یعنی یکم ستمبر تک یہ مطالبے پورے نہ کیے جاوینگے تو ہم تدبیر مناسب دربارہ پورا کروانے ان مطالبون کے کرینگے فقط

بدستخط
جان لارنس

واضح رہے کہ اسی مضمون کا ایک خط بنام دہرم راجہ کے بھی بھیجا گیا۔

نمبر ۱۰۹

اشتہار

فارن ڈپارٹمنٹ

پولیٹیکل مقام کلکتہ محررہ

۱۲ - نومبر سنہ ۱۸۶۴ع

واضح رہے کہ سنین ماضیہ سے عملداری سرکار انگریزی و عملداری راجہ ہاے سکم و کوچ بہار مین رعایاے سرکار بھوٹان نے حرکات ظلم و بدعت کی ہے کہ جن حرکات مین بہت سا مال لٹ گیا اور ضائع ہوا اور بہت سی جانین ضائع ہوئین اور بہت سے لوگون بے گناہ کو لیجا کر اب تک قید مین رکھا -

چونکہ سرکار انگریزی ہمیشہ سے آرزومند قائم کرنے واسطے دوستی ساتھہ سرکارہاے قرب جوار کے علی الخصوص بلحاظ شرایط عہدنامہ قرارداد سنہ ۱۷۷۴ع کے رہے ہے اسلیے وقتاً فوقتاً بذریعہ شکایت کے پیروکار بہ نسبت اس امر کے رہے ہے کہ سرکار بھوٹان سے سزادہی اون مجرمان کی کراکر واپسی مال مغروقہ و رہائی قیدیان کی کراوین مگران شکایتون سے کچھ فائدہ نہین ہوا بلکہ انجام دھمکی کا بھی اچھا نہوا اور سرکار انگریز کو اکثر بہ نسبت امید و قول آیندہ کے دہوکا دیا گیے مگر واپسی مال نہ رہائی قیدیان بسزادہی مجرمان کے ہوئی اور نہ موقوفی حرکات ظلم و بدعت کی بھی ہوئی -

سنہ ۱۸۶۳ع مین سرکار ہند نے واسطے حفاظت اپنی رعایا و توابعینان کی تدبیرات آخر اختیار کرنا تاسند کرکے ایک ایلچی خاص دربار بھوٹان مین مع تجویزات تصفیہ کنندہ کے بھیجا اور ہدایت بہ نسبت اس امر کے کی واسطے حفظ صلح آیندہ سرحدات و رہائی جملہ قیدیان و واپسی مال مغروقہ کے مطالبہ کرے مگر اس صلح ساز سوال کو سرکار بھوٹان نے بگستاخی تمام نامنظور کیا اور نہ صرف یہ کہ واپسی گذشتہ و بچاو آیندہ کو انکار کیا بلکہ ایلچی انگریزی کو دربار علانیہ مین ذلیل کیا اور ایلچی سے جبراً دستخط ایک اقرارنامے پر کروایا اور اسی دستخط کرنے کو ایلچی مذکور کے صحیح و سلامت واپس جانے دینے کا باعث قرار دیا کہ جبراً قرارنامے کو گورنمنٹ ہند نے فوراً نامنظور کر دیا -

واضح رہے کہ بعوض اس ذلت کے صاحب گورنر جنرل نے باجلاس کونسل یہ تجویز فرمایا

کہ جو روپیہ بابت مالگزاری دوارہا سے آسام واسباری گوالپاڑا کے کہ بہت روز سے بقبضہ سرکار انگریزی تھا سابق مین سرکار بھوٹان کو دیا جاتا تھا ہمیشہ کے لیے بند ہوجاوے اور اضلاع مذکور با دوام شامل عملداری سرکار انگریزی کے رہین اور بنظر احتیاط عداوت علانیہ کے صاحب گورنر جنرل نے باجلاس کونسل ایک خط بنام دیب اور دھرم راجہ شعر رہائی جملہ قیدیان کے جو زبردستی بھوٹان مین قید ہین و واپسی جملہ مال و اسباب کی جو اندر پانچ برس کے لوٹ لیے گئے ہین بھیجا۔

بجواب اس مطالبہ کے سرکار بھوٹان نے ایک جواب مجمل کہ جس سے کسیطرح پر بہ نسبت پورے ہونے مطالبہ کے امید نہین ہوسکتی اور نہ سواے اسکے کہ سرکار بھوٹان اور اوسکی رعایا ذریعہ اور موقع ظلم و بدعت سے محروم کیے جاوین اور کوئی صورت بچاؤ کی نظر آوے بھیجا۔

نظر بران صاحب گورنر جنرل نے باجلاس کونسل کے بملال تمام یہ تجویز فرمایا کہ دوارہا ے بنگال بھوٹان کو و نیز اوسقدر ملک پہاڑی مع قلعہ دالنگ کوٹ و پساکھا و دیوان گیری کے جو واسطے حکمرانی رستہ در وں کے نیز یورش مخالفانہ بھوٹانیون کا ضلع دارجلنگ و میدان ترائی کے مناسب معلوم ہو دخل کرکے ہمیشہ کے لیے شمول عملداری سرکار انگریزی کرلی جاوے چنانچہ ایک فوج جنگی کافی واسطے کرنے دخل ملک مذکورہ بالا و دبانے حملہ کے سرحد پر جمع کی گئی اور اب اسکی تکمیل کرنے کے لیے جاے گی۔

پس جملہ سرداران زمینداران منڈل رعیت و باشندگان قطعہ زمین مذکورہ بالا کو چاہیے کہ اپنے کو حکومت سرکار انگریزی کے تابع کرکے اپنے اپنے مکان پر چپ چاپ رہین اور فوج انگریزی و کمشنر کو کہ جسکے تعلق انتظام اوس دیار کا کیا گیا ہے خوب مدد دین حفظ جان و مال و حقوق خانگی اون لوگون کی کی جاوے گی جو سرکش نہین ہین اور تمام لوگون پر خوب انصاف کیا جاویگا تشخیص جمع آراضی راجبی تمام ہوگی وظلم و بدعت موقوف ہوجاویگا سرحد آیندہ مابین عملداری شاہنشاہی انگلستان و عملداری بھوٹان کے بعد پیمائش کے قرار دیجاویگی اور اندر اوس حد کے حکومت سرکار بھوٹان کی کبھی نہوگی۔

حسب الحکم صاحب گورنر جنرل باجلاس کونسل
دستخط ایچ ایم ڈیورنڈ کرنیل
سکرٹر گورنمنٹ ہند

بیان کوچ بہار

بتاریخ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء راجہ نراندر نراین کو ایک سند نمبری ۱۱۰ دربارہ مجاز ہونے نسبت کرنے متبنیٰ کے ملی اگست ۱۸۶۳ء مین اوسنے جان بحق تسلیم کیا اور اوسکا بیٹا اصل نرپاندر نراین نابالغ جای نشین ہوا اور ایک افسر انگریزی واسطے انتظام اوسکے ملک کے تا سن تمیز پہونچنے کے مقرر ہوا مخفی نرہے کہ کوچ بہار مین امتناع سوداگری غلامان کی ہوگی۔

نمبر ۱۱۰

نقل سند بنام راجہ کوچ بہار محررہ

۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء

چونکہ ملکہ معظمہ کی یہ تمنا ہے کہ سرکارہاے اکثر شاہزادی اور سردارہاے ہندوستانی کہ جو حکومت اپنے ملک کی کرتے ہین ہمیشہ قائم رہین اور رشتہ وقدر اونکے خاندان کی قائم رہے اسلیے ہم بنظر پورے کرنے اوس تمنا کے آپ کو تقویت بنسبت اس امر کے دیتے ہین کہ درصورتیکہ آپ کا کوئی وارث اصل نہو تو اوس صورت مین آپ وجای نشین آپ کے مجاز بنسبت اس امر کے ہونگے کہ مطابق شرع ہنود اور رواج خاندان کے کسیکو واسطے جای نشینی اپنی حکومت کے متبنیٰ کرلین اور وہ شخص قبول ومنظور کیا جاویگا واضح رہے کہ تا وقتیکہ آپکا خاندان بخیر خواہی وایمانداری شرائط عہدنامجات واقرارنامجات کو کہ جو سرکار انگریزی کے ساتھ قرار پائے ہین پورا کرتے رہینگے کسیطرح کی قباحت بنسبت اقرارنامۂ ہذا کے واقع نہین ہوگی

دستخط کیننگ

بیان محالات خراجی موقوعہ کٹک

۱۱ ـ مارچ ۱۸۶۲ء کو سندہای نمبری ۱۱۱ سرداران ۱۶ محالات کو دربارہ مجاز ہونیکے بے متبنی کی عطا ہوئین

نمبر ۱۱۱

نقل سند بنام ۱۶ سرداران محالات خراجی
موقوعہ کٹک محررہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء مضمون ذیل ہے

چونکہ ملکۂ معظمہ کی یہ تمنا ہے کہ سرکارہای اکثر شاہزادی و سردارہاے ہندوستانی کہ جو حکومت اپنے ملک کی کرتے ہین ہمیشہ قائم رہین رشتہ و قدر اونکی خاندانکی قائم رہے اسلیے ہم بنظر پورے کرنے اوس تمنا کے اونکو تقویت بہ نسبت اس امر کے دیتے ہین درصورتیکہ انکا کوئی وارث اصلی نہو تو آپ او رجانشین آپ کے مجاز بہ نسبت اس امر کے ہونگے کہ مطابق شرع ہنود و رواج خاندان کے کسیکو واسطے جانشینی اپنی حکومت کے متبنٰی کرلین واضح رہے کہ تاوقتیکہ آپ کا خاندان بخیر خواہی و ایمانداری شرائط عہدنامجات و اقرارنامجات کو کہ جو سرکار انگریزی کے ساتھہ قرار پاتے ہین پورا کرتے رہینگے کسیطرح کی قباحت بہ نسبت اقرارنامہ ہذا کی واقع نہین ہوگی

دستخط کیننگ

بیان برمہا

مئی ۱۸۶۲ء مین چیف کمشنر متعینہ برٹش برمہا کو بہ نسبت اس امر کے ہدایت ہوئی کہ وہ اور مین جاکر دربار برمہا مین اون چند مراتب کا علی الخصوص معاملات بہ نسبت کار تجارت کے کہ جسکی نسبت مباحثہ درپیش مہاراجہ کرین چنانچہ ۱۰ نومبر ۱۸۶۲ء کو اونھون نے عہدوپیمان نمبری ۱۱۲ مشعر حفاظت تجارت و قائم کرنے آمدورفت ساتھہ برمہا کے قرار دیا اور بغرض تعمیل و انسداد غلط فہمی شرائط عہدوپیمان مذکورکے ایک اجنٹ چیف کمشنر بہادر کا مقام منڈالہ مین تعینات ہوا ـ

نمبر ۱۱۲

عہدوپیمان جو ساتھہ پادشاہ برمھا کے
تباریخ ۱۰ نومبر ۱۸۶۲ء کو قرار پایا
بمضمون ذیل ہے —

تباریخ ۱۰ نومبر ۱۸۶۲ء مطابق ۵ تات شانگ سن ۱۲۲۴ کے لفٹنٹ کرنیل ای پی فیر صاحب چیف کمشنر برٹش برمھا صاحب الاختیار عطیۂ عالی القاب رایٹ آنریبل ارل آف ایلجن اور کن کرڈاین کی ٹی جی سی بی وایسرای و گورنر جنرل ہند اور اونکے ٹھاڈونینگی مہا مینگھلا سیتھو نے ازجانب پادشاہ برمھا کے عہدوپیمان مندرجۂ ذیل کو قرار دیا ہے —

دفعہ ۱ چونکہ بہت زمانہ سے باہم حاکمان برمھا اور انگریز کے صلح اور دوستی چلی آتی ہر اسلیے نسل آیندہ مین بھی قائم رہنے گی اور فریقین شرائط دوستی مستحکم اور پایدار بر مستقل رہین گے —

دفعہ ۲ بلحاظ بڑی رفاقت لاحقہ باہم ہردو ملک کے سوداگران ورعایاے سرکار برمھا کے ساتھہ کہ جو عملداری انگریزی مین سفر یا کار تجارت کرین موجب رواج بڑے ملکون کے اس طرح پر محافظت اور سلوک کیا جایگا کہ گویا وے خاص رعایاے سرکار انگریز کے ہین —

دفعہ ۳ علی ہذاالقیاس رعایاے سرکار انگریزی کہ جو عملداری برمھا مین سفر کرین یا کار تجارت کرین موجب رواج بڑے ملکون کے اس طرح پر محافظت اور سلوک کیا جایگا کہ گویا وہ خاص رعایا سرکار برمھا کے ہین —

دفعہ ۴ جب کسی ملک انگریزی یا غیر ملک سے اجناس رنگون مین آتی ہین اور معلوم ہو کہ وہ اجناس واسطے روانگی ملک برمھا کے ازراہ دریاے اراودی کے ہے تو ایسی صورت مین حاکم انگریزی بشرطیکہ مال اوترا نہوا ور اظہار بدنیت اوسکے صحیح ہو ایک روپیہ سیکڑا محصول اوپر قیمت اونکی سے لیگا اور اگر وہ چاہے تو اون اشیا کو بہ نگرانی ایک افسر کے مقامات ملون اور مینہلا تک پہونچوا دے اور قیمت اشیا کی سالانہ پاس حاکم برمھا کے بھیجی جاوے گی جو انگریز پیلیان

کیا جاوے کہ وہ اشیا واسطے روانگی دوسرے ملک کے ہین اور عملداری برہما مین فروخت کرنے کی لیے نہین تو درصورتیکہ یہ بیان صحیح ہو اون اشیا کو نہین اوترواَیگا اور کچہ محصول اونسے لیا جاویگا

دفعہ جب کسی ملک برہما یا غیر ملک سے اجناس برہما مین آتے ہین اور معلوم ہو کہ وہ اجناس واسطے روانگی ملک نگوین کے ازراہ دریاے اراودی کے ہے تو ایسی صورت مین حاکم برہما بشرطیکہ مال اوترا نہو اور اظہار بدیانت اوسکے صحیح ہو ایک روپیہ فیلڑا محصول اوپر قیمت اونکی کے لیگا اور اگر وہ چاہے تو اون اشیا کو بنگرانی ایک افسر کے مقام تھایت می او تک پہونچا دیوین اور قیمت اشیا کی پاس حاکم انگریزیہ کے بہیجی جاوے گی اور اگر یہ بیان کیا جاوے کہ وہ اشیا واسطے روانگی دوسرے ملک کے ہین اور عملداری انگریزی مین فروخت کرنے کے لیے نہین تو ایسی صورت مین مطابق دفعات محصول کے ایسے اشیا بری المحصول ہون گے مگر بنسبت اون اشیا کے جو ستہ جب محصول سمندر کے ہونگے بشرح معمول لیا جاویگا

دفعہ اون سوداگران کو جو عملداری برہما سے خواہ خشکی یا تری ہوکر ازراہ دریاے اراودی عملداری انگریزی مین سفر کرنا چاہین رواج عملداری انگریزیہ پر پابند رہینگے اور جہان چاہین وہان بلا کسیطرح مزاحمت از جانب حاکم انگریزیہ کے سفر کرنے اور جو چیز چاہین خرید کرنے کے مجاز ہین اور سوداگران برہما کو اختیار ہے کہ واسطے سکونت اور تعمیر مکانات کارخانہ کے جس مقام موقوعہ عملداری سرکار انگریزی مین چاہین اراضی لین —

دفعہ اون سوداگران کو جو عملداری انگریزی سے خواہ خشکی یا تری ہوکر ازراہ دریاے اراودی کے عملداری سرکار برہما مین سفر کرنا چاہین رواج عملداری برہما پر پابند رہین گے اور جہان چاہین وہان بلاکسیطرح مزاحمت ازجانب حاکم برہما کے سفر کرنے اور جو چیز چاہین خرید کرنے کے مجاز ہین اور سوداگران ملک انگریزی کو اختیار ہے کہ واسطے سکونت اور تعمیر مکانات کارخانہ کے جس مقام موقوعہ عملداری سرکار برہما مین چاہین اراضی لین۔

دفعہ اگر بعد قرار پانے عہد و پیمان ہذا کے اندر ملک سول کام انگریزی محصول مجوزہ مقامات نہایت صوبہ ٹانگو کے موقوف کردین تو حاکم برہما بہی بنظر بہتری اپنی رعایا کے بعد ایک دو تین یا چار برس کے اگر چاہین محصول مجوزہ مقامات مالون ٹانگو موقوفہ عملداری برہما کو موقوف کردین

دفعہ ۹۔ جو لوگ کسی ملک سے عملداری انگریزمین جانے کا ارادہ کرینگے تو بلاروک ٹوک حاکم برہما اونکو جانے دیگا۔ علی ہذاالقیاس جولوگ کسی ملک یا قوم سے عملداری سرکار برہما مین جانے کا ارادہ کرینگے تو بلاروک ٹوک حاکم انگریز اونکو جانے دیگا۔

دستخط
ارتھر پروس فیر
لفٹنٹ کرنیل از جانب
وسیرای گورنر جنرل

دستخط
اونکی تھادومینگی مہامینگلا ٹھی ہاٹھو
وکیل مطلق شاہ برہما

منظوری ویسرای و گورنر جنرل ہند کی باجلاس کونسل ۱۳۔ دسمبر ۱۸۶۲ عیسوی کو ہوئی۔

دستخط ایچ ایم دیورنڈ مقام کلکتہ ۱۳۔ دسمبر ۱۸۶۲ء
سکرٹر گورنمنٹ ہند

بیان جزیرہ عاملایان
سے معلوم ہوگا

۱۸۶۲ء مین متن گانگ جمعور نے باجازت سرکار انگریز کے ساتھ بندہ ہارابی ہانگ کے ایک عہدوپیمان نمبری ۱۱۳ کہ جسکی ۶ دفعہ کے زو سے تصفیہ جملہ منازعات باہمی کا منحصر اوپر پنچایت سرکار انگریزی کے ہوا قرار پایا اور یہ بھی قرار پایا کہ بلا واقفیت و مرضی سرکار انگریز کے کوئی فریق کسی صوبہ اجنٹ سے نوشت خواند نکرے۔

واضح رہے کہ حالت متن گانگ کے بہ نسبت وا گذاشتگی اراضیات سنڈکا پور بموجب دفعہ ۶ و ۷ عہدنامہ قرارداد ۱۸۲۴ء کے نہایت ناپسندیدہ ہے مگر بذریعہ عہدنامہ نمبری ۱۱۴ قرارداد ۱۹ دسمبر ۱۸۶۲ یہ دفعات بہ نسبت اون مراتب کے کہ جو درباره کسی حقوق یا مطالبہ باہم سرکار انگریزی و متن گانگ اونکے ورثا و جای نشینان کے نہیں ممنوع ہوگئین۔

اور بہ نسبت روبکاری رعایای انگریزی یا دیگر اشخاص بہ پناہ انگریزی ساکن عملداری متن گانگ کے دستور العمل حسب ذیل معین ہوا۔

اول بہ نسبت گرفتاری قیدی و جرم کہ جسکا وہ مرتکب ہو بشرح تاریخ کہ جو واسطے روبکاری کے معین ہو رزیڈنٹ کونسل متعینہ سنگاپور بنظر دینے مدد ضروری ہر شخص قوم کے اطلاع دینگے اور اگر مناسب معلوم ہو تو کسی افسر سرکاری کو واسطے نگرانی روبکاری کے بھیجینگے

دوم ایک پرت نقل تصدیق شدہ اوس روبکاری کی مع ترجمہ کے سرکار ہذا مین روانہ کیجاوے

سوم درحالیکہ مدعا علیہ پر جرم ثبوت ہو تو اوسکی سزا خلاف منشار قانون انگریزی کے نہو اور نہ اوس سے زیادہ ہو۔

نمبر ۱۱۴

تصدیق بہ نسبت اس امر کے کیجاتی ہے کہ باہم ڈاٹو منن کانگ ابوبکر سری مہاراجہ ابن ڈاٹو منن کانگ ڈاینگ ابراہیم سری مہاراجہ شاہ جہور کے ایکطرف و ڈاٹو بندہارا ٹون کو راپس سری مہاراجہ بن راجہ بندہارا ٹون ناہر سری مہاراجہ پہانگ طرف دیگر کے ایک عہد و پیمان بہ نسبت دوستی ملاپ و مدد باہمی کے ہمیشہ کے لیے قرار پایا ہے اور دونون فریق برضامندی تمام بنظر انتظام ممالک پہانگ او جہور کے اور اونکے سرحدات اور اختیارات و حکومت کے و بنظر رفع کرنے قضیۂ آیندہ و نیز دینے ایک دوسرے کے او مستحکم کرنے دوستی موعودہ باہمی کے شرایط مندرجۂ ذیل پر اتفاق کیا ہے ۔

دفعہ ا باہم فریقین اقرارنامہ ہذا و اونکے نسل کے و ممالک جہور او پہانگ ہمیشہ صلح و دوستی قائم رہیگی ۔

دفعہ ۲ درحالیکہ ملک جہور یا کسی قصبۂ ماتحت اوسکے پر کوئی غنیم اندرونی یا بیرونی بعد ازین حملہ آور ہو تو اوس صورت مین بہت جلد جو کچھ سپاہیان و سامان لڑائی مہیا ہو سکے لیکر ڈاٹو بندہارا ٹون کو راپس سری مہاراجہ ابن راجہ بندہارا ٹون ناہر سری مہاراجہ پہانگ و اوسکے جانشینان ڈاٹو منن کانگ ابوبکر سری مہاراجہ ابن ڈاٹو منن کانگ ڈاینگ ابراہیم سری مہاراجہ جہور او اوسکے جانشینان کی مدد کرینگے اور تا وقتیکہ غنیم مغلوب ہو کر نکالا نجاوے ہر طرح کی مدد جو اونکے اختیار مین ہو کرتے رہینگے

دفعہ ۳ علی ہذا القیاس درحالیکہ ملک پہانگ یا کسی قصبہ جات ماتحت اوسکے پر کوئی غنیم اندرونی یا بیرونی بعد ازین حملہ آور ہو تو اوس صورت مین ڈاٹو منن کانگ ابوبکر سری مہاراجہ ابن ڈاٹو منن کانگ

د اینگ ابراہیم سری مہاراجہ جہور اور اوسکے جانشینان بہت جلد جسقدر سپاہیان و سامان لڑائی مہیا ہو سکے لیکر ڈاتو بندہارا ٹون کو پس سری مہاراجہ ابن راجہ بندہارا ٹون تاہر سری مہاراجہ پہانگ اور اوسکے جانشینان کی مدد کرینگے اور تاوقتیکہ غنیم مغلوب ہوکر نکال نہ دیا جاوے ہر طرح کی مدد جو اونکے اختیار مین ہے کرتے رہینگے۔

دفعہ ۴ چونکہ بہ نسبت سرحد ہر دو ملک یعنی جہور و پہانگ کے اکثرون کو شبہہ ہوا اسیلیے یہ قرار دیا جاتا ہے کہ اب سے اور آئندہ کو دریاے آنڈو اور اوسکی مزروعہ کی سرحد متصور ہو اور جزیرہ پلوتیامن وجملہ جزایر موقوعہ دکھن لیٹی ٹوڈ یعنی درجہ چوڑائی اوسکی سرحد شمالی کی عملداری جہور کی متصور ہوگی اور جملہ جزایر موقوعہ بسمت شمال لیٹی ٹوڈ مذکور کے عملداری پہانگ کی متصور ہے۔

دفعہ ۵ فریقین کی رعایا مجاز بہ نسبت اس امر کے ہین کہ ایک دوسرے کے ملک مین آمد و رفت کرکے اشیاے سوداگری اونھین شرائط و رسوم سے لایا جایا کرین کہ جو خاص رعایا اوس ملک کے لیے مروج ہوا اور کوئی فریق یا اوسکے جانشینان کسیطرح کا محصول اور اشیا آمدنی سوداگری وغیرہ آئندہ کو ایک دوسرے کی رعایا پر اوس سے زیادہ نہ مقرر کرینگے کہ جو وہ خاص اپنی رعایا سے لیتے ہون۔

دفعہ ۶ ہر دو فریق اقرار بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ رعایا سرکار انگریز مجاز بہ نسبت اس امر کے ہوگی کہ اونکے ملک مین پابندی شرائط و رسوم کہ اونکی رعایا کے لیے مروج ہو کار سوداگری کا کیا کرین۔

دفعہ ۷ فریقین بہ نسبت اس امر کے بھی متفق الراے ہین کہ آئندہ کو کاش کسیطرح کا تصفیہ آپسمین خواہ بذات خود یا اونکی جانشینان کی بہ نسبت عہد و پیمان ہذا یا کسی شرط مندرجہ اسکے کے یا بہ نسبت کسی اور معاملہ ملکی یا قومی یا خانگی کے واقع ہو تو اوس صورت مین وہ مقدمہ واسطے تصفیہ کے سرکار انگریز دوست درمیانی کے پاس رجوع کیا جاوے گا اور سرکار موصوف کے تصفیہ پر ہر دو فریق راضی اور پابند رہین گے۔

دفعہ ۸ فریقین متفق الراے ہوکر وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ وے خود یا اونکے جانشینان بلا مرضی و واقفیت سرکار انگریز کے کسی صوبہ یا سلطان اجنبی کے ساتھ کسیطرح کا اقرار

یا نوشت وخواند نکر سکے فقط

محررہ ۱۹ ذوالحجہ مطابق سنہ ۱۲۷۸ ہجری مطابق ۱۷ جون سنہ ۱۸۶۲ء

بموجودگی انریبل کرنیل ارفیر کونیا صاحب گورنر شاہزادہ ویلس متعینہ جزیرہ سنگاپور وملاکا مقام سنگاپور

نمبر ۱۱۳

عہد وپیمان قرارداده باہم انریبل کرنیل ارفیر کونیا صاحب گورنر شاہزادہ ویلس متعینہ جزیرہ سنگاپور وملاکا از جانب گورنر جنرل کشور ہند باجلاس کونسل ایک طرف وڈاتو تمن گانگ ابوبکر سری مہاراجہ شاہ جہور طرف ثانی مضمون ذیل ہے —

جو کہ از روی دفعہ ششم عہد وپیمان دوستی مطابق قرارداده باہم انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی ایک طرف اور سلطان وتمن گانگ والی جہور طرف دیگر بتاریخ ۲ اگست سنہ ۱۸۲۴ع کو ایسٹ انڈیا کمپنی موصوف سے اقرار بابت اس امر کے کیا کہ اگر ایکا تمن گانگ مذکور ہمیشہ کے لیے کسی ملک متعلقہ اپنے علاقہ مین بود وباش اختیار کرین اور سنگاپور سے چلے جاوین تو اوس صورت مین تمن گانگ موصوف اور اوسکے وارثا اور جانشینان کو ۱۵ ہزار اسکہ دالر اسپین دیا جاویگا [illegible] مذکورہ بالا کے تمن گانگ موصوف نے [illegible] اپنے وارثا وجانشینان کے جملہ حقوق واختیار بابت جملہ جایداد غیر منقولہ کے اراضیات ومکانات وباغ وباغچہ ودرخت وغیرہ مقبوضہ اونکے کے جو جزیرہ سنگاپور یا متعلقات ماتحت اوسکے مین کہ جسکو وہ واسطے سکونت اپنے کے جزیرہ مذکور سے نکال کر اپنے سرکار خاص مین شامل کرنا مناسب سمجھا ہو ایسٹ انڈیا کمپنی اور اونکے وارثا اور جانشینان کو ہمیشہ کے لیے دے دیا اور جو کہ بلحاظ چھوڑ دیے جانے جملہ حقوق ومطالبہ ۱۵ ہزار روپیہ مذکورہ بالا کے از جانب تمن گانگ ابوبکر سری مہاراجہ بحق خود اونکے وارثا وجانشینان کے یہ بھی قرار پایا ہے کہ وہ چند اراضیات جو بلا لگان [illegible] جزیرہ سنگاپور مین بقبضہ اونکے ہین کہ جسکے تصریح مندرج نقشہ مشمولہ ہے مع اوس ٹکری اراضی کے جو شاہراہ سے سمندر تک ہے کہ جسکی سرحد غربی اراضی مقبوضہ پی ٹینٹ سلپ ورڈاک کمپنی اور بجانب مشرق اراضی متعلق پی نین شولر اور اڈرین ٹل اسٹیم نوی گیشن کمپنی یعنی کمپنی دہواں کش کی

اوتلتی ہے سرکار انگریز کو دے دین اور سرکار موصوف کو مجاز بہ نسبت اس امر کے کرین کنارہ
پہاڑ سے سڑک ٹلا بلانکا کی جانب شمال تک مٹی واسطے فراز کرنے زمین عطیہ سرکار موصوف کے
بنظر ضروری لیوین اور سرکار موصوف سرحد شرقی ارضیات مین شولرا اور اودین ٹل اشیم نوسی گیش مین شاہراہ سے
سمندر تک گاڑی کی سڑک قائم کرلیوین اور ایک فرودگاہ عمدہ استعمال مین لاوین اور ارضیات متوجہ
پہاڑی پر بھی کہ جسمین بارک انگریزی ہے لے لیوین اور اوسمین بھی سڑک بنالیوین اور سرکار انگریز
موصوف سلطان اور اوسکے ورثا و کارپردازان و کارندگان کو بہ نسبت باقی ارضیات ٹلا بلانگا مذکورہ کے
کہ جو اوسکے قبضے مین ہین ایک حق ازادانہ دیا گیا اور عہدنامہ مذکورہ بالا کی دفعات ششم و ہفتم
منسوخ اور باطل متصور ہونگے اسلیے شرائط مندرجہ ذیل باہم فریقین عہد و پیمان ہذا کے قرار
پائے ہین —

دفعہ ۱ ڈاتومتن گانگ ابوبکر سری مہاراجہ بحق خود و اپنے ورثا و جانشینان کے ہمیشہ کے
لیے جملہ دعوی اور مطالبہ [illegible] ہزار سکہ ڈالر مذکورہ بالا سے باز آوین گے اور اوسکو سرکار
انگریز نے چھوڑ دیا —

دفعہ ۲ فریقین متفق الرای بہ نسبت اس امر کے ہین کہ عہد و پیمان متذکرہ بالا کی دفعات
ششم و ہفتم کی اوسقدر عبارات جو بہ نسبت حقوق اور مطالبہ مابین سرکار انگریزی اور ڈاتومتن گانگ
ابوبکر سری مہاراجہ اور اوسکے ورثا و جانشینان کے ازروے اقرارنامہ ہذا کے باطل اور منسوخ متصور
ہونگے اسلیے موجب اسکے باطل اور منسوخ ہین —

محررہ ۱۹ دسمبر ۱۸۶۲ء مطابق ۲۸ جمادی الآخر ۱۲۷۹ ہجری

بیان سرکارہای شش ستلج

جلد دوم از صفحہ ۲۷۳
تا صفحہ ۳۱۴

واضح رہے کہ ۱۸۰۹ء مین شش ستلج کی دوسری سرکارون کے ساتھ سردار ممدوٹ
سرکار انگریزی کی اطاعت مین نہین آیا تھا بلکہ وہ دربار لاہور کا کہ جسکی رو سے کمک ۱۰۰ سوار کی

دی تھی پا سردار تھا اور کمک ممدوٹ نے فوج سکھ کیطرف سے ہنگام معرکہ ستلج کے لڑائی کیا
مگر قریب الاختتام لڑائی کی سردار جمال الدین انگریز کیطرف بھاگ کر خوب خیر خواہی کیا کہ جسکے عوض مین
اوسکو خطاب نواب کا ملا اور اوسکے ہمراہیان تنخواہ پنشن کر دیے گئے یعنے ہنگام تسلط پچاس
سوار وہ ہنگام لڑائی تھے ہین مخفی نرہے کہ بنسبت حالات سردار کے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی
تحقیقات نہین ہوئی اور نہ اوسکے واسطے سرکار انگریزی سے محدود کی گئی۔

افسوس کہ نواب نے اپنے علاقے پر ایسی بدانتظامی و غفلت کیا کہ ۱۸۵۶ء مین بعد تحقیقات
کامل کے سرکار انگریز نے اوسکے اختیارات شاہی کو ہمیشہ کے لیے ضبط کر لیا اور علاقے کو
صرف بطور جاگیر کے کر دیا اور نواب کو لاہور مین بھیجدیا اور وہان اوسکو مالگزاری ممدوٹ سے
جسقدر بعد منہائی خرچہ جو از جانب افسر انگریزی کے انتظام مین خرچ ہوتا تھا بچت اوسکو ملتا تھا۔
۱۸۶۳ء مین نواب مر گیا اور سرکار انگریز نے جاگیر کو اوسکے بھائی جلال الدین کے خاندان مین
بحال رکھنا فرض سمجھا اور جلال الدین باختیارات محدود از روے سند نمبر ۱۱۵ کے نواب ممدوٹ
کا ہوا

نمبر ۱۱۵

سند بنسبت عطا کرنے جاگیر ممدوٹ کے
نواب جلال الدین کو مضمون ذیل ہے

باعث وفات تمھارے بھائی نواب جمال الدین کے تمھارا اور تمھارے رشتہ دارون کا
حق خیال کر کے تمکو اور تمھارے وارث مرد کو کہ موجب قاعدہ پیدایش کے ہو جاگیر ممدوٹ اور
خطاب نواب کا عطا کیا مگر وہ عطا بشرائط ذیل ہے۔

دفعہ ۱ تم اور تمھارے جانشینان جاگیر کو لازم ہے کہ اپنے رشتہ داران و نسل اپنے و
جمال الدین کی بخوبی پرورش کرو۔

دفعہ ۲ اندر جاگیر کے تم اختیارات حاکمی کو راہ ندو اور نہ انتظام متعلقہ مین دست اندازی
کرو بلکہ حسب الاتفاق کاشتکاران و مالکان اراضی کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

دفعہ ۳ بنسبت وجہ اشخاص مندرجہ حاشیہ کے کہ جو معرفت افسر سرکار انگریزی کے اونکو

لاگریجی دست اندازی نکرو لیکن بہ نسبت تشخیص و انقضا سے روزینہ کسان حال سے کہ جسکی منظوری گورنر جنرل ہند کی باجلاس کونسل سے ہو تم فائدہ اوٹھاؤگے۔

بی بی رانی زوجہ قطب الدین و والدہ جمال الدین و جلال الدین۔	[illegible] ماہانہ
بو بو طالب زوجہ قطب الدین ثانی حرام کسان مذکورہ بالا۔	[illegible] ”
پارسا بیگم زوجہ نواب متوفے اور اوسکے لڑکے۔	[illegible] ”
مسماۃ تابن زوجہ نواب متوفے حرام۔	[illegible] ”
بو بوشاہ بیٹی قطب الدین و بہن نواب متوفے۔	[illegible] ”
[illegible] خان بہادر / [illegible] خان — پسران نواب متوفے	[illegible] ”
میزان	[illegible] ”

دفعہ ۴ واضح رہے کہ جاگیر منڈوٹ پر بعوض مطالبہ اخراجات انتظام حصہ پولیس وغیرہ کی آمدنی علاقہ سے ایک ثلث سرکار لیا کریگی اور یہ کارروائی دوسرے سال فصل سے شروع ہوگی۔

دفعہ ۵ تم ہمیشہ خیرخواہ اور ایماندار رعیت صاحب انگریزی کے رہوگے اور عند الضرورت سرکار انگریزی کی خیرخواہی حسب رضامندی اوسکے کروگے اور تم بہ نسبت اس امر کے خوب یقین رکھو کہ جبتک کہ تعمیل ان شرائطون کی باایمانداری تمام ہوتی رہے تب تک جاگیر منڈوٹ کی بلا زوال تمہارے اور تمہارے جانشینان مردوں کے قبضے مین ہمیشہ کو رہیگی۔

دستخط جے لارنس محررہ ۵ - دسمبر ۱۸۶۴ء

بیان صوبہ پہاڑی جلد دوم

۱۸۶۶ء مین راجہ بشاہر نے بذریعہ نوشتہ نمبری ۱۱۲ [illegible] اپنے علاقہ کا پٹہ [illegible] برس کے لیے سرکار انگریزی کو دیکر دیگر ایک اقرارنامہ متضمن قاعدہ انتظام جنگل [illegible] لکھ دیا۔

نمبر ۱۱۶

راجہ بشاہر باعث دوسری انتظام جنگل کے پچاس برس کے لیے جنگل موقوعہ اپنے علاقے کا سرکار انگریز کو ٹھیکہ دیا چاہتے ہین اور سپرنٹنڈنٹ علاقہ پہاڑی سے درخواست بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ تجویزات مندرجہ ذیل کو بابرمنظوری گورنمنٹ کے بھیجدین —

دفعہ ۱ ہم بالکل جنگل موقوعہ بساہر کو سرکار انگریز کے اختیار مین کر دیتے ہین اور سرکار موصوف ایک افسر انگریزی کو واسطے لینے چارج جنگل ہاے مذکورہ کے مقرر کرے گی —

دفعہ ۲ سوا ے مقامات اور شرائط کے قرارداده ازجانب مہتمم جنگل کے کوئی ٹھیکہ دار یا شخص دیگر مجاز بہ نسبت اس امر کے ہوگا کہ کسی جنگل موقوعۂ علداری ہماری مین لکڑی کاٹے —

دفعہ ۳ واضح رہے کہ ہر درخت پر جو جنگل بساہر مین حسب الاجازت مہتمم کے کاٹا جاوے سرکار انگریز بشرح ذیل دیویگی —

دلیودار یعنے کیلو	[illegible]
اخروٹ	[illegible]
بھوج تپر	[illegible]
دیگر درختان	[illegible]

دفعہ ۴ حساب سہ ماہی یا ششماہی طیار ہو کر داخل ہوا کریگا اور شرح مذکورہ بالا سہ ماہی یا ششماہی روپیہ دیا جایا کریگا —

دفعہ ۵ ہم سے اور ملازمان سے کہ افسر متعینہ جنگل مقرر کرے کچھ واسطہ نہین ہوگا بہ نسبت صفائی جنگل کاٹنے اور بچانے لکڑی کا ستلج تک اور بہالیجانے اسکے کا نعلہ تک جو صرف ہوا اوسکی دیندار سرکار انگریزی ہوگی —

دفعہ ۶ ہم اتفاق ان سب کے کرتے ہین کہ افسر متعینہ جنگل کو اختیارات فوجداری مجسٹریٹ ماتحت درجہ اول کے از روے دفعہ ۲۳ - ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء کے بہ نسبت فیصلہ کرنے مقدمات فوجداری کے حاصل ہونگے —

دفعہ ۷ ہم بہ نسبت کارروائی اختیارات مذکورہ بالا دربارہ گرفتاری مجرمان یا مجرمان مشتبہ

وسرایاب کروانے اونکے کے عند الطلب منتظم جنگل کو بخوبی مدد دینگے ۔

دفعہ ۸ اور تاریخ منظوری ٹھیکہ ہذا سے پچاس برس تک کے لیے جنگل بساہر کا ٹھیکہ سرکار انگریز کو دیتے ہین ۔

دفعہ ۹ اور جسوقت کہ ہمکو کسی لکڑی کی ضرورت ہوگی اوسوقت مین ہم ایک رزیڈنٹ تبصریح قسم قیمت لکڑی کے وکام کہ جسکے لیے وہ درکار ہے سرکار انگریز کے پاس بھیجدینگے ۔

دفعہ ۱۰ زمینداروں کو اجازت بہ نسبت اس امر کے رہے گی کہ واسطے ایندھن وکوئلہ وتعمیر مکانات وغیرہ سے کے لکڑی کاٹ لیا کرین اور بہ نسبت کاٹنے چھوٹے چھوٹے درختوں واسطے کاشتکاری کے اونکو ممانعت نکیجاوے گی ۔

دستخط شمشیر سنگھ راجہ بساہر روبرامپور بمقام شملہ ۲۹ - جون ۱۸۶۴ء عیسوی بموجودگی لفٹنٹ کیننگ آرسی لارنسر سی بی سپرنٹنڈنٹ پہاڑی وڈاکٹر کلی گھان ایم ڈی کنسرڈیٹر جنرل آف فارسٹ ۔

دستخط جوالا داس وزیر
سرجیت وزیر
فتح رام وزیر
ہرانند وزیر
جوالا داس
گوبردھن داس
تیمبر داس

بیان علاقہ ستلج

۱۸۶۴ء مین راجہ چنپانے ازروے نوشتہ نمبری ۱۱۷ کے جملہ جنگل موقوعہ عملداری اپنے کا سرکار انگریز کو ٹھیکہ دیدیا ۔

ازروے اوس سند کے جو سردار رکپت کو ۳۱ - جنوری ۱۸۶۲ء عیسوی کو جسکا ذکر جلد اول کے صفحہ ۳۴۷ مین ہے دیا گیا تھا خراج تعدادی ۱۰۰۰ ۔ روپیہ بعوض دینے اراضی جمعی ۵۰۰ ۔ کے بشمول علاقہ جنرل ایس صاحب سے محفوظ رہا مگر بباعث نقصان جہاز وغیرہ کہ اس انتظام سے ہوتا تھا وہ خاندان مستعجب ہوئے اور ہر باز بسبب اپنے علاقے کے

حالت مین کوئی ٹھیکہ دار یا شخص دیگر مجاز کاٹنے لکڑی کا کسی جنگل موقوعہ عملداری راجا مین نہوگا۔

دفعہ ۵ ہر درخت دیودار کے لیے جو چناب اور اوسکی شاخون پر عملداری چمبیا مین باجازت کنسرویٹر کے کٹین سرکار انگریزی راجہ چمبیا کو للعہ دیا کرے گی اور ہر درخت دیودار کے لیے جو دریاے راوی اور اوسکی شاخ پر کٹین صہ دیا کرے گی اور درختان دیگر کے لیے بشرح مندرجۂ ذیل دیا جاویگا یعنی اخروٹ بشرح ے ر فی درخت

بھوج پتر عہ ر

سیسون غیرہ ہر ر

واضح رہے کہ شرح مذکورۂ بالا بہ نسبت اون درختان کے متصور ہوگی کہ جسکی موٹائی چھہ فٹ سے زیادہ ہو اور زمین سے قد آدم ہو اوس قسم کے درخت کے لیے نصف شرح لیا جاویگا منجملہ اس روپیہ کے فی درخت عہ واسطے اخراجات انتظام وغیرہ کے کہ جسکی تفصیل ذیل مین ہے منہا کیا جاوے گا۔

اول لگانا درختون و قلم کرنا و تھالہ بندی۔

دوم خرچ ڈانگ

واضح رہے کہ ایسے انتظام کا خرچ مطلق باختیار کنسرویٹر کے ہوگا اور خرچ ڈانگ باہتمام راجہ کے رہے گا۔

سوم جسقدر روپیہ اس مدمین بعد اخراجات کے بچ جاوے وہ باہم فورس ڈپارٹمنٹ یعنی محکمۂ جنگل راجہ کے بحصہ مساوی منقسم ہو جایا کریگا اور اوسکا صرف طیاری مرمت سڑک وغیرہ کے ہوا کریگا۔

چہارم ہر دو سال مالی یعنی ۶۵-۱۸۶۴ و ۶۶-۱۸۶۵ کے لیے مہتمم جنگل سے راجہ کو ایک ہزار روپیہ بعوض جملہ مطالبہ کٹائی لکڑی دریاے راوی پر اوسکی عملداری مین ملا کرے گا اور بعد اوس مدت کے اور اندر جاری رہنے اس ٹھیکہ کے پانسو ماہواری اوسکو ملا کرے گا اور تاریخ ٹھیکہ مذکور سے وہ سب لکڑی جائداد سرکار انگریزی کی متصور ہوگی۔

دفعہ ۶ ۳۰۔ اپریل اور ۳۱۔ اکتوبر کو حساب ششماہی مرتب ہو کر راجہ کے پاس بھیجے جاوینگے

اور قسط مذکورہ بالا ہر شش ماہی مین بھتائی و نومبر مین روپیہ دیا جاویگا۔

دفعہ ۷ سرکار انگریزی جنگل چمپا کا انتظام موجب اوسی قاعدہ انتظام جنگل محاربۂ عام کی کریگا کہ جو اس قسم کے جنگل کے لیے عملداری سرکار انگریزی مین جاری ہے اور اوسکی محافظت کے لیے بقدر مناسب ملازمان رکھینگے بجز امورات مندرجہ دفعہ ۵ ضمن ۲ اور ۳ کے جملہ اخراجات بہ نسبت ملازمان متعلق انتظام جنگل کا معرفت سرکار انگریزی کے ہوا کریگا۔

دفعہ ۸ سرکار انگریزی یا ٹھیکہ دار کہ جسکو سرکار موصوف نے مقرر کیا ہو جملہ اخراجات بہ نسبت کٹائی اور ڈھلوائی لکڑی کے دینگے اور اونکو اختیار ہے کہ حسب رضامندی اپنے اوسکو فروخت کرین اور سوائے زر مندرجہ دفعہ ۵ اقرارنامہ ہذا کے اور کسیطرح کے مطالبہ کے کہ از جانب راجہ ہو پابند نہونگے اور مخفی نرہے کہ دلالی یا دستوری وغیرہ ملازمان سرکار انگریزی کی نسبت [illegible] مسدود ہو۔

دفعہ ۹ [illegible] ہے کہ جملہ لکڑی جو دریائے چناب اور راوی سے ملک چمپا کی سرحد کے باہر جاوے اوسکو کنسرویٹر جنگل کا اونپر [illegible] اور نشانی حسب مندرجہ بالا کے اون لکڑیون پر کریگا [illegible] مین وہ جایداد سرکار انگریزی کی متصور ہوگی اور کنسرویٹر یا اوسکا اجنٹ اوسپر قبضہ کرنیگا اور مالک اوس لکڑی کا فیصلہ [illegible] ہے کہ ثبوت بہ نسبت مالکیت لکڑی کے [illegible] ہے۔

دفعہ ۱۰ مطابق ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء کے کنسرویٹر کو اختیارات مجسٹریٹی ماتحت درجہ اول کی بہ نسبت مقدمات ضرر رسانی و مارپیٹ و مزاحمت قواعد جنگل سے جو وقتاً فوقتاً عملداری سرکار پنجاب مین جاری رہے فیصل کرنے کے حاصل ہین۔

دفعہ ۱۱ راجہ اقرار بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ واسطے کارروائی اختیارات مذکورہ بالا درباب گرفتاری مجرمان یا مجرمان مشتبہ و سزایاب کروانے اونکے کے عند الطلب منتظم جنگل کو بخوبی مدد دینگے۔

دفعہ ۱۲ پہلی مئی سنہ ۱۸۶۴ء سے یہ اقرارنامہ [illegible] برس کے لیے مروج متصور ہوگا اور بعد انقضاے اوس میعاد کے حسب مرضی سرکار انگریزی [illegible] برس کے لیے پھر قرار پاویگا اور اسیطرح پر بعد انقضاے

اوس میعاد کے تاوقتیکہ تاریخ اصلی یعنی یکم مئی ۱۸۶۴ء سے ننانوے برس نہولیوین یہ ٹھیکہ ازسرنو قائم ہوتا رہے گا اور بعد انقضائے اوس میعاد یعنی ننانوے برس کے راجہ کو اختیار ہوگا کہ خواہ ایک اقرارنامہ جدید قائم کرین یا نہ۔

ملا شرطیہ ہے کہ فریقین بلاضررسانی کسیطرح پر بہ نسبت منشاء اقرارنامہ کے اون شرح و طریقہ دادنی کو مندرجہ ضمن دفعہ ۶ و ۱۳ اپر کہ وقتاً فوقتاً تبدیل یا تغییر بہ اتفاق کرین۔

دفعہ ۱۳ بنظر اسکے کہ راجہ کو ایک آمدنی مناسب واسطے جنگل سے ہوا کرے سرکار انگریزی اتفاق بہ نسبت اس امر کے کرتی ہے کہ عہ ہزار روپیہ سالانہ راجہ کو دیا کرے گی اور اوس وقت مین بھی کہ سرکار موصوف اوسقدر قیمت کی لکڑی نکالے راجہ کو سرکار موصوف سے آٹھ روپیہ کو یا زر گلتہ ملیگا اور درحالیکہ سرکار موصوف سال بھر عہ سے زیادہ قیمت کی لکڑی کاٹ لیوے تو اوس صورت مین سرکار انگریز اتفاق بہ نسبت دینے بشرح معینہ ورمندرجہ ٹھیکہ ہذا کے وعدہ کرتی ہے۔ فقط

محررہ ۱۰ ستمبر ۱۸۶۴ء

مطابق ۲۰ بھادون سمت ۱۹۲۱ مقام دلہوسی

موجودگی دستخط کنندہ

دستخط سی وی جبن کنس
اسسٹنٹ کمشنر قائم مقام سپرنٹنڈنٹ
علاقہ سرکار چمبا

دستخط راجہ موجودگی ہمارے
دستخط ایڈورڈ پرنسپ کمشنر سندوبست
دستخط جارج میگڈو خیجر ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس

جوکہ ایک لفظ شرائط ٹھیکہ ہذا و دفعہ ۱۳ مین سہو سے زائد لکھی گئی اسلیے ہمنے اوسکو چھیلکر تبدیل کردیا اور یہ بجواب ڈاکٹ میمو نمبری ۳۷۶۱ مرقومہ ۱۹ نومبر ۱۸۶۴ء صیغہ بارک ماسٹری مقام لاہور کے ہی

دستخط
سی وی جبن کنس
اسسٹنٹ کمشنر قائم مقام
سپرنٹنڈنٹ چمبا

مقام چمبا ۲۲ نومبر ۱۸۶۴ء

نمبر ۱۱۸

سند جو دلیپ سنگھ والی نگاہٹ کو

عطا ہوئی مضمون ذیل سے ہے۔

واضح رہے کہ از مدعات بیچا سنگھ سردار نجیہ نگہت لاولد کے تعلقہ سرکار انگریز نے لے لیا مگر سرکار ملکہ معظمہ کا ارادہ دربارہ بحال کر دینے علاقہ کو دوام کے بابت قبضہ سردار امید سنگھ چچازاد بھائی بیچا سنگھ کے اور اوسکی اولاد کے ہوا اور چونکہ قبل پورا ہونے اس ارادے کے امید سنگھ مر گیا اسلیے ہم تمکو کہ بیٹے اصلی اوسکے ہو اور ورثا تمھارے خاندان کو تعلقہ نگہٹ کا دوام کے لیے بشرائط مندرجہ ذیل دیتے ہیں۔

دفعہ ۱ تعلقہ نگہٹ پر ـــــ روپیہ سالانہ خراج کیا جاویگا۔

دفعہ ۲ اور جسقدر علاقہ تعلقہ نگاہٹ کا بقبضہ میجر جنرل ایس کے ہے کہ جسکی نسبت ۔۔۔ سالانہ جمع تشخیص ہوا ہے ہمیشہ کے لیے بقبضہ سرکار انگریز کے رہیگی اور اوسکا لگان ـــــ روپیہ خراج مذکورہ بالا سے منہا ہو جایا کریگا اور باقی خراج یعنی ـــــ سردار نگہٹ زرنقد سرکار انگریز کو سالانہ دیا کرینگے۔

دفعہ ۳ سردار نگہٹ انتظام مالگزاری قرارداده حقوق رعایا کہ سرکار انگریز نے اوسوقت میں قائم کیا تھا کہ جب تعلقہ نگہٹ کا باہتمام سرکار موصوف کے تھا ملحوظ رہینگے آپ بہ نسبت اس امر کے مطمئن رہینگے کہ تاوقتیکہ آپ اور آپ کے جانشینان تخت انگریزی کے خیرخواہ اور دیانتدار محسن رہینگے علاقہ نگہٹ کا ہمیشہ کے لیے بقبضہ تمھارے خاندان کے رہیگا۔

دستخط جان لارنس تاریخ ۱۵ - جولائی ۱۸۶۴ء

بیان سیندھیا

واضح رہے کہ بعد اسکے کہ ۱۸۵۸ء میں فوج سر ہیو روس صاحب نے گوالیار کو فتح کر لیا تھا قلعہ گوالیر بقبضہ فوج انگریزی کے رہا اور ہنگام قول و قرار کے کہ جسکا اختتام عہد و پیمان قرارداده ۱۲ دسمبر ۱۸۶۰ء میں ہوا لارڈ کیننگ نے بہ نسبت اس امر کے وعدہ کیا کہ بروقت موقع قلعہ راجہ

سیندھیا کو پھر واپس دیا جاوے اور وعدہ ہوا کہ لارڈ ایلجن صاحب سے سندھیا سے عہد کیا جاوے کہ ایفای وعدہ اس امر پر ہوا کہ فوج انگریزی مقام مرار سے اور کسی مقام معقول پر فروکش ہووے منحصر ہو ۱۸۶۴ء میں آخر کو یہ تصفیہ پایا کہ لشکرگاہ مرار کی قائم رہے پس ضرور ہوا کہ قلعہ گوالیار بقبضہ فوج انگریزی رہے اور راجہ سیندھیا نے بذریعہ نوشتہ نمبری ۱۱۹ کے بہ نسبت چھوڑ دینے حق واپسی قلعہ کے باین شرط اقرار کیا کہ اوسکے توپخانون مین ۲۱ توپین اور بڑھا دی جاوین اور قلعہ پر اوسکا جھنڈا رہے اور اوسکی سلامی قلعہ کی توپون سے ہوا کرے اور نیز یہ کہ جسوقت سرکار انگریز اسکو اپنے قبضے سے واگذاشت کر دیوے راجہ کی فوج اوسپر قبضہ کر لیوے اور چٹھی مہاراجہ سیندھیا مرقومہ ۲۹ مارچ اور چٹھی [illegible] گورنر جنرل مرقومہ ۱۲ اپریل و ۲۱ دسمبر ۱۸۶۴ء کہ جسکی رو سے عہدنامہ قرارداد ۱۸۶۰ء کی دفعہ [illegible] تبدیل کی گئی تھی گویا اوس عہد و پیمان کی دفعات خلاصہ قرار دیے گئے ہین۔

نمبر ۱۱۹

ترجمہ خریطہ مرسلہ مہاراجہ سیندھیا (جی سی ایس آئی) بنام عالی القاب رائٹ آنریبل سر جان لارنس جی سی بی کی ایس آئی ویسرائے اور گورنر جنرل کشور ہند محررہ ۲۹ مارچ ۱۸۶۴ء مضمون ذیل ہے

بعد سلام و نیاز آنکہ دوست آپ کا مطلع اس امر سے ہوا کہ درحالیکہ چھاونی مرار مین ہیڈکوارٹر یعنی صدر مقام فوج کا قائم رہے تو اوس صورت مین آپ چاہتے ہین کہ قلعہ گوالیار بقبضہ فوج انگریزی رہے باوجودیکہ لارڈ ہاے کیننگ و ایلجن گورنر جنرل ہاے سابق نے نیازمند کو لکھا تھا کہ قلعہ واپس ملجاویگا باوجود ان سب باتون کے مین بخوشی و رضامندی اپنے بیان کرتا ہون کہ مین قلعہ گوالیار کا تاوقتیکہ سرکار ہند مناسب سمجھے بقبضہ فوج سرکار انگریز کے رہنے مین باین شرط راضی ہون کہ قلعہ مین جھنڈا ہمارا رہے اور موجب رسم معینہ کے قلعہ کی توپون سے ہماری سلامی ہو اور کاش کسیوقت کسی باعث سے فوج انگریزی قلعہ مذکور کو چھوڑ دیوے تو اوس صورت مین اسقدر فوج ہماری اوسمین رہے گی کہ جو اوسکی محافظت کے لیے کافی معلوم ہو اور اس بارہ مین ہمنے میجر میڈ ایجنٹ گورنر جنرل اور میجر ہچن سن صاحب رزیڈنٹ سے واسطے بھیجنے چند درخواستین پاس حضور کے گزارش کیا ہے اور امید ہے کہ آپ کے ملاحظے سے گذرے نیازمند کو ہمیشہ آپ اپنا خیرخواہ سمجھیے اور گاہے اپنی خیر و عافیت سے مطلع کرتے رہیے۔

بنام مہاراجہ گوالیار

مشفق مہربان واضح رہے کہ آپکا اشفاق نامہ مرقومہ ۲۹ مارچ ۱۸۶۴ء مشعر چند شرائط و آپ کی رضامندی تحریری بہ نسبت رہنے قلعہ گوالیار کے بقبضہ فوج انگریزی تا وقت یکہ سرکار ہند چاہے رہے —

چنانچہ مین شرائط ہذا پر اتفاق کرتا ہون یعنے اول یہ کہ آپکا جھنڈا قلعہ مین رہیگا اور بموجب رسم معینہ کے آپ کی سلامی قلعہ کی توپون سے ہوا کریگی دوم یہ کہ جسوقت سرکار ہند کسیوجہ سے قلعہ کو فوج انگریزی سے خالی کردے گی اوسوقت مین قلعہ پر آپ کا قبضہ ہوگا اور آپکو اختیار ہے کہ جسقدر فوج واسطے محافظت اوسکی کے کافی ہو اوسمین تعینات کیجیے بلحاظ اسکے کہ آپ انتظام متذکرۂ بالا پر راضی ہین اور نیز بخیال دوستی سرکار انگریز کے جو آپ کی ساتھ ہے بشرطیکہ فوج انگریزی کا چھاونی مرار مین قائم رہنا تصفیہ پاوے اتفاق دربارۂ تبدیل کرنے اوسقدر عبارت دفعہ نہم عہد و پیمان قرارداد ۱۲ - دسمبر ۱۸۶۰ء کی کہ بہ نسبت تعداد توپون کے جو آپ کے پاس رہی ہین راضی ہین یعنی دفعہ مذکور عہدنامہ متذکرۂ بالا مین آپکو ۳۶ توپ رکھنے کی اجازت ہے اب ۱۲ اور ایزاد کیجاوینگی یعنی مدلعٔ توپین رکھنے کی اجازت ہوگی —

دستخط خیرخواہ

جی لارنس

مقام فورٹ ولیم یعنی کلکتہ

محررہ ۲۷ اپریل ۱۸۶۴ء

بنام مہاراجہ گوالیار

مشفق مہربان ہمکو کمال افسوس ہے کہ بہ نسبت قلعہ گوالیار کے ہم جلد کوئی امر تصفیہ نکر سکے مگر جو کہ اب ہمارا ارادہ بہ نسبت قائم رکھنے چھاونی مرار کے ہے اور آپ کی عنایت بہ نسبت رہنے قلعہ گوالیار بقبضہ فوج انگریزی کی فی الواقع قبول کرنا منظور ہے اسلیے اب ہم جلد بایفای اوس وعدہ کے کہ جو خط مرسلہ ہمارے مورخہ ۱۲ - اپریل مین مندرج تھا آپکو اطلاع بہ نسبت اس امر کے دیتے ہین کہ ہم اوس عہدنامہ کی دفعہ نہم کے تبدیل کرنے مین راضی ہین جو ۱۲ دسمبر ۱۸۶۰ء کو

بنارس مین قرار پایا تھا اور آیندہ کو اوس دفعہ کی عبارت حسب مندرجہ ذیل ہوگی

دفعہ ۹ فوج جنگی جملہ حربہ کی جو بادشاہ کی ملازمت مین رہیگی تعداد مندرجہ ذیل سے کسی حالت مین تجاوز نکرے گی یعنی توپخانہ مین مع توپین اور اسمال گولہ انداز مین کے فوج پیادہ ـ ہزار آدمی قواعد یافتہ رسالہ ـ ہزار سوار

واضح رہے کہ ہمنے ہدایت بہ نسبت اس امر کے کیا ہے کہ میگزین اگرہ سے آپ کو دو یا تین توپچی توپون کے ملینگے فقط

دستخط خیرخواہ

جی لارنس مقام کلکتہ

مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۸۶۴ع

خاتمہ من جانب مترجم صاحب

بعد تعریف وثنای خالق و مالک مطلق کے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ فضل اوسکے سے ترجمہ کتاب

عہدنامجات و اقرارنامجات جلد ہفتم

کا حسب محاورہ روزمرہ کے بندہ بینڈت چند سیکھر منیجر سابق مطبع اودہ گزٹ نے بموجب فرمایش مخدومی و مکرمی نامی و نامور منشی نولکشور صاحب دام عنایتہ

بدرجہ تکمیل پہونچایا فقط

تمام شد جلد ہفتم

عہدنامجات